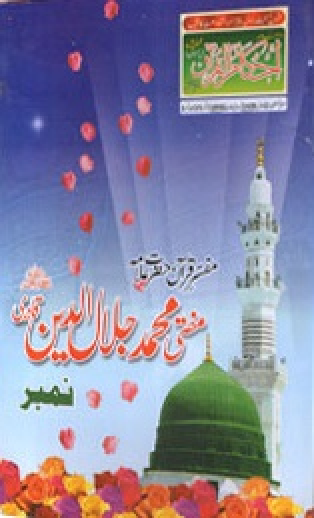


مفسر قرآن حضرت
مفتی محمد جلال الدین امجدی
نمبر

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ ● وَلٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ

[redacted]

ماہنامہ کھاریاں (پاکستان)

احکام القرآن

انٹرنیشنل

صفر المظفر و ربیع الاول 1429ھ / فروری و مارچ 2008ء شمارہ 2,3 جلد نمبر 3

[redacted]

شیخ الحدیث حضرت علامہ ابو الفضل
مولانا محمد سردار احمد
محدث اعظم پاکستان

[redacted]

مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا
مفتی محمد جلال الدین قادری
قدس سرہٗ

[redacted]

قاضی محمد سعید احمد نقشبندی مجددی
001-703-627-8625

[redacted]

مفتی محمد محمود احمد
0301-7612056

[redacted]

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی
ڈاکٹر ظفر اقبال نوری

مولانا محمد منظور احمد غازی
0300-4133834

چوہدری محمد شفیع گوندل
چوہدری ندیم اختر رضا
چوہدری زاہد حسین شاکر

مجلس مشاورت

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی
پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز
ڈاکٹر محمد اشرف جلالی
صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری
پروفیسر محمد اشفاق احمد جلالی

[redacted]

قانونی مشیر:
چوہدری اعجاز احمد ایڈووکیٹ
چوہدری شاہد بشیر ایڈووکیٹ
چوہدری تو قیر اختر وڑائچ ایڈووکیٹ لاہور ہائیکورٹ

قاری محمد حبیب احمد نقشبندی
0345-6973399

[redacted]

بدل اشتراک:

15 روپے فی شمارہ سالانہ 160 روپے
بیرون ممالک 25 پاؤنڈ سالانہ
نوٹ: مقالہ نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مقام اشاعت [redacted]

ما أنا مدخت محمدا بمقالتي ● ولكن مدحت مقالتي بمحمد

ماہنامہ کھاریاں (پاکستان)

احکام القرآن

صفر المظفر و ربیع الاول 1429ھ / فروری و مارچ 2008ء شمارہ 2,3 جلد نمبر 3

بدل اشتراک:

15 روپے فی شمارہ سالانہ 160 روپے

بیرون ممالک 25 پاؤنڈ سالانہ

نوٹ: مقالہ نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مقام اشاعت

حمد باری تعالیٰ

مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمۃ

کر مجھے دردِ دل عطاء ، یارب
دے مرے درد کی دوا ، یارب

لاج رکھ لے گنہگاروں کی
نام رحمٰن ہے تیرا ، یارب

تو نے میرے ذلیل ہاتھوں میں
دامنِ مصطفیٰ دیا ، یارب

دے کے لیتے نہیں کریم کبھی
جو دیا ، جس کو دیا ، یارب

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق
کہ ہو راضی ، تیری رضا ، یارب

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ
اس برے کا بھی بھلا کر ، یارب

تو حسن کو اٹھا ، حسن کر کے
ہو مع الخیر خاتمہ ، یارب

نعتِ رسول مقبول ﷺ

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

نبی کا ذکر ہوتا ہے ، تو دل اپنا تڑپتا ہے،
جگر کو چیرتا نالہ زبان سے یوں نکلتا ہے

نبی جی سخت فرقت میں ، یہ عاجز زار روتا ہے
جگر کا خون پیتا ہے ، کلیجہ پاش رہتا ہے

تمہاری یاد میں شعلہ زدہ ہے ، تن بدن میرا
ہجر کی آگ میں جل کر یونہی انگار بنتا ہے

چل اب پرواز کر ، سوئے مدینہ رُوح مضطر تو
کہ جسمِ عنصری ، اب قید سا معلوم ہوتا ہے

نہ گھبرا اے دلِ عاجز ، قبر میں یوں ندا ہو گی
وہ دیکھو آنسوؤں کو پونچھ کر محبوب آتا ہے

مژدہ ہو دلِ خستہ ، کہ اب وہ وقت آتا ہے
ہجر میں رونے والوں کو ، تو اب دیدار ہوتا ہے

(محررہ ۱۹۶۵-۱۲-۲ مطابق ۸ ر شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ ، بروز جمعرات)

ضروری گذارش

جن حضرات کے تعزیتی مکتوب، تاثرات، مضامین، منظومات تاریخ وصال اس شمارہ میں شائع نہ ہو سکے ان سے بصد معذرت عرض ہے کہ اگلے شمارہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور شاملِ اشاعت کئے جائیں گے۔ جن حضرات کے مضامین تا حال موصول نہیں ہوئے وہ بھی جلدی تحریر فرما کر روانہ فرمائیں تا کہ آئندہ شمارہ کی زینت بن سکیں۔ (ادارہ ماہنامہ احکام القرآن کھاریاں)

حسن ترتیب

﴿اداریہ﴾

حضرت مفسرِ قرآن کا سانحہ ارتحال

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

گذشتہ برس ۱۴ جنوری کا سورج اہالیانِ کھاریاں ومضافات کے لئے لازوال خوشیوں ،مسرتوں اور سعادتوں کی نوید لے کر طلوع ہوا۔ دنیائے اسلام کی مقتدر علمی شخصیات ،روحانی اکابرین اور غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے جمِ غفیر میں مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں علومِ اسلامیہ کی معیاری درسگاہ جامعہ اسلامیہ کے لئے جی ٹی روڈ کھاریاں پر حاصل کی گئی خوبصورت قطعۂ اراضی میں جامعہ اسلامیہ کی پرشکوہ عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔اس پر مسرت روحانی تقریب میں حضور مفسرِ قرآن رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر سے اکابر علماء ومشائخ نے اتنی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ جس کی نظیر کھاریاں ومضافات کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ٹھیک ایک سال بعد جنوری ۲۰۰۸ء بمطابق ۱۴۲۹ھ کا ماہ محرم الحرام شروع ہوا ہی تھا ہر طرف شہزادہ گلگوں قبا سید الشہداء، نواسہ رسول، امامِ عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غم انگیز اور دلربا یادوں کے چراغ جلنے لگے تھے۔

منبر ومحراب قَالَ اللّٰہُ جَلَّ شَانُہٗ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کی روشنی میں ذکر و فکرِ حسین کے اجالے بانٹنے لگے تھے۔ رسول رحمت ﷺ کے مقدس خاندان کے طاہر وطیب خون سے ریگزارِ کربلا پہ رقم ہونے والی داستانِ رنج والم اور روداد صبر واستقامت نے اک بار پھر قلوب واذہان اور روحوں کو اپنی گرفت میں لینا شروع کیا تھا۔

صدیوں سے گزرتے ہر سال کی طرح اس سال بھی غمِ حسین میں بہنے والے آنسوؤں کی نمی روشنی اور خوشبو بن کر غمگساری ودلفگاری، عزم وہمت اور ایمان وایقان کی مدھم ہوتی لو کو بڑھاوا دینے لگی تھی کہ ایسے درد انگیز جرأت خیز ماحول میں پاکستان کی فضاؤں میں آہوں اور سسکیوں کے ورش پر ایک ایسی جانکاہ اور روح فرسا خبر ابھری جس نے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ اور محبانِ سید الشہداء رضی اللہ عنہ کو اور بھی سوگوار کر دیا۔ یہ خبر تحقیق وتصنیف کی آبرو، فخرِ غیور کے جمال اور اپنے عہد میں دینِ حق کے جلال مفسرِ قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کے وصال کی خبر تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی، علم وعرفان، تعلیم وتدریس اور تحقیق وتصنیف کا ایک آفتاب غروب ہو گیا۔ دو چار سال کی بات نہیں یہ نصف صدیؒ سے زیادہ عرصہ ہے جس میں ضلع گجرات کے شہر کھاریاں میں بیٹھ کر اس مردِ درویش نے دینِ حق کی ترویج واشاعت کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ نے ۱۹۶۰ء میں برصغیر پاک وہند کے معروف محدث، عالم ساز معلم ،حق افروز اور باطل سوز مبلغ، کشتۂ عشقِ رسول اور قاسمِ کتبِ نبی، نبراس المحدثین حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان سے سندِ حدیث حاصل کی اور پھر اس کے بعد عمر بھر کے لئے بھی خدمتِ دین سے فارغ نہیں بیٹھے، اور فارغ بیٹھتے بھی کیسے کہ آپ کے اساتذۂ کرام میں حضرت محدث

اعظم پاکستان، حضرت شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی اور حضرت علامہ مولانا محب النبی محمد عبد گولڑوی رحمۃ اللہ علیہم جیسی نابغۂ روزگار شخصیات شامل تھیں اور آپ کو شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سلاسل طریقت میں اجازت حاصل تھی۔ سالہا سال تک سرکاری سکولوں اور دینی مدارس میں تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ یوں سینکڑوں نہیں ہزاروں طلبہ کی تعلیم و تربیت آپ کے فیضِ نگاہ سے پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ آپ جانتے تھے کہ الفاظ تھوڑی دیر کے لئے جذبوں میں ارتعاش پیدا کرتے ہیں دلوں کو گرماتے ہیں مگر پھر ہواؤں میں بکھر جاتے ہیں لیکن لکھے ہوئے حروف کی روشنی کبھی مدہم نہیں ہوتی۔ کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی ضرور اس سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اور فیضِ باری کا یہ سلسلہ کسی ایک زمانے تک محدود نہیں رہتا بلکہ نسل بعد نسل جاری و ساری رہتا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے تقریر کی بجائے تحریر کے میدان کا انتخاب فرمایا اور اس میں بھی محض تحریر برائے تحریر کی بجائے مقصدیت کو پیشِ نظر رکھا۔ جس مشکل گھاٹی کو کوئی دوسرا شاہسوار وسائل کی بھرمار کے باوجود سر نہیں کر سکا، آپ نے اپنے جذب و جنوں سے اسے پاپیادہ ہی طے فرمایا۔ تحریکِ پاکستان، اسلامی نظریۂ تعلیم فقر و تصوف اور تفسیرِ قرآن آپ کے خاص موضوعات تھے۔ جن پر آپ نے چھوٹی بڑی سو سے زائد تصانیف رقم فرمائیں۔ مملکتِ خداداد پاکستان کی تحریک آزادی اور قیامِ پاکستان کے بعد پیش آمدہ حالات کچھ اس طرح تھے کہ بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد خاص رہبر ملت سردار عبدالرب نشتر جیسے مخلص اور بے لوث رہنما کو کہنا پڑا۔

نیرنگیِ سیاستِ دوراں تو دیکھئے
منزل انہیں ملی جو شریکِ سفر نہ تھے

تاریخ پاکستان کی بابت پھیلائے گئے مغالطوں میں سے ایک مغالطہ یہ بھی ہے کہ سب کے سب علماءِ دین نے تحریکِ پاکستان کی مخالفت کی تھی اور یہ جھوٹ اس تواتر سے بولا گیا ہے کہ اب اسے سچ کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ ہر خاص و عام یہی کہتا ہوا سنائی دیتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ دارالعلوم دیوبند کے مولانا حسین احمد مدنی اور ان کی جمعیۃ العلمائے ہند، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کی مجلسِ احرار اور جماعتِ اسلامی وغیرہ، تحریکِ پاکستان کے مخالف تھے۔ لیکن یہ سب مل کر بھی علماء کی اکثریت کے نمائندے نہیں تھے۔ برصغیر کی اکثریت آبادی اہلسنت پر مشتمل تھی اور اہل سنت کے علماء نے من حیث الجماعت اِکا دُکا کو چھوڑ کر اجتماعی طور پر تحریکِ پاکستان کی حمایت کی تھی۔ جب بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اور رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر رحمۃ اللہ علیہ بھی ابھی ہندو نواز کانگرس سے الگ نہیں ہوئے تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی مسلمانوں کو انگریز اور ہندو دونوں کی چالوں سے الگ رہنے کی تلقین کر رہے تھے۔ دو قومی نظریہ مسلم لیگ نے بہت بعد میں اختیار کیا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ ۱۸۹۷ء سنی کانفرنس میں اس کا اعلان فرما چکے تھے۔ اہلسنت علماء نے ۱۹۲۵ء میں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہما کی زیرِ قیادت "جمہوریتِ اسلامیہ" آل انڈیا سنی کانفرنس قائم فرمائی تھی جو ہندوؤں سے الگ رہ کر آزادی وطن اور ترویج دین کے

لئے کوشاں تھی۔ چاٹگام سے لے کر خیبر تک تمام خانقاہیں، سنی مدارس اور علماء و مشائخ مسلم لیگ کے معاون تھے۔ قیام پاکستان سے قبل بھی امرتسر سے نکلنے والا جریدہ الفقیہ اپنی پیشانی پر امرتسر (پاکستان) کے الفاظ سے شائع ہوتا تھا۔ ۱۹۴۶ء میں سنی علماء و مشائخ نے ہزاروں کی تعداد میں آل انڈیا سنی کانفرنس میں شریک ہو کر اعلان کیا تھا، اگر مسلم لیگ مطالبہ پاکستان سے دستبردار بھی ہو جائے تو سنی علماء و عوام پاکستان بنا کر دم لیں گے۔ ۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں علی گڑھ کے طلبہ کے ساتھ ساتھ سنی علماء و مشائخ نے بھی کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے، قیام پاکستان کے بعد مخالفین پاکستان کو بانیاں پاکستان میں شامل کر دیا گیا اور پاکستان کے تعلیمی اداروں میں پڑھائی جانے والی تاریخ ان سنی علماء و مشائخ کے ناموں سے ناآشنا رہی۔

محقق عصر حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انہوں نے آل انڈیا سنی کانفرنس کی تاریخ کو قلمبند کیا۔ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس کو منظر عام پر لایا۔ کہ حقائق کو خود ساختہ تاریخ کے اندھیروں میں گم ہونے سے بچایا جا سکے۔ نئی نسل کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے لئے اسلام کے نظریہ تعلیم پر آپ نے کسی ایک رسائل تصنیف فرمائے۔ اپنے استاذ کریم حضرت محدث اعظم پاکستان کی مستند سوانح حیات تصنیف کی اور ان کے خطوط وغیرہ کے بیش بہا خزانے کو "نوادرات محدث اعظم پاکستان" کے نام سے شائع کیا۔ میدان تحریر میں معرکۃ الآراء کام ان کی بے نظیر بے مثیل تفسیر احکام القرآن ہے۔ جو انہوں نے پیرانہ سالی میں انتہائی تحقیق اور محنت سے تصنیف فرمائی۔ اردو زبان میں قرآنی احکام پر مشتمل آیات کی تشریح و تفسیر پر یہ ایک منفرد کام ہے جس کی علماء طلبہ اور عوام کی طرف سے بہت زیادہ پذیرائی کی جا رہی ہے۔ ابھی تک چھ جلدیں ہی منظر عام پر آسکی تھیں کہ آپ کے وصال کی گھڑیاں آپہنچیں۔

حضور مفسر قرآن، محقق دوراں، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ، مریدین اور عقیدت مند دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کی خوئے دلنوازی، تواضع اور ہمدردی ایک مثالی تھی۔ آپ نہ صرف ایک بلند پایہ تاریخ داں اور عظیم عالم دین تھے بلکہ روحانی اعتبار سے بھی ایک عظیم اور ممتاز مقام پر فائز تھے۔ جمیع سلاسل طریقت میں مقتدر اولیائے عظام سے مجاز تھے۔ آپ کے تلامذہ میں فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ العالی جیسی شخصیات شامل ہیں۔

محترم قارئین کرام!

یوں تو ہر پھول مرجھانے کے لئے کھلتا ہے اور ہر سورج غروب ہونے کے لئے طلوع ہوتا ہے لیکن سالوں بعد کچھ ایسے پھول کھلتے ہیں کہ کوئی خزاں ان کی خوشبوؤں کو فنا نہیں کر سکتی، اور کچھ ایسے سورج طلوع ہوتے ہیں کہ ان کے غروب کے بعد بھی اندھیرے نہیں روشنیاں جنم لیتی ہیں۔ محقق اسلام، مفسر قرآن، ولی کامل، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ گلستان اسلام کے ایسے ہی سدا بہار پھول، تھے جس کے علم و عمل اور اخلاص کی خوشبو ان کے وصال کے بعد اور بھی بڑھ کر بکھر رہی ہے اور ان شاء اللہ صبح قیامت تک بکھرتی رہے گی۔ امت مسلمہ پر آپ کے احسانات ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے اور آپ کی کاوشیں صدیوں تک خراج تحسین وصول کرتی رہیں گی۔

حضرت مفسر قرآن رحمۃ اللہ علیہ تحقیق و تدریس، زہد و تقویٰ اور محبت

واخلاص کے ایک ایسے عظیم آفتاب تھے کہ جن کی خوشبوؤں اور کرنوں نے اپنے مدارتربیت پر کئی ایسے ستاروں اور ماہتابوں کی پرورش وتربیت کی ہے جوان شاء اللہ العزیز ان کے بعد بھی روشنیاں عام کرتے رہیں گے۔ آپ کے کارہائے نمایاں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عصر حاضر میں معاشی ومعاشرتی طور پر علمائے دین کی ناقدری کے باوجود آپ نے اپنی اولاد کو علم دین سے دور نہیں رکھا۔ یہ ایک ایسا تفرد ہے جو آپ کو اپنے عہد کے ان علماء ومشائخ سے ممتاز کرتا ہے، جنھیں یہ سعادت میسر نہیں بحمدہ تعالیٰ حضرت نے اپنے چاروں صاحبزادوں کو نہ صرف حافظ قرآن بلکہ مکمل مقتدر عالم دین بنایا ہے، اور پھر صرف اسی پر اکتفانہ فرمایا بلکہ اپنی نگرانی میں جامعہ اسلامیہ جیسی عظیم درسگاہ کے انتظامی وتدریسی فرائض پر مامور فرمایا۔ ماہنامہ احکام القرآن اور دیگر بیسوں تصنیفی ذمہ داریوں اور مسند افتاء وارشاد پر مامور بھی فرمایا۔ الحمدللہ

محترم قارئین کرام!

حضرت علیہ الرحمۃ کا سانحہ ارتحال صرف ادارہ احکام القرآن، جامعہ اسلامیہ اوران کے خاندان ومریدین کے لئے ہی محدود نہیں بلکہ اہل کھاریاں اور پاکستان وعالم اسلام کے تمام اہل محبت، اہل سنت، غلامان مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ پاکستان بھر سے علماء ومشائخ عظام اور عوام ان کرام نے ان کے تاریخی جنازے میں شرکت کر کے جس طرح ان سے اپنی والہانہ محبت وابستگی کا اظہار کیا تھا۔ ہر آنکھ اشک بار اور ہر دل افسردہ تھا۔ اور تدفین کے موقع پر جس والہانہ محبت و احترام اور روح پرور مناظر دیکھنے میں آئے ان کی روشنی میں یہ یقین سے کہا جاسکتا ہے وہ احباب ان کے ادھورے مشن کی تکمیل میں پیچھے نہیں رہیں گے۔ حضرت مفسر قرآن علیہ الرحمۃ اپنی اس درسگاہ کو دنیائے اسلام کی اک معیاری درسگاہ بنانا چاہتے تھے۔ مگر وقت نے مہلت نہ دی، زندگی نے وفا نہ کی۔ انشاء اللہ العزیز، اب حضرت علیہ الرحمۃ کی روحانی توجہات اور فیض سے آپ کے ختم دسواں کے بعد سے ہنگامی بنیادوں پر جامعہ اسلامیہ کی خوبصورت بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ انشاء اللہ العزیز ختم چہلم شریف کے موقع تک تدریسی بلاک کی پہلی منزل کی چھت لنٹر کے مراحل طے کر لے گی۔ اور بہت جلد اللہ رب العزت کی توفیق سے معلم کائنات ﷺ کی رحمت کا صدقہ وہاں باقاعدہ تدریس کا کام شروع ہو جائے گا۔ تعمیری مراحل کے لئے اگر فنڈز دستیاب نہ ہوں تو کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں صرف اتنی وضاحت ہی کافی ہے کہ جامعہ اسلامیہ کے ذمہ اس وقت کئی لاکھ روپے قرضہ ہے۔ جو کہ انشاء اللہ آپ احباب کی دعاؤں، تعاون اور اللہ کے فضل وکرم سے اتر جائے گا۔

اس کٹھن، مشکل اور غم وکرب کے موقع پر میں اپنے تمام احباب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں اور خلوص سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ تعزیت نامے لکھے، تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ مضامین قلمبند فرمائے، جامعہ اسلامیہ کی تعمیر میں حصہ لیا اور ہمارے شکستہ قلوب کی ڈھارس بندھائی۔ اللہ کریم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں حضرت کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

> [illegible] محقق دوراں، حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری [illegible] کی مایہ ناز تالیف تفسیر احکام القرآن کے بقیہ اہم کام کا آغاز حضرت کے فرزند ارجمند حضرت علامہ مولانا محمد مسعود قادری [illegible] نے کر دیا ہے۔ (ادارہ ماہنامہ احکام القرآن)

﴿درسِ قرآن مجید﴾

سچوں کی معیت اختیار کرو

تحریر: مفسرِ قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ☆

(سورۃ التوبۃ آیت، ۱۱۹)

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

حلِ لغات:

"اتَّقُوا اللّٰهَ" اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین جل مجدہ الکریم سے ڈرنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہر ایسے قول، فعل، عمل، نیت سے بچتے رہو جس میں ربِ عظیم جل جلالہ اور اس کے محبوب رسولِ کریم ﷺ کی ناراضی ہو۔ ظاہر ہے اللہ و رسول (جل جلالہ و ﷺ) کی ناراضی انہی کاموں میں ہے جن سے انہوں نے روک رکھا ہے۔ ان کے منع کیے ہوئے کاموں میں ان کی ناراضی ہے۔ اس آیت میں انہی کی ناراضی کے کاموں سے روکا گیا ہے۔ بندۂ مومن جب اللہ و رسول (جل جلالہ و ﷺ) کی ناراضی کے کاموں سے اپنے کو بچا کر رکھے گا اور یہ عمل اس کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہوگی تو وہ متقی کامل ہے، ولیِ کامل ہے، صادق ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے "صِدِّیق" بن جائے گا۔

"وَكُوْنُوْا" کَانَ یَکُوْنُ کَوْنًا سے امر کا صیغہ ہے۔ کَانَ افعال ناقصہ سے ہے، جو مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس مقام پر بمعنی ہونا، موجود ہونا، بن جانا وغیرہ ہے۔ کَانَ کے ساتھ جس چیز کو متصف کیا جاتا ہے وہ وصف اس کو لازم ہوتا ہے اس سے جدا نہیں ہوتا۔ اس آیتِ مبارکہ میں متقی مومنوں کو صدق کے ساتھ متصف کیا گیا ہے، گویا صدق متقی مومنوں کی صفت لازمہ ہے۔ اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ تمہارا لازمی وصف ہو، اسی طرح صدق والوں کی معیت ایسی لازم کر لو کہ تم خود صادقین بن جاؤ۔

"مَعَ" معیت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس معیت سے مراد روحانی طور پر معیت ہے۔ البتہ بعض اوقات جسمانی اور مکانی معیت بھی میسر ہو جاتی ہے۔

جلیل القدر مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس مقام پر مَعَ بمعنی مِنْ اور فِیْ کے ہے۔ یعنی تم سچوں کی جماعت سے ہو جاؤ یا سچوں میں شمار ہونے لگو۔

"الصّٰدِقِیْنَ" صادق وہ ہے جس کا ظاہر اور باطن یکساں ہو۔ ایسی صفات والے کے عقیدہ سے نفاق، فعل اور عمل سے شریعت کی مخالفت دور ہو جاتی ہے۔

یہی صفت اگر کمال کو پہنچ جائے تو بندۂ مومن "صِدِّیق" کہلاتا ہے۔

آیت میں الصادقین سے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور دیگر مہاجر اور انصار صحابہ مراد ہیں۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

مسائلِ شرعیہ:

﴿۱﴾ ہر بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنے خالق، مالک اور ربِ حقیقی کے ہر فرمان کو صدقِ دل سے بجا لائے اور ایسے امور کی انجام دہی سے کامل احتراز کرے جس سے اس مالک و مولیٰ جل وعلا

کی ناراضی کا شائبہ ہو۔ اسی کے ساتھ اپنے حامی، شفیع، ناصر اور رحمۃ للعالمین رسول معظم نبی اکرم ﷺ کی سہل و آسان شریعت کی کامل غیر مشروط اتباع کرے۔ شریعت مطہرہ کا کوئی حکم نہ توڑے۔ اللہ و رسول جل وعلا ﷺ کی قائم کی ہوئی حدوں کے قریب تک نہ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ان حدوں کو توڑ کر اپنے مالک و رب اور اپنے آقا و مولی رسول کو ناراض کر لے۔ اگر ایسا ہوا تو دین و دنیا دونوں کا خسارہ یقینی ہے۔ اس نقصان و خسران سے بچنا تقویٰ ہے اور اس تقویٰ کا حصول ہر بندۂ مومن پر لازم ہے۔

﴿۲﴾ تقویٰ کے مختلف مدارج و مراحل ہیں۔ ادنیٰ درجہ شرک سے بچنا ہے اور اعلیٰ ماسوا اللہ سے قطع تعلق کر کے صرف وحدہ لاشریک ذات سے اپنا تعلق وابستہ کر لینا ہے۔ بندۂ مومن میں جتنی استعداد ہے اسی نوعیت کا تقویٰ اختیار کرے، اسی میں اس کی نجات ہے۔

﴿۳﴾ ہر بندۂ مومن پر فرض ہے کہ سچوں کی معیت اختیار کرے۔ سچوں کی معیت بعض اوقات جسمانی و مکانی معیت سے میسر آ سکتی ہے لیکن ہر وقت ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں ان کی معیت حاصل کرنے کا طریقہ، ذریعہ یہ ہے کہ وہ راہ اختیار کرے جو سچوں کی راہ ہے۔ سچوں کا طریقہ اپنائے، سچوں سے محبت کرے، سچوں کی راہ کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اپنے ظاہر و باطن کو یکساں رکھے، اس کے عقیدہ سے نفاق کی بو نہ آئے، اس کے عمل، اس کی نیت اس کے قول سے ثابت ہو کہ یہ خود سچوں کی جماعت کا فرد ہے۔ حضور نبی اکرم سید الرسل ﷺ، سید الصادقین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر، امام الصادقین سیدنا عمر فاروق اعظم اور دیگر تمام مہاجر و انصار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہل بیت اطہار، امت کے اخیار و ابرار سب کی اتباع و محبت اپنے اوپر لازم رکھے۔ بندۂ مومن کا کوئی لمحہ، کوئی سانس، کوئی حالت، کوئی کیفیت سچائی اور سچوں سے جدا نہ ہو۔ وہ سچوں کی معیت اس طرح اختیار کرے اور اس سے اس مرتبہ تک پہنچ جائے کہ اس کی معیت سچائی اور سچوں کی حقانیت کا معیار بن جائے۔ قرآن مجید اور احادیث طیبہ اور اسلاف و اخیار امت کا اسی پر اجماع ہے۔

ہر کہ در کانِ نمک رفت نمک شد۔

﴿۴﴾ انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد امت کے اولیاء اللہ کے بے شمار مراتب ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ کوئی ولی خواہ کسی درجہ تک فائز ہو جائے مگر صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ اسی پر امت کا اجماع ہے۔ مگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بعض وہ ہیں جو درجہ صِدِّیقِیَّت پر فائز ہیں۔ صِدِّیق کا مرتبہ نبی کے بعد سب سے بلند ہے۔ بلکہ بعض انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو صِدِّیق کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ☆

(سورۃ مریم، آیت ۵۶)

اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو۔ بے شک وہ صدیق تھا غیب کی خبریں دیتا۔

صدیق کو اللہ تعالیٰ جل وعلا وہ قرب عطا فرماتا ہے کہ صدیق جو کہہ دے وہ واقع میں ہو کر رہتا ہے، اگرچہ صدیق کے کہنے سے پہلے وہ امر ایسا نہ ہو۔

سیدنا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ السلام بھی صِدِّیق ہیں۔ ان سے ایک خواب کی تعبیر دریافت کی گئی مگر کیسے پیارے انداز میں ان سے خطاب ہوا:

يُوْسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيْقُ أَفْتِنَا...... الآية (سورة یوسف آیت ۴۶)

اے یوسف، اے صدیق! ہمیں تعبیر دیجئے۔

آپ نے دو قیدیوں کی خوابوں کی تعبیر دی۔ ایک قیدی کو تعبیر ناگوار گی، وہ ٹال مٹول کرنے لگا کہ حضور! میں نے فی الواقع خواب نہیں دیکھی۔ یونہی واقعہ بنا کر آپ سے اس کی تعبیر پوچھ لی۔ گویا میرے بارے میں آپ اپنے کلمات واپس لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا:

قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ☆ (سورة یوسف آیت ۴۱)

حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے۔

صدیق کا کہا ہوا ٹلتا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کو اسی طرح کر دیتا ہے۔

خاتم المرسلین حضور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سب سے پہلے صدیق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد دیگر چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صدیق ہیں۔

"صدیق" کا انکار منصب رسالت کی عظمت کا انکار ہے۔ کیونکہ صدیق شاہکار نبوت ہوتا ہے۔

﴿۵﴾ سچائی میں بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں اور جھوٹ سراسر ہلاکت کا باعث اور شرمساری کا موجب ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات کے علاوہ احادیث مبارکہ کثیرہ اس حوالے سے موجود ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے۔

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَإِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

سچائی کو ہمیشہ لازم اختیار کرو۔ کیونکہ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ خبردار! جھوٹ سے دور رہو۔ کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ کا راستہ دکھاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

اس لئے ہر مومن پر فرض ہے کہ وہ ہر حال میں سچ بولے، سچ اختیار کرے۔ سچوں کے ساتھ رہے۔ جھوٹ سے پرہیز کرے۔ جھوٹوں سے قطع تعلق کرے تاکہ دین و دنیا میں سرفراز رہے۔

جسے اللہ تعالیٰ فہم صحیح اور عقل سلیم عطا کرے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اقوال میں صدق کو، اعمال میں اخلاص کو اور احوال میں صفا کو لازم پکڑے اور جو ایسا کرے گا ان شاء اللہ ابرار سے ملے گا اور رب غفار کی رضا پائے گا۔

﴿۶﴾ اصلاح بین الناس کی خاطر تین مقامات پر جھوٹ بولنے پر گرفت اور مواخذۂ الٰہی نہیں ہوگا۔

اول: شوہر اور بیوی کے درمیان اختلاف کو دور کرنے والا جب دونوں سے بات کرے تو بعض حالات میں جھوٹی بات کہہ کر دونوں کو راضی کر لیتا ہے۔ ایسا جھوٹ اصلاح کے لئے ہے۔ یونہی خود خاوند بیوی کو راضی کرنے کے لئے جھوٹی بات کہہ دے۔

دوم: دو بھائیوں، ہمسایوں یا دو مسلمانوں کے درمیانی اختلاف کو ختم کرنے والا اگر دونوں کے غم و غصہ کو دور کرنے کے لئے کوئی ایسی بات کہہ دے جو فی الواقع نہ ہو مگر اس سے اصلاح ممکن ہوتی

ایسا جھوٹ جائز ہے۔

سوم: جنگ کی حالت میں جھوٹی بات کہہ دینا جنگ کے طریقوں میں سے ہے، اس پر بھی مواخذہ نہ ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَا یَحِلُّ الْکِذْبُ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ: یُحَدِّثُ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَہٗ لِیُرْضِیَہَا وَالْکِذْبُ فِی الْحَرْبِ وَالْکِذْبُ لِیُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ۔

سوائے تین صورتوں کے جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی سے جھوٹ بولے کہ وہ راضی ہو جائے۔ جنگ میں جھوٹ بولنا۔ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹی بات کہنا۔

﴿۸﴾ جھوٹ بولنا کسی حالت میں جائز نہیں، نہ سنجیدہ گفتگو میں، نہ مذاق میں۔ جو بات کرے سچی کرے اور پورے کرنے کے ارادے سے کرے۔ حتیٰ کہ بچوں کے ساتھ بھی جھوٹا وعدہ نہ کرے۔ ان سے وہی بات کرے جو پوری کر سکے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ الْکِذْبَ لَا یُصْلِحُ مِنْہُ جِدٌّ وَلَا ھَزْلٌ

جھوٹ بولنا نہ سنجیدہ حالت میں جائز ہے نہ مذاق کے طور پر۔

﴿۹﴾ ہمارے ہاں تجارت میں بالعموم غلط بیانی سے کام لے کر نفع کمایا جاتا ہے۔ جھوٹی قسم کھانا معمول ہے۔ سودا میں ملاوٹ، قیمت میں غبن، بیچی جانے والی شے کی بے جا تعریف اور خریدی جانے والی شے میں خواہ مخواہ نقص، اور پھر بعض اوقات سودی کاروبار......

......یہ سب چیزیں اپنائی تو نفع کی خاطر جاتی ہیں مگر الٹا اسے ان سے نقصان ہوتا ہے اور آخرت کا خسارہ تو کسی کو یاد ہی نہیں (اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ)۔

اسی لئے حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ وَبَرَّ وَصَدَقَ۔

تجارت کرنے والے (اکثر) قیامت کے روز فاجر اٹھائے جائیں گے مگر وہ جو خدا سے ڈرتا رہا، نیکی اختیار کی اور سچ بولتا رہا۔

اس لئے ہر بندۂ مومن پر بالعموم اور تاجر حضرات پر بالخصوص سچ بولنا اور سچی بات کہنا فرض ہے۔

﴿۱۰﴾ تجارت ایک بہترین پیشہ ہے۔ اس کی کمائی میں برکت ہوتی ہے۔ اس کی کمائی حلال ہے۔ بزرگان دین نے بھی اسے اپنایا، مگر اس کی کمائی حلال ہونے میں چند شرائط ہیں۔ حدیث شریف نے انہیں بیان فرمایا ہے۔ ان کی پاس داری سے رزق حلال اور بابرکت ہو جائے گا۔

سید التجار امام الابرار شافع یوم قرار علیہ اطیب الصلوٰۃ واطہر السلام الی ابد الابدین نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ اَطْیَبَ الْکَسْبِ کَسْبُ التُّجَّارِ: اَلَّذِیْنَ اِذَا حَدَّثُوْا لَمْ یَکْذِبُوْا، وَاِذَا اؤْتُمِنُوْا لَمْ یَخُوْنُوْا، وَاِذَا وَعَدُوْا لَمْ یُخْلِفُوْا، وَاِذَا اشْتَرَوْا لَمْ یَذُمُّوْا، وَاِذَا بَاعُوْا لَمْ یُطْرُوْا، وَاِذَا کَانَ عَلَیْهِمْ لَمْ یَمْطُلُوْا، وَاِذَا کَانَ لَهُمْ لَمْ یُعَسِّرُوْا۔

تاجروں کی کمائی سب سے پاکیزہ کمائی ہے، وہ تاجر کہ جب بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کریں اور جب تجارت کا قرضہ ادا کرنے کا وعدہ کریں تو وعدہ خلافی نہ کریں۔ اور جب کسی سے کوئی شے خریدیں تو خواہ مخواہ اس کی برائی بیان نہ کریں اور جب وہ اپنی شے فروخت کرنا چاہیں تو اس کی بے جا تعریف نہ کریں۔ اور جب ان پر ادھار ہو تو اس کی ادائیگی میں تاخیر نہ کریں اور جب کسی کے ذمہ ان کا لینا ہو تو اس پر تنگی نہ کریں۔

(بقیہ صفحہ 50)

مفسرِ قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری کا سانحہ ارتحال

تحریر: مفتی محمد محمود احمد

یہ بات نہایت ہی غم ورنج کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ مفسرِ قرآن، محقق دوراں، یادگارِ اسلاف، عالم باعمل، متبع شریعت، استاذ العلماء، زینت الاولیا، قبلہ والدی المکرم حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری ۱۲ جنوری ۲۰۰۸ء/۲ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، بروز ہفتہ، بعد نماز مغرب ۶ بج کر ۲۵ منٹ پر، میو ہسپتال لاہور کے شعبہ امراضِ اعصاب و دماغ میں، ہمیں داغ مفارقت دے کر ہمیشہ کے لئے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.
رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً كَامِلَةً شَامِلَةً وَّافِرَةً مُتَكَاثِرَةً.

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

مسکرا کر موت کا استقبال کیا۔ حیات ظاہری کے آخری انفاس تک اور بظاہر جسم و جاں کا رابطہ منقطع ہونے پر بھی لبوں پر خوشگوار تبسم کی حسین موجیں تھیں۔

بوقتِ انتقال پُر ملال میرے برادر مکرم حضرت کے فرزند مولانا قاری محمد حبیب احمد نقشبندی، عزیزم حافظ محمد شعیب ولد محمد طفیل اور عزیزی محمد سعید ولد حاجی اللہ لوک اور راقم الحروف (محمد محمود احمد) مصروفِ خدمت تھے۔ الحمد للہ علی احسانہ ہمارے ہاتھوں میں نہایت اچانک قبلہ اباجی حضور دار فنا سے دار بقا کی طرف رخصت ہوئے۔ اس ناقابلِ یقین حادثہ فاجعہ کے پیش آنے پر ہم پر گویا قیامت ٹوٹ پڑی۔ [illegible] عید ہو گئی۔ خدا کسی پر ایسا وقت نہ لائے۔ بڑا ہی سخت تھا وہ وقت اور نہایت ہی عجیب منظر۔

حضرت کی وفات تنہا ایک ذات کی وفات نہیں، بلکہ پوری ملت اسلامیہ کا خسارہ اور کل عالم اسلام کا نقصان عظیم ہے، اور ایسا نقصان عظیم کہ جس کی تلافی بظاہر محال نظر آتی ہے۔ باغ ولالہ زار پر بہاریں بھی آتی رہیں گی، ہزاروں نرگسیں بھی اپنی بے نوری کا ماتم کرتی رہیں گی لیکن اب ایسا "دیدہ ور، صاحب نظر" آنکھیں مشکل ہی دیکھ سکیں گی۔ ایسے "راز دان و رازدارِ فطرت" جو اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، اور بہت ہی لگتا تھا جن کی محفل میں، صدیوں کیا قرنوں نظر نہ آئیں گے۔ محفل خالی رہے گی اور صدر نشین محفل کی مسند بھی خالی رہے گی۔ انجمنیں آباد بھی ہوں گی اور ویران بھی لیکن ایسے زینتِ انجمن، جو جانِ انجمن تھے، اب رونق افزائے انجمن نہ ہوں گے۔

بعد از وصالِ حق حضرت کے چہرہ مبارک پر ملکوتی تبسم تھا، اعلیٰ حسن تھا، جمال باکمال تھا۔ اقبال نے مردِ مومن کا نشان بتاتے ہوئے سچ کہا تھا۔

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلبِ اوست

اپنوں کے ساتھ [illegible] کے [illegible] علم و حکمت اور

منبع ولایت و معرفت کے جسد مبارک کو بذریعہ ایمبولینس کھاریاں لایا گیا، بوجوہ قصداً یہ خبر وحشت اثر احباب سے نہایت مخفی رکھنے کے باوجود بے شمار نیک سیرت و حسین صورت افراد کا جمِ غفیر اپنے ایک محسن و مربی کے پاکیزہ و جسدِ اطہر کا استقبال باکمال کرنے کے لئے سخت سردی کے موسم میں رات تقریباً دس بجے حضرت کی قیامگاہ کے باہر جمع تھا۔

موت اس کی ہے جس کا کرے زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آتے ہیں مرنے کے لئے

قصیدہ بردہ شریف کے پاکیزہ کلمات کی حسین صداؤں میں مقدس مطہر ہاتھوں پر حضرت کی قیام گاہ پر جب جسد پاک پہنچا تو گویا قیامت بپا ہو گئی، فضا نہایت سوگوار تھی، ہر آنکھ پرنم تھی، ہر ایک کا کلیجہ منہ کو آ رہا تھا، اشکوں کا سیل رواں تھمتا نہ تھا، احباب، تلامذہ، متعلقین، رشتہ دار سبھی کے کلیجے شدتِ غم واندوہ سے پھٹے جا رہے تھے، صبر کے پیمانے بے اختیار لبریز ہو رہے تھے۔ اس روح فرسا خبر پر کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ بہر حال ایسے مواقع پر صبر ہی جمیل ہوتا ہے اور اسی پر اجرِ جزیل عطا کیا جاتا ہے۔

رات کو احباب و متعلقین نے آئندہ کے لئے مشاورت میں جو فیصلے کئے وہ کچھ اس طرح ہیں کہ:

۱۔ حضرت کی نماز جنازہ ان شاء اللہ ۳ بجے سہ پہر گورنمنٹ ہائی سکول جی ٹی روڈ کھاریاں کے وسیع و عریض میدان میں ادا کی جائے گی۔

۲۔ حضرت کی تدفین جامعہ اسلامیہ تھہلہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں کی جائے گی۔

۳۔ ختم قل شریف کی تقریب سعید ۱۷ جنوری ۲۰۰۸ء/۷ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، بروز جمعرات، صبح گیارہ تا ایک بجے حضرت کی رہائش گاہ کے سامنے کھلے اور وسیع و عریض میدان میں منعقد ہو گی۔

چنانچہ ۱۳ جنوری ۲۰۰۸ء/۳ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، بروز اتوار، بعد از نماز فجر غسل دیا گیا، جن خوش نصیب و تابندہ قسمت نفوس نے حضور مفسر قرآن علیہ الرحمۃ والرضوان کے جسمِ انور کو غسل دینے کی سعادت حاصل کی، وہ اچھے مقدر والے لوگ یہ ہیں:

۱۔ حضرت کے برادر اصغر و تلمیذ رشید، استاذ العلماء، فقیہ العصر، یادگار اسلاف، عالم باعمل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ العالی۔

۲۔ حضرت کے فرزندِ اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی مجددی

۳۔ مولانا قاری محمد حبیب احمد نقشبندی مجددی

۴۔ راقم الحروف محمد محمود احمد

۵۔ علامہ مولانا محمد مسعود احمد غازی

۶۔ ماموں جان، محترم حمید فاروق ولد صوفی محمد حسین مرحوم

۷۔ برادرم محترم عمر فاروق ولد نذیر احمد (چوہدو)

۸۔ برادرم عزیز محمد شہریز اختر قادری (ڈنگہ شہر)

۹۔ برادر عزیز علی نیاز (ڈنگہ شہر)

بعد غسل آپ کو کفن پہنایا گیا۔ حضرت نے اپنی حیات مبارکہ میں جو قیمتی ترین تبرکات نہایت عقیدت و محبت اور بڑی کوششوں سے کثیر تعداد میں جمع فرمائے تھے، ان سب میں سے بطور تبرک تھوڑے تھوڑے لے کر آپ کے سینہ اطہر پر رکھے گئے۔ گنبد خضراء کے پاکیزہ سبز رنگ کا ایک قطعہ مبارکہ آپ کے نورانی لبوں کے حسن و جمال کو مزید حسین و جمیل بنا رہا تھا۔ گویا آپ اس کے یوں بوسے لے رہے تھے۔ جیسے ظاہری حیات طیبہ میں اسے بار بار چوم کر آنکھوں سے لگایا کرتے تھے۔ اور پیشانی پر سجایا کرتے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ قبلہ اباجی حضور نے ۷، شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ/ ۲۷ نومبر ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک، اپنی ذاتی ڈائری پر جمعۃ المبارک کے خطاب کا اجمالی خاکہ لکھتے ہوئے آخر میں یہ تحریر فرمایا تھا۔

عزیزو! کر چکو تیار جب میرے جنازہ کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

حضور قبلہ سیدی مرشدی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وصیت۔
فقیر غفرلہ القدیر کی اپنے اعزہ واقارب کو یہی وصیت ہے۔

آج آپ کی وصیت مبارکہ پر عمل کرنے کا لمحہ آن پہنچا تھا۔ اس لئے حسب وصیتِ مبارکہ حضور سرکار غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام مبارک بھی زیب کفن شریف کیا گیا۔

ادھر جامعہ اسلامیہ تسہلہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں حضرت کے مزار پر انوار کی تیاری کے لئے محترم صوفی مشتاق احمد، محترم نذر حسین وغیرہ احباب اپنے ساتھیوں سمیت دیوانہ وار مصروف عمل تھے۔ محترم ماسٹر محمد سعید احمد قادری، محترم ماسٹر محمد شفیق الرحمٰن و دیگر احباب گورنمنٹ ہائی سکول جی ٹی روڈ کھاریاں کے وسیع وعریض میدان کی صفائی اور صفوں کی ترتیب وغیرہ میں مصروف تھے۔

چنانچہ اپنے وقتِ مقررہ پر نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد حضرت کے تابوت شریف کو ہزاروں آہوں اور سسکیوں میں جنازہ گاہ کی طرف لایا گیا۔ راستہ بھر درود وسلام، نعت شریف، ذکر واذکار کا نورانی وملکوتی ورد جاری رہا۔ کلمات طیبات کی حسین صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ آج سب لوگ اپنے محسن ومہربان کو ہمیشہ کے لئے الوداع کرنے جا رہے تھے۔ فضا پر سوز تھی، آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری تھیں۔ گورنمنٹ ہائی سکول جی ٹی روڈ کھاریاں کا وسیع وعریض میدان مخلوق خدا کے بے پناہ ہجوم کیلئے ناکافی معلوم ہو رہا تھا۔ کثرت سے نیک وعابد وزاہد، شب زندہ دار حضرات، حضرت کی نماز جنازہ کی ادائیگی کو اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھ کر ادا کرنے کے لئے موجود تھے۔

(قربان جاؤں چوہدری دوہدری خان مرحوم کی قسمت پر جنہیں یہ موقع الگ حصے سے نصیب فرمایا)

کھاریاں شہر اور مضافات کے عمر رسیدہ حضرات کے بقول حضور مفسر قرآن علیہ الرحمۃ کے جنازہ میں علماء ومشائخ، اساتذہ وطلباء اور پارسا ومتقی لوگوں کا جتنا ہجوم ہے، پہلے کبھی کسی کے جنازہ میں نہیں دیکھا گیا۔ علماء ومشائخ واساتذہ وطلباء وعابد وزاہد تو خلوص قلب اور حسن نیت کے ساتھ تشریف لائے ہی تھے لیکن انوکھی اور خوش گوار حیرت انگیز بات یہ تھی کہ دنیا دار، مختلف طبقات فکر سے متعلق حضرات اور سیاستدان بھی حضرت سے عقیدت ومحبت کی بناء پر نماز جنازہ کی ادائیگی کے لئے موجود تھے۔ ہر کوئی یہی خیال کر رہا تھا کہ اس کے سر سے ایک عظیم سایہ شفقت اٹھ گیا ہے، وہ اپنے حقیقی محسن کی شفقتوں سے محروم ہو گیا ہے۔

مختصر وقت میں چند اکابر علماء ومشائخ نے حضور مفسر قرآن علیہ الرحمۃ کی حیات مبارکہ، خصائل جلیلہ وحالات شریفہ اور اہم علمی و تحقیقی، تعلیمی وتدریسی، تحریری وتصنیفی کارناموں کے متعلق اختصار کے ساتھ اپنے پاکیزہ جذبات قلبیہ پر مشتمل تاثرات ارشاد فرمائے۔ نماز جنازہ کا مقررہ وقت ہوا تو خانقاہ عالیہ نقشبندیہ سلطانیہ لاہور شریف جہلم کے سجادہ نشین پیر طریقت حضرت قبلہ حافظ عبدالواحد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ والقدسیہ المعروف حاجی پیر صاحب نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔

چوہدری دوہدری خان مرحوم کی نماز جنازہ تنظیم المدارس جلسہ

پاکستان کے سرپرستِ اعلیٰ اور جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے مہتمم اعلیٰ استاذ العلماء، عالمِ باعمل، یادگارِ اسلاف حضرت ابوالخیر پیر سید حسین الدین شاہ سلطانپوری مدظلہ نے پڑھائی۔
قبلہ اباجی حضور کی نماز جنازہ میں کثیر علماء و مشائخ معلمین و متعلمین، اساتذہ و طلباء موجود تھے۔ چند مشاہیر کے اسماء گرامی یہ ہیں۔
(☆) سرپرستِ اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان و مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی، شیخ المشائخ حضرت علامہ ابوالخیر پیر سید حسین الدین شاہ دامت برکاتہم العالیہ۔
(☆) ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، پروفیسر ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی، مہتمم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔
(☆) ناظمِ تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ۔
(☆) مصنف و مترجم کتب کثیرہ حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری لاہور۔
(☆) جامع المعقول والمنقول علامہ حافظ خادم حسین رضوی، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔
(☆) پیشوائے اہلِ سنت حضرت علامہ پیر محمد افضل قادری، امیر عالمی تنظیم اہل سنت پاکستان۔ جامعہ قادریہ عالیہ مراڑیاں شریف، گجرات
(☆) استاذ المجودین حضرت مولانا قاری محمد یوسف سیالوی، مہتمم جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ ضلع جہلم۔
(☆) حضرت علامہ مولانا محمد بشیر مصطفوی، میرپور۔
(☆) حضرت علامہ قاری عبدالعزیز نقشبندی، لالہ موسیٰ
(☆) حضرت علامہ مولانا کمال الدین، خطیب مرکزی سنی رضوی جامع مسجد کوٹلہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات
(☆) پیکرِ اخلاص و محبت حضرت علامہ مولانا محمد طفیل سیالوی، سابق خطیب جامع مسجد نور کھاریاں کینٹ۔
(☆) خطیب شہید حضرت صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی، زیب سجادہ آستانہ عالیہ باؤلی شریف۔
(☆) پیر طریقت حضرت پیر سید منیر حسین شاہ، جنڈانوالہ۔
(☆) حضرت علامہ مولانا محمد رفیق قادری، خطیب مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر۔
(☆) حضرت علامہ مفتی محمد طیب ارشد، شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ تھون، تحصیل سرائے عالمگیر۔
(☆) حضرت علامہ محمد فاروق بندیالوی، مہتمم مدرسہ اسلامیہ تھون، تحصیل سرائے عالمگیر۔
(☆) رئیس المتکلمین حضرت صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی، مہتمم جامعہ حنفیہ رضویہ جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر۔
(☆) پیر طریقت صاحبزادہ محمد محمود قادری، زیب سجادہ آستانہ عالیہ اعوان شریف۔
(☆) مبلغ یورپ حضرت مولانا غلام رسول صاحب، سرائے عالمگیر (حال مقیم برطانیہ)۔
(☆) ممتاز سکالر جگر گوشہ شرفِ ملت، ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، لاہور۔
(☆) پیر طریقت صاحبزادہ سید ضیاء احمد مشہدی کنارہ شریف۔
(☆) جگر گوشہ فخر المشائخ پیر طریقت حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی زیب سجادہ آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان۔

(☆) حضرت صاحبزادہ قاضی [illegible] صاحب، فیصل آباد۔

(☆) حضرت علامہ مولانا باغ علی رضوی، فیصل آباد۔

(☆) پیر طریقت حضرت سید زاہد صدیق شاہ صاحب، زیب آستانہ عالیہ بوکن شریف (گجرات)۔

(☆) پروفیسر ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی۔

(☆) قاضی امیر حسین چشتی۔ (☆) قاری اختر حسین جلالی۔

(☆) قاری حافظ مختار احمد جلالی۔

(☆) قاری اختر حسین نورانی۔

(☆) صاحبزادہ محمد کفیل سیالوی ویتہ۔

(☆) قاری غلام عباس سیالوی منڈیر۔

(☆) استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد رضاء المصطفیٰ، خطیب مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ڈنگہ شہر۔

(☆) استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یعقوب ہزاروی، صدر مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی۔

(☆) استاذ العلماء مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا عبدالرزاق بھترالوی، مہتمم جامعہ جماعتیہ مہر العلوم شکریال راولپنڈی۔

(☆) حضرت صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی، سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ لالہ موسیٰ۔ (☆) یادگار اسلاف حافظ غلام حسین سیالوی، لالہ موسیٰ۔

(☆) صاحبزادہ سید اقتدار حسین شاہ جنڈانوالہ۔

(☆) حضرت مولانا علامہ عبدالغفور، فتح پور۔

(☆) یادگار اسلاف، عالم باعمل حضرت مولانا حافظ فضل کریم مجددی، کوٹلی آزاد کشمیر۔ (☆) شیخ الحدیث مولانا کریم بخش صاحب۔

(☆) مولانا حافظ محمد اقبال جلالی، خطیب جامع مسجد عیدگاہ سرائے عالمگیر۔ (☆) صاحبزادہ مولانا ضیاء المصطفیٰ۔

(☆) ممتاز محقق پروفیسر منیر الحق کعبی۔

(☆) محترم المقام ڈاکٹر ظفر اقبال نوری، سابق مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام۔ (☆) حضرت علامہ مولانا محمد ظہیر بٹ۔

(☆) حضرت علامہ مولانا محمد طاہر تبسم قادری۔

(☆) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبداللطیف مجددی، جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور۔ (☆) صاحبزادہ خالد محمود۔

(☆) علامہ محمد شہزاد مجددی۔

علاوہ ازیں متعدد علماء و مشائخ اور مشاہیر نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

بعد از نماز جنازہ آفتاب علم و حکمت، مقبول بارگاہ ایزدی، حضور مفسر قرآن علیہ الرحمۃ کا دیدار عام کیا گیا۔ چہرۂ انور کی زیارت کرائی گئی۔ چہرۂ مبارک حسن و جمال کا مجسمہ تھا اور انوار و تجلیات کا مسلسل نزول ہو رہا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ کثرت ہجوم کی وجہ سے کافی ضعیف و عمر رسیدہ، بزرگ حضرات، احباب، عقیدت مند و عشاقان دید و دیدہ سے محروم رہ گئے۔

بعد زیارت جامعہ اسلامیہ تھپلہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں تدفین کے لئے حضرت کے تابوت مبارک کو جب لے جایا گیا تو بے شمار دیوانے و پروانے اشکبار آنکھوں کے ساتھ چارپائی کی طرف لپک رہے تھے، حضرت کے جنازہ کا جلوس جامعہ اسلامیہ جی ٹی روڈ تھپلہ کھاریاں کی طرف جا رہا تھا۔ پیچھے چلنے والوں میں علماء بھی تھے اور مشائخ بھی، مدرسین بھی تھے اور محققین بھی، متوسلین بھی تھے اور خدام بھی، ہم سبق رفیق تھے اور شاگرد بھی، خواص بھی تھے اور عوام بھی، غرضیکہ جنازہ کی ادائیگی کے بعد اتنے کثیر احباب کا تدفین کے لئے اتنا فاصلہ طے کر کے جانا (بقول اکثر احباب) پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا، یہ حضرت سے عقیدت و محبت کا اندازہ تقاضا تھا کہ

تابوت شریف کو ہاتھ لگانا، کندھا دینا، کپڑا مس کرنا، ہر کوئی اپنے لئے باعث مسرت سمجھ رہا تھا۔ چنانچہ بعد نماز عصر حضرت کو جامعہ اسلامیہ جی ٹی روڈ تحصیل کھاریاں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سپرد خاک کر دیا گیا۔ یوں یہ آفتاب علم وحکمت مغرب کے قریب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے غروب ہو گیا۔

آہ! وہ شام کتنی دردناک تھی محمود
جس شام کر کے وہ سب کو تنہا چلے گئے
وقتِ رخصت آنکھیں تھیں سب کی اشکبار
سب جہ بجہ ان کے ہی کرتے چلے گئے

ملاحظ حضور!

گذر تو جائے گی آپ کے بغیر بھی لیکن
بڑی اداس بڑی سوگوار گذرے گی

وہی بزم ہے، وہی دھوم ہے، وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اس چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

مرقد شریف کی تیاری میں جتنی خاک شامل کی گئی شاید اس سے زیادہ مقدار میں گلاب کے پھول کی پتیاں تھیں ،ادب واحترام کے پیشِ نظر سب حضرات وہاں برہنہ پا تھے۔ حضرت کے مزار مبارک میں استعمال ہونے والی خاک مبارک پر کوئی بھی شخص جوتے پہن کر نہیں کھڑا تھا، بلکہ از راہِ تواضع سب حضرات ننگے پاؤں تشریف فرما تھے کہ مبادہ آپ کے جسدِ اطہر کے ساتھ مس ہونے کا شرف حاصل کرنے والی خاک شریف کی کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔

خلوص لطف ونظم پہ جس کے پیار آئے
اسے بھی کل قبر میں ہم اتار آئے

بیان کرے تو جذبات میں نکھار آئے
قلم چلائے تو عقائد میں بہار آئے
پھر اک بار لٹا قافلہ محبت کا
پھر اک بار ہم الفت کی بازی ہار آئے

آپ کے مزار شریف کے ایک طرف جامعہ اسلامیہ اور جامع مسجد کی فلک بوس اور روح پرور عمارت ہوگی۔ جس سے اذان، تکبیر، تلاوتِ قرآن مجید، نعت خوانی، وعظ وتذکیر، درس وتدریس اور قال اللہ وقال الرسول کی پاکیزہ صدائیں آئیں گی۔

خوشا مسجد ومدرسہ و خانقاہے
کہ دروے بود قیل و قال محمدﷺ

☆☆☆☆☆

اظہار تشکر

ہم اپنے ان تمام کرمفرماؤں، محسنوں اور جامعہ اسلامیہ کے جملہ وابستگان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مفسر قرآن علیہ الرحمۃ کے جنازہ میں شریک ہو کر، فون کر کے یا تعزیتی مراسلات و ٹیلکس میسج کے ذریعے یا بذات خود تشریف لا کر یا اپنے اداروں میں تعزیتی پروگرام کروا کر قبلہ مفتی محمد جلال الدین قادری صاحب علیہ الرحمۃ کے برادر مکرم، صاحبزادگان، اساتذہ اور طلباء جامعہ اسلامیہ کے ساتھ اظہار افسوس فرمایا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی بلندی درجات کے ساتھ ساتھ ہمیں آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

منجانب: منتظمہ جامعہ اسلامیہ کھاریاں

حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ الرحمہ سے ایک ملاقات
اور ان کی مورخانہ تصنیف

تحریر: افتخار الحسن میاں

مفسر قرآن حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری کو مرحوم لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ رمضان المبارک سے چند روز پہلے میرے غریب خانہ پر چند احباب کھانے پر مدعو تھے کہ اس دوران میں نے حضرت قبلہ مفتی صاحب کی تفسیر "احکام القرآن" سے انہیں متعارف کروایا اور ان کی شدید علالت کا ذکر کیا۔ میرے کرم فرماؤں کا اشتیاقِ زیارت اتنا بڑھا کہ فوراً حاضرِ خدمت ہونے کا طے ہو گیا۔ اگلے چند گھنٹوں میں ہم ان کے حضور حاضر تھے۔ روانہ ہونے سے پہلے حضرت کے آرام کے اوقات معلوم کرنے کے لئے میں نے ان کے صاحبزادہ برادرم مفتی محمد محمود احمد صاحب کو فون کیا اور حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ انہوں نے بہت محبت اور اشتیاق کا اظہار کیا۔ دورانِ سفر کئی بار فون کر کے پوچھا کہ اب کہاں پہنچے ہیں؟ کھاریاں میں داخل ہوئے تو وہ ہماری رہنمائی کے لئے موجود تھے۔ میرے رفقاء جناب ممتاز احمد ربانی اور جناب قاری انور حسین نعیمی (خطیب و امام جامع مسجد نعیمیہ انوار حبیب اسلام آباد) کے مشترکہ دوست جناب محمد افتخار گل اس سے چند روز پیشتر سڑک کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ وہ حضور مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے بڑے عقیدت مند ہیں اور انہی کے ذریعہ میں مفسر قرآن سے متعارف ہوا تھا۔ ان کی رہائش گاہ بھی حضرت کے قریب تھی۔ اس لئے پہلے اسی دوست کی عیادت کا فیصلہ ہوا۔ وہاں سے محترم صاحبزادہ صاحب ہمیں اپنے دولت کدہ پر لے گئے۔ حضور مفسر قرآن نے جس قدر محبت سے انتظار و استقبال فرمایا، یہ ہماری اوقات سے بڑھ کر تھی۔ ہمیں بتایا گیا کہ آپ ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں اور سخت علیل رہنے کے سبب اتنے ناتواں ہو چکے ہیں کہ خود سے پہلو بدلنا بھی ممکن نہیں رہا۔ یہ سب درست معلوم ہوتا تھا مگر اس شام وہ ازراہِ ذرہ نوازی نہ صرف بستر پر اٹھ کر تشریف فرما ہوئے بلکہ کافی دیر تک اپنی گفتگو سے ہمیں حرارتِ ایمان و ایقان بخشتے رہے۔ ان کا روشن چہرہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا چاہنے والا ہونے کی شہادت دے رہا تھا۔ قرآن حکیم کی مسلسل خدمت کا صلہ ہے کہ وہ اپنے خدمت گزاروں کے چہروں کو بھی آیاتِ بینات کی طرح ہمیشہ تر و تازہ رکھتا ہے۔

خاکسار کو ہمکلامی دیگر خوش قسمت افراد کی طرح ان سے پہلے مفسر قرآن حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ کی زیارت بھی میسر ہو چکی تھی۔ ان کا رخِ روشن بھی یونہی قرآن حکیم کے انوار کا پرتو تھا۔ ان دونوں ہستیوں کو ایک واسطہ سے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ سے علمی و روحانی نسبت تھی، ان کا درمیانی واسطہ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ تھے، جبکہ حضرت مفتی صاحب نے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہما کے واسطہ سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی علمی و روحانی میراث پائی تھی۔ قدرت کی عنایات ملاحظہ کیجئے کہ یہ سب حضرات قرآن و حدیث اور دیگر علوم اسلامیہ

کے مخلص خدمت گزار گذرے ہیں اور ان میدانوں میں ان کی متعدد تصانیف ان کی یادگار ہیں۔

حضرت مفتی قادری صاحب علیہ الرحمہ نے جون سنہ ۲۰۰۰ء میں اپنے صاحبزادہ مفتی محمد محمود احمد کو میرے پاس اسلام آباد اپنی شاہکار تفسیر "احکام القرآن" کی پانچ جلدوں اور اس حکم کے ساتھ بھیجا تھا کہ خاکسار اس پر علمی تبصرہ تحریر کرے۔ میں ان کے حکم نامے پر غور کرتا اور پھر اپنی علمی بے بضاعتی پر نظر دوڑاتا تو عرقِ انفعال سے حرف بھی بھیگ جاتے۔ پھر کسی کریم ہستی کی دعاؤں کی طرف دھیان جاتا تو یہ سوچ کر عزم کرتا کہ وہ جس سے چاہتے ہیں، کام لیتے ہیں۔ ان کی دعا کی برکت سے توفیقِ الٰہی اس وقت آگے بڑھ کر بندے کی دستگیری کرتی ہے، جب قرآن حکیم کی خدمت کو اجاگر کرنے کا معاملہ درپیش ہو۔ اس لئے ان کے تقاضا اور حکم سے سرتابی میں کیوں کرتا مگر علمی دیانت کے تقاضے نبھانے کی اپنی سی کوشش سے پہلے میری شدید خواہش تھی کہ ان کے حضور حاضر ہو کر ان کی اجازت و دعا سے اپنی ساعتوں کو بھی معطر کروں۔ میں تعریفوں کے پل باندھنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ کسی علمی کام کا دیانتدارانہ جائزہ تقاضا کرتا ہے کہ اس کے اچھے پہلوؤں کے علاوہ اس میں بشری کوتاہیوں کی بھی نشاندہی کی جائے تاکہ فاضل مصنف اگر اتفاق کرے تو کسی اگلے ایڈیشن میں ان کا ازالہ کر کے کتاب کو مزید نکھار سکے۔ چونکہ صاحبِ تفسیر "احکام القرآن" سے ابھی تک بالمشافہ ملاقات نہ ہوئی تھی، اس لئے میرا دل دھڑکتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنے زعم میں علمی دیانت کے تقاضے نبھاتے ہوئے اس عظیم ہستی کو ناراض کر لوں۔ میں اس کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ قرآن حکیم کے لئے ان کی طول العمر خدمات کا میں دل و جان سے معترف تھا اور ان کی دعاؤں کا سزاوار رہنا چاہتا تھا۔ چنانچہ زیارت کے موقعہ پر میں نے اپنی یہ خلش واضح طور پر عرض کر دی۔ انہوں نے کمال ذرہ نوازی اور انتہائی انکسار کے ساتھ فرمایا کہ بہت لکھنے والوں میں سے علمی دیانتداری کے اسی شعور و احساس کی وجہ سے میں چاہتا تھا کہ آپ اس تفسیر پر علمی تبصرہ تحریر کریں۔ میں نے عرض کیا کہ من آنم کہ من دانم مگر آپ کے حکم سے سرتابی کی بھی مجال نہیں، اس لئے اگر اس تبصرے کو متوازن رکھنے کی کوشش میں محبت کے اظہار سے قاصر رہوں تو مجھے معاف فرما دیجئے گا۔ اس پر انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مخلص و متواضع بندے کی طرح صاد فرمائی اور اپنی بے پناہ دعاؤں سے نوازا۔

اپنے شیخ کامل حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد سے میں اللہ تعالیٰ کے کسی سچے بندے کی مسلسل تلاش میں تھا جو دنیا اور اس کی جاہ و تمکنت کو پرکاہ کی بھی وقعت نہ دیتا ہو اور جو اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ لِلّٰهِ کے مسلکِ احسان کا راہی و پیکر ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سچے بندوں پر اس کا خاص رنگ (صِبْغَةَ اللّٰهِ) چڑھا ہوتا ہے۔ انہیں کسی تکلف و بناوٹ اور نمود و نمائش کی حاجت نہیں ہوتی۔ اپنے آقا سیدنا محمد ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں وہ یوں ڈھلے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ مجسم فرقان بن جاتے ہیں۔ ہوسِ دنیا میں مبتلا، دروغ گو پیروں اور حق و صداقت کی صداؤں میں فرق پوچھنا نہیں پڑتا۔ ادائیں اور اطوار تک بتا دیتے ہیں کہ کس کا منتہائے مقصود کیا ہے۔ حضرت مفتی قادری علیہ الرحمہ کا رخِ انور دیکھتے اور اپنے شیخ کامل حضرت ضیاء الامت علیہ الرحمہ کے رُخِ زیبا کو یاد کرتے ہوئے محسوس کر رہا تھا کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ وہی عجز و انکسار، اپنا

ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کی وہی ادا، قرآن حکیم کا وہی سوز دروں اور جذبۂ خدمت، بیماری میں بھی چہرۂ مبارک پر انوار الٰہی کی وہی تابانی، قرآن کریم کی تفسیر نگاری کی وہی قدرِ مشترک محبتِ رسول (ﷺ) کا وہی ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر جو کنارے پر کھڑے تیرہ بختوں کو اپنی فیاضی سے نہال کر دے، اسلام اور اس وطنِ عزیز سے وہی قلبی و ایمانی وابستگی اور نفاذِ اسلام کی وہی شدید خواہش اور اسلاف کی علمی دیانت کی روایت سے وہی تمسک۔ میں وہاں تھا گویا کہ نہیں تھا۔ میں ان دونوں شیوخ کو ایک ہی پیکر میں پُرنم آنکھوں سے دیکھ کر اپنے کریم خالق و مالک کے خاص لطف و احسان پر اس کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اس نے میری برسوں کی پیاس مٹانے کو مجھے اس مفسرِ قرآن کی خدمت میں لا بٹھایا ہے۔

حضرت ضیاء الامت علیہ الرحمہ جن کرم نوازیوں سے اس خاکسار کو شادکام فرمایا کرتے تھے، حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے میرے اعزاز میں نہایت اعلیٰ درجے کے کھانے کا اہتمام فرما کر مجھے [illegible] ساتِ اعزاز یاد دلا دیئے جب وہ بیسیوں بار طشتری (ٹرے) میں ناشتہ یا کھانا رکھ کر اپنے دولت کدے سے دار العلوم میں میرے اس کمرے تک لایا کرتے تھے جس میں مَیں زمانۂ طالب علمی میں مقیم تھا۔ یہ انکسار اور تواضع اب ڈھونڈے نہیں ملتی۔ وہ اکرامِ ضیف (مہمان نوازی) پر لیکچر نہیں دیتے تھے، وہ اپنے آقا و مولا معلمِ اخلاق ﷺ کی اس سنت پر عمل کرتے تھے کہ دیکھنے والے ان اداؤں کو یاد کر سکیں جنہیں دیکھ کر شتربانِ عرب انسانیت کے قافلہ سالار بن گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے متواضع بندوں کو یاد کر کے انسانیت صدیوں تک آنسو بہاتی ہے اور ان کے مزارات کو بھی زندہ لاشوں سے بڑھ کر چاہتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مفتی صاحب رفع اللہ درجاتہ قرآن و سنت کی مجسم تفسیر و تشریح ہیں۔ میرے رفقاء بھی اپنی قسمت پر نازاں تھے کہ مالک نے اپنے اس پاکباز بندے کی زیارت سے سرفراز فرمایا ہے۔ وہ بڑے غیر تمند عالمِ دین تھے۔ سادہ طرزِ زندگی اور ذاتی نمود و نمائش سے نفور ان کی شخصیت کو باوقار بنائے ہوئے تھے۔ للّٰہیت کا سحابِ ابدیت ان کے پیکرِ خاکی پر ہمیشہ سایۂ فگن رہا۔ اہل اللہ اور اہلِ دنیا میں یہی فرق ہے کہ اہلِ اللہ صرف اپنے مالک کی رضا کے طلب گار ہوتے ہیں۔ دنیا طلبی ان کی نگاہوں میں شرک قرار پاتی ہے۔ ان کے نزدیک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا مفہوم یہی نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، بلکہ وہ اس سے آگے بڑھ کر لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ حتیٰ کہ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰهُ کے عمیق مفاہیم کو حرزِ جاں بناتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب بلاشبہ اسی مسلک کے سالک اور بقیۃ الاسلاف تھے۔

ان کی ساری زندگی سنتِ مبارکہ کی مواظبت سے عبارت تھی۔ طلبِ علم کے دینی فریضہ کو یوں تو ساری عمر نبھاتے رہے مگر عرصہ طالب علمی میں سینکڑوں صاحبانِ فضل و کمال کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ تاہم جو اعزاز و شرف تلمذ انہیں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ سے حاصل تھا، وہ ان کا سرمایۂ حیات تھا۔ وہ حضرت شیخ الحدیث کے محبوب تلامذہ میں سے تھے۔ ظاہری علوم کی باقاعدہ تحصیل کے بعد شیخِ کامل کے لئے ان کی متلاشی نگاہوں میں اس استادِ کامل کے سوا کوئی جچا ہی نہ تھا۔ ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے عمر بھر راہِ سلوک پر گامزن رہے اور مراحلِ عرفان طے کرتے رہے۔ شیخ و مرشد کی نگاہِ عنایت نے انہیں خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔ یوں وہ ان کی علمی اور روحانی میراث کے وارث ٹھہرے۔ اس روحانی منصب کی رعایت سے بزمِ توحید

کے متوالوں اور شمعِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں میں نورِ عرفان عام کرتے کرتے ۱۲/جنوری ۲۰۰۸ء کو بظاہر اپنی صبحِ زندگی کی شام کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ شبِ فراقِ یار کی سحر کی۔ عالمِ ارواح میں یقیناً ان کا استقبال اس مژدۂ جانفزا سے کیا گیا ہوگا:

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (سورۃ الفجر: ۲۷ تا ۳۰) ترجمہ: اے نفسِ مطمئن واپس چلو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی۔ پس شامل ہو جاؤ میرے (خاص) بندوں میں اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں۔

....

مفسرِ قرآن حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ الرحمہ والرضوان نے اکابر مشائخ تصوف کے جادۂ علم و عرفان پر چلتے ہوئے مسندِ دعوت وارشاد کے تقاضے زبانی تلقین سے بڑھ کر اپنے قلم کو ہر بار سے نبھائے ہیں۔ ان کے جاری کردہ مجلہ ماہنامہ "احکام القرآن" کے علاوہ بیسیوں مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب ان کی یادگار ہیں۔ ان میں سے چند اہم مطبوعہ کتابیں یہ ہیں:

۱۔ تذکرۂ محدثِ اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ"۔ یہ دو جلدوں پر مشتمل سوانحی دستاویز ہے۔

۲۔ "خطباتِ آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء)"

۳۔ "امام احمد رضا اکابر کی نظر میں"

۴۔ "امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم" اور "اسلامی تعلیمی پالیسی پر ایک نظر"۔

درجن بھر غیر مطبوعہ کتب تا حال اہلِ خیر کے مالی تعاون کی منتظر ہیں کہ وہ انہیں شائع کرنے کے لئے درکار مالی اسباب مہیا کر کے ان کے علمی فیوض و معارف تک اہلِ ذوق کی دسترس ممکن بنائیں۔ تاہم مطبوعہ کتب میں سے ان کی شاہکار تصنیف قرآن حکیم کی آیاتِ احکام کو موضوعِ تفسیر و تحقیق بنایا ہے۔ اس عظیم خدمتِ قرآن کا حق یہ ہے کہ اسے مستقل تحقیقی مقالہ کے لئے خاص رکھا جائے۔ اس لئے سرِ دست ان کی ایک اور اہم مورخانہ تصنیف "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء)" کی علمی و تاریخی اہمیت سے قارئین کو آگاہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ یہ کتاب ان کے گہرے تاریخی شعور کا شاندار اظہار ہے۔

زیرِ نظر کتاب تحریکِ قیامِ پاکستان کے دوران علماء و مشائخ اور عوام اہلِ سنت و جماعت کی عہد ساز تگ و تازِ آزادی کی دستاویزی تاریخ ہے۔ پاکستان بنانے کے بعد ہمارے علماء و مشائخ واپس اپنے حجروں، خانقاہوں اور مدارس میں چلے گئے تھے اور میدان خالی دیکھ کر قیامِ پاکستان کے مخالف کانگرسی علماء اور ان کے وارثوں نے ایک منظم سازش کے تحت تاریخِ پاکستان کو مسخ کر کے انہیں تحریکِ آزادی کا ہیرو ثابت کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہ اسی سازش کا شاخسانہ ہے کہ نصابِ تعلیم کی کتابوں سے لے کر تاریخِ پاکستان کی عام اور نام نہاد محققانہ کتابوں تک میں علماء اہلِ سنت کا ذکر تک نہیں ملتا۔ اس صورتِ حال میں دوسروں کی علمی بددیانتی اور تعصب کو بھی واضح طور پر دخل ہے مگر اصل کوتاہی اپنوں کی ہے جنہوں نے تحریکِ پاکستان میں سب سے بڑھ کر حصہ لیا اور ہر طرح کی قربانیاں بھی دیں مگر اپنی بے لوث اور سرفروشانہ جدوجہدِ آزادی کو آئندہ نسلوں کے لئے تاریخی دستاویز کی صورت میں محفوظ نہ کر سکے۔ اس پس منظر میں حضرت مفتی قادری صاحب علیہ الرحمہ کی یہ کتاب نہ صرف اپنوں کی علمی غفلت کی تلافی کی عمدہ کوشش قرار دی جا سکتی ہے بلکہ

اپنے مواد کے اعتبار سے بے حد تاریخی اہمیت کی حامل تصنیف ہے۔ انہوں نے اس اہم موضوع کے لئے قیامِ پاکستان کے بعد لکھی گئی کتابوں پر انحصار کرنے کی بجائے تحریکِ آزادی کے دوران شائع ہونے والے اخبارات وجرائد پر اعتماد کیا ہے جو اس موضوع کے اصلی و بنیادی مصادر و مآخذ ہیں اور جن کی تاریخی اہمیت سے تاریخ کا کوئی طالب علم اور محقق انکار نہیں کرسکتا۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے بارے میں آج کے بہت سے علماء کا بھی تاثر و معلومات یہ ہیں کہ یہ علماء کا کوئی جلسہ تھا جو ۱۹۴۶ء میں بنارس میں ہوا تھا۔ یہ تاثر درست نہیں ہے بلکہ آل انڈیا سنی کانفرنس ..... آل انڈیا نیشنل کانگرس اور آل انڈیا مسلم لیگ کی طرح ایک ملک گیر دینی وسیاسی جماعت تھی جو صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ کی تحریک اور مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں ۱۶ تا ۱۹ مارچ کو مرادآباد، بھارت میں پورے ہندوستان کے نمائندہ علماء ومشائخ کے تین روزہ اجلاس میں قائم کی گئی تھی اور انہیں اس کا بانی ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا تھا۔ اس مثال سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ علماء اور تعلیم یافتہ سنی عوام کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا کس قدر ضروری ہے۔ پہلے اس موضوع پر کتابیں نہ لکھنے کی طویل روایت قائم کی گئی اور اب ان کتابوں کا مطالعہ نہ کرنے کی روایت زوروں پر ہے۔

فاضل مصنف نے بڑی جانفشانی سے مصادر کی چھان پھٹک کر کے بنگال سمیت پورے ہندوستان میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی قائم کردہ شاخوں اور تنظیموں کے علاوہ ان کے گاہے گاہے ہونے والے اجلاسوں کی مفصل رودادیں بھی ایک خاص ترتیب سے قلمبند کی ہیں۔ اپنے قیام کے بعد سنی کانفرنس کے اجلاس تواتر کے ساتھ تحصیلوں، ضلعوں اور صوبوں کی سطح پر ہوتے رہے جبکہ سالانہ مرکزی اجلاس بھی ۱۹۴۶ء تک ہر سال باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ تاہم اپریل ۱۹۴۶ء کو بنارس، بھارت میں ہونے والے اس کے سالانہ اجلاس کو زیادہ اہمیت اس لئے حاصل ہے کہ اس میں قیامِ پاکستان کے مطالبہ کو حقیقت بنانے کے لئے ۱۹۴۶ء کے فیصلہ کن انتخابات میں مسلم لیگ کو اسلامیانِ ہند کی واحد نمائندہ جماعت کی حیثیت سے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے اس کی دوٹوک حمایت کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں مطالبہ پاکستان کو سنی کانفرنس کے شرکاء نے خود اپنا مطالبہ قرار دیا اور اعلان کیا کہ "اب اگر مسلم لیگ اپنے اس مطالبہ سے دستبردار بھی ہو گئی تو ہم اس مطالبہ سے دستبردار نہ ہوں گے"۔ حضرت مفتی صاحب ہم سب طالب علموں کے تشکر و امتنان کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کتاب میں بنارس سنی کانفرنس میں مشاہیر علماء ومشائخ کی ان تاریخ ساز تقریروں کو شائع کر دیا ہے جن میں انہوں نے انگریزوں اور ہندوؤں کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر کانگرسی علماء کی جانب سے مطالبۂ پاکستان کی منظم مخالفت کا توڑ کرنے کا بھی عہد کیا تھا اور انتخابات میں مسلم لیگ کی فقید المثال کامیابی کے لئے ملک گیر عوامی مہم چلانے کا بھی عہد کیا تھا۔ سنی علماء ومشائخ اور عوام اہلِ سنت کے قیامِ پاکستان کے لئے عزم کا اندازہ آپ سنی کانفرنس میں منظور کردہ اس قرارداد سے بھی لگا سکتے ہیں جو اس کتاب "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" کے صفحہ ۲۸۳ پر دیکھی جا سکتی ہے۔ اقتباس ملاحظہ کیجئے۔ "سنی کانفرنس ہرگز پاکستان سے دست بردار نہ ہوگی۔ اگر بالفرض مسٹر جناح مطالبۂ پاکستان سے دست بردار ہو بھی جائیں تو بھی سنی کانفرنس اس میں ان کی موافقت نہ کرے گی اور اپنا مطالبہ پاکستان ضرور حاصل کرے گی۔" اسی موقع پر مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ ناظم نشر واشاعت آل انڈیا سنی کانفرنس نے

ایسے ہی جذبات اور عزم کا اظہار کیا:

"آپ سب کو میں وہی بات کہہ دینا چاہتا ہوں جو ایک ہفتہ قبل قائداعظم سے کہی تھی کہ اگر مسلم لیگ اپنے مطالبۂ پاکستان سے ہٹ گئی تو کیا پرواہ، مگر آل انڈیا سنی کانفرنس ہرگز مطالبۂ پاکستان سے ہٹ نہیں سکتی۔ اگر خدا نے چاہا اور اس کے مقدس حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہوا تو ہم ہر ممکن طریق پر پاکستان حاصل کر کے رہیں گے۔" ایضاً

مسلم لیگ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۶ء تک ہندو مسلم اتحاد کے لئے مصروف عمل رہی۔ علامہ اقبال نے اپنے ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کے خطبۂ الٰہ آباد میں مسلم اکثریتی صوبوں پر مشتمل خود مختار مسلم ریاست کے قیام کا جو تصور پیش کیا تھا، اس میں انہوں نے ہندو اور مسلم ریاستوں کے قیام کی بنیاد پر ہندوستان کی تقسیم کی بات ضرور کی تھی مگر برطانیہ سے آزادی کے بارے میں وہ واضح نہ تھے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ ایسی مسلم ریاست برطانوی راج کے اندر یا اس سے باہر یعنی مکمل طور پر آزاد بھی قائم کی جا سکتی ہے۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء کے تین سالوں میں لندن میں ہونے والی تین گول میز کانفرنسوں میں بھی مسلم قیادت برطانوی راج کے اندر رہتے ہوئے صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں میں محض زیادہ سے زیادہ مسلم نمائندگی کا مطالبہ کر رہی تھی۔ اب تک ہندوؤں اور انگریزوں سے مکمل آزادی کا مطالبہ اس کے کسی حاشیۂ خیال میں بھی نہ تھا۔ ۱۹۳۶ء میں جب مسلم لیگ نے محسوس کیا کہ متعصب ہندو قیادت مسلمانوں کو کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ رعایت دینے کو بھی تیار نہیں، تب وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ اب علامہ محمد اقبال کے فارمولا کے مطابق مسلم اکثریتی صوبوں پر مشتمل خود مختار مسلم ریاست کے قیام کا مطالبہ واحد اور پائیدار حل ہے،

اس کے باوجود ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں منعقدہ آل انڈیا مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں منظور کردہ قرارداد میں مسلم اکثریتی صوبوں کی خود مختاری کا مطالبہ تو کیا گیا مگر برطانوی راج سے بھی مکمل آزادی حاصل کرنے کے نقطہ پر یہ قرارداد واضح نہ تھی۔ یہ وجہ ہے کہ بنارس سنی کانفرنس میں ہندوؤں اور انگریزوں دونوں سے کامل آزادی کا مطالبہ کیا گیا۔ اور مسلم لیگ پر واضح کر دیا گیا کہ "ہم لوگ پاکستان سے کم کوئی چیز قبول نہیں کریں گے۔"

(ملاحظہ فرمایئے اس کتاب کا صفحہ ۱۳۱)

اس مختصر تحریر میں ممکن نہیں کہ حضرت مفتی صاحب رفع اللہ درجاتہٗ کی کتاب "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" کے جملہ محاسن کا احاطہ کیا جا سکے تاہم اس سرسری تعارف سے قارئین کو اتنا اندازہ ضرور ہو چکا ہوگا کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بغیر تحریکِ پاکستان کے دوران علماء و مشائخ اہلسنت کی جدوجہدِ آزادی سے پوری واقفیت ممکن نہیں۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں ایسے تاریخی شواہد مہیا کر دیئے ہیں جو پاکستان کے حامی اور اس کے مخالف کانگریسی علماء کے درمیان خطِ امتیاز کا درجہ رکھتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ہمارے دینی مدارس اپنے طلبہ کو تحریکِ پاکستان کے اصل ہیرو علماء و مشائخ اہلسنت کی فقید المثال تاریخ سے آگاہ کرنے کے لئے اس کتاب کو نصابِ تعلیم کا حصہ بنائیں گے۔ اپنے اکابر کی درست تاریخ مرتب کرنے کے لئے مفسرِ قرآن حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ الرحمہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صدقے ان کی دینی وعلمی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰسین عَلَیْهِ صَلَوٰاتُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

☆☆☆☆☆

مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

تحریر: پروفیسر مجیب احمد (راولپنڈی)

مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ (1938ء - 2008ء) سے میرا رابطہ ستمبر 1989ء سے تھا۔ اس رابطہ کا ذریعہ محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد تھے۔ میں جب جمعیت علماء پاکستان پر ایم فل کی تحقیق کے سلسلے میں مصروف تھا۔ قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں میری بہت رہنمائی کی اور اپنے گھر میں موجود تمام مواد میرے سامنے رکھ دیا، جو میرے موضوع کے حوالے سے نہایت قیمتی اور اہم تھا۔ بعد ازاں اپنی پی ایچ ڈی اور دیگر علمی کاموں کے لیے بھی قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مسلسل رابطہ قائم رہا اور اس دوران کئی بار ان کی خدمت میں حاضری دیتا رہا اور ہمیشہ کی طرح، انہوں نے کبھی بھی مجھے مایوس نہ کیا۔ جس خلوص اور بے غرضی سے انہوں نے میری اعلیٰ درجے کی میزبانی کی، وہ بھی لائق صد تحسین تھی۔ میں جب بھی گیا میرے لیے چائے اور کھانا وغیرہ خود لے کر آتے، جس سے مجھے شرمندگی بھی ہوتی، لیکن ان کا حسنِ اخلاق تھا کہ میں اپنے احساسِ شرمندگی کا اظہار بھی نہیں کر سکتا تھا۔

قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اگرچہ میں ایک مورخ اور محقق کے طور پر متعارف ہوا۔ لیکن بعد ازاں وہ ایک جید عالم اور مفسر کے طور پر بھی مجھ سے متعارف ہوئے۔ احکام القرآن کی چھ جلدیں ان کی آخری یادگار ہیں۔ تاہم میرے لیے ان کا سب سے اہم علمی و تحقیقی کارنامہ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس اور اپنے شیخ طریقت واستاذ مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح پر مشتمل تذکرہ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ (دو جلدیں) زیادہ اہم ہیں۔ آپ نے دیگر تاریخی اور تحقیقی موضوعات پر لاتعداد مضامین کے علاوہ کئی رسائل اور کتب بھی تحریر کی ہیں۔

جنوبی ایشیاء کی مسلم تاریخ پر کام کرنے والے محققین کے لیے خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس اور تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک جرمن پروفیسر جب 2002ء میں لاہور آئے، تو میں نے ان کو مکتبہ نبویہ، لاہور سے خطبات کا جدید ایڈیشن ان کی خواہش پر لے کر دیا۔ جس کو انہوں نے اپنی تحقیق میں بڑے اعتماد کے ساتھ استعمال کیا۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے خطبات کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ جس کی 1993ء-1994ء میں تصحیح اور تدوین پر کچھ کام میں نے بھی کیا تھا۔ تاہم یہ ترجمہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ ترجمہ بھی جلد از جلد شائع کیا جائے۔ اور خطبات کا اردو ایڈیشن بھی دوبارہ جدید اہتمام کے ساتھ شائع کیا جائے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بلاشبہ ایک عظیم قومی سانحہ ہے۔ جس کے لیے میں ان کے چاروں صاحبزادوں اور ان کے بھائی مفتی محمد علیم الدین نقشبندی و دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ تمام احباب قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی روایات کو قائم رکھتے ہوئے، جامعہ اسلامیہ، کھاریاں کو عالم اسلام کی ایک عظیم درسگاہ بنائیں گے اور قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مبسوط اور جامع سوانح حیات مرتب کر کے شائع کریں گے۔

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سید محمد عبداللہ قادری

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری بن حضرت مولوی خواجدین مجددی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء / یکم جمادی الاخری ۱۳۵۵ھ کو "ہجہ" (مضافات کھاریاں) ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم نجی طور پر مسجد مکتب میں حاصل کی۔

۱۹۵۸ء میں میٹرک (درجہ اول) کیا۔ ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء تک مروجہ درسِ نظامی (عربی و فارسی) کی تعلیم، مدرسہ عربیہ غوثیہ لالہ موسیٰ (گجرات)، مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں (سیالکوٹ) سے حاصل کی۔ دورۂ حدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام (فیصل آباد) سے اور دورۂ تفسیر جامعہ نظامیہ وزیر آباد (گوجرانوالہ) سے کیا۔

درسِ نظامی کے ہر فن کی کتب ابتداء سے لے کر درجہ تخصص تک سبقاً سبقاً پڑھیں۔ مولانا محمد یوسف گجراتی، مولانا غلام رسول گجراتی، مولانا غلام رسول قادری، مولانا محمد سردار احمد قادری، مولانا عبدالغفور ہزاروی جیسے فاضل آپ کے اساتذہ کرام میں شامل تھے۔

جون ۱۹۶۲ء میں آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ قادریہ میں حضرت شیخ الحدیث محمد سردار احمد قادری سے بیعت ہوئے۔ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی نے ۷ جنوری ۱۹۶۵ء کو بذریعہ مکتوب جمیع سلاسل طریقت میں اجازت عطا فرمائی۔

۱۹۶۵ء میں ایس وی ٹی (ریجن میں دوسرے نمبر پر) کا امتحان دیا۔ ۱۹۶۸ء میں ایف اے (درجہ اول) ۱۹۶۹ء میں فاضل عربی (درجہ اول) ۱۹۷۰ء میں بی اے کی تیاری کی، جو چند صدمات کے باعث امتحان نہ دے سکے۔

۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۵ء تک دارالعلوم حنفیہ قصور، دارالعلوم اہلسنت و جماعت جہلم، جامعہ حنفیہ (ساہیوال) جامعہ محمدیہ غوثیہ لالہ موسیٰ (گجرات) میں پڑھاتے رہے۔

۱۹۶۶ء میں محکمہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے بطور ایس وی ٹیچر، ۱۹۶۶ء تا ۱۹۸۱ء، گورنمنٹ سکول سرائے عالمگیر (ضلع گجرات) میں رہے۔ ۱۹۸۱ء تا ریٹائر ہونے تک گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں (گجرات) میں فرائض منصبی سرانجام دیتے رہے۔

آپ کو اردو، فارسی اور عربی زبان پر مکمل عبور تھا۔ ۱۹۶۰ء سے لے کر صاحب فراش ہونے تک اعزازی طور پر خطابت فرماتے رہے۔

آپ، امام احمد رضا اکابر کی نظر میں، اسلامی تعلیمی پالیسی پر ایک نظر، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست[1]، امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم، محدث اعظم (سوانح و سیرت) وغیرہ کے مصنف تھے۔

آپ بہت اچھے مترجم، مفسر تھے۔ "احکام القرآن" کے نام سے تفسیر لکھی۔ آپ نے اپنی تصنیف "امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم" مطبوعہ ۱۹۸۲ء ناشر مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور کا انتساب یوں کیا ہے:

"گرامی عزت والدِ ماجد حضرت قبلہ مولانا خواجدین مجددی

دامت برکاتہم العالیہ کی پرخلوص دعاؤں کے ساتھ، قدوۃ العلماء الراسخین، حضرت شیخ الحدیث، ابوالفضل محمد سردار احمد رضی اللہ عنہ محدث اعظم پاکستان کی بارگاہ میں اس کتاب کو پیش کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عزوشرف۔"

بادشاہا شکر سلطانی خویش یک نگاہے بر گدائے سینہ ریش

محمد جلال الدین قادری

آپ کے والدِ گرامی قدر ۱۶، اکتوبر ۱۹۸۳ء کو رحلت فرما گئے۔ علاقہ کی جانی پہچانی شخصیت تھے۔ حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری سے میرے والد گرامی قدر، نامور محقق ونقاد سید نور محمد قادری بن حافظ مولوی سید محمد عبداللہ شاہ بخاری قادری (م: دسمبر ۱۹۴۱ء) بن مولوی سید محمد چراغ شاہ سیالکوٹی مفتی سیالکوٹ (م: ۱۸۸۷ء) چک ۱۵ شمالی ضلع گجرات/ منڈی بہاء الدین سے گہرے علمی، ادبی اور خاندانی تعلقات تھے۔ سید نور محمد قادری، جب بھی چک ۱۵ شمالی سے اپنے عزیزوں کو ملنے گجرات شہر جاتے تو اکثر براستہ کھاریاں جاتے، وہاں مولانا محمد جلال الدین قادری سے ملتے، وہاں قیام فرماتے، علمی، ادبی گفتگو ہوتی۔

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس کی ترتیب وتدوین کے زمانہ میں سید نور محمد قادری سے مسلسل خط وکتابت رہی۔ ہمارے چک ۱۵ شمالی میں مولانا محمد جلال الدین قادری کے چند عزیز بھی مقیم ہیں۔ ان میں ایک جناب محمد شریف ولد مستری فضل کریم ہیں، جو آج کل چوہدو میں مقیم ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ جب چک سے اپنے گھر آتی تھیں تو سید نور محمد قادری، انہیں مولوی محمد جلال الدین قادری کی مطلوبہ کتب دے دیتے، اس طرح ان تک پہنچ جاتی تھیں۔ مولوی محمد جلال الدین قادری، اپنے گاؤں "چوہدو" سے کھاریاں میں محلہ لطیف شاہ غازی نزد بسٹ محمد خان، میں آباد ہو گئے۔ اس زمانہ میں وہاں چند ایک مکانات تھے۔ مولانا محمد جلال الدین قادری "مولوی صاحب" کے نام سے معروف تھے۔ وہیں آپ کے برادر عزیز مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی بھی مقیم تھے۔ مولوی محمد جلال الدین قادری صاحب اپنے برادر عزیز کو "مفتی صاحب" کے نام سے پکارتے تھے۔ دونوں بھائیوں میں بہت محبت وانس تھا۔ پھر دونوں اہل علم تھے۔ مفتی صاحب پاکستان ملٹری میں خطیب رہے ہیں۔ زمانہ تک وہ اپنے جی جانے "کالا دیو" جہلم، جامع سلطانیہ میں ہر روز کھاریاں سے جہلم جاتے تھے اور طلباء کو پڑھاتے، ہر شام کو گھر آجاتے۔ آج کل رہائش بھی کالا دیو میں رکھی ہوئی ہے۔

میں مئی ۱۹۷۶ء میں پاکستان ملٹری اکاونٹ ڈیپارٹمنٹ میں بھرتی ہوا تو میری پوسٹنگ سی او ایف اے (سی ایم اے (پی او ایف) واہ کینٹ) میں ہوئی تو کئی بار مجھے کھاریاں میں، حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری کے ہاں قیام کا موقع ملا۔ آپ ہو والد گرامی قدر سے انس ومحبت کی بنا پر فقیر پر بھی شفقت فرماتے تھے۔ مجھے دونوں صاحب علم بھائیوں کے بہت قریب رہنے کا موقع ملا۔ ایک دفعہ دوران گفتگو بات روزنامچہ (ڈائری) لکھنے پر آئی تو حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری، مفتی محمد علیم الدین صاحب سے فرمانے لگے، "مفتی صاحب، تسبیح رولنی سوکھی اے، ڈائری لکھنی اوکھی اے"۔

مولانا محمد جلال الدین قادری، گھر پر ہی باجماعت نماز کا اہتمام کرتے تھے۔ امامت خود فرماتے تھے۔ اس وقت جو بھی وہاں موجود ہوتا جماعت میں شامل ہو جاتا۔ دونوں بھائیوں میں ایک خاص

صفت یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کے آدھے نام نہیں پکارتے، بلکہ پورا نام محمد سعید احمد، محمد حبیب احمد، محمد محمود احمد، محمد مسعود احمد لیتے۔

۱۹۹۸،۹۷ء میں اپنے عم مکرم سید گلزار محمد شاہ کے ساتھ بھور چھ بسوہا گجرات جا رہا تھا، تو ہم کچھ دیر کھاریاں میں حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری کے ہاں ٹھہرے، گرمیوں کا موسم تھا۔ ظہر کے بعد ان کے پاس چند بزرگ طالب علم آئے، وہ مولانا سے احکام القرآن کے مسائل سمجھتے آتے تھے۔ آپ کا اظہار وابلاغ پنجابی زبان ہوتی تھی۔ مجھے یہاں ایک بات یاد آرہی ہے۔ غوث زماں حضرت قاضی سلطان محمود قادری آوان شریف ضلع گجرات (م: مئی ۱۹۱۹ء) کا اظہار ابلاغ بھی پنجابی ہوتا تھا۔ بقول حضرت صاحبزادہ قاضی محبوب عالم قادری (م: دسمبر ۱۹۸۶) مدفون گجرات شہر "تعلیم کے دوران ذریعہ اظہار وابلاغ پنجابی ہوتی، حضرت قاضی صاحب کے خیال اور تجربہ کے مطابق مادری زبان میں تعلیم زیادہ بہتر نتائج پیدا کرتی ہے۔"

(قطب العارفین از سید نور محمد قادری مطبوعہ ۱۹۸۵ء، لاہور، ص ۱۱۷)

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب کو علم، ادب اور تاریخ سے گہرا شغف تھا۔ انہوں نے دن رات مسلسل محنت کر کے کتب تحریر کیں۔ میں ستمبر ۱۹۸۱ء تا نومبر ۱۹۸۳ء تک لاہور اپنے محکمہ ہی ایم پی لاہور میں رہا تو میری رہائش، حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی نظامی فخری قادری (۱۹۲۷ء۔۱۹۹۹ء) بانی مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور کے مطب پر ہوتی تھی۔ گرمیوں میں مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ کے دفتر "نوری مسجد" بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور میں رہتا تھا۔ اس عرصہ کے دوران مولانا محمد جلال الدین قادری جب لاہور تشریف لاتے تو اکثر میرے پاس "نوری مسجد" میں واقع دفتر مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور میں ٹھہرتے تھے۔

اس زمانے میں حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب کو نظر کا مسئلہ درپیش تھا، آپ کی نظر دن بدن کمزور ہو رہی تھی۔ حضرت حکیم صاحب ان کے لئے خصوصی خمیرہ تیار کرواتے، بذریعہ ڈاک کھاریاں روانہ کرتے۔

آپ کی دو کتابیں، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست ظہور الدین خان امرتسری بن قمر الدین خان امرتسری نے مکتبہ رضویہ گجرات کے تحت شائع کی تھیں۔

مولانا محمد جلال الدین قادری کو اس سلسلہ میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری، سید نور محمد قادری، ظہور الدین خان کی علمی، قلمی معاونت حاصل رہی۔ مولانا محمد جلال الدین قادری کی بھاری بھرکم شخصیت اس دور میں غنیمت تھی، انہوں نے تاریخ، ادب اور مسلک حقہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت کی۔ ایسا تحریری کام چھوڑا ہے جسے مدتوں تک یاد رکھا جائے گا۔

مولانا محمد جلال الدین قادری کے مشاہیر علم، ادب سے گہرے مراسم تھے۔ خصوصاً حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری (۱۹۲۸ء۔۱۹۹۹ء)، سید نور محمد قادری (۱۹۲۵ء۔۱۹۹۶ء) پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (۱۹۴۴ء۔۲۰۰۷ء) اور ظہور الدین خان امرتسری مدظلہ سے گہرے تعلقات تھے۔

آج سے چند سال بیشتر میں کھاریاں، مولانا جلال الدین قادری کو ملنے گیا تو وہ مجھے اپنے گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھے مل گئے، فرمانے لگے میں کچھ دیر کے لئے گجرات جا رہا ہوں، سہ پہر تک آجاؤں گا، آپ گھر چلے جائیں "محمد محمود احمد گھر بے ای اے" میں آپ کے دولت کدہ پر پہنچا تو محترم محمد محمود احمد موجود تھے، ان سے چند گھنٹے ملاقات رہی، سہ پہر کو واہ کینٹ کے لئے روانہ ہوا۔

ستمبر ۱۹۹۶ء کو والد مکرم سید نور محمد قادری نے ایک آنکھ کا اپریشن کھاریاں کینٹ سے کروایا تو ان دنوں، مولانا محمد جلال الدین قادری کے ہاں ٹھہرے۔ حضرت کے صاحبزادگان، سید صاحب کی تیمارداری فرماتے رہے، سید نور محمد قادری، مولانا کے گھر کو اپنا گھر سمجھتے تھے۔ دونوں بزرگوں کے مدت تک دوستانہ مراسم بڑی گرم جوشی سے قائم رہے۔

"المعین" ساہی وال سے مولانا قاسم الرضوی شائع کرتے تھے، اس میں میرے مضامین مشاہیر پر شائع ہوتے تھے، تو میں نے مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب سے ان کے حالات زندگی (سوانحی خاکہ) طلب کئے تو عنایت فرمائے۔ ان کے استفادہ سے میرا مضمون المعین نومبر ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا۔ مولانا محمد جلال الدین قادری سے میری بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ دسمبر ۱۹۸۲ء میں میری شادی میری عم زاد سے ہوئی تو چک ۱۵ شمالی گجرات جا کر "مولانا" نے میری شادی میں شرکت کی اور نکاح پڑھایا تھا۔ یہ سید نور محمد قادری سے محبت و انس کی نشانی تھی۔

میں نے ایک باران سے آٹوگراف طلب کیا تو آٹو بک پر حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ کا خوب صورت اور پر مغز و معنی مصرع تحریر کیا۔ ابروئے ما ز نام مصطفی است (ﷺ)

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری نے اپنے لواحقین، متوسلین اور وابستگان کے لئے علم، ادب اور خدمت مسلک کے لئے ایسا پلیٹ فارم تیار کیا ہے جو ان لوگوں کے لئے معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ جس پر چلنے میں آپ کے برادر عزیز مفتی الشیخ محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ اور ان کے صاحبزادگان، قاضی محمد سعید احمد، قاری محمد حبیب احمد، مفتی محمد محمود احمد، مولانا محمد مسعود احمد غازی، کو دشواری نہیں ہوگی۔ اس پلیٹ فارم پر چلنے والی گاڑی یکسانی سفر کرتی رہے گی۔ بعض اوقات گاڑی بان بدل جاتا ہے۔ یہ نظام قدرت ہے یوں ہی چلتا رہے گا بلکہ پرانے مسافر نئے مسافروں کے لئے جگہ چھوڑتے جاتے ہیں، اچھے مسافر وہی ہوتے ہیں جنہیں اچھے نام سے یاد کیا جائے۔ اس خاندان میں شرافت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

علم، ادب کا روشن ستارہ کئی سال صاحب فراش رہنے کے بعد ۲ جنوری ۲۰۰۸ء کی شام کو چھ بج کر ۳۵ منٹ پر میو ہسپتال لاہور میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

۱۳ جنوری ۲۰۰۸ء بروز اتوار بعد نماز ظہر ۳ بجے، گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی، امامت کے فرائض حضرت خواجہ محمد صادق مدظلہ کے فرزند اکبر پیر عبدالواحد صاحب مدظلہ المعروف بہ حاجی پیر، کالا دیو خانقاہ سلطانیہ جہلم نے ادا کئے۔ جامعہ اسلامیہ تھپلہ، جی ٹی روڈ کھاریاں ضلع گجرات میں ہمیشہ کے لئے سپرد خاک کر دیا گیا۔

میں مولا کریم کے حضور دعا گو ہوں اے اللہ، حضرت مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی زید مجدہ، صاحبزادہ قاضی محمد سعید احمد، قاری محمد حبیب احمد، مفتی محمد محمود احمد، محمد مسعود احمد غازی کو صبر جمیل عطا فرما اور حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما، تاکہ ان کے مشن کو جاری و ساری رکھ سکیں۔ آمین ثم آمین

اللہ تعالی، "گلشن جلال الدین" کو ہمیشہ آباد رکھ اور اس پر خزاں کا سایہ نہ پڑے۔

(شریک غم: سید محمد عبداللہ قادری بن سید نور محمد قادری، ۵ فروری ۲۰۰۸ء)

مکاتیب حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری علیہ الرحمۃ

مرتب و محشی سید عبداللہ قادری

مکاتیب بنام

حضرت سید نور محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۲۵ء۔۱۹۹۶ء) ۳۰ خطوط

حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۲۷ء۔۱۹۹۹ء) ا خط

سید محمد عبداللہ قادری (راقم الحروف) ۲ خط

مرتبہ معہ حواشی احقر سید محمد عبداللہ قادری عفی عنہ چک ۱۵ شمالی ضلع منڈی بہاءالدین پاکستان حال: ۲۰ ایف/۲۲۵ واہ کینٹ،

۵ فروری/۲۰۰۸ء

(۱) مجلس رضا، سرائے عالمگیر ضلع گجرات

۱۰ جمادی الاخری ۱۳۹۶ھ/۹، جون ۱۹۷۶ء

ذی الکرم والمجد محترم جناب سید صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

فاضلِ بریلوی قدس سرہ العزیز پر آپ کے دو پُر مغز مقالہ جات ''سیاسی بصیرت'' اور ''نعتیہ شاعری'' نظر نواز ہوتے، ماشاءاللہ تاریخِ پاکستان سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔ قاری یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ ہمارے اکابرین کے ایسے بصیرت افروز کارناموں کے باوجود انہیں کیوں تاریک پہلو میں رکھ دیا گیا ہے۔

آپ کا یہ نیاز مند کافی عرصہ سے محسنین کے کارناموں کو محفوظ کرنا چاہتا ہے کہ جس نے گھر بنایا وہی اس کی حفاظت کرے گا نہ کہ کرایہ دار۔ آج تک اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پاکستان صرف اور صرف علماء و مشائخ نے بنایا ہے، ایں و آن چہ مقام دارد۔ نہیں نہیں تاریخ گواہ ہے کہ برصغیر میں جب بھی اسلام اور مسلمانوں پر مشکل وقت آیا انہیں علماء و مشائخ نے بروقت صحیح راہنمائی کی، اگرچہ اس وقت انہیں ملامت سننا پڑی مگر حالات نے ان کے اقدام کی صحت کی تصدیق کی۔

''آل انڈیا سنی کانفرنس'' کے عنوان سے دوقومی نظریہ، عقیدۂ ختم نبوت، گاندھی کی آندھی، جماعت مبارکہ رضائے مصطفیٰ بریلی، حادثہ مسجد کانپور، تحریکِ خلافت، ذبیحہ گائے پر پابندی، ترکِ موالات، تحریکِ ہجرت، سید سلیمان اشرف بنام ابوالکلام آزاد، علی گڑھ اور اسلامیہ کالج لاہور پر دھاوا، فتنہ ارتداد، سارداایکٹ، علی برادران کا ہندو مسلم اتحاد سے رجوع، مسجد شہید گنج، واردھا سکیم، ودیا مندر سکیم، تحریکِ پاکستان اور قیامِ پاکستان کے بعد وغیرہا تاریخی کارناموں میں مشائخ و علماء کا کردار پیش کرنا ہے۔

اس سلسلہ میں مواہم کی فراہمی ایک مسئلہ ہے، اس سلسلہ میں آپ کی رہنمائی مطلوب ہے۔ اس تاریخی مواد میں کیا کیا اشیاء ضروری ہیں، کہاں سے دستیاب ہوں گی، آپ اس سلسلہ میں کیا مدد فرما سکتے ہیں، ان شاءاللہ استفادہ کے بعد مواد بحفاظت واپس کیا جائے گا۔

امید ہے آپ اپنی معلومات کے مطابق اولین فرصت

کے لمحات میں جواب سے نوازیں گے اور میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

آج کل فقیر موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے اپنے گھر پر ہے، اس لئے جواب گھر کے پتے پر عطا فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

مقام چوہدری ڈاک خانہ کھاریاں ضلع گجرات

(۲) سرائے عالمگیر

۱۷ ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ/اکتوبر ۱۹۷۵ء

مکرمی ومحترمی سید صاحب زید شرفہ

سلام مسنون، نیاز مشحون

کافی دن ہوئے آپ کا گرامی نامہ تشریف لایا، آپ کی علالت کا سن کر ملال ہوا، مولا کریم آپ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے، آمین۔

آپ کے ارشاد کے مطابق فقیر اپنی مصروفیات کو جلد ختم کر کے زیادہ وقت مجوزہ مسودہ کی ترتیب میں گذار رہا ہے۔ آپ سے دو قصائد عربی کے نقل کر کے لایا تھا کہ ترجمہ کر کے روانہ کروں گا۔ الاھم خالاھم کے اصول کے مطابق ان کا ترجمہ خود نہ کیا اور شاید ان کے ترجمہ کا ابھی وقت بھی نہ ملتا۔ مگر خوش قسمتی سے فقیر کے برادر عزیز مفتی محمد علیم الدین صاحب چند دنوں کے لئے گھر تشریف لائے، ان کی اپنی مصروفیات ہیں۔ وہ بھی کچھ تحقیقی کام کر رہے ہیں، ان سے عرض کیا گیا، انہوں نے کچھ وقت نکال کر ترجمہ کیا ہے، مگر چند اشعار کا ترجمہ نہ ہوسکا جس کا سبب یہ ہے کہ میرے نقل کرتے وقت اشعار کے الفاظ میں کچھ خامی یا غلطی رہ گئی، ترجمہ آپ کی بیاض کے اشعار کی ترتیب کے مطابق ہے۔

اگر آپ باقی ماندہ اشعار کو (جو صرف چند ایک ہیں) دوبارہ نقل کروا کر ارسال فرمائیں تو ان کا ترجمہ بھی ہو سکے گا۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۱۳۹۹ھ وسط رجب کو جمعیت العلماء ہند کا ایک اجلاس بریلی میں ہوا تھا جس میں اراکین جمعیت کے چیلنج پر جماعت رضائے مصطفیٰ کے وفد نے حالات حاضرہ اور مختلف فیہ مسائل پر مناظرہ کیا تھا ان دنوں اس مناظرہ کی روداد مرتب ہوئی، اس میں سید سلیمان اشرف اور ابو الکلام کے نام کی شہرت ہے اگر آپ کے پاس اس مناظرہ کے بارے میں کوئی دستاویز موجود ہو تو اس سے مستفید ہو کر ممنون ہوں گا۔

ویسے اپنی طرف سے روداد مکمل کر لی ہے، دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ترجمہ کے اخراجات لکھنے پر اطلاع دیں۔

والسلام مع الاحترام

فقیر قادری محمد جلال الدین قادری عفی عنہ سرائے عالمگیر

(۳) سرائے عالمگیر

۷۸۶

۱۳ رمضان المبارک/اگست ۱۹۷۷ء

قبلہ سید صاحب زیدت عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ تشریف لایا۔ ذرہ نوازی کا شکریہ۔ فقیر کسی وقت آپ کے در دولت پر حاضر ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز، رمضان شریف میں تو شاید نہ آنا ہو سکے، آپ کے مفید مشوروں کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام مع الاکرام فقیر قادری عفی عنہ

(۴) ۷۸۶

۱۱ صفر ۱۳۹۸ھ / جنوری ۱۹۷۸ء

مکرمی و محترمی جناب سید صاحب زید لطفہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ، مزاج گرامی!

''علی برادران'' موصول ہوگئی، شکریہ۔ وقت کی پکار اور اکابر و احباب کی فرمائش و خواہش کے مطابق اپنا کام جلد ختم کرنا چاہتا ہوں، دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں متوقع و غیر متوقع موانع پیش آتے رہتے ہیں۔ گذشتہ ماہ تقریباً طبیعت مضمحل رہی، اب تھوڑا کام کر لیتا ہوں۔ میں اس کام کو خود جلد از جلد ختم کرنا چاہتا ہوں۔

فیضان کو کتاب امام احمد رضا اور خط میں آپ کا حوالہ بھیج دیا ہے۔

والسلام مع الاکرام فقیر قادری سرائے عالمگیر

(۵) مجلس رضا سرائے عالمگیر

یکم صفر ۱۳۹۸ھ / جنوری ۱۹۷۸ء

بخدمت جناب سید صاحب زید شرفہ

سلام مسنون، نیاز مشحون

قبل ازیں دو عریضے ارسال کر چکا ہوں۔ نہ معلوم جواب سے کیوں محروم ہوں ''امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز اکابر کی نظر میں'' آپ کی نظر سے گزر چکا ہے۔ دوبارہ ارسال خدمت ہے۔ اب عرض یہ ہے آپ اپنے مخصوص انداز میں تبصرہ لکھ کر مختلف اخبارات اور رسائل میں شائع فرمانے کی کوشش فرمائیں۔

امید ہے کہ آپ اپنے وسائل سے کام لیتے ہوئے مختلف اخبارات و رسائل میں تبصرہ شائع کرائیں گے۔

''علی برادران'' از رئیس احمد جعفری مطلوب ہے، اس سے پہلے عرض کر چکا ہوں، اگر آپ کے پاس موجود ہو تو استفادہ کا موقع دیں۔

''مآثر الاجداد'' از اظہار الحق صدیقی نہیں مل رہی، اس کے حصول میں آپ کا تعاون ضروری ہے۔ ''سیرت شاہ امیر ملت'' اگر فارغ ہو گئی ہو تو لکھیں۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔

والسلام مع الاکرام فقیر قادری عفی عنہ

(۶) ۷۸۶

مجلس رضا سرائے عالمگیر

۹ صفر ۱۳۹۸ھ / ۹ جنوری ۱۹۷۸ء

مکرمی و محترمی جناب سید صاحب، زاد اللہ شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، نوازش نامہ تشریف لایا۔

آپ کے خسر مکرم کے وصال کا سن کر بہت افسوس ہوا، مولا کریم مرحوم کو اپنے خصوصی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آپ اور دیگر پس ماندگان کو درجہ بدرجہ صبر جمیل عطا فرمائے۔ مولانا عبد الباری فرنگی محلی اور علی برادران کا ہندو مسلم اتحاد سے رجوع آج کل زیر تدوین ہے، مواد کی کمی اور بے ترتیبی آڑے ہے، دعاؤں کی ضرورت ہے۔

آپ کے نوازش نامہ آنے سے پہلے ہی ''امام احمد رضا قدس سرہ اکابر کی نظر میں'' فیضان کو ارسال کر دی گئی تھی، مگر آپ کا حوالہ نہ دیا تھا۔ اب انہیں عریضہ لکھ کر آپ کا حوالہ دے رہا ہوں، یاد رہے کہ جن اکابر نے امام موصوف کو خراج تحسین پیش کیا ہے ان میں حرمین و برصغیر کے علماء و مشائخ اہلسنت کے علاوہ اہل

حضرت دیوبندی، ندوی اور علی گڑھی اکابر کے علاوہ شیعہ حضرات بھی
شامل ہیں۔

آپ کی تشریف آوری فقیر کے لئے باعث مسرت ہوگی۔

والسلام مع الاکرام فقیر [illegible]

(۷)

۷۸۶

مجلس رضا سرائے عالمگیر

۱۱ ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ / [illegible]

محترم جناب سید صاحب [illegible]

سلام مسنون نیاز مشحون

"امام احمد رضا [illegible] کی نظر میں" پر آپ کا تبصرہ
فیضان میں پڑھا ہوں۔ [illegible]
آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقیر ان دنوں [illegible]
کے مطابق صرف "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کی تدوین میں
مصروف ہے۔ "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" کا کام اس کے بعد
شروع ہوگا، تاریخ کا اکثر حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ تاہم اس کو پھر
دیکھنا اور اس کی تسوید اور دیگر امور ابھی باقی ہیں۔

خطبات کی ابتداء میں بطور مقدمہ ۵۰/۶۰ صفحات آجائیں
گے، اس کے ساتھ اکابر مسلم لیگ کے خطوط بنام اکابر سنی کانفرنس
بھی لگانے کا خیال ہے، حال ہی میں فیضان میں شائع ہونے والا
[illegible] صاحب زکوڑی شریف کا خط جو آپ کے نام ہے اس کو شامل
کرنے کا پروگرام ہے، اس کے علاوہ دیگر اس قسم کے مکتوب جو
آپ کے پاس موجود ہوں ان کے عکس حاصل کرنے کی اجازت
فرمائیں۔ امید ہے اس سلسلہ میں محترم ظہور الدین خان، لاہور
آپ سے رابطہ قائم کریں۔ امید ہے کہ آپ ان کی پوری مدد

فرمائیں گے [illegible] زیادہ تاریخی مواد محفوظ ہو سکے۔

دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام [illegible]

(۸)

۷۸۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] نقل کر کے۔

والسلام مع الاکرام فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

(۹)

۷۸۶

مجلس رضا سرائے عالمگیر

مکرمی و محترمی جناب سید صاحب زید شرفہ

سلام مسنون، نیاز مشحون۔ نوازش نامہ دستی گھر پہنچا۔

یاد فرمائی کا شکریہ۔ پرسوں ایک بنڈل کتابوں کا، جس میں تین مجموعہ کتب تھیں، حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کے ایما پر آپ کو ارسال کی تھیں۔ امید ہے مل چکی ہوں گی۔ ان میں آپ کے متعلقہ مواد ہوگا۔

آپ کی کتاب "علی برادران" ارسال خدمت ہے۔ ملنے پر اطلاع بخشیں۔ امید کرتا ہوں کہ شائع ہونے پر جلد ارسال فرمائیں گے تا کہ یہ فقیر بھی آپ کے ذخیرۂ کتب سے استفادہ کر سکے۔

"خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کا اکثر حصہ مکمل ہو چکا ہے وہ کاتب کے پاس پہنچ چکا ہے کتابت شروع ہے۔ بعض مختصر حصے بھی ان شاء اللہ ہفتہ عشرہ تک مکمل ہو جائیں گے۔

دعاؤں کی ضرورت ہے۔

والسلام مع الاکرام، فقیر قادری عفی عنہ

۹ ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ/ مارچ ۱۹۷۸ء

(۱۰) ۷۸۹

سرائے عالمگیر

۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ/ اپریل ۱۹۷۸ء

مکرمی و محترمی سید صاحب زید شرفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

پچھلے دنوں آپ کا نوازش نامہ مل گیا تھا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ پرسوں جو خط آپ نے ظہور الدین صاحب کو لاہور لکھا تھا، انہوں نے وہ فقیر کو روانہ کر دیا ہے، جس میں آپ نے پیر صاحب زکوڑی شریف کے خطوط کا ذکر کیا ہے۔

سو عرض ہے کہ اگر آپ پیر صاحب زکوڑی شریف کے تمام مکتوب اور ان کے ہاتھ کا مسودہ بذریعہ رجسٹری فقیر کو ارسال فرمائیں۔ تو فقیر ان سے مطبوعہ مفید مواد کو منتخب کر کے کتاب میں شامل کرے۔ خطوط وغیرہ کا عکس تیار کروا کر شامل کتاب کیا جائے گا۔

کتاب کا نام ابھی تجویز نہیں ہوا، پچھلے دنوں برادرم مفتی محمد علیم الدین صاحب نے چند تاریخی نام تجویز کئے تھے، اس وقت صرف ایک نام محفوظ رہ گیا ہے وہ ہے۔ خطبات مشائخ آزادی ۱۹۷۸ء

اس بارے میں کیا خیال ہے، اس بارے میں آپ کا مشورہ بخوشی قبول ہوگا۔

والسلام مع الاکرام، فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

خطوط کے جمع کرنے کے سلسلہ میں سیرت امیر ملت، درکار ہوگی اس میں سید جماعت علی محدث علی پوری کے نام چند اکابر مسلم لیگ کے خطوط ہیں۔

(۱۱) ۷۸۲

سرائے عالمگیر

۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ/ اپریل ۱۹۷۸ء

گرامی قدر حضرت شاہ صاحب زِیْدَ عِنایَتُہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

آپ کا ارسال کردہ رجسٹرڈ بنڈل تشریف لایا۔ اس میں حضرت پیر صاحب زکوڑی شریف (حضرت پیر محمد عبد اللطیف زکوڑی) کے قلم سے لکھے ہوئے گیارہ خطوط اور ایک ان کے صاحبزادہ (پیر، ڈاکٹر محمد خالد رضا زکوڑی شریف ایم بی بی ایس) کا مسودہ کی پشت پر خط دستیاب ہوئے۔ فوری طور پر جواب نہ دے سکا، جس کی وجہ تبخیر اور شدید سر درد بنا۔ ڈیڑھ ہفتہ کی مکمل

ڈاک بغیر جواب دیئے پڑی ہے جواب کی ہمت نہ ہو سکی۔

آج صرف اطلاعاً چند حروف لکھ رہا ہوں۔ خطوط کو پڑھ کر ان سے انتخاب کیا جائے گا۔ مزید پھر عرض کروں گا۔ اجازت

والسلام مع الاکرام فقیر قادری عفی عنہ

(۱۲) ۷۸۶

سرائے عالمگیر

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ / [illegible] اپریل ۱۹۷۸ء

گرامی قدر سید صاحب زید مجدہ

سلام مسنون۔ مزاج گرامی!

"سیرت امیر ملت" موصول ہو گئی ہے۔ شکریہ

پیر صاحب زکوڑی شریف کے خطوط [illegible] نہ کر سکا جس کی وجہ جسمانی عوارض ہیں۔ ان خطوط کے سرسری جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ بھی پیر صاحب نے کچھ مواد آپ کو فراہم کیا تھا۔ تفصیل سے آئندہ عرض کروں گا۔

والسلام مع الاکرام فقیر قادری عفی عنہ

(۱۳) ۷۸۶

سرائے عالمگیر

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ / [illegible] اپریل ۱۹۷۸ء

گرامی قدر سید صاحب زید لطفہ (سید محمد عبداللہ قادری)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

کتاب مرسلہ آج موصول ہوئی۔ شکریہ

یہ کتاب میرے پاس بھی مستعار ہے، فقیر ان دنوں اکابر اہل سنت کی ملی خدمات کو جمع کر رہا ہے، اس سلسلہ میں اس کی فوری ضرورت تھی۔ سو آپ کے والد گرامی قدر (سید نور محمد قادری) سے عرض کیا تھا۔ حسب ارشاد ایک عریضہ چک نمبر ۱۵ شمالی ارسال کر رہا ہوں۔ والسلام فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ

(۱۴) ۷۸۶

سرائے عالمگیر

[illegible]

مکرمی و محترمی [illegible] صاحب زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible] مزاج گرامی!

پیر صاحب زکوڑی شریف کے خطوط پڑھے۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان خطوط کے علاوہ بھی انہوں نے آپ کو کچھ مواد ارسال کیا تھا۔ ممکن ہے وہ ابھی تک آپ کے پاس محفوظ ہو، اگر وہ دستیاب ہو سکے تو بہت کام کی چیز ہو گی۔

[illegible] خطوط، اشتہارات اور رسائل کے تھے [illegible] ۱۹۷۶ء کو لکھا گیا۔ سیکرٹری پارلیمنٹری بورڈ دریا گنج دہلی کا خط محررہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء، جس میں پیر صاحب کو سلیکشن بورڈ برائے صوبہ سرحد کا ممبر منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ دیگر خطوط میں بھی اس نوعیت کے اشارات ملتے ہیں۔

بنا بریں آپ سے درخواست ہے کہ اس قسم کا مواد اگر موجود ہو تو اس سے استفادہ کی اجازت دیں، فی الحال پروگرام صرف اس حد تک محدود ہے کہ اکابر مسلم لیگ کے خطوط یا اشتہارات بنام اکابر اہل سنت شائع ہوں۔ اکابر اہل سنت کے اپنے خطوط تاریخ میں کام آئیں گے۔ والسلام مع الاکرام فقیر قادری عفی عنہ

(۱۵) ۷۸۶

سرائے عالمگیر

[illegible]

مکرمی ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible]

السلام علیکم [illegible] کراچی

[illegible]

[illegible]

"خطبات آل انڈیا [illegible]" آپ نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

السلام علیکم [illegible] کراچی

[illegible]

[illegible] شائع فرمائیں۔

"خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" پر آپ کی [illegible] ابھی

تک ادھار [illegible] ہے۔

(۱۷) کراچی

[illegible] ۱۹۸۲ء

مکرمی [illegible] صاحب [illegible]

السلام علیکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۸) کراچی

۳ صفر ۱۴۰۳ھ [illegible] ۱۹۸۲ء

مکرمی ڈاکٹر [illegible] جناب شاہد صاحب سلام مسنون

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید محمد [illegible] کی شادی [illegible] کی [illegible]

... آپ کے ارشاد کر تعمیر ۱۰ دسمبر بروز جمعرات حاضر ہو اور نکاح کی
تقریب کی ادائیگی میں شریک ہونے سے بھی مطلع ہوا۔ اس بزرگانہ
[illegible] سے انکار کی تو مجال نہیں، بہر حال تحریر فرمانے کی درخواست
ضرور کروں گا۔ یہ سب معاملات حاضر ہو کر طے کروں گا۔

۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء بروز جمعرات صبح یہاں سے چل کر حاضر
ہوں گا۔ ان شاء اللہ العزیز، بروز جمعہ یہاں کھاریاں میں تقریر کی
[illegible] ضروری ہوتی ہے اس لئے اتنی مدت وہاں کی اجازت
[illegible] والسلام مع الاکرام [illegible]

[illegible] کھاریاں

[illegible]

بخدمت جناب [illegible] صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

جناب [illegible] صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ
آپ کی [illegible] کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
[illegible] اور آپ سب کو
[illegible] جمیل عطا فرمائے۔ [illegible] کے لئے
[illegible] ہے اس سے آگے پیچھے [illegible] حال ہے۔
آپ کا [illegible] خادم آپ کے غم میں شریک ہو کر [illegible] کے
[illegible]

[illegible]

بخدمت گرامی [illegible] صاحب
حضرت قبلہ عالم [illegible] صاحب [illegible] شریف [illegible]

سیالکوٹ بازار [illegible] ایک [illegible] مسجد [illegible] ہے
جس کا صرف ایک [illegible] تھا [illegible] جب [illegible] زمین کسی دیگر
شخص کی ملکیت ہونے کے [illegible] مسجد سے [illegible] اور
بعد میں [illegible] صاحب [illegible] اور آغا محمد
شہباز خان صاحب مرحوم [illegible] سیالکوٹ مالک تہہ زمین نے
اجازت تعمیر [illegible] حضرت قبلہ عالمین [illegible]
صاحب آلو مہار شریف سیالکوٹ تشریف لائے تو موقع پر بیٹھ کر
آپ نے تعمیر [illegible] شروع کرا دی۔ [illegible]
نے [illegible] سیالکوٹ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

([illegible] پاکستان)

منقول از ماہنامہ طریقت لاہور جلد ۲ شمارہ ۱۰ رجب
المرجب ۱۳۳۲ھ مئی ۱۹۲۱ء ص [illegible]

مکرمی حضرت [illegible] صاحب [illegible] سلام مسنون۔
ایک اقتباس حاضر ہے ممکن ہے کام آجائے طریقت کا یہ پرچہ
[illegible] کے پاس ہے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

جناب [illegible] صاحب کے مکتوب سے
معلوم ہوا ہے کہ [illegible] آپ نے [illegible] عطا فرمایا ہے۔ اس خبر

مسرت اثر سے ازحد خوشی ہوئی۔ مولا کریم نومولود کی عمر میں، علم و عمل میں برکت دے۔

آپ کو اور جملہ متعلقین کو اس کی مسرتوں سے مسرور فرمائے۔ اس عطیہ ربانی پر جتنا شکر کریں کم ہے۔ فقیر کی جانب سے اہل خانہ و متعلقین سے مبارک بادی کا پیغام عرض کر دیں۔

والسلام مع الاکرام، فقیر قادری عفی عنہ

(۲۳) کھاریاں

۱۲ محرم الحرام ۱۴۰۷ھ

مکرمی جناب شاہ صاحب!

سلام مسنون، تحیات زاکیہ

پچھلے دنوں آپ کا مکتوب گرامی ملا تھا۔ جناب مفتی محمد علیم الدین صاحب بحمدہ تعالیٰ حرمین شریفین کی حاضری کے بعد ۲ ستمبر سے واپس آ چکے ہیں۔ چند مصروفیات اور صحت کی خرابی کے باعث فقیر آپ کو جلد مطلع نہ کر سکا۔ والسلام فقیر قادری عفی عنہ

(۲۴) کھاریاں

۲۷ محرم الحرام ۱۴۰۷ھ

ستمبر ۱۹۸۶ء

مکرمی شاہ صاحب، سلام مسنون! -

آپ کی تصنیف، "اعلیٰ حضرت بریلوی کی سیاسی بصیرت" یہاں نوجوانوں کی ایک تنظیم دوبارہ اپنے صرف پر شائع کرنا اور مفت تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ امید ہے آپ بخوشی اجازت دیں گے۔

نیز یہ احقر اس کا نام تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، نام کچھ اس قسم کا ہوگا اصل کتاب میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی:

"امام احمد رضا کی بصیرت کے چند مناظر / پہلو"

امید ہے آپ اسے بھی قبول فرمائیں گے۔

جواب کا منتظر فقیر قادری عفی عنہ

(۲۵) کھاریاں

۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۷ھ / ستمبر ۱۹۸۶ء

مکرمی جناب سید صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت حکیم صاحب مدظلہ (حکیم محمد موسیٰ امرتسری) کی آنکھ کا اپریشن ہو چکا ہے سنا ہے کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے، ان کی مکمل صحت اور کامل بینائی کے لئے دعا فرمائیں۔

آپ کی تصنیف "فسانہ جہاد کی حقیقت" کے صفحہ ۲۸ پر مولوی محمد قاسم کی جس فارسی عبارت کا ذکر ہے وہ عبارت اصل کتاب سے میرے ایک علمی دوست کو بغرض مناظرہ مطلوب ہے، براہ کرم اصل کتاب سے متعلقہ صفحہ اور سرورق کی نقل مہیا فرمائیں (فوٹو سٹیٹ)، فقیر کے لئے دعائیں فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام فقیر قادری عفی عنہ

(۲۶) کھاریاں

۵ ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ / دسمبر ۱۹۸۶ء

مکرمی جناب شاہ صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

ملفوف گرامی شرف صدور لایا۔ باعثِ افتخار ہوا۔

چند ہفتوں سے پسلیوں میں شدید درد ہے، جس کے باعث سانس لینا بھی دشوار ہے، سوچ رہا تھا کہ ذرا افاقہ ہو تو حاضری کا وعدہ کروں، لیکن تا حال طبیعت سفر کے قابل نہ ہو سکی اور برادر عزیز مفتی صاحب بھی بعارضہ کھانسی دستکار بیمار ہیں۔ ایسا لگتا ہے

کہ عزیزہ سلمہا کی شادی خانہ آبادی کے مبارک موقع پر حاضری نہ ہوسکے گی جس کے لئے انتہائی معذرت خواہ ہوں، اگر اس روز تک طبیعت نے اجازت دی تو حاضری کی کوشش کروں گا۔ جناب سید محمد عبداللہ قادری کی خدمت میں سلام۔

والسلام مع الاکرام فقیر قادری عفی عنہ

(۲۷) کھاریاں

۲ جمادی الاولی ۱۴۰۷ھ / جنوری ۱۹۸۷ء

مکرمی جناب شاہ صاحب زاد مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

اب کی مرتبہ جواب حاضر کرنے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی، اس کے لئے معذرت خواہ ہوں، اچانک ٹیلی فون پر فیصل آباد جانے کا پروگرام بنا۔ وہاں دو رات قیام رہا، دو روز سفر میں گزر گئے اور پھر سفر کے بعد جو میرا حشر ہوتا ہے ظاہر ہے، آپ تشریف بھی لائے، آپ کی زیارت سے محروم رہا۔ بہر حال کتاب بانی الاسلام حصہ دوم دستیاب ہوئی، ممنون ہوں۔

سیاسی بصیرت کے چند نسخے بذریعہ ڈاک حاضر کئے تھے، امید ہے مل گئے ہوں گے۔

علامہ اقبال اور عید میلاد النبی ﷺ کا مضمون یہاں کے دوست شائع کردیں گے۔ لیکن اس کے لئے وقت درکار ہے، تنظیم ابتدائی حالات میں ہے، براہ کرم آپ مسودہ بھیج دیں۔

برادر عزیز مفتی صاحب قصیدہ کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ اس کا ترجمہ تو پہلے ہی مکمل ہے، البتہ اس کے اشعار کے اوزان، وزن شعری سے گرے ہوئے ہیں ان کا درست کرنا ان کے بس میں نہیں۔

سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ کا مسودہ ایک ہزار صفحات کے لگ بھگ تیار ہو گیا ہے۔ کچھ حصہ باقی ہے، اس کی اشاعت اور قبول عام ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

والسلام فقیر قادری عفی عنہ

(۲۸) کھاریاں

۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ / ۱۳ جنوری ۱۹۸۹ء

مکرمی حضرت سید صاحب زید مجدکم

سلام مسنون مزاج گرامی!

گرامی نامہ شرف صدور لایا، یاد فرمائی کے لئے ممنون ہوں۔ حضرت سید نور محمد قادری مدظلہ کے سوانح مرتب کرنے کا اہم کام آپ نے شروع کیا ہے، مولا کریم آپ کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اور اس کو بابرکت بنائے۔

یقیناً حضرت موصوف ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے تحقیق کا حق ادا کردیا ہے۔ آپ کی تحقیق سے بہت سے گوشوں سے تاریکی دور ہوئی، بہت سے پہلو روشن ہوئے اور بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ مولا کریم ان کے علم و عمل و عمر میں برکت دے اور ملت ان سے اور مستفیض ہوسکے۔

حضرت سید صاحب مدظلہم نے اقبالیات پر جو کام کیا ہے وہ بالخصوص قابل ذکر ہے آپ کی تحقیق سے شائقین اقبال نئی راہیں پاسکے ہیں اور آپ کی تحقیق حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ سے ان کی والہانہ محبت، عقیدت سے بڑھ کر حقیقت کی آئینہ دار ہے۔ آپ کے مقالات اس پر شاہد ہیں۔ آپ جیسے ادیب ہیں جن کا سب تاریخ، تحقیق اور خود نگی کے لئے وقف ہے۔

یہ ایک حیرت انگیز امر ہے کہ محقق کو جن وسائل علمیہ کی ضرورت ہوتی ہے وہ بہت کم آپ کو حاصل نہیں۔ آپ کا قیام ایک دور افتادہ دیہات میں ہے، جہاں تک ذرائع آمد و رفت انتہائی محدود ہیں، ظاہر ہے ایسے میں آپ کی آمد و رفت بھی محدود ہے مگر آپ کی علمی جلالت کو ملک بھر کے دانشور حضرات نے تسلیم کیا ہے۔ متعدد دانشور حضرات سے آپ کے تعلقات اس کے شاہد ہیں۔

حضرت سید صاحب مدظلہ بڑے مہمان نواز اور خلیق ہیں۔ کام و دہن کے علاوہ علمی جواہرات سے آپ حاضرین کی خاطر مدارت کرنے میں بڑے فیاض واقع ہوئے ہیں، غرض آپ کے کس کس کمال پر عرض کروں۔ ایسی شخصیات نادر روزگار ہوتی ہیں۔ مولا کریم آپ کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔

ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ ہوا اپنی علالت و ضعف کے باعث کوئی کام نہ کر سکا ہوں، شاید اس عرصہ میں چند خطوط کا جواب لکھ سکا ہوں۔ آپ کے مکتوب کا جواب حاضر کرنے میں بھی امر تاخیر کا باعث ہوا ہے۔ معذرت خواہ ہوں۔

والسلام والدعا فقیر قادری عفی عنہ

(۲۹) کھاریاں

۱۵/۶/۱۴۱۰ھ دسمبر ۱۹۸۹ء

مکرمی سید صاحب زید مجدہ (سید محمد عبداللہ قادری)

سلام مسنون۔

آپ کے جواں سال بھائی کی اچانک وفات کا حال معلوم کر کے صدمہ ہوا۔ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ ایسے صدمات پر کئی خاندان شدید متاثر ہوتے ہیں، بالخصوص جب اولاد نابالغ ہو۔ مولا کریم ان بچوں کی کفالت و حمایت فرمائے۔

برادرم مفتی محمد علیم الدین صاحب بھی اظہار تعزیت فرماتے ہیں۔ والسلام والدعا فقیر قادری عفی عنہ

(۳۰) کھاریاں

۱۵ جمادی الاخری ۱۴۱۰ھ / دسمبر ۱۹۸۹ء

مکرمی جناب شاہ صاحب زید مجدکم سلام مسنون!

آپ کے جواں سال داماد کی اچانک وفات کا حال معلوم کر کے صدمہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس عظیم جانکاہ حادثہ سے کئی خاندان غمزدہ ہوئے اور آپ بڑھاپے میں اس اچانک صدمہ سے آپ پر جو گزری وہ صرف مولا کریم ہی بہتر جانتا ہے۔

مگر ان امور میں انسان بے بس ہے اور سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہیں۔ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو درجہ بدرجہ صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ مرحوم کی اولاد کی دینی و دنیوی امور میں وہی بہتر کفالت و حمایت کرنے والا ہے۔ فقیر کی صحت اگر اجازت دیتی تو حاضر ہو کر تعزیت کرتا۔ برادرم مفتی محمد علیم الدین مدظلہ بھی اظہار افسوس کرتے ہیں۔

والسلام شریک غم، فقیر قادری عفی عنہ

(۳۱) کھاریاں

۲۹ ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ / اگست ۱۹۸۹ء

مکرمی حضرت شاہ صاحب زید مجدہ

سلام مسنون! مکتوب گرامی شرف صدور لایا، کرم فرمائی کے لئے ممنون ہوں۔ آپ کی تشریف آوری کا منتظر ہوں۔ اگر ممکن ہو تو آمد کی تاریخ سے مطلع فرمائیں۔

والسلام، فقیر قادری عفی عنہ

(☆) کھاریاں، ۱۱ نومبر ۱۹۹۵ء

مادہ تاریخ شہادت زوجہ سید محمد عبداللہ قادری سلمہ الباری

بخشش رب بادہ	۱۴۱۶ھ
غفران جلیل بادہ	۱۴۱۶ھ
غفرلہا الحی الودود	۱۴۱۶ھ

فقیر قادری عفی عنہ

(۳۲) کھاریاں

۲۸ نومبر ۱۹۹۶ء

مکرمی شاہ صاحب زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد مکرم سید نور محمد قادری کی خبر انتقال نے نڈھال کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. مولا کریم مغفرت فرمائے، مرحوم کے وصال سے نہ صرف آپ کو صدمہ ہوا بلکہ ملتِ اسلامیہ اپنے محسن سے محروم ہو گئی، مرحوم کی بے لوث خدمات دینیہ کا ایک زمانہ معترف ہے، آپ کی تصانیف تاریخ میں ماخذ بن چکی ہیں۔

حضرت شاہ صاحب فقیر غفرلہ القدیر پر بڑے مہربان تھے اور فقیر خانہ کو اپنا گھر سمجھتے تھے، گذشتہ ستمبر میں جب آنکھ کا اپریشن ہوا تو قیام کے لئے فقیر خانہ منتخب کیا، یہ فقیر کی سعادت ہے۔

فقیر ان شاء اللہ العزیز، ۱۹ دسمبر کو چک ۱۵ شمالی میں حاضر ہو کر تعزیت کرے گا۔ چک میں پہنچنے کا آسان راستہ لکھ بھیجیں۔ منڈی بہاؤ الدین سے آگے سفر فقیر کو معلوم نہیں اور ان شاء اللہ العزیز اسی شام واپسی کا ارادہ رکھتا ہے۔ ختم شریف کا وقت بھی تحریر کریں۔ والسلام، شریکِ غم، فقیر قادری عفی عنہ

(۳۳) کھاریاں

۵ جمادی الاولی ۱۴۰۰ھ

محترم المقام جناب حکیم صاحب زید شرفہ (حکیم محمد موسیٰ امرتسری)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی

فیض الاسلام اکتوبر ۱۹۷۸ء تشریف لایا، نوازش کا شکریہ۔

اس فقیر نے مولانا پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ کو لکھا کہ تعلیمی اداروں کی نصابی کمیٹیوں میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی خدمات اور کلام کو بطور نصاب شامل کرانے کے لئے اپنے وسائل کو بروئے کار لائیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ سندھ یونیورسٹی کے ایم اے (اردو) کے نصاب میں اعلیٰ حضرت کا کلام شامل کروایا ہے اور پچھلے سال ایم اے کا پرچہ بھی انہوں نے بنایا تھا، جس میں اعلیٰ حضرت پر سوالات دیئے تھے۔ اب مزید کوشش کر رہے ہیں کہ اسی یونیورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ڈاکٹریٹ منظور کروایا جائے۔ ان شاء اللہ وہ کامیاب ہوں گے۔

اس مقام پر آپ سے التماس ہے (اس امر کا احساس ہے کہ آپ کی طبیعت اگرچہ مسلسل کام کی وجہ سے ناساز رہتی ہے) پنجاب یونیورسٹی اور دیگر جامعات کے لئے ایسی کوشش کی جائے، اس مقصد کے لئے لٹریچر تو ابھی اگرچہ ناکافی ہے تاہم آپ کی مساعی جمیلہ سے بہت کچھ ہو چکا ہے، زمین تیار ہو چکی ہے، اب اس میدان کو ہموار کیا جائے اور سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصابوں میں امام احمد رضا قدس سرہ کی علمی، ملی خدمات اور کلام کو شامل کروایا جائے۔

ابتدائی جماعتوں میں آپ کی آسان نعتوں کا انتخاب شامل کرایا جائے۔ اب اس شعبہ میں بڑے زور سے کام کرنا ان شاء اللہ مفید ثابت ہوگا اگر موثر بھی ہوگا۔

تعلیمی نصاب بنانے والوں تک رسائی حاصل کی جائے
اور ہر حربہ استعمال کیا جائے۔ مولا کریم آپ کو بہترین جزا دے۔
فقیر کی صحت مسلسل خراب ہے۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام مع الاکرام، فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

حواشی مکاتیب

سیاسی بصیرت: اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت، از سید نور محمد قادری مطبوعہ ۱۹۷۵ء، ناشر، مکتبہ رضویہ کرشنا سٹریٹ ریلوے روڈ گجرات

نعتیہ شاعری: اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر، از سید نور محمد قادری، مطبوعہ ۱۹۷۵ء، ناشر، مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور

فیضان: ماہنامہ فیضان، فیصل آباد، ایڈیٹر قاری عطاء اللہ

علی برادران: تصنیف، رئیس احمد جعفری

خسر مکرم: سید نور محمد قادری کے خسر سید مظہر حسین قادری بن سید محمد حسین بخاری بوکن ضلع گجرات نومبر ۱۹۷۷ء میں رحلت فرما گئے تھے۔

سید مظہر حسین قادری ۱۸۹۰ء کے لگ بھگ بوکن میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں والدہ وفات پا گئیں۔ ماموں صاحبان، سید حافظ عبداللہ قادری، سید محمد نور اللہ نور سیالکوٹی، مولوی حکیم سید محمد ظہور اللہ سیالکوٹی نے پرورش کی۔ فوج میں ملازم ہوئے، سلسلہ قادریہ میں حضرت سید حسام الدین قادری (بغداد شریف) سے بیعت ہوئے، روحانی منازل حقیقی ماموں حافظ سید عبداللہ شاہ قادری علیہ الرحمۃ کے ذریعہ طے کیں۔ راقم الحروف سید محمد عبداللہ قادری کے حقیقی نانا تھے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ (ضیاء القرآن کیمپس) بوکن میں محو استراحت ہیں۔

پیر زکوڑی شریف: حضرت پیر عبداللطیف زکوڑی شریف (والدِ ماجد ڈاکٹر پیر خالد رضا زکوڑی ایم بی بی ایس) پیر زکوڑی شریف کے متعلق مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں، "قائداعظم کا ایک معتمد ساتھی...... پیر زکوڑی شریف" مضمون سید نور محمد قادری، ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی، مارچ، اپریل ۱۹۷۸ء

ظہور الدین خان امرتسری: سابق سیکرٹری مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور، بانی مکتبہ رضویہ، سید اکادمی اور "ادارہ پاکستان شناسی" مقیم لاہور ۲/۳۳ سوڈی وال کالونی ملتان روڈ لاہور۔ تحریک پاکستان کے حوالے سے بہت اہم کام کئے ہیں، بہت اچھے ناشر ہیں، بہترین خواشی نگار، وہ اپنے ادارہ کی جانب سے بہت اچھی کتب شائع کر چکے ہیں، مثلاً خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست از مولانا محمد جلال الدین قادری۔ اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت، مولانا عبدالحامد بدایونی، علمی وسیاسی خدمات از سید نور محمد قادری۔ الرشاد، انجم، النور از سید محمد سلیمان اشرف بہاری۔ اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت، فلسفہ شہادت حسین، نعرہ حق از مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ ہندو حکمرانی کا ہولناک تجربہ، بالشویزم اور اسلام، اسلام کا معاشی نظام اور سوشلزم کی مالی تقسیم از مولانا عبدالحامد بدایونی۔ معرکہ کربلا از ملک شیر محمد اعوان۔ پروفیسر حاکم علی از چوہدری محمد صدیق۔ عقائد اسلام از زاہد القادری بدایونی۔ تحریک پاکستان میں مولانا عبدالحامد بدایونی کے کردار کی ایک جھلک از ظہور الدین خان امرتسری۔ حیات شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی از فیض الانبالوی/شفیق صدیقی۔ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی از سید محمد فاروق القادری۔ کانگرسی مسلمان اور حقائق قرآن از مفتی سید مصباح الحسن مودودی۔ ہندوؤں سے ترک موالات از منشی تاج الدین تاج۔

ظہور الدین خان، مولانا محمد جلال الدین قادری کے قریبی ساتھیوں میں شامل ہیں۔ ظہور الدین خان ولد قمر الدین خان امرتسری کا گجرات میں گھر کرشنا سٹریٹ ریلوے روڈ پر واقع ہے، وہاں ان کے بھائی مقیم ہیں۔ ظہور صاحب کا اہم موضوع اشاعت تحریک پاکستان ہی ہے۔

حکیم صاحب: حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ولد حکیم فقیر محمد چشتی نظامی فخری، ۲۷،... کو امرتسر میں پیدا ہوئے، آپ جاٹ قوم کی مشہور گوت "مانؔ" سے تعلق رکھتے تھے۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں حضرت میاں علی محمد خان سجادہ نشین بسی شریف (ہوشیار پور) کے مرید تھے۔ سلسلہ قادریہ میں حضرت شاہ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی علیہ الرحمۃ کے مرید تھے۔ انہوں نے ہی "حکیم اہلسنت" کا خطاب دیا تھا۔ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت حاجی علم الدین نقشبندی خلیفہ حضرت مہر محمد ہو باقدس سرہ سے کسب فیض کیا، ۱۳۹۳ھ میں حج بیت اللہ شریف، زیارت روضہ رسول اللہ ﷺ کے لئے گئے۔

قیام پاکستان کے وقت ہجرت کر کے پاکستان آئے، چند ماہ ریل بازار سرگودھا میں کاروبار کیا، والد گرامی کے حکم پر سرگودھا چھوڑ کر لاہور آ گئے۔ ۱۹۶۸ء میں چند احباب کے تعاون سے حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی قادری کی یاد میں ایک مجلس "مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور" قائم کی۔ ۱۹۶۸ء تا ۱۹۸۵ء تک مجلس نے مثالی کردار ادا کیا۔ دنیا بھر میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو متعارف کروانے میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا بہت بڑا ہاتھ ہے، اب تو اور بھی کئی ادارے دعویٰ دار ہیں۔

آپ ایک بہت اچھے کتب خانہ کے مالک تھے اپنی زندگی میں ہی پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کو عطیہ کر دیا، آپ اذکار جمیل (تذکرہ سید برکت علی خلجیانوی)، ذکر مغفور (حالات سید مغفور القادری) مولانا غلام ترنم وغیرہ کے مصنف تھے۔ آپ تحریر کردہ مقدمہ کشف المحجوب، زندہ جاوید شاہکار ہے۔ جو ۱۳۹۳ھ میں شائع ہوا تھا، کشف المحجوب کا اردو ترجمہ علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری نے کیا تھا۔ آپ

علمی و ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ مبصر بھی تھے۔ سوانح نگار، تاریخ نگار تھے۔ فیض الاسلام راولپنڈی میں، حکیم محمد موسیٰ امرتسری، آثم اور کلیم کے قلمی ناموں سے تبصرے لکھتے رہے۔ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ۱۵ نومبر ۱۹۹۹ء کو رحلت فرما گئے۔ حضرت میاں میر قادری علیہ الرحمۃ لاہور کے دربار شریف سے ملحقہ قبرستان میں مقابر چشتیاں میں مدفون ہیں۔

فرید العصر صاحب الارشاد والاسرار حضرت قاضی صاحب اعوان شریف:

سے مراد حضرت صاحبزادہ قاضی محبوب عالم قادری بن حضرت میاں محمد مسعود برادر زادہ حضرت قاضی سلطان محمود قادری قدس سرہ ہیں۔ حضرت صاحبزادہ محبوب عالم قادری ۱۳۱۰ھ کو آوان شریف میں پیدا ہوئے۔ ابھی شیر خوار تھے کہ والدہ رحلت فرما گئیں۔ تو تایا جان حضرت قاضی سلطان محمود قادری اور تائی جان نے پرورش کی۔ درس نظامی کی کتب حضرت قاضی صاحب سے پڑھیں۔ آپ کے ساتھ طالب علم ساتھیوں میں، مولوی سید شاہ ولایت ولد حافظ مولوی سید محمد عبداللہ شاہ خلیفہ مجاز حضرت قاضی سلطان محمود قادری، مولوی غلام حسین ساکن بوئیاں گجرات، حضرت قاضی مظہر جمیل (والد قاضی عبدالسبحان کھلابٹ) شامل تھے۔

آپ صاحب مطالعہ بزرگ تھے، عربی، فارسی کے جید علماء میں شمار ہوتا تھا۔ شعر و ادب کا پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ ۱۹۱۹ء کو غوث زماں حضرت قاضی سلطان محمود قادری، رحلت فرما گئے تو آپ کو سجادہ نشین مقرر کیا گیا۔ آپ ۶۳ سال ۶ ماہ تک سجادہ نشین رہے، طالبان حق کو فیض یاب فرماتے رہے۔

۱۹۶۰ء میں حج مبارک کی سعادت سے شرف یاب ہوئے، آپ کے ہمراہیوں میں خادم خاص حضرت حافظ محمد سلیمان زاد لطفہٗ اور قاری محمد انوار صمدانی ایم اے ایل ایل بی علیگ شامل تھے۔

حضرت صاحب کے عقائد میں بڑی پختگی اور صلابت تھی۔ حنفی العقیدہ سنی اور قادری مشرب کے درویش تھے۔ متوسلین کو ہمیشہ اہل سنت کے مستند اور خوش عقیدہ بزرگوں کی تصنیفات کا مطالعہ کرنے کی ہدایت فرماتے۔ سرہانے کی چھوٹی میز پر بہار شریعت اور اعلیٰ حضرت کا ترجمہ کنز الایمان موجود رہتا تھا۔

چند سال شدید علیل رہنے کے بعد دسمبر ۱۹۸۲ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ گورنمنٹ زمیندار کالج بھمبر روڈ گجرات کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی گئی، امامت حضرت مولانا حافظ محمد فاضل قادری ڈھانگری شریف میرپور آزاد کشمیر نے فرمائی۔ آپ کا مزار شریف عزیز بھٹی ہسپتال گجرات سے ملحقہ دیوار جانب جنوب میں واقع ہے۔ ۱۹۸۲ء کو آپ کے اکلوتے صاحبزادے حضرت مظہر الحق قادری کو سجادہ نشین مقرر کیا گیا۔ ۱۹۸۲ء تا ۱۹۹۹ء حضرت صاحبزادہ مظہر الحق سجادہ نشین رہے، ۱۹۹۹ء سے تا حال حضرت صاحبزادہ منصور الحق قادری بن صاحبزادہ مظہر الحق قادری سجادہ نشینی کے فرائض سرانجام دے رہے اور ان کا ہاتھ ان کے اکلوتے بیٹے حضرت صاحبزادہ رضوان منصور قادری (شبلی) بٹاتے ہیں۔

عزیزہ عزیزہ سے مراد سید نور محمد قادری کی ہمشیرہ بزرگ ہیں، جو ۱۹۸۲ء میں رحلت فرما گئی تھیں۔ چک ۱۵ شمالی میں اپنی والدہ ماجدہ کے پہلو میں دفن ہوئیں۔

حضرت قاضی سلطان محمود قادری آوانی قدس سرہ:

حضرت قاضی سلطان محمود قادری بن حضرت غلام غوث بن حضرت مولوی غلام مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہم ۱۸۲۹ء کو آوان شریف میں پیدا ہوئے، آپ کا خاندان علم و فضل کے لحاظ سے علاقہ بھر میں ممتاز حیثیت کا مالک ہے۔ آپ کے خاندان کے بزرگ حافظ محمد جمیل، اپنے آبائی گاؤں خطہ موسیٰ سے ہجرت کر کے آوان شریف آباد ہو گئے۔ حافظ محمد جمیل علیہ الرحمۃ کا مزار شریف آوان شریف سے مشرقی جانب کوئی ایک میل کے فاصلے پر ایک پرانی قبر المعروف پیر شہید کے متصل واقع ہے۔

حضرت قاضی صاحب کے زمانہ طالب علمی میں درس نظامی کی تمام تعلیم اس جگہ نہیں دی جاتی تھی۔ ہر مدرسہ ایک فن میں مشہور تھا۔ پنجاب میں نحو کے لئے موہڑہ کرنمی (جہلم) ریاضی اور منطق کے لئے ملتان، ادب کے لئے لاہور، فقہ کے لئے اخلاص پور گھی والا (اٹک) پشاوری شریف کے لئے صوبہ سرحد میں اشغر (ہشت نگر) کے مقام پر مولانا کا فرد چھری کے درس کی بہت شہرت تھی۔

قاضی صاحب نے درس نظامی کی کچھ ابتدائی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں، اس کے بعد، حاجی والا (گجرات) جلالن گکھڑ (گجرات) ملکہ (گجرات) بداوسٹ (جہلم) موہڑہ کرنمی (جہلم) چکی ہیڑ حافظ خیر شمس، شیخا محرم خاں، میر دوال، اخلاص پور گھی والا میں تعلیم حاصل کی۔

موہڑہ کرنمی والے مولانا صاحب نے آپ کی لیاقت اور ذہانت سے متاثر ہو کر آپ کو "قاضی" کا خطاب عطا فرمایا جو ہمیشہ کے لئے آپ کے نام اور خاندان کا حصہ بن گیا۔

حضرت قاضی صاحب عالم متبحر تھے، علوم اسلامی کی جملہ شاخوں پر فاضلانہ دسترس رکھتے تھے، آپ کے تبحر علمی کا اعتراف کرنے والوں میں مولوی عبداللہ صاحب (چک میر گجرات) حکیم غلام مصطفیٰ آف کوٹلی (گجرات) پنڈت بھیم رام سابق دیوان ریاست جموں و کشمیر جیسے حضرات شامل تھے، پنڈت بھیم رام کے متعلق مناقب محمودی جلد دوم ص ۲۶ میں تحریر ہے۔

"پنڈت بھیم رام ریاست (جموں و کشمیر) کا دیوان یعنی وزیر اعظم تھا، خود عربی کا عالم اور مولوی سید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی کا شاگرد تھا، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ریاست کے طول و عرض میں جانا تھا، ایک دفعہ اس نے حضرت (قاضی صاحب) سے عرض کیا کہ قرآن پاک کے بعض مقامات میری سمجھ میں نہیں آئے اور کچھ شکوک دل میں رہ گئے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ حضور سمجھا دیں، پہلے تو آپ نے عذر کیا اور فرمایا کہ میں سب کے کھول کھول کر بیان کیا، لیکن اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے اسے پڑھانا

شروع کیا اور مشکل مقامات کو نہایت خوبی سے واضح کیا اور اس کی تسلی و دلجوئی فرمائی۔"

حکیم غلام مصطفیٰ کوٹلی گجرات، بہت بڑے طبیب، عالم تھے، کبھی کبھار قاضی صاحب کا علاج بھی کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور التجا کی کہ مجھے شرح چغمینی کا ایک مقام سمجھ میں نہیں آتا، سمجھایا جائے، آپ اس وقت مدت سے پڑھنا پڑھانا چھوڑ چکے تھے۔ لیکن حکیم صاحب کی خاطر فرمایا کہ اگرچہ اب مجھے کچھ یاد نہیں رہا درس کا پڑھا بھول گیا ہے لیکن جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو۔ حکیم صاحب نے مذکورہ کتاب کی ایک عبارت جو بہت ہی مبہم تھی، پڑھی، آپ نے عبارت سن کر تامل فرمایا اور کہا کہ فلاں لفظ سے لے کر فلاں لفظ تک عبارت کاٹ دو، یہ عبارت اصل مصنف کی نہیں بلکہ الحاقی ہے۔ حکیم صاحب نے ایسا ہی کیا اور مسئلہ مستفسرہ آئینے کی طرح روشن ہو گیا اور حکیم صاحب انگشت بدنداں ہو کر رہ گئے"۔ (مقامات محمود بار اول ص ۶۱)

دینی تعلیم کے بعد روحانی پیشوا کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ۱۲۹۲ھ میں سیدو شریف حضرت خواجہ اخوند عبدالغفور قادری والی سوات کی درگاہ میں پہنچے۔ آپ درگاہ سے پانچ کوس دور تھے کہ حضرت اخوند صاحب نے اپنے خلیفہ سے فرمایا۔ آج میرے پاس "ملا گجراتی" آ رہے ہیں، بہت خوبصورت چہرہ ہے، قطب ہیں، شریعت و حقیقت کے بھیدوں کو ظاہر کرنے والے اور طریقت و معرفت کے نوروں کو بیان کرنے والے، ان کا پیام ہے، جب آئیں تو میرے پاس لے آؤ۔"

(مناقب محمودی قلمی مؤلفہ نواب مشتاق یار جنگ جلد اول ص ۱۱۶، ۱۱۷)

قاضی صاحب، حضرت خواجہ اخوند عبدالغفور قادری کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے تو اس کے بعد سیدو شریف کی دس حاضریاں دیں، سیدو شریف کی نویں حاضری میں ریاضتوں اور مجاہدوں سے جسم کمزور ہو گیا تھا، چند دن سیدو شریف میں قیام کیا، رخصت ہونے لگے تو حضرت اخوند اس وقت چارپائی پر آرام فرما رہے تھے۔ ہاتھ پکڑ کر قریب کیا اور سینہ مبارک سے آپ کا سر قریب کر کے فرمایا "مولوی از خانہ چہ روزی آئی (مولوی گھر سے یہاں کتنے دنوں میں پہنچتے ہو) آپ (قاضی صاحب) نے جواب دیا "قربانت شوم گاہے بہ نہ روز گاہے بہ دہ روز" (قربان جاؤں کبھی نو دن میں کبھی دس دن میں) یہ سن کر حضرت اخوند صاحب نے فرمایا "بارو بے مقام تو دور است بعد ازیں اگر ملال شوی بزیارت شاہ دولہ رحمۃ اللہ علیہ بروخوش حال شوی (تمہارا گھر بہت دور ہے اگر کبھی ملال محسوس کرو تو حضرت شاہ دولہ کے مزار پر حاضری دیا کرو۔)

(مقامات محمود تالیف نواب مشتاق یار جنگ ص ۱۳۶، ۱۳۷)

سیدو شریف میں دسویں حاضری، کے موقع پر قیام کے تیسرے روز حضرت اخوند صاحب نے آپ کے ہمراہیوں کو تمام لوگوں کی موجودگی میں طلب کر کے طریقہ عالیہ قادریہ کا سبق دیا اور اسی مجلس میں حضرت قاضی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا

"مولوی راہ حق بگو" یعنی لوگوں سے بیعت لو اور انہیں راہ حق بتاؤ۔ حضرت قاضی صاحب نے عرض کیا "من گنہگارم و لائق برداشتن ایں بار نیم (میں گنہگار ہوں اور اس ذمہ داری کے اٹھانے کے قابل نہیں ہوں) حضرت اخوند صاحب نے ہنس کر فرمایا "کدام گناہ مکفی" (کونسا گناہ) آپ یہ سن کر چپ ہو گئے، اب سوائے سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہ تھا، اس کے بعد حضرت اخوند صاحب علیہ الرحمۃ کی دعا سے رخصت ہوئے۔" (مقامات محمود ایضاً ص ۱۳۷، ۱۳۸)

سیدو شریف کی حاضریوں کے دوران آپ کے ہم سفروں میں مولوی سید محمد نور اللہ شاہ نور سیالکوٹی (حقیقی چچا سید نور محمد قادری) مولوی احمد اللہ بٹالوی، حافظ سندر خان شامل تھے۔ آپ کے حلقہ ارادت میں بہت سے ذی علم حضرات شامل تھے۔

حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمۃ کا حلقہ ارادت، خلفاء، مریدین، متعلقین:

حضرت صاحبزادہ محبوب عالم قادری ابن حضرت میاں محمد مسعود آوان شریف، حافظ سید محمد عبداللہ شاہ ساکن بوکن متصل گجرات، مولوی سید محمد نور اللہ نور سیالکوٹی، حکیم سید محمد ظہور اللہ شاہ سیالکوٹی، سلطان مولوی سید محمد چراغ شاہ سیالکوٹی بوکن ضلع گجرات۔ مولوی خلیل الرحمن واعظ حسن ابدال، سید محمد شاہ کوٹ جمرانہ ضلع گجرات، مولوی نیاز احمد ایڈووکیٹ ساکن دھوگڑی جالندھر، قاضی عبدالسبحان کھلابٹ، مولوی باغ دین بلانی ثم چکسیالی، سید شیخ شاہ صاحب ٹکوال گجرات، پیر جعفر شاہ جرانہ راولپنڈی، مستری احمد بخش امرتسری، رتہ راولپنڈی، مولوی سراج الدین پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور، نواب مشتاق یار جنگ الہ آبادی ثم پاکستانی، حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبال، نواب غلام احمد سابق منیر مال ریاست جموں و کشمیر، نواب غلام حیدر، محمد سرور خان کھلابٹ، میاں غلام جیلانی منصف فیصل آباد، شیخ غلام جیلانی کورٹ انسپکٹر جالندھر، چوہدری غلام غوث صمدانی انجینئر ریاست بہاول پور مصنف مثنوی صمدانی، چوہدری احمد خان رئیس اجنالہ، مولانا غلام احمد خطیب جامع مسجد دربار حضرت شاہ دولہ صاحب گجرات (حقیقی نانا پروفیسر محمد شریف کنجاہی) میاں نصیر الدین ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان، ساکن جلال پور جٹاں، حکیم مولوی احمد دین برنالہ گجرات، مولوی شرف الدین، مولوی محمد امین، مولوی محمد سعید، مولوی غلام محی الدین ساکن پنڈ دادن خان، مرزا سید محمد حاجی سرحدی پشاور۔

متوسلین: حضرت سائیں گوہر الدین پیر حو شریف، حضرت سید حبیب علی شاہ چھالے شریف گجرات، حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خان دہلی، قاضی فضل الدین چکی (والد حکیم محمد حسن قرشی) حضرت میاں محمد بخش کھڑی شریف، مولوی نواب دین رمداس امرتسری، مولوی حبیب اللہ نقشبندی گجرات رحمۃ اللہ علیہم۔

۱۹۱۱ء کے لگ بھگ آپ بیمار رہنے لگے۔ حکیم مفتی محمد سلیم اللہ لاہوری اور حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب دہلوی سے علاج ہوتا رہا۔ ۱۹۱۵ء میں آپ کے بھائی

حضرت میاں محمد مسعود صاحب رحلت فرما گئے تو اس کے بعد کمزوری اور نقاہت بڑھ گئی، جہاں کہیں جانا ہوتا ڈولی میں سفر کرتے تھے۔ ۱۹۱۱ء میں قاضی صاحب کے علاج کے سلسلہ میں حکیم محمد اجمل خان دہلی سے گجرات تشریف لائے۔ دو دن قیام کیا، قاضی صاحب کی عظیم شخصیت سے متاثر ہوئے۔ حکیم محمد حسن قرشی جب طبیہ کالج دہلی میں داخلہ کے سلسلہ میں گئے تو حضرت قاضی صاحب کا سفارشی رقعہ ساتھ لے کر گئے۔ مسیح الملک حافظ محمد اجمل خان کی انگوٹھی کا نگینہ "انعام جلد جمیل از محمد اجمل" بھی قاضی صاحب کا عطا کردہ ہے۔

حضرت قاضی صاحب ۱۹۱۹ء کو داغ مفارقت دے گئے، آوان شریف میں محو استراحت ہیں۔ آپ کے برادرزادہ حضرت قاضی صاحبزادہ محبوب عالم قادری کو سجادہ نشین مقرر کردیا گیا۔

پوتا: سید نور محمد قادری کا پوتا اور میرا بیٹا سید محمد مسعود عبداللہ ۲۵ جولائی ۱۹۸۶ء کو پیدا ہوا۔ اب وہ گورنمنٹ کالج آف کامرس گجرات میں بی کام کے آخری سال کا طالب علم ہے۔

فسانہ جہاد کی حقیقت: سید احمد بریلوی کے فسانہ جہاد کی حقیقت، سید نور محمد قادری کی تصنیف ہے۔ ۱۹۸۴ء میں مرکزی مجلس رضا جنرز لاہور نے شائع کی۔ پانچ سو ۱۹۸۷ء میں مکتبہ رضا جنرز واہ کینٹ سے جناب محمد یٰسین نقشبندی ایڈووکیٹ نے شائع کیا۔

علامہ اقبال اور میلاد النبی ﷺ: سید نور محمد قادری کی تصنیف، میلاد شریف اور علامہ محمد اقبال ہے۔ جسے ۱۹۸۷ء میں مجلس رضا کراچی، مجلس رضا واہ کینٹ نے شائع کیا، ۱۹۸۸ء میں مجلس خدام اسلام لاہور نے شائع کیا۔ ۱۹۹۵ء، ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۸ء میں حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ کراچی نے شائع کیا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد: مرشد حضرت مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

داماد: سید نور محمد قادری کے داماد سید غلام عباس شاہ ساکن نالے والی سیداں گجرات، سڑک کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ ۹ دسمبر ۱۹۸۹ء کو۔ سید صاحب کے دوسرے داماد سید صادق بارش ۹ جنوری ۱۹۹۰ء کو حرکت قلب بند ہونے سے رحلت فرما گئے۔

بہو تاریخ شہادت زوجہ سید محمد عبداللہ قادری: میری اہلیہ بنت سید محمد اکرم قادری، ۱۸ جون ۱۹۹۵ء کو گجرات بم دھماکہ میں معہ ساڑھے چار سالہ بیٹے سید محمد محمود عبداللہ، جاں بحق ہو گئیں۔ ۱۹ جون ۱۹۹۵ء کو انہیں چک ۱۵ شمالی منڈی بہاؤالدین، میں دادا جان مولوی حافظ سید محمد عبداللہ شاہ قادری کے ذاتی قبرستان میں دونوں ماں بیٹے کو ہمیشہ کے لئے سپرد خاک کردیا گیا۔ بم دھماکہ، سروس موڑ سے آگے سائیں راجہ کے پھاٹک پر ہوا تھا۔ ہائی ایس ویگن گجرات سے جہلم جارہی تھی۔

حضرت سید نور محمد قادری: حضرت سید نور محمد قادری بن حضرت حافظ سید محمد عبداللہ شاہ قادری بن حضرت مولوی سید محمد چراغ شاہ سیالکوٹی، مفتی سیالکوٹ کے ہاں ۲۳ مئی ۱۹۲۹ء کو چک ۱۵ شمالی ضلع گجرات (منڈی بہاءالدین) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔

۱۹۴۵ء میں اسلامیہ ہائی اسکول واڑہ عالم شاہ گجرات (قائم شدہ ۱۹۳۰ء) سے درجہ اول میں میٹرک کیا۔ ۱۹۴۵ء تا ۱۹۵۳ء تک کم وبیش آٹھ برس، اسلامیہ ہائی سکول واڑہ عالم شاہ میں بطور مدرس بھی کام کیا۔ اسی عرصہ میں مطالعہ وتدریس کے ساتھ کتابیں جمع کرنی شروع کردیں۔ یہ ذخیرہ "کتب خانہ ابن عبداللہ" کے نام سے مسلسل ترقی کرتا رہا۔ آپ کے ذخیرہ کتب میں نادر ونایاب، مطبوعہ، غیر مطبوعہ نسخے موجود ہیں۔

۱۹۴۵ء میں آپ نے اپنے والد ماجد اور خاندان کے دوسرے افراد کی طرح حضرت قاضی سلطان محمود قادری آوان شریف (مئی ۱۹۱۹ء) گجرات کے جانشین، برادرزادہ حضرت قاضی محبوب عالم قادری (م: دسمبر ۱۹۸۲ء) بن حضرت میاں محمد مسعود (م: ۱۹۱۵ء) کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس لئے سید صاحب مشربا قادری اور مسلکا حنفی (بریلوی) تھے۔ آپ کا ذریعہ معاش زمینداری تھا۔ آپ خود شاعر نہیں تھے لیکن بہت سخن فہم، سخن شناس تھے، ان کے ذخیرہ کتب میں اردو کے اساتذہ شعراء کے دیوان موجود ہیں۔

آپ درج ذیل کتب کے مصنف تھے:

☆ نقوشِ محبت (شعری انتخاب) ناشر کتب خانہ ابن عبداللہ چک ۱۵ شمالی گجرات ۱۹۷۲ء

☆ اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر، مرکزی مجلسِ رضا رضا جنرز لاہور ۱۹۷۵ء

☆ اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت، مکتبہ رضویہ کرشنا سٹریٹ ریلوے روڈ گجرات ۱۹۷۵ء

☆ اقبال کا آخری معرکہ، رضا پبلی کیشنز مین بازار داتا صاحب لاہور ۱۹۷۹ء، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور ۱۹۸۷ء

☆ حضرت قاضی سلطان محمود، مکتبہ قادریہ، جامع نظامیہ رضویہ لاہور ۱۹۸۰ء

☆ اقبال کے دینی اور سیاسی افکار، مینار ایجوکیشنل ایسوسی ایشن گجرات ۱۹۸۲ء

☆ سید احمد بریلوی کے فسانہ جہاد کی حقیقت، مرکزی مجلسِ رضا رضا جنرز لاہور ۱۹۸۴ء، مکتبہ رضا جنرز واہ کینٹ، ۱۹۸۷ء

☆ قطب العارفین (تذکرہ حضرت قاضی سلطان محمود) حکیم عبدالرشید سلطانی قادری لاہور ۱۹۸۵ء

☆ میلاد شریف اور علامہ اقبال مجلسِ رضا کراچی ۱۹۸۷ء، مرکزی مکتبہ رضا رضا جنرز واہ کینٹ ۱۹۸۷ء مجلسِ خدام اسلام لاہور ۱۹۸۸ء، حلقہ چشتیہ صابریہ عارفیہ کراچی ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۵ء، ۱۹۹۸ء

☆ اردو کی بہترین نعتیہ غزلیں، فضل نور اکیڈمی چک سادہ شریف گجرات ۱۹۸۸ء

☆ مولانا عبدالحامد بدایونی کی ملی وسیاسی خدمات، ادارہ پاکستان شناسی لاہور ۲۰۰۲ء

☆ پاکستان کے نامور جرائد ورسائل میں ۱۵۳ مضامین ومقالات، ۱۲ دیباچے

کتب پر تبصرے اور کالم وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔

چند مشاہیر کے تاثرات: ☆ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری: جناب سید نور محمد قادری پنجاب (پاکستان) کے ایک قدیم علمی و روحانی خاندان کے چشم و چراغ ہیں، تحقیق و تجسس اور ادب لطیف کا ذوق انہوں نے ورثہ میں پایا ہے۔ (ماہنامہ مہر و ماہ لاہور یادگار فضل نمبر ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۱ء)

☆ پروفیسر محمد شریف کنجاہی: سید نور محمد قادری ضلع گجرات کے دور دست گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ اور تحصیل پھالیہ کے اس علاقہ کے باسی جہاں دور دور تک اردو اشعار کا ذوق کہیں نظر نہیں آتا۔ میں نے قادری صاحب کو جب بھی دیکھا ہے، مجھے اقبال کا لالہ صحرائی یاد آ گیا ہے اس کے جذبہ پیدائی نے شاخ سے پھوٹنے پر مجبور کر دیا۔ یہ جذبہ پیدائی حسن و خلاء میں بھی موجود ہے لیکن زیادہ قابل تحسین وہی ہے جو لالہ و گل کی صورت میں نمایاں ہو۔" (پروفیسر شریف کنجاہی دیباچہ نقوش محبت)

☆ ڈاکٹر وحید عشرت: میں سید نور محمد قادری کو گذشتہ تیس سال سے جانتا ہوں، وہ سادگی، شرافت اور بے لوث اخلاص کا پیکر ہیں، گجرات کے ایک دور افتادہ گاؤں سے تعلق ہے تاہم ان کے پاس ایک اہم لائبریری بھی ہے ان کی یہ ذاتی لائبریری خاصی اہم کتب اور رسائل پر مشتمل ہے، یہ ان کے ذوق سلیم کی آئینہ دار ہے۔ اقبالیات میں ان کا انداز تحقیق کا ہے، وہ بعض ایسے گوشے عیاں کر چکے ہیں، جو ان ہی کا استحقاق ہو سکتے تھے۔ (وحید عشرت مکتوب بنام سید محمد عبداللہ قادری)

☆ خورشید احمد خان: محترم سید نور محمد قادری ایک دور دراز علاقے بلکہ علمی و ادبی لحاظ سے بنجر علاقے میں علم و ادب اور تحقیق کی شمع روشن کئے ہوئے ہیں، میں تو بعض اوقات بہت حیران ہوتا ہوں کہ علمی و تحقیقی مرکز سے دور رہ کر انہوں نے اتنا وقیع علمی، ادبی اور تحقیقی کام کیسے کر لیا۔ علامہ اقبال کے متعلق ان کے تحقیقی مقالات یقیناً بہت قابل قدر ہیں، بہت سے اقبال شناسوں اور اقبال اکادمی کے ٹھیکیداروں کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ سید صاحب محترم کوئی امیر آدمی نہیں ہیں، پھر بھی اپنے محدود سے وسائل سے جو کام انہوں نے کیا ہے اس کا معیار خاصا بلند ہے۔ خورشید احمد خان، مکتوب بنام سید محمد عبداللہ قادری)

☆ سید نذیر نیازی: لاہور سے بہت دور ضلع گجرات کے ایک دور افتادہ چک (چک ۱۵ شمالی) میں سید نور محمد قادری کو نہ معلوم کیسے پتہ چل گیا کہ حضرت علامہ کی سوانح حیات لکھ رہا ہوں، انہوں نے کچھ اپنے اور کچھ میرے بزرگوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ انیسویں صدی کے سیالکوٹ کی علمی اور دینی فضا کے بارے میں جو بھی علمی دستاویزیں اور بزرگوں کی یادداشتیں ان کے پاس محفوظ ہیں، علاوہ اس کے ان کا ذاتی کتب خانہ کچھ ایسے قلمی نسخوں، رسائل اور جرائد پر مشتمل ہے جواب بہ مشکل دستیاب ہیں، میرے استفادہ کے لئے حاضر ہیں، میں ان کا بدل ممنون ہوں، وہ توجہ نہ فرماتے تو کئی ایک باتوں سے میری معلومات تشنہ رہ جاتیں۔

(سید نذیر نیازی دانائے راز علامہ اقبال اکادمی پاکستان ۱۹۷۹ء)

☆ حکیم علامہ محمد حسین عرشی امرتسری: محترم سید نور محمد قادری دیکھنے کو ان پڑھ دیہاتی معلوم ہوتے ہیں، ان کے پاس بیٹھ کر ذرا کرید یئے تو کان جواہرات ثابت ہوں گے۔

(ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی، اپریل ۱۹۷۷ء)

☆ مولانا محمد جلال الدین قادری: حضرت سید صاحب مدظلہ بڑے مہمان نواز اور خلیق ہیں، کام و دہن کے علاوہ علمی جواہرات آپ حاضرین کی خاطر مدارت کرنے میں بڑے فیاض واقع ہوئے ہیں غرض آپ کے کس کس پہلو پر عرض کروں ایسی شخصیات نوادر روزگار ہوتی ہیں۔ (محمد جلال الدین قادری مکتوب بنام سید محمد عبداللہ قادری)

سید نور محمد قادری کی زندگی پر چار شخصیات کی گہری چھاپ تھی، حضرت قاضی سلطان محمود قادری علیہ الرحمۃ آوان شریف ضلع گجرات (م: مئی ۱۹۱۹ء)، حضرت احمد رضا خان بریلوی قادری (م: ۱۹۲۱ء) حضرت علامہ محمد اقبال (م: ۱۹۳۸ء) حضرت قائد اعظم محمد علی جناح (م: ۱۹۴۸ء) رحمۃ اللہ علیہم

عمر بھر آپ نے خدمت علم و ادب میں گذار دی، آپ محقق، مبصر، سوانح نگار، تاریخ نگار مبصر تھے۔

آپ ۱۴، ۱۵ نومبر ۱۹۹۶ء کی درمیانی رات کو میرے ہاں ۴۰/۲ ایف ۲۵ واہ کینٹ میں انتقال فرما گئے ۱۵ نومبر کی شام کو انہیں چک ۱۵ شمالی ضلع منڈی بہاء الدین میں ان کے والد ماجد حضرت حافظ سید محمد عبداللہ شاہ قادری (م: ۱۹۴۱ء) کے پائیں میں دفن کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

راقم الحروف، سید نور محمد قادری کا بیٹا ہے۔ ان کے دو پوتے ہیں، سید محمد مسعود عبداللہ قادری، سید محمد نوید عبداللہ قادری

سید محمد عبداللہ قادری: میں (سید محمد عبداللہ قادری بن سید نور محمد قادری) ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو چک ۱۵ شمالی ضلع گجرات میں پیدا ہوا۔ ۱۹۷۳ء میں میٹرک کیا، ۱۹۷۵ء میں ایف اے کیا، ۱۹۷۶ء میں ہی پاکستان ملٹری اکاونٹ ڈیپارٹمنٹ میں بھرتی ہوا۔ ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو اپنے خاندان کے روحانی پیشوا حضرت قاضی سلطان محمود قادری آوان شریف کے برادرزادہ، سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ محبوب عالم قادری آوانی کے ہاتھ پر بیعت ہوا۔ علم، ادب سے محبت مجھے ورثہ میں ملی ہے۔ مجھے ستمبر ۱۹۸۱ء تا نومبر ۱۹۸۳ء حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی نظامی فخری کے ہاں رہنے کا موقع میسر رہا۔ میں آج جو تھوڑا بہت لکھنے کے قابل ہوں اس میں والد مکرم سید نور محمد قادری، حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ابو الطاہر فدا حسین فدا رحمۃ اللہ علیہم کی کاوشیں بھی شامل ہیں۔ ☆ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ایک ادارہ، ایک تحریک، ناشر داتا گنج بخش اکیڈمی بلال گنج لاہور ۱۹۹۱ء ☆ طارق سلطان پوری نمبر، رزم نو گجرات جون ۲۰۰۲ء ☆ مبلغ تحریک پاکستان مولانا محمد بخش مسلم بی اے، رضا اکیڈمی لاہور ۲۰۰۳ء ☆ ادیب گوہر افشاں سید نور محمد قادری، کتابیات، کتب خانہ ابن عبداللہ چک ۱۵ شمالی منڈی بہاء الدین ۲۰۰۶ء، میری ناچیز تحریر ہے۔ آج کل بسلسلہ ملازمت واہ کینٹ میں مقیم ہوں۔ سید محمد عبداللہ قادری عفی عنہ ۱۵ فروری ۲۰۰۸ء

ہر آنکھ اشک بار ہے، ہر دل ہے بے قرار

تحریر: صاحبزادہ مولانا محمد سہیل احمد سیالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفسرِ قرآن، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کی شدید علالت کا علم تو کئی ہفتوں سے تھا اور کئی دفعہ ان کے لختِ جگر مولانا مفتی محمد محمود احمد قادری زید مجدہٗ سے حضرت کی صحت و عافیت کے بارے میں گفتگو بھی ہوئی لیکن اچانک ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی کی ایک فون کال اپنی صوتی لہروں پہ رنج والم کا ایک پہاڑ لادے موصول ہوئی کہ اہلِ سنت ایک بہت بڑے عالمِ دین اور بقیۃ الاسلاف شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں، یہ بات بتاتے ہوئے ڈاکٹر صاحب بھی شدتِ غم میں جذبات پہ قابو نہ رکھ سکے اور سن کر میرے لیے بھی دل کو سنبھالنا مشکل ہوا جا رہا تھا، کتنے مقدس ہوتے ہیں یہ رشتے کہ دوسرے ضلع میں ان کی وفات کی خبر سن کر انسان کو یوں محسوس ہو کہ شاید میرے گھر کا کوئی فرد مسافرِ برزخ بن گیا ہے۔ حضرت کے ساتھ ہونے والی ملاقاتیں، حضرت کا مشفقانہ انداز، حوصلہ افزائی اور مہمان نوازی کی صفات اور بہت سی یادیں ذہن میں گھومنے لگیں، راقم الحروف سب سے پہلے حضرت ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ ہی آپ کی ملاقات کے لیے آپ کے کاشانۂ اقدس پہ حاضر ہوا تھا، یہ آج سے تقریباً پانچ سال پہلے کی بات ہو گی، قاری جہانگیر احمد صدیقی اور میرے کچھ اور دوست بھی ہمراہ تھے، حضرت اس وقت نقاہت کے عالم میں تھے، بیماریوں کے شدید حملے نے تاب و تواں چھیننے کی بھرپور کوششیں کر ڈالی تھیں

لیکن اس کے باوجود آپ دیر تک محوِ گفتگو رہے، میرے والدِ گرامی استاذ القراء قاری محمد یوسف سیالوی زید مجدہٗ اور اشرف العلماء علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہ کے متعلق پوچھتے رہے، اسی دوران فرمایا کہ "میری بیعت محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہے، اور میں نے کوشش کی ہے کہ ان کی سیرتِ طیبہ، ملفوظاتِ مبارکہ، خطوط اور دیگر نوادرات کو ترتیب دے کر حقِ غلامی حتی الامکان ادا کروں، میں نے شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات "انوارِ قمریہ" کی ایک جلد دیکھی ہے، میرے خیال میں یہ کام مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کو کرنا چاہیے"

میں نے عرض کی کہ میں آپ کے خیالات استاذِ گرامی کے گوش گزار کر دوں گا، آپ نے پرتکلف چائے سے ہم سب دوستوں کی ضیافت فرمائی، پھر مولانا مفتی محمد محمود احمد زید مجدہٗ سے فرمایا کہ انہیں لائبریری دکھائیں، بہت دیر تک ہم لائبریری میں کتابوں کی زیارت کرتے رہے۔

یہ حضرت کے ساتھ پہلی ملاقات تھی اور ہم سب دوست اس پہلی ملاقات میں آپ کے تقویٰ و طہارتِ باطنی، اخلاص و للہیت جیسی اوصافِ حمیدہ کا ایک گہرا نقش دل پر لے کر اٹھے تھے، اس کے بعد گاہے بگاہے ملاقات کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔

ایک اور ملاقات میں آپ کی شاندار علمی نشانی "تفسیر احکام القرآن"

کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، آپ نے فرمایا کہ میں نے "احکام القرآن" میں یہ کوشش کی ہے کہ مسائل فقہیہ میں احناف کرام کے موقف پر فقہی کتب کے حوالہ جات ذکر کرنے کی بجائے احادیث مبارکہ ذکر کی جائیں، تاکہ جو لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی جلالتِ علمی کے منکر ہیں انہیں ان احادیث میں آپ کی گہرائی کا اندازہ ہو سکے۔

ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے راقم کو بتایا کہ آپ کو تفسیر احکام القرآن کے سلسلے میں "السُّنَنُ الْکُبْرٰی لِلْبَیْہَقِی" کی ضرورت ہے، راقم نے چند دنوں بعد مذکورہ کتاب پشاور سے منگوا کر ڈاکٹر صاحب کی معیت میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کی۔

حضرت مفسر قرآن رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہونے والی یادگار ملاقاتوں میں سے ایک ملاقات وہ ہے جو محسن اہلِ سنت حضرت صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری (صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی) کی معیت میں آپ کے کاشانہ اقدس پہ ہوئی تھی، یوں کہ راقم الحروف کی دعوت پر سید صاحب "بزم شیخ الاسلام" کے سالانہ تربیتی کونشن میں بطور صدرِ محفل شرکت کے لیے "جامعہ رضویہ احسن القرآن" (دینہ۔ جہلم) میں تشریف لائے، دونوں بزرگ غائبانہ طور پر ایک دوسرے کی خدمات کے معترف بھی تھے اور ملاقات کے شائق بھی، لیکن اتفاق سے ابھی تک بالمشافہ ملاقات نہ ہوئی تھی، راقم الحروف حضرت ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی صاحب کی معیت میں سید صاحب کو لے کر کھاریاں میں آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہوا، دو اڑھائی گھنٹوں پر مشتمل یہ نشست آج بھی یادوں کی دنیا میں ایک انجمن کی حیثیت رکھتی ہے، دونوں حضرات ایک دوسرے کو مل کر انتہائی خوش تھے، حضرت مفسر قرآن سید صاحب کے شرفِ نسبی اور علمی خدمات کی وجہ سے سراپا نیاز تھے اور سید صاحب ان کے تفسیری اور تاریخی کام پہ انہیں خراجِ تحسین پیش کرتے نہیں تھکتے تھے، اس موقع پر سید صاحب نے فرمایا اور بالکل بجا فرمایا کہ ہم لوگ تو صرف کہتے ہیں کہ حکومتِ پاکستان نے سکولوں اور کالجز کے نصابِ تعلیم میں علماء و مشائخ اہل سنت کی دینی، مذہبی، تاریخی اور سیاسی جد و جہد کے تابناک ابواب کو شامل نہیں کیا گیا، لیکن حضرت مفسر قرآن رحمہ اللہ تعالیٰ نے "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" اور "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" لکھ کر تاریخ برصغیر اور تاریخ تحریکِ پاکستان کے ان نقوش کو واضح فرما دیا ہے جو غیروں کی غلط بیانیوں اور دسیسہ کاریوں کی بدولت مٹتے جا رہے تھے، ملاقات ختم ہوئی اور سید صاحب جامعہ رضویہ میں تشریف لائے تو رستے بھر حضرت کی مہمان نوازی، اخلاقِ کریمانہ اور تواضع و انکساری کے گن گاتے رہے۔

تقریباً ڈیڑھ سال پہلے حضرت مفسر قرآن رحمہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور خواہش پر آپ کے صاحبزادگان نے "جامعہ اسلامیہ" کے سنگِ بنیاد کی تقریب کا اہتمام کیا تو سید وجاہت رسول قادری زید مجدہٗ اپنی علالت کے باوجود حضرت کی خدمات دینیہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کراچی سے اس تقریب میں شامل ہوئے اور آپ کی تاریخی خدمات پر مفصل گفتگو فرمائی۔

حضرت مفسر قرآن علیہ الرحمۃ والرضوان کی وفات کی خبر سن کر یادوں کا جو حسین جھونکا صحنِ دل کی طرف بڑھا، یہ اس کی چند منتشر کڑیاں تھیں، اگلے دن راقم الحروف، والدِ گرامی کے ساتھ، جامعہ رضویہ کے طلباء اور اساتذہ کی معیت میں نمازِ جنازہ کے لیے حاضر

ہوا، گورنمنٹ ہائی سکول جی ٹی روڈ کھاریاں کا وسیع وعریض میدان بڑی تیزی سے سمٹتا دکھائی دے رہا تھا۔ علماء، طلباء، وکلاء، تاجر برادری، شعبۂ تعلیم سے وابستہ حضرات، عام دیہاتی طبقہ، غرض ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے سوگواروں کا ایک طویل سلسلہ دکھائی دے رہا تھا، حاضرین تک آواز پہنچانے کے لیے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا جس کا مائیک حضرت ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی صاحب کے ہاتھ میں تھا، علماء ومشائخ کی ایک کثیر تعداد اس موقع پر موجود تھی جو حضرت کے ہردلعزیز ہونے اور محبوب العلماء ہونے کا ثبوت فراہم کر رہی تھی، تنظیم المدارس اہلِ سنت پاکستان کے سرپرستِ اعلیٰ، عمر رسیدہ عالمِ دین، شیخ الحدیث استاذ العلماء سید حسین الدین شاہ صاحب زید مجدہٗ کبرسنی کے باوجود تشریف لائے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ناظمِ تعلیمات شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالستار سعیدی، مجاہدِ اہلِ سنت حضرت علامہ پیر محمد افضل قادری، حضرت علامہ صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی، علامہ محمد رفیق قادری، قاضی امیر حسین چشتی، صاحبزادہ ضیاء المصطفیٰ، قاری محمد یوسف سیالوی، قاری عبدالعزیز نقشبندی، حافظ غلام حسین سیالوی، صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی، مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا عبد الرزاق بھترالوی، حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی، علامہ مولانا محمد عبدالرشید قریشی چشتی، پروفیسر منیر الحق کعبی، علامہ محمد بشیر مصطفوی، ڈاکٹر ظفر اقبال نوری، صاحبزادہ پیر محمود احمد (اعوان شریف)، اسیرِ تحریکِ تحفظِ ناموسِ رسالت حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خان قادری، حضرت علامہ خادم حسین رضوی، مولانا محمد ظہیر بٹ، مولانا محمد طاہر تبسم قادری، شیخ الحدیث علامہ عبداللطیف مجددی، جگر گوشۂ شرفِ ملت حضرت ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، حضرت علامہ صاحبزادہ خالد محمود، علامہ محمد شہزاد مجددی دامت برکاتہم العالیہ کے علاوہ متعدد علماء ومشائخ نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

حضرت کا جسدِ خاکی قصیدۂ بردہ شریف کی مبارک صداؤں میں جائے نماز کی طرف لایا گیا، مقررہ وقت میں ابھی کچھ ساعتیں باقی تھیں، تلاوت ونعت کے بعد حضرت ڈاکٹر اشفاق جلالی نے خطیبِ شہیر، حضرت علامہ غلام بشیر نقشبندی (آستانہ عالیہ باولی شریف، گجرات) کو دعوتِ سخن دی، آپ نے دورانِ گفتگو فرمایا کہ:

”مفتی صاحب کا وصال صرف اہلِ کھاریاں یا اہلیانِ ضلع گجرات کا نقصان نہیں بلکہ یہ پورے عالمِ اسلام کا نقصان ہے، اس طرح کے عالمِ ربانی کا اٹھ جانا ایک ایسا سانحہ ہے جس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا خلا کبھی پر نہ ہو سکے گا، انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت مفسرِ قرآن رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشن کو جاری رکھیں گے“

دوسرے نمبر پر عالمی تنظیم اہلِ سنت کے ناظمِ اعلیٰ مجاہدِ ملت پیر محمد افضل قادری حفظہ اللہ تعالیٰ نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”حدیث پاک میں ہے کہ عالم کے لیے کائنات کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ چیونٹیاں بلوں میں اور سمندر کی مچھلیاں پانی کی تہ میں اس کے لیے دعائے مغفرت کر رہی ہوتی ہیں، چیونٹیوں اور مچھلیوں کے دعائے مغفرت کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ چیونٹیوں اور مچھلیوں کو جو رزق ملتا ہے وہ بارش کا مرہونِ منت ہے، گویا ان کی زندگی بارش کی مرہون ہے اور بارش علماء کی برکت سے نازل ہوتی ہے، گویا ان جانوروں کی حیات کا سامان علماء کی بدولت ہوتا ہے اس لیے وہ شکریہ کے طور پر اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں“

انہوں نے مزید فرمایا:

''حضرت مفسرِ قرآن مولانا علامہ محمد جلال الدین قادری کے ساتھ میرا بہت پرانا تعلق ہے، میں نے سفر و حضر میں انہیں دیکھا، بہت قریب سے ان کی شخصیت کو پرکھا، میں نے انہیں صحیح معنوں میں ایک عالمِ ربانی اور یادگارِ اسلاف پایا، تقویٰ، پرہیزگاری اور خلوص کے جو نقوش اسلاف کرام کی سیرتوں کا حصہ تھے حضرت ان کے امین تھے''

ان دونوں خطابات کے بعد نمازِ جنازہ کے مقررہ وقت میں صرف چند منٹ باقی تھے، ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی نے چند کلمات کے لیے، عظیم محقق، حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ کو دعوت دی، آپ نے فرمایا:

''ترمذی شریف میں امام ترمذی نے اپنے اساتذہ میں سے ایک محدث کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ بہت سے لوگ محدثین اور علماء کا بھیس بنا کر مسندِ تدریس پر بیٹھ جاتے ہیں، حالانکہ وہ اس کے اہل نہیں ہوتے، لیکن پھر بھی ان کے اردگرد چہل پہل اور طلبہ کی محفل جم جاتی ہے، یوں زندگی میں تو وہ حقیقی علماء کی طرح طلبہ کے جھرمٹ میں رہ لیتے ہیں، لیکن یاد رکھو انسان کے علم و فضل یا جہالت کا فیصلہ اس کی موت کرتی ہے''

''علامہ عبدالستار سعیدی نے فرمایا کہ حضرت مفسرِ قرآن کی نمازِ جنازہ کا یہ منظر، سوگواروں کا یہ ہجوم اس بات کی نشانی اور علامت ہے کہ حضرت نے ایک پاکیزہ، متقی و مصفیٰ اور باکردار زندگی بسر کی ہے اور صحیح معنوں میں خدمتِ دین کا فریضہ سرانجام دیا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ محبوبیت کی شان عطا فرمائی ہے''

اس موقع پر تنظیم المدارس کے سرپرستِ اعلیٰ اور جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی، کے مہتمم اعلیٰ حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب زید مجدہٗ نے فرمایا:

''حضرت مفتی صاحب ایک بہترین مؤرخ، عظیم محدث، مایہ ناز مفسر، اور بے مثال محقق تھے، ان کی زندگی تقویٰ اور زہد و ورع سے عبارت تھی، وہ علم کا آفتاب اور عمل کا ماہتاب تھے''

اب نمازِ جنازہ کا وقت ہو چکا تھا، صفیں درست کی گئیں اور خانقاہ عالیہ نقشبندیہ سلطانیہ کالا دیو شریف ضلع جہلم کے سجادہ نشین حضرت حاجی پیر صاحب دام ظلہ نے نمازِ جنازہ کی امامت کروائی، استاذ العلماء حضرت سید حسین الدین شاہ صاحب زید مجدہ اور پیر محمد افضل قادری صاحب نے حضرت کی بلندیٔ درجات اور بخشش کے لیے دعا فرمائی، جس میں تمام حاضرین ان کے ساتھ شریک ہوئے۔

نمازِ جنازہ کے بعد لوگوں کا عظیم ہجوم حضرت مفسرِ قرآن کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھا، لاؤڈ سپیکر سے بار بار اعلان کے باوجود لوگ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے، کافی دیر تک حاضرین آپ کے چہرۂ پرنور کی زیارت سے شادکام ہوتے رہے، طویل علالت، اور گوناگوں بیماریوں کے حملے کے باوجود بعد از وصال آپ کا چہرۂ پاک '' وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ '' کی تفسیر بنا ہوا تھا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اشفاق جلالی نے اس موقع پر حضرت کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:

حضرت مفسرِ قرآن رحمہ اللہ تعالیٰ نہایت مشفق، متقی اور مخلص عالمِ دین تھے۔ وہ ایک عظیم محقق اور انوکھے انداز کے مدرس تھے، آپ نے ان گنت لوگوں کو خود ان کی دکانوں اور گھروں میں جا کر قرآنِ مجید کے ترجمہ، تفسیر اور فقہی مسائل کی تعلیم دی۔ آپ نے امراض میں مبتلا ہونے کے باوجود قلم و قرطاس سے رشتہ استوار رکھا، اور

"احکام القرآن" کی صورت میں ایک عظیم تحفہ ہمیں عطا فرمایا۔
آپ کی دیگر محققانہ تصانیف نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان میں بھی طبع ہو چکی ہیں، اور محققین علماء نے ان کتب کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے"

نمازِ جنازہ کا یہ فقید المثال اجتماع کھاریاں کی تاریخ کا ایک عدیم النظیر اجتماع تھا، بالخصوص علماء و مشائخ کی کثیر تعداد اسے ایک انفرادی شان عطا کر رہی تھی۔
سلسلۂ زیارت کے اختتام پر آپ کے جسدِ اقدس کو درود و سلام اور قصیدۂ بردہ شریف کی مسحور صداؤں میں جامعہ اسلامیہ کے نئے قطعہ اراضی واقع جی ٹی روڈ تھپلہ کھاریاں میں لے جایا گیا، اذانِ مغرب سے قبل علم و حکمت کا یہ آفتاب آہوں اور سسکیوں کے ساتھ اس جہان سے غروب ہوا۔
محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے علمی اور روحانی فیوض کے امین، علامہ محب النبی علیہ الرحمہ کے وارثِ علمی اور مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمہ سے اجازت و خلافت کی خلعت حاصل کرنے والے اس رجلِ عظیم نے میدانِ جہدِ مسلسل میں جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ ان شاء اللہ تا قیامت یاد رکھی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے صاحبزادگانِ والاشان سلمہم الرحمان کو استقامت کے ساتھ آپ کے نقشِ پا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آپ کی خواہشوں کے استعارے جامعہ اسلامیہ کو آسمانِ علم کا ایک ہمہ جہت خورشید بنائے۔ اٰمِیْنَ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ ﷺ

جو بہار ملتی تو پوچھتا کہ کہاں وہ کیفِ نظر گیا
وہ صبا کی شوخیاں کیا ہوئیں، وہ چمن کا حسن کدھر گیا

(بقیہ درسِ قرآن مجید) صفحہ 12

تجارت کے ان پیارے اسلامی اصولوں کی برکت اٹھانے کی کوشش کریں۔
﴿۱۱﴾ جھوٹ باعثِ شرمساری ہے، جھوٹے کی شہادت قبول نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (جل وعلا ﷺ) کا یہی فیصلہ ہے۔
﴿۱۲﴾ جھوٹا آدمی فاسق ہے، جھوٹ گناہ کبیرہ ہے، اس لئے جھوٹا آدمی نماز کی امامت کے اہل نہیں۔
﴿۱۳﴾ حج دائمی فرض ہے، جو آدمی فرض دائمی ادا نہیں کرتا اس سے فرض موقت (ایسا فرض جو کسی وقت کے ساتھ خاص ہو) قبول نہیں کیا جاتا۔
﴿۱۴﴾ صادقین کا موجود ہونا ہر زمانہ میں لازمی ہے، قرآن مجید کے تمام احکام اور تکالیفِ شرعیہ قیامت تک باقی ہیں، ان تکالیفِ شرعیہ میں صادقین کی معیت کا حکم بھی ہے۔ لہٰذا صادقین کا وجود قیامت تک باقی ہے۔ اگر کسی زمانہ میں صادقین کا وجود اٹھ جائے تو قرآن مجید کے حکم پر عمل نہ ہو سکے گا۔
اس لئے بندۂ مومن کو طالب صادق بن کر صادقین کی تلاش کرنا چاہئے اور پھر ان کی معیت کو لازم جانے۔
﴿۱۵﴾ امت کا باطل پر اجماع محال ہے۔ جس معاملہ میں امت جمع ہوگی وہی حق ہوگا۔ لہٰذا اجماعِ امت حق اور امت کے لئے حجت ہے۔

(مفسرِ قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری) بہت بڑے عالم ہیں، بڑے نیک آدمی ہیں، روز روز ایسا آدمی پیدا نہیں ہوتے۔
ملفوظ شیخ المشائخ حضور خواجۂ عالم چیچوی دامت برکاتہم العالیہ کوٹلی Ak

حیاتِ مبارکہ مفسرِ قرآن، علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ
ماہ وسال کے آئینہ میں

تحریر وترتیب: مفتی محمد محمود احمد

عرضِ مرتب

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ!

مفسرِ قرآن، محققِ دوراں، علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کی حیات مبارکہ درس وتدریس، وعظ وتذکیر اور تعلیم وتعلم سے عبارت ہے۔ قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ (جل وعلا وﷺ) سے مزین ہے۔ ہمیشہ بامقصد تحریر اور بامعنی تصنیف اور مفید تالیف اور پُر مغز گفتگو فرمایا کرتے، قلم وقرطاس سے آپ کا رشتہ نہایت مضبوط رہا، تحریر وتصنیف وتدریس کی بے پناہ مصروفیات کے باوجود احباب ومتعلقین کی غمی وخوشی میں بھرپور شرکت فرمایا کرتے، باقی قیمتی ترین ومفید ترین کتب ورسائل کی تصنیف وتالیف کے ساتھ آپ اپنی روز مرہ کی دیگر مصروفیات کو روزنامچے (ڈائری) میں اختصار کے ساتھ تحریر فرماتے۔ بالخصوص خطبہ جمعۃ المبارک کی تیاری کے لئے مراجعت کتب کے وقت نوٹس واشارات کو ڈائری میں تحریر فرمالیا کرتے، روزانہ باقاعدگی سے روزنامچہ لکھنا تو معمول نہ تھا، البتہ کسی خاص واقعہ یا بات کو ضرور تحریر فرمایا کرتے۔

ظاہر ہے زندگی کے نشیب وفراز میں مختلف نوعیت کے واقعات رونما ہوتے ہیں جس سے کسی کو فرار نہیں، ان مختلف النوعیت واقعات کو حضرت اپنی ڈائری پر تحریر فرمایا کرتے۔ آپ کی ان ذاتی ڈائریوں کو نہایت اختصار کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے۔ پر ظاہر ہے کہ اس میں آپ کے ذاتی نجی زندگی کی باتیں بھی ہیں اور دیگر امور بھی، تاہم انہیں بھی مخفی نہیں رکھا گیا۔ تاکہ آپ اندازہ فرماسکیں کہ آپ کی جلوت وخلوت میں کتنی یکسانیت تھی۔ قول وفعل میں کتنی ہم آہنگی تھی۔ یہ کوئی دو چار دن کی کہانی نہیں بلکہ یہ آپ کی پوری حیاتِ طیبہ کی مختصر پاکیزہ تصویر ہے اس میں کتنا حسن ہے، کتنی طہارت ہے، کتنی پاکیزگی ہے، ہر کسی کے ساتھ محبت والفت کے کیسے پاکیزہ جذبات صادقہ ہیں، ہر کسی کی بھتری کی کتنی سچی تڑپ ہے۔ بات بات پر کتنی عاجزی وانکساری ہے۔ بڑے بڑے کارنامے سرانجام دینے کے باوجود کتنی تواضع ہے، حقیقی ومعنوی اولاد کی کیسی تربیت ہے پریشان حالوں کی پریشانی کے ازالے کیلئے کتنی تگ ودو ہے، وَغَیْرَ ذٰلِكَ اس مختصر مضمون کو پڑھ کر ان باتوں کا اندازہ آپ کو خود ہی ہو جائے گا، اب چونکہ آپ کے ختم چہلم شریف کو فقط تین دن باقی ہیں، اور ماہنامہ احکام القرآن میں یہ مضمون شائع ہو کر یہ رسالہ آپ کی خدمت میں ختم چہلم شریف سے قبل پیش کرنے کا ارادہ ہے، اس لئے اس مضمون میں آپ کی ابتدائی زندگی کے بارے زیادہ تفصیل کے ساتھ فی الحال میں تحریر نہیں کیا جاسکا۔ زیادہ تر حیاتِ مبارکہ کے آخری برسوں کا تذکرہ ہے، ارادہ ہے کہ مفصل انداز سے حضرت کی سوانح حیات وتذکرہ جلد مرتب ہو جائے۔ دعا کی درخواست کے ساتھ زیرِ نظر مضمون میں متذکرہ متعلقہ احباب سے یہ بھی گذارش ہے کہ اس بات یا واقعہ کی تفصیلات سے ضرور آگاہ فرمائیں بلکہ لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ

انہیں اس بابرکت تذکرہ میں شامل کیا جاسکے۔ دعا ہے کہ مضمون احباب کے لئے تحریک کا کام دے، چنانچہ بلا کسی تمہید کے آیئے حضرت کی ان ذاتی ڈائریوں کے مطالعہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ عجلت میں کسی واقعہ کو نقل کرتے ہوئے کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو راقم الحروف کی طرف سے سمجھی جائے۔ حضرت کی طرف منسوب نہ کی جائے۔

چنانچہ آپ نے اپنی ذاتی ڈائری پر اختصار کے ساتھ اپنی زندگی مبارکہ کا اجمالی خاکہ خودنوشت کے عنوان سے یوں تحریر فرمایا۔

خودنوشت

نام: محمد جلال الدین　　　کنیت: ابوسعید

مولانا خواج دین کے ہاں یکم جمادی الاخری ۱۳۵۷ھ/ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء بروز جمعۃ المبارک اپنے آبائی گاؤں موضع چوہدو تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات میں پیدا ہوا۔

ابتدائی تعلیم:

قرآن مجید اور فارسی کی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ ۱۹۵۸ء میں امتیازی حیثیت سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ امتحان سے فراغت کے فوراً بعد درس نظامی کی تعلیم کا آغاز کیا۔ لالہ موسیٰ میں مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ کے زیر اہتمام چلنے والے مدرسہ عربیہ غوثیہ میں داخلہ لیا۔ حضرت مولانا غلام یوسف صاحب گجراتی اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب (حال صدر المدرسین مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں) سے ابتدائی صرف ونحو سے لے کر درسیات میں معقول ومنقول کی انتہائی کتب تک پڑھیں۔ اسی دوران بقیۃ السلف حضرت مولانا الحاج غلام رسول صاحب قادری (زیب آستانہ قادریہ نوشاہیہ پنڈی آوان ضلع گجرات) مقیم لالہ موسیٰ سے بھرپور اکتساب فیض کیا۔ چند ماہ مولانا غلام رسول سے مدرسہ نقشبندیہ علی پور ضلع سیالکوٹ سے انتہائی درجہ کی کتب درسیہ پڑھیں۔

۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء میں عمدۃ المحدثین قدوۃ السالکین شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رضی عنہ مولاہ الصمد سے دورۂ حدیث پڑھا اور احادیث کی اجازت حاصل کی۔ اسی سال رمضان المبارک میں وزیرآباد میں شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالغفور علیہ الرحمۃ اور شیخ الجامعہ حضرت مولانا محب النبی علیہ الرحمۃ سے قرآن مجید کی تفسیر پڑھی اور تفسیر کی اجازت حاصل کی۔

شوال ۱۳۸۰ھ/ مارچ ۱۹۶۱ء سے جمادی الاخری ۱۳۸۵ھ/ اکتوبر ۱۹۶۵ء تک قصور، جہلم، منٹگمری (ساہیوال) اور لالہ موسیٰ کے مدارسِ دینیہ میں معقول اور منقول کی جملہ کتب درسیہ متداولہ پڑھانے کا موقع نصیب ہوا۔ والدین اور اساتذۂ کرام کی تربیت کے اثر سے جی بھر کر محنت کی۔ ایک وقت میں بیس سے زائد اسباق پڑھانے کی سعادت بھی ملی۔

تحدیث نعمت:

جس طرح جملہ کتب درسیہ متداولہ کی تعلیم نہایت قلیل عرصہ میں میسر آئی۔ اسی طرح تمام کتب متداولہ کی تدریس بھی قلیل عرصہ میں میسر آئی۔ یہ اللہ ورسول جل وعلا ﷺ کا کرم وفضل اور اساتذہ کرام کی شفقت تھی۔

مدارسِ عربیہ کے منتظمین حضرات کے ناگوار رویہ سے دل برداشتہ ہوکر ایک مختصر سی تربیت کے بعد محکمہ تعلیم میں شمولیت اختیار کی ہے تا کہ قوت لایموت کی صورت بن سکے تا کہ اس کے بعد بھی فارغ اوقات مدارسِ دینیہ کے طلباء کو پڑھانے کی سعادت حاصل رہے۔ ساتھ ہی ساتھ مختلف مقامات پر حسبۃً للہ جمعہ کے خطبہ دینے

کا موقع بھی ملا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

۱۹۶۸ء میں ایف۔اے پرائیوٹ طور پر اور ۱۹۶۹ء میں فاضل عربی کا امتحان نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔

۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء میں بظاہر ہر قسم کے اسباب کے فقدان کے باوجود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے درِ اقدس پر حاضری کی اجازت مرحمت فرمائی اور مناسکِ حج کے ساتھ ساتھ حرمین شریفین اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَکَرَمِہٖ بِطُفَیْلِ حَبِیْبِہٖ وَمَحْبُوْبِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ﷺ

بیعت و کرامت:

جامعہ حنفیہ قصور میں تدریس کے دوران لائل پور (فیصل آباد) استاذ گرامی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ فقیر کی درخواست پر آپ نے ۸ محرم الحرام ۱۳۸۱ھ/ ۲۲ جون ۱۹۶۱ء کو اپنی غلامی میں قبول فرما کر سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ میں داخل فرمایا۔ اسی طرح یہ احقر "فقیر قادری" بن گیا۔

دارالعلوم جامعہ حنفیہ مدینہ مسجد منٹگمری (ساہیوال) کی تدریس کے دوران بعض امور کے لئے شاہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ حاضر کیا۔ جواب میں آپ نے بن طلب جو کرم فرمایا وہ آخری الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔

"......... میں آپ کو علی برکۃ المولیٰ تعالیٰ اجازتِ قرآن و اجازتِ حدیث و اجازتِ سلاسل و مجموعہ اعمال و اذکار و اشغال دیتا ہوں۔" (فقیر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ، شب ۳، رمضان المبارک)

سرائے عالمگیر میں اپنی نوعیت کا ایک بے مثال جلوس بسلسلہ جشن عید میلاد النبی ﷺ ہر سال نکلتا ہے۔ آدابِ شرعیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تنوع، تنظیم اور بے مثال اجتماعات کے اعتبار سے یہ جلوس ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۹۷۰ء سے اس کے تنظیمی امور کی ذمہ داری بھی فقیر قادری پر رہی ہے۔

۱۹۷۰ء میں سرائے عالمگیر میں مجلس رضا فقیر قادری کی تحریک پر قائم ہوئی۔ اگرچہ فقیر قادری اس میں کسی عہدہ پر متعین نہیں کیا گیا تاہم عملاً بہت سی ذمہ داری کا بوجھ مجھ پر رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔

مجلسِ رضا سرائے عالمگیر نے اپنی مختصر مطبوعات کے باعث ملک کے اکابر سے خراجِ تحسین وصول کیا ہے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظِ ختم نبوت میں حصہ لیا۔

تصانیف:

☆۔ امام احمد رضا قدس سرہ اکابر کی نظر میں (مطبوعہ)

☆۔ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس (مطبوعہ)

☆۔ اسلامی تعلیمی پالیسی ایک نظر میں (مطبوعہ)

☆۔ چودھویں صدی کا مجدد (تقدیم و تحشیہ) ۱۵۰ صفحات، ۱۹۸۰ء

☆۔ ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست (مطبوعہ) ۱۳۰ صفحات ۱۹۸۰ء

☆۔ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس (غیر مطبوعہ) (اب مطبوعہ ہے راقم الحروف)

☆۔ گاندھی سے اندرا گاندھی تک (غیر مطبوعہ)

☆۔ تحذیر الناس اور مسئلہ ختم نبوت (تقدیم، غیر مطبوعہ)

علاوہ ازیں آپ کی تصانیف و تالیفات مندرجہ ذیل ہیں۔

☆۔ تفسیر احکام القرآن (چھ جلد) سورۃ النور آیت ۳۰ تک

☆۔ تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد (دو جلد)

☆۔کرامات محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد
☆۔امام احمد رضا کا نظریہ سائنس
☆۔تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس
☆۔ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست
☆۔مقالات ختمِ نبوت، مشمولہ "قادیانی فتنہ اور علماءِ حق"
☆۔(تخریج، ترتیب، تقدیم) فتاویٰ کرامات غوثیہ از امام احمد رضا
☆۔(ترتیب) اسلامی شعار از افادات محدث اعظم پاکستان
☆۔رزقِ حلال
☆۔آسان اسلامی معلوماتی کورس
☆۔(تخریج وحواشی) آنا جانا نور کا از امام احمد رضا خان
☆۔تذکرہ حجۃ الاسلام مولانا مفتی حامد رضا خان قادری
☆۔(ترتیب، تخریج، تحشیہ) توحید ورسالت کا مفہوم کلمہ طیبہ کی روشنی میں (از افادات محدث اعظم پاکستان)
☆۔سلامِ رضا کے چند اشعار (چار اشعار کی توضیح)
☆۔فوائد درود وسلام
☆۔دیدار مصطفیٰ ﷺ
☆۔حضرت مجدد الف ثانی اور ان کا مقام تجدید
☆۔ندائے یارسول اللہ ﷺ
☆۔تذکرہ جمال الاولیاء مولانا غلام محی الدین المعروف مستانہ صاحب
☆۔زیارتِ قبور اور ایصال ثواب
☆۔(تقدیم، تحشیہ) الحج
☆۔(تقدیم وتحشیہ) چودھویں صدی کے مجدد (از افادات فاضل بہار)
☆۔کالجوں کی حفاظت
☆۔آزادی کی منزل

☆۔فتنہ ارتداد اور علمائے حق
☆۔اثبات ذبیحہ
☆۔ہندو سازشیں
☆۔ساردا ایکٹ اور علمائے حق
☆۔(تقدیم) تعلیم وتعلم از مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
☆۔(تقدیم) تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ از عبدالمجتبیٰ رضوی
☆۔(تقدیم) جمعیت علمائے ہند اور احرار واسلام کے نام کھلی چٹھی

غیر مطبوعہ:

☆۔خاکساری فتنہ
☆۔حیات امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
☆۔جنگ طرابلس اور بلقان کا حادثہ
☆۔اعلیٰ حضرت کی تصانیف۔اور درود وسلام کے شوق آفریں صیغے
☆۔(ترتیب وتدوین، تقدیم) مکتوبات حکیم محمد حسین بدر
☆۔ترجمہ خطبات رضویہ
☆۔گاندھی سے اندرا گاندھی تک
☆۔روئداد واقعہ چک سکندر (کھاریاں) مابین المسلمین والقادیانیین
☆۔تحریک خلافت
☆۔تحریک ہجرت
☆۔تحریک مسجد شہید گنج
☆۔علامہ فضل حق خیر آبادی

مطبوعہ:

☆۔ایم اے او کالج علی گڑھ، اسلامیہ کالج لاہور پر کانگری لیڈروں کی یلغار اور علمائے حق

☆۔تقدیم برتذکرہ قاضی فتح اللہ صدیقی شطاری، مصنفہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی

☆۔ذبیحہ گاؤ پر پابندی اور علمائے حق

☆۔نوادرات محدث اعظم پاکستان (دو مجلد)

☆۔امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم

☆۔ودیا مندر سکیم، واردھا سکیم اور علمائے حق

☆۔تحریک آزاد ہند اور السواد الاعظم

☆۔ایک غلطی کا ازالہ

☆۔رضا یا رضا (ایک لغوی و علمی بحث)

☆۔دار العلوم منظر اسلام بریلی کے چند مخلص معاونین

☆۔فتاویٰ رضویہ کی اولین اشاعت

☆۔دار العلوم منظر اسلام بریلی کا پس منظر اور اس کے پہلے پچیس برس کی خدمت کا خاکہ

☆۔دار العلوم منظر اسلام اپنے دور قیام کی اہم ضرورت

☆۔منظر اسلام بریلی کے چند اولین فضلاء

☆۔تقدیم بر سیرت سید الانبیاء مترجم مفتی علیم الدین نقشبندی

☆۔تقدیم بر فتائے امام احمد رضا اور تحریک پاکستان مرتبہ سید صابر حسین شاہ بخاری

☆۔ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ، (از افادات محدث اعظم پاکستان)

☆۔چودھویں صدی کا مجدد (تقدیم و تحشیہ) ۱۵۰ صفحات، ۱۹۸۰ء

جد امجد کا وصال

﴿☆﴾۲ر نومبر ۱۹۱۵ء/۲۳ر ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ/۱۷ر کاتک ۱۹۷۲ بکرمی، بروز منگل، حضرت کے جد امجد خدا بخش ولد شرف دین کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مدفن چہدو میں ہے۔

برادر اکبر کی ولادت ووفات

﴿☆﴾۸ر جنوری ۱۹۳۱ء/۱۸ر شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ/۲۵ر پوہ ۱۹۸۷ بکرمی، (حضرت کی والدہ محترمہ کی روایت کے مطابق ۵ دن باقی پوہ، قبل لوہی ۵ دن، بوقت چاشت) حضرت کے برادر اکبر محمد عالم کبیر کی ولادت ہوئی۔ اور سات یوم کی عمر میں (۲ر ماگھ ۱۹۸۷ بکرمی/۲۵ر شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ/۱۵ر جنوری ۱۹۳۱ء، بوقت عشاء) وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بڑی ہمشیرہ کی ولادت ووفات

﴿☆﴾۹ر جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ/۳۰ر ستمبر ۱۹۳۳ء/۱۵ر اسوج ۱۹۹۰ بکرمی، (حضرت کی والدہ محترمہ کی روایت کے مطابق) حضرت کی بڑی ہمشیرہ مسماۃ عائشہ بی بی کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اور بعمر ۱۴ سال، ماہ اسوج، قیام پاکستان سے ڈیڑھ یا تین ماہ قبل انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بڑی ہمشیرہ کی ولادت

﴿☆﴾۱۴ر رجب ۱۳۵۵ھ/۳۰ر ستمبر ۱۹۳۶ء/۱۵ر اسوج ۱۹۹۳ بکرمی، بروز بدھ، (حضرت کی والدہ محترمہ کی روایت کے مطابق) حضرت کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ مسماۃ ہاجرہ بی بی کی ولادت ہوئی۔ (جو کہ بحمد اللہ تعالیٰ سوہدرہ نزد وزیر آباد میں رہائش پذیر ہیں)

حضرت کی ولادت باسعادت

﴿☆﴾ یکم جمادی الاخری ۱۳۵۷ھ/۲۹ر جولائی ۱۹۳۸ء/۱۵ر ساون ۱۹۹۵ بکرمی، بروز جمعۃ المبارک، بوقت قبل از تعہ ۹، ۱۰ کے درمیان۔ (حضرت کی والدہ محترمہ کی روایت کے مطابق) حضرت کی ولادت باسعادت ہوئی۔

چھوٹی ہمشیرہ کی ولادت ووفات

﴿☆﴾ ۱۵/دسمبر ۱۹۴۱ء/ ۲۵/ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ/ یکم پوہ ۱۹۹۸ بکری، بروز سوموار، (حضرت کی والدہ محترمہ کی روایت کے مطابق) حضرت کی چھوٹی ہمشیرہ مسماۃ فضل نور صاحبہ کی ولادت ہوئی۔ اور حضرت کے وصال کے پانچویں دن (۱۷/جنوری ۲۰۰۸ء/ ۷/محرم الحرام ۱۴۲۹ھ/ ۳/ماگھ ۲۰۶۴ بکری، بروز جمعرات، (جس روز حضرت کا ختم قل شریف تھا) فیملی ہسپتال اینڈ ہارٹ کلینک جی ٹی روڈ بجن کسانہ میں انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مدفن موضع چھدرو میں ہے۔

بڑی ہمشیرہ کی ولادت ووفات

﴿☆﴾ ۱۱/رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ/ ۱۱/ستمبر ۱۹۴۳/ ۲۷ بھادوں ۲۰۰۰ بکری، (حضرت کی والدہ محترمہ کی روایت کے مطابق) حضرت کی چھوٹی ہمشیرہ بیگم بی بی صاحبہ کی ولادت ہوئی۔ اور تقریباً ۴ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

برادر مکرم مفتی صاحب کی ولادت باسعادت

﴿☆﴾ ۳/ذی قعدہ ۱۳۶۲ھ/ یکم نومبر ۱۹۴۳ء/ ۱۷/کاتک (اندازاً) بروز منگل، ۹، ۱۰ بجے کے درمیان، (حضرت کی والدہ محترمہ کی روایت کے مطابق) حضرت کے برادر اصغر اور تلمیذ رشید حضرت علامہ مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی کی ولادت ہوئی۔ (جو کہ بحمد اللہ تعالیٰ متصل خانقاہ عالیہ سلطانیہ کالا دیو، ٹاہلیانوالہ روڈ جہلم میں رہائش پذیر ہیں)

جد امجد محمد بخش کا وصال

﴿☆﴾ ۹/رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ/ ۷/اگست ۱۹۴۶/ ۲۳ ساون ۲۰۰۳ بکری، قیامِ پاکستان سے ایک سال قبل، حضرت کے جد امجد بابو محمد بخش کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

برادر اصغر کی ولادت ووفات

﴿☆﴾ قیام پاکستان سے تین ماہ بعد نومبر ۱۹۴۷ء، ۵ دن باقی بھادوں (حضرت کی والدہ محترمہ کی روایت کے مطابق) حضرت کے برادر اصغر محمد حسین کی ولادت ہوئی۔ اور ڈیڑھ سال کی عمر میں بوقت ظہر انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۲۵/ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ/ ۶/اکتوبر ۱۹۶۱ء، بروز جمعۃ المبارک، خطبات الرضویہ کا اردو ترجمہ تین چار روز میں ختم کیا۔ اور ترجمہ مولانا میاں غلام رسول درگاہی بیگہ کی خدمت میں پیش کیا۔ فقیر قادری عفی عنہ

☆ ۲۴/ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ/ ۵/اکتوبر ۱۹۶۱ء، بروز جمعرات، عزیزی شریف احمد ابن مولانا محمد عالم صاحب جماعتی میرپوری نے فقیر سے درسیات کی ابتداء کی۔ فقیر قادری عفی عنہ

☆ ۲۵/جمادی الاول ۱۳۸۱ھ/ ۵/نومبر ۱۹۶۱ء، بروز اتوار، "معین القضاۃ والمفتیین" کا اردو ترجمہ شروع کیا۔ فقیر قادری عفی عنہ

☆ ۲۸/جمادی الاول ۱۳۸۱ھ/ ۸/نومبر ۱۹۶۱ء، بروز بدھ، عزیزی محمد علیم الدین سلمہ نے نور الانوار شروع کی۔ فقیر قادری عفی عنہ

یہ نور الانوار اور سلم العلوم موضع بیگہ بانیاں کے امام مسجد سے عمی فضل الدین کے توسط سے حاصل ہوئیں۔

﴿☆﴾ ۲/شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ/ ۹/جنوری ۱۹۶۲ء/ ۲۶/پوہ ۲۰۱۸ بکری۔ ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، افضل پور براستہ جہلم، ضلع میرپور۔

﴿☆﴾ ۱۷/مارچ ۱۹۶۲ء/ ۹/شوال المکرم ۱۳۸۱ھ/ ۴/چیت ۲۰۱۸ بکری، بروز ہفتہ، دار العلوم اہل سنت وجماعت مشین محلہ نمبر ۱ جہلم میں تدریس شروع فرمائی۔

تایاجان کا انتقال

﴿☆﴾ ۲۶؍جون ۱۹۶۶ء/۲۲؍محرم الحرام ۱۳۸۶ھ/۱۲؍ہاڑ ۲۰۱۹ بکرمی، بروز منگل، حضرت کے تایاجان اوراستاذ محترم مولانا فضل دین صاحب ولد محمد بخش ولد خدا بخش کا انتقال بوقت دن ایک بج کر دس منٹ پر بعد دوپہر ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

فرزندِ اکبر قاضی صاحب کی ولادت باسعادت

﴿☆﴾ ۲؍جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ/ ۲۸؍اگست ۱۹۶۸/ ۱۳بھادوں ۲۰۲۵ بکرمی، بروز بدھ، حضرت کی سب سے بڑی دختر نیک اختر مسماۃ صفیہ بی بی کی ولادت ہوئی۔

﴿☆﴾ ۹؍صفر المظفر ۱۳۹۲ھ/ ۱۵مارچ ۱۹۷۲ء/ ۱۲چیت ۲۰۲۸ بکرمی، بروز ہفتہ، حضرت کے ہاں سب سے بڑے فرزند (مولانا قاضی) محمد سعید احمد (نقشبندی) کی ولادت ہوئی۔

اس وقت آپ کے برادر مکرم حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے آگرہ سنٹرل جیل میں یہ اشعار تحریر فرمائے۔
آپ نے لکھا، ولادت عزیزم محمد سعید احمد کا مکتوب آگرہ سنٹرل جیل میں ملنے پر یہ اشعار منظوم ہوئے۔ محمد علیم الدین عفی عنہ

بر ولادت محمد سعید احمد سلمہ الاحد

چہ خوش وقت بودم در قید و بندے
بآوانیکہ مکتوب شابمن رسید
مژدہ دراں جانفزا یافتم
مرادم ولادت عزیزم محمد سعید
باد نومولود مسمی باسمہ
سعادت مند باد عزیز محمد سعید
باد وجودش باسعادت بماہمہ

و بالخصوص بمولانا ابو سعید
مبارک باد یہائی بیرون زحد و حساب
چوں ستارگان فلک یا ذرات زمیں
بوالدیہ واجدہ وجدات او
و بہر شخصے کہ برشتہ است اوراقریں

۱۲۹پریل ۱۹۷۲ء

فرزند ارجمند قاری صاحب کی ولادت

﴿☆﴾ یکم شعبان المعظم ۱۳۹۴ھ/ ۲۱؍اگست ۱۹۷۴/ ۴بھادوں ۲۰۳۱ بکرمی، بروز بدھ، (۲۰اور۲۱؍اگست منگل اور بدھ کی درمیانی شب تقریباً ایک بجے) حضرت کے دوسرے فرزند ارجمند مولانا قاری حافظ محمد حبیب احمد کی ولادت ہوئی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

قطعۂ تاریخ

شکر تالاب علی دک بہر خلق
زوواز جہدِ حسن تعمیر شد
از پے تعمیر آن تاریخ سال
گفتہ ام تالاب عالم گیر شد

مندرجہ بالا قطعۂ تاریخ اس تالاب کی تعمیر کا ہے جو علاقہ آدمی دادمک (بھمبر اور سماہنی کے درمیان) میں کھودا گیا تھا۔ اس کی لوح تاریخ حضرت شاداب عرف شادی شہید کے مزار کے قریب پڑی ہے۔ فقیر قادری عفی عنہ ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ/ ۲۱ مئی ۱۹۷۶ء

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ڈائری پر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی منقبت کے یہ اشعار تحریر فرمائے۔

دشمنانِ دین را قاتل، امامِ احمد رضا
سنّیاں را راہنماءِ کامل، امامِ احمد رضا
سوخت برق کلک او الحادرا
دینداراں رابجا مرہم، امامِ احمد رضا
کشتہ حب نبی بُد بے مثال
زین سبب شد نعت گویاں را، امامِ احمد رضا
مفتیِ ملت، فقیہ بے نظیر
بُد مجدد عصرِ حاضر را، امامِ احمد رضا
بود در تفسیرِ قرآنِ مبین
صاحب اسرار من لدن، امامِ احمد رضا
بود نازِ فلسفہ و فنِ منطق را امام
در ریاضی بُد نظیر خود، امامِ احمد رضا
تیغ او الحاد را مبرم قضا
در جہاد دینِ مصطفوی، امامِ احمد رضا
بود در توضیح اسرار علوم
عالمِ علمِ لدنی آں امامِ احمد رضا
بہر آتش ہائے گستاخ رسول
قطرۂ یمہابداماں امامِ احمد رضا
آنکہ برکفار در غلظت عظیم
شرح رحماء بینھم آمد، امامِ احمد رضا
آنکہ نعرہ اش مثالِ صور بود
خفتہ ملت را سرا فیلے امامِ احمد رضا
دفتر ملت ازو شیر ازہ یافت
بُد شیر ازہ بندِ ملت آں، امامِ احمد رضا

اے امام عصرِ حاضر از مزار خود بخیز
ہست عالم در خطرہا، اے امامِ احمد رضا
ذیوالحاد است در ارضِ مقدس ہائے کوب
آنکہ تعبیریست خوابت را، امام احمد رضا
تا بکے در خواب مانذی تا بکے
جاں بلب شد خستہ عالم، اے امام احمد رضا

﴿☆﴾ انہی دنوں حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ پاکستان کے تخیل اور اس کے قیام کی جدوجہد کے پیچھے مسلمان قائدین، مفکرین اور مجاہدین کی صدیوں پرانی کاوشیں، قربانیاں، ایک مسلسل کش مکش اور ایک پُرعزم جدوجہد شامل تھی۔ عظمتِ رفتہ کی یاد اور قوم کے مستقبل کو سنوارنے اور مسلمانوں کے قومی تشخص کو بحال کرنے کا جذبہ ان کے سینوں میں موجزن تھا۔ مسلمان قوم کی طرف سے اپنی روایات سے روگردانی شاہ ولی اللہ کا سوز جگر بن گئی...... مسلمان قوم کی نجات صرف مسلمان ریاستوں کے وفاق میں مضمر دیکھتے تھے...... مسلمان ہندو قوم کے غلبے سے مشوش تھے...... نے قوم کی بے حسی نے تڑپا دیا......اور مسلمانانِ ہند کی جدوجہد آزادی کو اپنے منطقی نتیجے پر پہنچا دیا۔ اپنے نصب العین کو واضح کرنے کے لئے مسلم لیگ نے مسلمانوں کو ایک نعرہ دیا۔ جس میں مسلمانوں کی تاریخ، روایات، نظریات، جذبات اور تحریکِ پاکستان کے اغراض و مقاصد کو نہایت خوبی سے سمو کر رکھ دیا گیا۔ یہ نعرہ اپنے اندر حریت و آزادی کے سینکڑوں درد رکھتا تھا، یہ نعرہ مسلمانوں کی سیاسی، اخلاقی، دنیاوی اور اخروی زندگی کا آئینہ دار تھا۔ نعرہ کیا تھا۔ ایک بحرِ زخار کو کوزے میں بند کر دیا گیا تھا۔ یہ نعرہ اس عظیم انقلاب کی

نشاندہی کرتا تھا۔ جس آنا فانا انسانیت کی تقدیر بدل دی تھی۔ رنگ ونسل اور علاقائی قومیتوں کے تمام بت پاش پاش ہوئے۔

﴿☆﴾ ۲۵ رصفر المظفر ۱۳۹۷ھ، حضرت نے اپنی تالیف کردہ کتاب "امام احمد رضا اکابر کی نظر میں" پر آغاز سخن کے عنوان سے ابتدائی کلمات زیب قرطاس فرمائے۔

حضرت کے فرزند کی ولادت

﴿☆﴾ ۴ رمحرم الحرام ۱۳۹۸ھ/۱۵ دسمبر ۱۹۷۷ء/۴ ر بھادوں ۲۰۳۴ بکرمی، بروز جمعرات، قبل دوپہر تقریباً ۱۰،۹ بجے، حضرت کے تیسرے بیٹے محمد محمود احمد (راقم الحروف) کی ولادت ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۲ رمحرم الحرام ۱۳۹۸ھ/۲۳ ردسمبر ۱۹۷۷ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "اسلام کس طرح پھیلا" کے عنوان سے سورۃ آل عمران کی آیتِ مبارکہ ۱۰۴ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفریں خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ رمحرم الحرام ۱۳۹۸ھ/۳۰ ردسمبر ۱۹۷۷ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "فضائل درود شریف اور حکایات صالحین" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ رصفر المظفر ۱۳۹۸ھ، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے، نماز کے حوالے سے سبق آموز اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

مجلسِ رضا سرائے عالمگیر کا قیام

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

مجلسِ رضا

☆ ۵ رصفر المظفر / ۱۳۹۸ھ/ ۱۵ رجنوری ۱۹۷۸ء، بروز بدھ، ۴ بجے شام، جامع مسجد غوثیہ رضویہ (جی ٹی روڈ سرائے عالم گیر ضلع گجرات)۔

۱۔ صاحبزادہ صاحب
۲۔ قاضی محمد اشرف صاحب
۳۔ صوفی محمد صدیق صاحب نقشبندی
۴۔ مولانا غلام مرتضٰی ہزاروی (مہے کلاں)
۵۔ مولانا محمد اقبال صاحب، عید گاہ
۶۔ عبدالمجید صاحب آڑھتی
۷۔ مولانا غلام محی الدین صاحب
۸۔ حاجی محمد رفیق صاحب، چھپر
۹۔ حاجی محمد شبیر صاحب
۱۰۔ راجہ نثار احمد صاحب
۱۱۔ چوہدری محمد اشرف صاحب، مہے
۱۲۔ چوہدری محمد رشید صاحب، مہے
۱۳۔ راجہ مظہر اقبال صاحب
۱۴۔ چوہدری محمد بشیر صاحب
۱۵۔ عبدالحفیظ صاحب نزد سلطان ہکری
۱۶۔ صوفی نذیر احمد صاحب، ٹرنک والے
۱۷۔ ظفر اقبال نیازی صاحب
۱۸۔ الطاف حسین صوفی صاحب
۱۹۔ عزیز الرحمٰن صوفی صاحب
۲۰۔ محمد صفدر نجمی صاحب
۲۱۔ محمد نسیم نوشاہی صاحب

۲۲۔عبدالغفور سائیں صاحب

۲۳۔شبیر احمد بٹ صاحب

۲۴۔نعیم محمود مرزا صاحب

۲۵۔عبدالسلام سرہندی صاحب

۲۶۔چوہدری محمد اکرم، نزوال

۲۷۔فریدالدین کھوکھر صاحب

۲۸۔عبدالستار نیازی صاحب

۲۹۔ارشد محمود بٹ صاحب

۳۰۔وقار احمد بٹ صاحب

۳۱۔مولانا محمد رفیق صاحب

۳۲۔خاور محمود صاحب

☆مجلسِ رضا سرائے عالم گیر

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

۱۔صوفی محمد رفیق صاحب (۳ جون ۱۹۷۶ء)

۲۔صوفی محمد مبارک، ناظم (۳ جون ۱۹۷۶ء)

۳۔محمد صفدر نجمی خازن (۳ جون ۱۹۷۶ء)

﴿☆﴾ تشکیلِ نو۔ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۸ء

۱۔صدر۔ محمد نسیم نوشاہی صاحب

۲۔ناظم۔ راجہ نثار احمد صاحب

۳۔خازن۔ مولانا غلام محی الدین صاحب

﴿☆﴾ ۱۰/ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ/۲۰/ جنوری ۱۹۷۸ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے: ''مجدد اور اس کی ضرورت'' کے حوالے سے معروف حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲/ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ/۱۰/ فروری ۱۹۷۸ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے، سورۃ آلِ عمران کی آیتِ مبارکہ ۸۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷/ ربیع الآخر ۱۳۹۸ھ، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے، تعظیم رسول ﷺ کے مبارک عنوان سے سورۃ الحجرات کی آیتِ مبارکہ ۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین، پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸/ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ/۱۴/ اگست ۱۹۷۸ء، صوفی محمد رفیق خان، قاری مشتاق احمد، صوفی محمد اشرف، مولانا غلام محی الدین مستانہ صاحب کو تفسیر قرآن مجید کا درس ارشاد فرماتے ہوئے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کی تفسیر و توضیح کے متعلق درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

حج و زیارت حرمین شریفین

﴿☆﴾ انہی دنوں حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطورِ یادداشت قلمبند فرمائیں۔

سفرِ مبارک حرمین شریفین زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيْمًا کا مادۂ تاریخ

☆حمید و مجید خدا خیر سے لائے۔۔ لے جائے بار ہا وہاں ۱۹۷۸ء

فاروقِ اعظم	بفضل اللہ
۱۳۹۸ھ	۱۳۹۸ھ
لاج ضیاء سم و عرفان	محمود
۱۳۹۸ھ	۱۳۹۸ھ

۱۹۷۸ء

حج وزیارتِ حرمین شریفین

سفرِ حرمین شریفین زَادَھُمَا شَرْفًا وَّ تَعْظِیْمًا

☆۲۶ر ستمبر ۱۹۷۸ء، گھر سے کراچی کو روانگی بذریعہ ریل۔

☆۲ر اکتوبر ۱۹۷۸ء، جدہ کو روانگی بذریعہ ہوائی جہاز۔

☆۲ر اکتوبر رات ۱۹۷۸ء، مکہ معظمہ میں حاضری۔

☆۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۸ء (۹ ذی قعدہ) بروز بدھ وارد مدینہ طیبہ میں حاضری۔ بوقت ۲ بجے صبح (سحری)

☆۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۸ء (۲۰ ذی قعدہ) بوقتِ شام مدینہ منورہ واپسی مکہ معظمہ تک۔

☆۱۳ر نومبر / ۱۳ر ذی الحجہ مکہ سے جدہ روانگی۔

☆۱۴ر نومبر جدہ سے کراچی بذریعہ ہوائی جہاز، شام ۸ بجے،

☆۱۶ نومبر کراچی سے (واپسی) بذریعہ تیز رو۔

☆۱۷ر نومبر کھاریاں کینٹ پر آمد بوقت نمازِ جنازہ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَةِ الْعٰلَمِیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَبْوَابُ الْمُنَوَّرَۃِ مِنَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ زَادَہُ اللّٰہُ شَرْفًا

باب العمرہ (بڑا دروازہ)، باب بدر، باب الشبیکہ، (باب المدینہ المنورہ) باب ابوبکر صدیق، باب ہجرت، باب ام ہانی، باب ابراہیم، باب الوداع، باب ملک عبدالعزیز بن مسعود (بڑا دروازہ)، باب اجیاد، باب بلال، باب حنینی، باب اسماعیل، باب ......، باب وریہ، باب السلام، (بڑا دروازہ) باب مہدی (اوپر والی منزل کا دروازہ)، باب قرارۃ، باب فتح، باب الفاروق عمر، باب ندوہ، باب شامیہ، باب القدس، باب ابن زبیر، (اوپر والی منزل کا در بڑا دروازہ، اوپر کی منزل کا دروازہ۔

مسعیٰ کے ابواب مبارکہ

باب الصفا، باب دارالارقم، باب بنی ہاشم، (باب علی) باب العباس، باب النبی، باب السلام، باب بنی شیبہ، باب عمر بن عبدالعزیز، باب المدعیٰ (باب ذی طویٰ) باب المعلی (باب القادسیہ) باب المروہ، (باب قریش)

خطوط وحدانی میں ابواب حرم کے متصل ہیں اور دیگر ابواب بیرون حرم ہیں۔

تعمیر مکانات کا آغاز

﴿☆﴾ وسط جون ۱۹۷۹ء / وسط رجب المرجب، محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں شہر میں تعمیر مکانات کی ابتدا ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۱ر صفر المظفر ۱۴۰۰ھ / ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۹ء، ملک العلماء، علامہ محمد ظفر الدین بہاری کی تالیف کردہ کتاب "چودھویں صدی کے مجدد" پر تقدیم تحریر فرمائی۔ اور انہی دنوں اس کتاب پر حواشی لکھے اور حوالہ جات کی تخریج فرمائی۔

دخترِ نیک اختر کی ولادت باسعادت

﴿☆﴾ ۲۶ر مئی ۱۹۸۰ء / ۱۱ر رجب المرجب ۱۴۰۰ھ / ۱۳ر جیٹھ ۲۰۳۷ بکرمی، بروز سوموار، صبح ۹ بجے، حضرت کی دخترِ نیک اختر طاہرہ بی بی کی ولادت ہوئی۔

نقل مکانی

﴿☆﴾ ۲ر جولائی ۱۹۸۱ء / ۲۹ر شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ، بروز جمعرات، قبل شام، موضع چوہدو سے نقل مکانی کر کے محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں شہر میں نئے تعمیر شدہ مکان میں رہائش اختیار کی۔

فرزندانِ گرامی قاضی صاحب و قاری صاحب کی تعلیم کا آغاز

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

محمد سعید احمد و محمد حبیب احمد سلمھما الاحد۔ بروز ہفتہ، مورخہ ۲۵ رذی الحجہ ۱۴۰۱ھ/ ۲۴ راکتوبر ۱۹۸۱ء، قبل دوپہر، فی سبیل اللہ گھر سے روانہ ہوئے۔ اور بروز سوموار مورخہ ۲۶ راکتوبر ۱۹۸۱ء/ ۲۷ رذی الحجہ ۱۴۰۱ھ میر پور (آزاد کشمیر) درس میں استاذ محترم حافظ فیض عالم صاحب کے حضور بعد دوپہر حاضر ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِکَ نَسْتَعِیْنُ یَا اللہُ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ عَلَیْهِ التَّحِیَّةُ وَالثَّنَاء۔

فرزند ارجمند غازی صاحب کی ولادت باسعادت

﴿☆﴾ ۲۰ رشوال المکرم ۱۴۰۲ھ/ ۱۱ راگست ۱۹۸۲ء/ ۲۷ رساون ۲۰۳۹ بکرمی، بروز بدھ، بوقت چاشت ۱۰ بجے، حضرت کے فرزند ارجمند محمد مسعود احمد کی ولادت ہوئی۔

☆ محمد مسعود احمد کی ولادت پر حضرت کے برادر مکرم مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے چند تاریخی نام استخراج فرمائے۔

احمد مختار حق ۱۴۰۲ھ	مظہر انور ۱۴۰۲ھ	مظاہر رحیم ۱۴۰۲ھ	محمد ظہیر صادق ۱۴۰۲ھ
ظہیر النور ۱۴۰۲ھ		ظہیر الرحیم ۱۴۰۲ھ	ظہیر زفر ۱۴۰۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم منظور
۱۹۸۲ء

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، عزیزم محمد سعید احمد سلمہ الاحد نے قرآن مجید کا حفظ، یکم محرم ۱۴۰۵ھ/ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۴ء، بروز جمعرات مکمل کرلیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ۔

﴿☆﴾ ۲۷ ررمضان المبارک ۱۴۰۳ھ/ ۹ رجولائی ۱۹۸۳ء، اپنی تالیف کردہ کتاب "امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم" پر تقدیم تحریر فرمائی۔

والدِ مکرم حضرت میاں صاحب کا وصال

﴿☆﴾ ۱۰ رمحرم الحرام ۱۴۰۵ھ/ ۶ راکتوبر ۱۹۸۴ء، بروز ہفتہ، عین وقتِ شہادت سید الشہداء رضی اللہ عنہ وعنہم۔ دو بج کر پانچ منٹ پر بعد دوپہر، حضرت کے والد محترم حضرت میاں خواج دین صاحب نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کا وصال باکمال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

﴿☆﴾ ۱۷ ررمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/ ۷ رجون ۱۹۸۵ء، یوم البدر، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے مبارک اجتماع سے واقعہ بدر کے حوالے سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

راقم الحروف کی تعلیم کا آغاز

☆ محمد محمود احمد سلمہ الاحد ۵ رذی قعدہ ۱۴۰۵ھ/ جولائی ۱۹۸۵، بروز بدھ، علمِ دین وحفظِ قرآن مجید کی طلب میں گھر سے چلا اور میر پور استاذ قاری فیض عالم زید فیضہ کے پاس حاضر ہوا۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ عَالِمًا وَّحَافِظًا وَّخَادِمًا لِلدِّیْنِ الْحَنِیْفِ وَاجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِهٖ عَنْ هُمُوْمِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اٰمِیْن۔

عزیزم محمد محمود احمد سلمہ الاحد نے اواخر صفر ۱۴۰۷ھ کو قرآن مجید کا حفظ شروع کیا۔ درس سلطانیہ میر پور، آزاد کشمیر۔

﴿☆﴾ ۱۵ رشوال المکرم ۱۴۰۵ھ/ ۵ رجولائی ۱۹۸۵ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے بابرکت اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۵۹ اور سورۃ التوبہ کی

آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر وتوضیح کے متعلق ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/ ۱۲ جولائی ۱۹۸۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ/ ۲۳ اگست ۱۹۸۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حج مبارک'' کے پُرنور عنوان سے ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ/ ۳۰ اگست ۱۹۸۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق (حج رسول ﷺ، گزشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ/ ۶ ستمبر ۱۹۸۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی سیرت وکردار، فضائل ومناقب اور خدمات وحالات کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ/ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ ربیع النور ۱۴۰۶ھ/ ۲۲ نومبر ۱۹۸۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۶۰ کی روشنی میں ''میلادِ مصطفیٰ ﷺ'' کے عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء

دختر نیک اختر کی ولادت

﴿☆﴾ ۷ مئی ۱۹۸۶ء/ ۲۷ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ، بروز بدھ، بوقت اڑھائی بجے دن، حضرت کے ہاں سب سے چھوٹی بیٹی مسماۃ طیبہ بی بی کی ولادت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

﴿☆﴾ ۸ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ/ ۱۵ اگست ۱۹۸۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے جد الانبیاء حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک تذکرہ کے متعلق پُرمغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ/ ۱۷ اگست ۱۹۸۶ء، مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں شہر میں عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۲۴ کی تفسیر وتوضیح کے متعلق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ/ ۲۹ اگست ۱۹۸۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۱۸ کی تفسیر وتوضیح کے متعلق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

﴿☆﴾ ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ/ ۱۴ اگست ۱۹۸۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت وکردار، فضائل ومناقب اور خدمات وحالات کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰؍محرم الحرام ۱۴۰۸ھ/۴؍ستمبر ۱۹۸۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''حسینی کردار اور یزیدی کردار'' کے عنوان سے سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷؍شوال المکرم ۱۴۰۷ھ/۴؍جون ۱۹۸۷ء، حضرت کی سب سے بڑی دختر نیک اختر کا نکاح ہمراہ محمد طفیل گجرات ہوا۔

﴿☆﴾ ۴؍ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ/۳۱؍جولائی ۱۹۸۷ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۹۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳؍ربیع النور ۱۴۰۸ھ/۶؍نومبر ۱۹۸۷ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب کی آیات مبارکہ نمبر (۴۵،۴۶) کی تفسیر و توضیح کے متعلق ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷؍رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ/۱۵؍مئی ۱۹۸۷ء، بروز جمعۃ المبارک (یوم بدر) 'تذکرہ محدث اعظم پاکستان' پر عرض مولف کے عنوان سے ابتدائی کلمات تحریر فرمائے۔

۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء

﴿☆﴾ ۱۲؍رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ/ ۲۹؍اپریل ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی پہلی آیتِ کریمہ کی روشنی میں ''فتح مکہ'' کے عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰؍شوال المکرم ۱۴۰۸ھ، تذکرہ محدث اعظم پاکستان پر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ العالی نے تصدیق و توثیق کے عنوان سے اختتامی کلمات تحریر فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۴؍شوال المکرم ۱۴۰۸ھ/۳۰؍مئی ۱۹۸۸ء، تذکرہ محدث اعظم پاکستان پر علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے ابتدائی کلمات تحریر فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۴؍شوال المکرم ۱۴۰۸ھ/۹؍جون ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''قضا کی اقسام'' کے حوالے سے علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۶؍ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ/۱؍جولائی ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۷۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۶؍ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ/۱؍جولائی ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۷۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳؍ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ/۸؍جولائی ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۷۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳۰؍ذی قعدہ ۱۴۰۸ھ/۱۵؍جولائی ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر ۸۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷رذی الحجہ ۱۴۰۸ھ/۲۲رجولائی ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات نمبر ۱۰۳، ۱۰۵ کی روشنی میں ''مسائلِ قربانی'' کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰رذی الحجہ ۱۴۰۸ھ/۲۵رجولائی ۱۹۸۸ء، حسبِ معمول مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کماریاں شہر میں عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۷۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا اور نمازِ عید الاضحیٰ کی امامت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۴رذی الحجہ ۱۴۰۸ھ/۲۹رجولائی ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ کی روشنی میں حضور ﷺ کی رحمتِ عامہ کے حوالے سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱رذی الحجہ ۱۴۰۸ھ/۵راگست ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸رذی الحجہ ۱۴۰۸ھ/۱۲راگست ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بعنوان ''آدابِ زیارت فیض بشارت حضور سرکارِ دوجہاں ﷺ'' ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵رمحرم الحرام ۱۴۰۹ھ/۲۰راگست ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۵۴ اور سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۶۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲رمحرم الحرام ۱۴۰۹ھ/۲۶راگست ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے شہادتِ حضرت امام عالی مقام کے بارے میں سوز و آگہی سے معمور خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹رمحرم الحرام ۱۴۰۹ھ/۲رستمبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امام عالی مقام سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خصائص و کمالات کے حوالے سے اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶رمحرم الحرام ۱۴۰۹ھ/۹رستمبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الم نشرح کی آیت نمبر ۴ کی روشنی میں ''رفعتِ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ'' کے حوالے سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳رصفر المظفر ۱۴۰۹ھ/۱۶رستمبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۷۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل و مفصل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰رصفر المظفر ۱۴۰۹ھ/۲۳رستمبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان ''مقامِ نبوت و مقامِ رسالت'' فکر انگیز

تاریخی خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ ۱۷رصفر المظفر ۱۴۰۹ھ/ ۳۰رستمبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت سید ہجویر مخدوم امم داتا گنج قدس سرہٗ العزیز کی سیرت و کردار اور خدمات و حالات کے متعلق ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ ۲۴رصفر المظفر ۱۴۰۹ھ/ ۷راکتوبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کی سیرت و کردار اور علمی و تجدیدی کارناموں کے متعلق معلومات افزاء خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ یکم ربیع النور ۱۴۰۹ھ/ ۱۴راکتوبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۱۲۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ ۸ربیع النور ۱۴۰۹ھ/ ۲۱راکتوبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ یونس کی آیت نمبر ۵۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ ۱۵ربیع النور ۱۴۰۹ھ/ ۲۸راکتوبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان "سراپائے اقدس وانور" ایمان افروز اور محبت بھرا خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ ۲۲ربیع النور ۱۴۰۹ھ/ ۴رنومبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الم نشرح کی پہلی چند آیات کریمہ کی روشنی میں بعنوان "خصائص صفات واحوال مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء" ایمان افروز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ ۲۹ربیع النور ۱۴۰۹ھ/ ۱۱رنومبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل وجد آفریں خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ ۷ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ/ ۱۸رنومبر ۱۹۸۸ء، صوبائی اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں سرکاری فرائض کی سرانجام وہی کیلئے گوڑیالہ تشریف لے گئے۔ بایں وجہ جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب نہ فرما سکے۔
﴿☆﴾ ۱۴ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ/ ۲۵رنومبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۵۰ کی روشنی میں بعنوان "توحید اور ایمان" ایمان افروز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائی۔
☆ ۲۱ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ/ ۲ردسمبر ۱۹۸۸ء، اس جمعہ کو دربار گولڑہ شریف اور دربار موہڑہ شریف حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا غلام محی الدین، مولانا صوفی محمد اشرف، صوفی محمد رفیق خاں اور دیگر احباب ہمراہ تھے۔ جمعہ کی نماز موہڑہ شریف ادا ہوئی۔ نماز عصر موہڑہ شریف میں پڑھ کر واپسی ہوئی۔ نماز مغرب مری میں

جامعہ غوثیہ میں ادا کرنے کی سعادت ملی۔ رات کو واپسی ہوئی اور عشاء گھر آکر پڑھی، سفر بخیر و خوبی طے ہوا۔

﴿☆﴾ ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۹ھ/ ۹ دسمبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۹۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ/ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۸ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے آیۃ الکرسی کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۲ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ/ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۸ء، عزیزم محمد افتخار احمد سلمہ بن اعجاز احمد سوہدرہ کی شادی کی تاریخ مقرر کرنے جمعۃ المبارک کی صبح سوہدرہ سے ہوتا ہوا وزیرآباد حاضر ہوا۔ اس لئے مراجعت کتب نہ کرسکا۔ "اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" کے ضمن میں عبادت اور تعظیم پر جمعہ کے خطبہ میں گفتگو فرمائی۔

☆ ۱۵ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ/ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۸ء، حضور سیدی و مرشدی ذخری لیومی وغدی قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ حاضر ہوا۔ الحمد للہ حاضری پرلطف رہی۔

اسی سفر میں زوجہ مفتی محمد امین صاحب مرحومہ کی فاتحہ بھی پڑھی۔ جامعہ قادریہ رضویہ میں حاضر ہوا۔ مگر مفتی معین الدین صاحب اپنے لڑکے کی شادی کیلئے بمبئی گئے ہوئے تھے، اس لئے ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔

۲۸ دسمبر بعد عشاء حضور مرشدی قبلہ قدس سرہٗ کا سالانہ یوم وصال (بحساب تاریخ عیسوی) میں حاضری نصیب ہوئی۔

اسی رات سفر کرکے دربار حضور داتا قدس سرہ میں فجر کی نماز پڑھی، شام کو واپسی ہوئی۔

اسی سفر میں حضرت صاحبزادہ والا شان مدظلہ سے معلوم ہوا کہ "محدث اعظم پاکستان" طباعت کے لئے مکمل تیار ہے۔ اب چند دنوں میں ان شاء اللہ منظر عام پر آجائے گی۔

☆ ۱۹ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ/ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۸ء، یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اسْتَجِیْبُوا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ۔ الآیۃ پر ارتجالاً بیان کیا۔ مراجعت کتب نہ کرنے کا باعث یہ ہوا کہ گذشتہ دنوں کے سفر میں تھکا ہوا تھا۔

﴿☆﴾ ۲۶ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ/ ۶ رجنوری ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۲۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۴ رجمادی الاخریٰ ۱۴۰۹ھ/ ۱۳ رجنوری ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کی روشنی میں "فضائل و مسائل صلوٰۃ وسلام" کے حوالے سے ایمان افروز اور پُرمغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ رجمادی الاخریٰ ۱۴۰۹ھ/ ۲۰ رجنوری ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الذٰریٰت کی آیت نمبر ۵۶ کی روشنی میں انسانوں اور جنوں کے مقصد تخلیق کے متعلق شاندار

اصلاحی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸ر جمادی الاخری ۱۴۰۹ھ/ ۲۷ر جنوری ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیات نمبر ۸، ۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵ر جمادی الاخری ۱۴۰۹ھ/ ۳ر فروری ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ر رجب المرجب ۱۴۰۹ھ/ ۱۰ر فروری ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ر رجب المرجب ۱۴۰۹ھ/ ۱۷ر فروری ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیتِ کریمہ کی روشنی میں ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ر رجب المرجب ۱۴۰۹ھ/ ۲۴ر فروری ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ر رجب المرجب ۱۴۰۹ھ/ ۳ر مارچ ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

۲۹ر رجب المرجب ۱۴۰۹ھ/ ۱۰ر مارچ ۱۹۸۹ء، بروز بدھ، جمعرات، دربار، دُربار، گہربار حضور شیخ الحدیث قدس سرہٗ پر عرس مقدس کے موقع پر حاضری نصیب ہوئی۔

''تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان'' کی پہلی اشاعت عرسِ مقدس کے موقع پر ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ بِاِتْمَامِهٖ

۳۰ر رجب المرجب، بعد نمازِ عشاء، چاند رات شعبان ۱۴۰۹ھ کو عرسِ مقدس کی آخری نشست میں حضرت صاحبزادہ والا شان قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ نے تذکرہ کی تکمیل کی خوشی میں فقیر غفرلہ القدیر کو دستارِ عزت پہنائی اور مبلغ دس ہزار 10000 روپے کا چیک عطا فرمایا۔ آپ کی خوشی بے حد تھی، جس کا اظہار مشکل ہے۔ حضرات علماءِ کرام، تلامذہ، مریدین و دیگر حاضرینِ عرس نے تذکرہ کو پسند فرمایا۔ کلماتِ تحسین سے فقیر کو نوازا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ

﴿☆﴾ یکم شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ/ ۱۰ر مارچ ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ر شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ/ ۱۷ر مارچ ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الملک کی آیاتِ کریمہ (۱، ۲) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸رشعبان المعظم ۱۴۰۹ھ/۱۷ مارچ ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲رشعبان المعظم ۱۴۰۹ھ/۳۱ مارچ ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائی۔

سانحہ فاجعہ

۲۸رشعبان المعظم ۱۴۰۹ھ/۵،۶ اپریل ۱۹۸۹ء کی درمیانی رات اچانک خلاف معمول مرکزی ہلال کمیٹی کا اجلاس پشاور کی جامع مسجد مہابت خان میں زیر صدارت صدر مرکزی رویت ہلال کمیٹی مولوی غلام مصطفیٰ قاسمی دیوبندی منعقد ہوا۔ ریڈیو پر وقفہ وقفہ کے بعد اس اجلاس کے انعقاد اور چاند ہونے یا نہ ہونے کے فیصلہ کے لئے انتظار کے اعلان ہوتے رہے۔ رات گیارہ بجے کی خبروں میں اعلان ہوا کہ رویت ہلال کا کوئی اتفاقی فیصلہ نہ ہوسکا، اسی طرح یہ نشست صدر مرکزی کمیٹی کے اعلان کے بغیر ختم ہوگئی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکا کہ اجلاس کا انعقاد سرحدی علاقہ کے اس دباؤ کے تحت ہوا جس میں وہ عموماً ہر سال ایک دو روز قبل ہی رمضان شروع کر لیتے ہیں۔ مگر ۲۸ تاریخ کو چاند کا طلوع کرنا امر محال ہے۔ تاریخ معلومہ میں اس کی نظیر نہیں۔ اس طرح یہ اجلاس شاید بڑی گرما گرمی اور عظیم انتشار کا شکار ہوگیا۔ اجلاس کی کاروائی سے صاف ظاہر تھا کہ صبح روزہ کا فیصلہ نہیں ہوا تو پرسوں یعنی ہفتہ کو روزہ یقینی ہے۔ مگر صبح کی ریڈیو کی نشریات میں اعلان ہوا کہ رات کا اجلاس انتظامی نوعیت کا تھا، رویت ہلال کے لئے نہیں تھا۔ اور آج رات مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ جس میں کل کے لئے چاند ہونے یا نہ ہونے (رمضان کی ابتداء) کا فیصلہ کیا جائے گا۔ گویا اب ہفتہ کو روزہ ہونا یقینی نہ رہا۔ ہفتہ یا اتوار کو ہوسکتا ہے۔

شعار اسلام سے بدترین مذاق ہماری اسلام سے دوری کے باعث ہو رہا ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ ایک ہی روز رمضان شروع ہو۔ ایک ہی روز عید الفطر اور عید قربان ہو۔ حالانکہ یہ منشاء اسلام کے خلاف ہے، اگر یہ اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہوئے ممکن ہو تو ٹھیک، ورنہ شرعی اصولوں کے مطابق اسلامی تقریبات رویت ہلال یا شہادت پر موقوف ہیں، چاند دیکھو یا شہادت رویت مل جائے تو رمضان شروع کرو اور ختم کرو، ورنہ تیس کی گنتی پوری کرو۔ نام نہاد عوامی جمہوری دور میں ایسا ہونا بعید از قیاس نہیں۔ لیکن اس سے حکمرانوں کی اسلام دوستی کا پردہ چاک ہوتا صاف دکھائی دیتا ہے۔

فَإِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى. وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ النَّصِيْرُ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۲۹ رشعبان المعظم جمعہ کا دن گذرا، شام کو چاند رمضان المبارک کا نظر آیا اگرچہ مطلع ابر آلود تھا مگر تمام لوگوں نے چاند کو دیکھا، ہفتہ کو پہلا روزہ ہوا۔ اپریل کی آٹھ تاریخ ہے۔ فقیر قادری عفی عنہ۔

بعد کے اخبارات نے بعض اراکین کمیٹی (دو) کے اختلاف کی نوعیت واضح کردی۔

﴿☆﴾ ۲۹رشعبان المعظم ۱۴۰۹ھ/۷ اپریل ۱۹۸۹ء، جامع مسجد

حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۸۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷؍رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ/ ۱۴؍اپریل ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النحل کی آیات کریمہ (۸۹، ۹۰) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ/ ۲۱؍اپریل ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب کی آیات کریمہ (۴۰، ۴۱) اور سورۃ الرحمٰن کی آیتِ مبارکہ ۲۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱؍رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ/ ۲۸؍اپریل ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸؍رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ/ ۵؍مئی ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''رحمٰن، قرآن، فیضان'' کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم شوال المکرم ۱۴۰۹ھ/ ۷؍مئی ۱۹۸۹ء بروز اتوار، حسبِ معمول مرکزی عیدگاہ کماریاں شہر میں عید الفطر کے مبارک اجتماع سے اصلاحی خطاب فرمایا اور نماز عید الفطر کی امامت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۶؍شوال المکرم ۱۴۰۹ھ/ ۱۲؍مئی ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ القمر کی آیت نمبر ۱ کی روشنی میں معجزہ انشقاقِ قمر کے حوالے سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳؍شوال المکرم ۱۴۰۹ھ/ ۱۹؍مئی ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''حضور ﷺ کیلئے اطاعتِ جمادات'' کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۶؍شوال المکرم ۱۴۰۹ھ/ ۲۲؍مئی ۱۹۸۹ء، جامع مسجد عیدگاہ جی ٹی روڈ گجرات میں منعقدہ ایک جلسہ میں تشریف لے گئے۔ رات دو بجے گھر واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲۰؍شوال المکرم ۱۴۰۹ھ/ ۲۶؍مئی ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۳۱ اور سورۃ النحل کی آیت نمبر ۸۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں قلمبند فرمائیں۔

☆ آج صبح پنجاب ٹیچرز یونین کے ضلعی انتخاب کے لئے سکول میں پولنگ اسٹیشن پر گیا، چوہدری بشیر احمد سرائے عالمگیر اور ان کے معاونین کے حق میں ووٹ ڈالا، مولا کریم انہیں کامیاب فرمائے اور پہلے سے زیادہ اور مفید کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بس تحریر پنچ چوہدری بشیر احمد اور ان کے رفقاء اس انتخاب میں واضح کامیابی حاصل کر گئے۔

☆ ۱۹؍مئی ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک، چک سکندر کے ہمیں مرزائیوں

نے جناب محمد امیر صاحب خطیب جامع مسجد الفتح چک سکندر کے ہاتھ پر توبہ کر کے اسلام قبول کیا، مولا کریم ان کو دینِ حق پر استقامت نصیب فرمائے، اور میاں صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے، آج جمعہ کے موقع پر اس خبر مسرت اثر کا اعلان ہوا۔

﴿☆﴾ ۲۷ رشوال المکرم ۱۴۰۹ھ/۲ رجون ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''حضور ﷺ کے حوالہ سے قرآن مجید کی قسمیں'' کے عنوان سے ایمان افروز اور محبت آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۴ رذی قعدہ ۱۴۰۹ھ/۹ رجون ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۴ کی روشنی میں ''آدابِ زیارتِ مصطفیٰ ﷺ'' کے پُر نور عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ رذی قعدہ ۱۴۰۹ھ/۱۶ رجون ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النور کی آیت نمبر ۶۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸ رذی قعدہ ۱۴۰۹ھ/۲۳ رجون ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۴۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ عرس خواجہ غلام سرور جان سرہندی مجددی باؤلی شریف قبل جمعہ حاضری ہوئی، ختم شریف اور دعا میں شرکت کے بعد قبل جمعہ اجازت مرحمت ہوئی۔

☆ دو یوم قبل ۱۶ رذی قعدہ ۱۴۰۹ھ جناب محمد سعید نوری اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ بمبئی سے کھاریاں ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ دوپہر کا کھانا اور نمازِ ظہر و عصر باجماعت پڑھ کر رخصت ہوئے۔ ان کے الوداع کے موقعہ پر دعوتِ اسلامی کھاریاں کے احباب اور دیگر احباب نے شرکت فرما کر مہمانوں کو باوقار الوداع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

﴿☆﴾ ۲۵ رذی قعدہ ۱۴۰۹ھ/۳۰ رجون ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۵۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خطاب فرمایا۔ بعد جمعہ گھر واپسی یہ تحریر اپنی ذاتی ڈائری پر قلمبند فرمائی۔

چونکہ گذشتہ روز جمعرات سے درد قولنج میں مبتلا تھا۔ اس لئے جمعہ کو زیادہ کتابوں تک رسائی نہ ہو سکی۔ خطبہ جمعہ میں حضور دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم ﷺ کے علمِ رفیع اور خزائن شریفہ کے چند واقعات بیان کئے۔

درد کی شدت دورانِ خطبہ رہی، الحمد للہ آج تیسرے روز شدت کم ہوئی (اتوار)، ہنوز علاج جاری ہے۔ مولا کریم ہی شفاء دینے والا ہے۔

﴿☆﴾ ۲ رذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/۶ رجولائی ۱۹۸۹ء، بروز جمعرات، جناب محمد اعظم شاکر صاحب (پھلروان نزد پل بھمبر) کے والد صاحب مرحوم کے سالانہ ختم شریف کی تقریب میں شمولیت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۳ رذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/۷ رجولائی ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الکوثر کی دوسری آیتِ کریمہ کی روشنی میں ''قربانی کے مسائل و فضائل'' کے عنوان سے خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۳،۴ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ کی درمیانی رات ۷ جولائی بعد نماز عشاء مسلکی دار العلوم میں مولانا محمد اختر رضا خان بریلوی تشریف فرما ہوئے۔ ساڑھے بارہ بجے آپ کا خطاب ہوا۔ ایک گھنٹہ بھر آپ نے عظمتِ مصطفی ﷺ کا چرچا بلند فرمایا۔ بہت سے احباب کھاریاں سے بذریعہ بس اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ بس کا انتظام حافظ محمد اصغر صاحب مدرس عیدگاہ نے کیا تھا۔ صبح کی نماز کھاریاں آکر ادا کی۔

☆ ۵ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/ ۹ جولائی ۱۹۸۹ء، بروز اتوار، موضع چک سکندر نمبر 30 متعدد مرزائیوں کے قبولِ اسلام کی خوشی میں جلسہ تشکر منعقد ہو رہا ہے۔ آج اس میں شرکت کی سعادت حاصل کروں گا ان شاء اللہ العزیز۔

۱۹ آدمیوں نے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ چار اور بعد میں دو اور مشرف باسلام ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ

﴿☆﴾ ۹ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/ ۱۳ جولائی ۱۹۸۹ء، جامع مسجد ضیاء الاسلام کھاریاں شہر میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے متعلق معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/ ۱۴ جولائی ۱۹۸۹ء، بروز جمعۃ المبارک، پونے نو بجے، حسبِ معمول مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں شہر میں عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع سے "فلسفہ قربانی" کے عنوان سے خطاب فرمایا اور نماز عید پڑھائی۔

☆ اسی روز جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "فلسفہ قربانی" کے عنوان سے جامع و پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/ ۱۶ جولائی ۱۹۸۹ء، موضع چک سکندر نمبر 30 میں نابکار نا ہنجار مرزائیوں کے ہاتھوں ایک شخص مسمّی احمد خان شہید ہو گیا اور ایک کے گلے میں گولی ماری گئی اور وہ زخمی ہو گیا اور ہسپتال میں داخل ہوا۔ مسلمانوں کے املاک کو نقصان پہنچانے کے لئے مرزائیوں نے آگ لگا دی۔ یہ اشتعال انگیزی بلا وجہ اور خلاف دین و ملک سے غداری کا اظہار تھا۔ اس سانحہ کی خبر سن کر ملحقہ دیہات کے لوگ (مسلمان) جمع ہو گئے اور اپنے دفاع میں مصروف ہو گئے۔ جس سے ان کے املاک کا کافی نقصان ہوا۔ چند مرزائی مرد اور عورتیں کیفر کردار تک پہنچ گئے۔ موضع میں قیامتِ صغریٰ کا منظر بپا ہو گیا۔ دوسرے روز شہید کی نماز جنازہ میں ضلع بھر کے سنی علماء و مشائخ نے شرکت فرمائی۔ اور واقعہ کے بعد والی رات میں ضلع بھر کے سنی علماء و مشائخ کا جم غفیر عیدگاہ کھاریاں میں جمع ہوا۔ عامۃ الناس کی کثیر تعداد کی موجودگی میں ایکشن کمیٹی برائے سانحہ موضع مذکور قائم کی گئی۔

ایکشن کمیٹی کے صدر پیر محمد افضل قادری منتخب ہوئے۔ جنازہ کے موقع پر اعلان ہوا کہ مرحوم کا ختم قل اور تحفظِ ختم نبوت کانفرنس ۲۰ جولائی کو موضع مذکور میں ہو گی۔ سید منیر حسین شاہ جنڈانوالہ، رات کے اجلاس میں صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی سرائے عالمگیر، مولانا مفتی محمد علیم الدین، مولانا غلام ربانی چشتی لالہ موسیٰ، مولانا پیر محمد افضل قادری مراڑیاں، مولانا سید ریاض حسین شاہ راولپنڈی سے

شریک ہوئے۔

☆ ۱۸ رجولائی عشاء کے بعد عیدگاہ کھاریاں میں ایک اور میٹنگ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ختم قل اور کانفرنس کے انتظامات کیلئے لائحہ عمل مرتب ہوا۔

☆ ۱۸ رجولائی کو مولانا غلام ربانی چشتی لالہ موسےٰ، مولانا مفتی محمد علیم الدین اور فقیر احباب کے ہمراہ موضع مذکور میں پہنچے۔ کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا اور مقامی مسائل کے لئے اے سی کھاریاں سے مذاکرات کئے۔

☆ ۱۷ رذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/ ۲۱ رجولائی ۱۹۸۹ء، چک سکندر نمبر 30 میں فتنہ قادیانیت کے پسِ منظر میں ختم نبوت اور مرزا قادیانی کی حیثیت کے بارے میں خطبہ جمعہ میں عامۃ الناس کو آگاہ کیا گیا۔ مسیلمہ کذاب کے حوالے سے جھوٹی نبوت کے دعویٰ کو بیان کیا گیا۔ جمعہ کے بعد معلوم ہوا کہ کھاریاں شہر کے اکثر خطیب حضرات نے فتنہ قادیانیت کے بارے میں بیان کیا۔ رائے عامہ اس فتنہ کے خلاف خوب عروج پر ہے..................

☆ ۲۲ رذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/ ۲۵ رجولائی ۱۹۸۹ء، بروز منگل، مولانا محمد حنیف، خطیب عیدگاہ ڈنگہ کی معیت میں صاحبزادگان ککسی سید مظہر قیوم، سید محمد عرفان، سید محمد محفوظ سے ککسی میں ملاقات کی، اور صاحبزادگان مراڑیاں پیر محمد افضل اور مفتی محمد اشرف سے ملاقات کی مراڑیاں میں مفتی صاحب راولپنڈی گئے ہوئے تھے، اس لئے صرف پیر محمد افضل سے ہی ملاقات ہوئی۔ ان ملاقاتوں کا مقصد یہ تھا کہ دونوں خاندانوں میں موجود رنجش کو دور کیا جا سکے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دونوں طرف سے مثبت رویہ کا اظہار ہوا۔

☆ ۲۳ رذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/ ۲۷ رجولائی ۱۹۸۹ء، بروز جمعرات، کو فریقین ڈنگہ مولانا محمد حنیف کی دعوت میں تشریف لائے۔ فقیر کے ہمراہ حافظ محمد اصغر تھے۔ مختصری گفتگو کے بعد فریقین نے اپنے سابقہ اختلافات کو یکسر بھلا دینے اور آئندہ محبت اور پیار اور اتفاق سے رہنے کا عہد کیا۔ دعائے خیر ہوئی۔ بعد مغرب کھانے سے فارغ ہو کر فقیر غفرلہ القدیر کی واپسی ہوئی اور وہ حضرات بھی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ اس اتفاق کی کوشش میں چک سکندر کے فتنہ قادیانیت نے محرک کا کام دیا۔

مولا کریم سے دعا ہے کہ تمام علماءِ اہلسنت اور عوام اہلسنت میں اتفاق و محبت پیدا فرمائے۔

☆ ۲۴ رذی الحجہ ۱۴۰۹ھ/ ۲۸ رجولائی ۱۹۸۹ء، مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا. چونکہ ایکشن کمیٹی کی ہدایت کے مطابق آج کا جمعہ فتنہ مرزائیت کے خلاف یوم احتجاج کے طور پر (ضلع بھر میں) منایا جا رہا ہے۔ اس لئے آج کے جمعہ میں بھی فتنہ مرزائیت کے بارے میں گفتگو ہوگی۔

﴿☆﴾ یکم محرم الحرام ۱۴۱۰ھ/ ۳ راگست ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حافظ عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ رمحرم الحرام ۱۴۱۰ھ/ ۱۱ راگست ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حافظ عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۵۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ (تقریباً) ۱۲ رمحرم الحرام ۱۴۱۰ھ/ حضرت نے اپنے والد

ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے سالانہ ختم شریف کا انعقاد کیا۔ کثیر احباب تشریف لائے۔ دعائے خیر کے بعد ماحضر پیش کیا گیا۔

﴿☆﴾ ۱۵؍ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ / ۱۸؍ اگست ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (گزشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۲؍ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ / ۲۲؍ اگست ۱۹۸۹ء، بعد نمازِ عشاء، عیدگاہ کھاریاں میں عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت کانفرنس نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوئی۔ احمد خان شہید چک سکندر نمبر 20 کا ختمِ چہلم کا موقعہ تھا۔ فتنہ قادنیت اور حضور ختمی المرتبت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پاک میں علماءِ کرام اور مشائخِ عظام کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں دور دراز علاقوں کے قافلے جوق در جوق شامل ہوئے۔ عیدگاہ کا صحن اور چھت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سڑک تک بلکہ چوک اڈا تک بے شمار ہجوم تھا۔ کھاریاں کی تاریخ میں مثالی اجتماع تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ۔

جمعرات دن کو جناب سید نور محمد قادری تشریف لائے۔ رات قیام یہیں رہا۔ صبح جمعہ کو روانگی ہوئی۔ ان کی روانگی کے بعد جناب اسد نظامی خلافِ توقع تشریف لائے۔ جمعہ کا روز تھا۔ کئی سالوں بعد ان سے ملاقات ہوئی۔ وہ گزشتہ دنوں حکومتِ عراق کی دعوت پر عراق کی سیر پر تشریف لے گئے تھے۔ جناب اسد نظامی نے عراق کی سیر کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آستانہ عالیہ قدسیہ قادریہ بغداد شریف کے زیب آستانہ نقیب الاشرف حضرت سید احمد مدظلہ العالی کے ذاتی کتب خانہ میں بے شمار قلمی کتابیں ہیں ان میں "مسند عبدالرزاق" بھی ہے۔ مسند کی جلد دوم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور ہونے کے بارے میں مشہور حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ موجود ہے۔ ان متعلقہ صفحات کا عکس انہوں نے حاصل کر لیا ہے۔ نیز بتایا کہ موجودہ مطبوعہ مسند میں سے ناشر نے وہ حدیث خارج کر کے اپنی خبثِ باطنی کا ثبوت دیا ہے۔ اسد نظامی نے وعدہ فرمایا کہ وہ ان صفحات کا عکس مہیا فرمائیں گے۔

﴿☆﴾ ۲۲؍ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ / ۲۵؍ اگست ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ کی تفسیر و توضیح کے متعلق خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹؍ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ / یکم ستمبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (گزشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز اور روح آفریں خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶؍ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ / ۸؍ ستمبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۂ طٰہٰ کی آیاتِ مبارکہ (۷ اور مابعد) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۱۳؍ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ / ۱۵؍ ستمبر ۱۹۸۹ء، حضرت قاری محمد فیروز علی قادری نقشبندی والد ماجد حضرت مولانا صاحبزادہ غلام محی الدین

کا عرس رسول ہیڈ پر ہو رہا ہے۔ اس عرس میں شمولیت کی وجہ سے کھاریاں میں جمعہ کا خطاب نہ ہو سکے گا۔

☆ حضرت مولانا میاں الحاج غلام مرتضٰی نقشبندی جنڈانوالہ کا وصال ۹ ستمبر ۱۹۸۹ء/ ۷ صفر ۱۴۱۰ھ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم والد ماجد حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخلصین میں تھے۔ حضرت والد ماجد، حضرت مولوی فضل الدین (ٹمی)، چوہدو، حضرت میاں غلام رسول بیگہ، چوہدری حاجی اللہ دتہ ملک پور، اور میاں غلام مرتضٰی جنڈانوالہ میں نہایت گہرے روحانی روابط تھے۔ امور شریعت کے رواج اور امور بدعیہ کے دفاع میں ان حضرات کی مساعی لائق صد تحسین ہیں۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ.

☆ میاں غلام مرتضٰی جنڈانوالہ کے بڑے لڑکے ڈاکٹر محمد شفیع نے ۲۲ ربیع النور ۱۴۱۰ھ/ ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء انتقال کیا۔ فقیر کو نماز جنازہ پڑھانے کا موقعہ ملا۔

☆ عزیز غلام غوث داماد حضرت حاجی جمال دین میر پوری حال چوہدو کا انتقال بروز جمعرات، ۱۹ صفر ۱۴۱۰ھ، ۹ بجے قبل دوپہر ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. جنازہ قبل جمعہ ساڑھے گیارہ بجے ہوا۔

☆ جناب سائیں اللہ دین کھاریاں والے مرید حضرت خواجہ موہڑوی کا انتقال ۲۰ صفر ۱۴۱۰ھ کو ہوا اور جمعہ کے بعد تین بجے جنازہ ہوا۔ دونوں جنازے فقیر کو پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ ۲۰ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ/ ۲۲ ستمبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سلوک کی منازل، عروج وزوال کا بیان اور اس کی چند مثالیں" کے پُر نور عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۶ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ/ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء، بعد نماز عصر ایکشن کمیٹی کے اجلاس میں تاجدار ختم نبوت کانفرنس کے اخراجات کا جائزہ لینے کے لئے اجلاس میں شرکت کی۔ یہ اجلاس عیدگاہ کھاریاں میں منعقد ہوا، بعد نماز مغرب ختم نبوت کے تبلیغی و تربیتی بارہ روزہ/ پندرہ روزہ کورس کے اجلاس میں شرکت کی۔ ان کلاسز میں مولانا غلام سرور قادری لاہور، مولانا مفتی محمد اشرف قادری مراڑیاں، مولانا سید ریاض حسین راولپنڈی، مفتی محمد علیم الدین، مولانا حنیف ڈنگہ اور فقیر نے شرکت کی اور مقالہ جات پڑھے۔ الحمد للہ یہ منفرد نوعیت کا حامل کورس بحسن وخیر یت انجام پذیر ہوا۔

۱۶ جولائی واقعہ چک سکندر سے لے کر آج تک مسلسل تحریکی اور علمی کام کیا گیا، ضعف وعلالت نے نڈھال کر رکھا ہے۔ مولا کریم صحت وقوت عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ ﷺ.

﴿☆﴾ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ/ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "امام احمد رضا قدس سرہ کی سیرت اور چند تجدیدی کارنامے" کے عنوان سے پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۴ ربیع النور ۱۴۱۰ھ/ ۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بوجہ علالت خطاب نہ فرما سکے، بعد از جمعہ بطور

یادداشت اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر قلمبند فرمائی۔
بروز بدھ سے درد قولنج سے شدید کمزوری لاحق تھی۔ اس لئے جمعہ کا بیان عزیزی الولد حافظ سعید احمد نے کیا۔ فقیر صرف چند منٹ کیلئے منبر شریف پر آیا۔
﴿☆﴾ ۱۱ ربیع النور ۱۴۱۰ھ/ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "میلادِ مصطفیٰ ﷺ" کے حوالے سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔
☆ ۱۶ ربیع النور ۱۴۱۰ھ/ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء، جگر گوشہ صدر الشریعہ علامہ عبد المصطفیٰ الازہری کا سانگلہ ہل میں انتقال ہوا۔ آپ کی میت کو فیصل آباد لے جایا گیا۔ وہاں سنی رضوی مسجد میں مولانا غلام رسول رضوی نے نماز جنازہ ادا فرمائی، بعد میں میت کو کراچی لے جایا گیا اور دار العلوم امجدیہ کے بانی اور شیخ الحدیث کو دار العلوم کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
☆ چند روز قبل (۱۲ ربیع النور ۱۴۱۰ھ/ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء) حضرت مولانا حافظ احسان الحق رضوی فیصل آباد کے انتقال کی خبر اخبارات کے ذریعہ سنی گئی۔ حضرت حافظ محمد احسان الحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی مسجد بغدادی کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔
ان جانکاہ حادثات نے دنیائے سنیت کے دو عظیم فضلاء کو ہمارے اندر سے جدا کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.
﴿☆﴾ ۱۸ ربیع النور ۱۴۱۰ھ/ ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع نے "میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور تعاملِ امتِ مرحومہ" کے پُر نور عنوان سے تاریخی حوالے سے ایمان افروز اور معلومات افزا خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔
☆ ۲۳ ربیع النور ۱۴۱۰ھ/ ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء، بروز بدھ شام، والدہ ماجدہ کو سوہدرہ میں سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے کولہے پر چوٹ آئی اور جوڑ اتر گیا، جمعرات کو فقیر وہاں حاضر ہوا، اسی روز والدہ ماجدہ کو لے کر گھر آیا۔ گھر آنے سے پہلے جہلم رشید احمد کانٹے والے سے جوڑ چڑھوایا۔ رات کو واپسی ہوئی۔ اس سفر میں والدہ ماجدہ کو لے کر آنے کے لئے عزیزم محمد اعجاز نے گاڑی کا انتظام کر کے دیا۔
☆ چند روز قبل ۱۵ اکتوبر کو ہمشیرہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے پوتا عطا فرمایا۔ عزیزم افتخار احمد سلمہ کا یہ پہلا بچہ ہے۔ بچہ کی پیدائش ہسپتال میں ہوئی۔ والدہ ماجدہ اس کے لئے سوہدرہ گئی ہوئی تھیں۔ دعا ہے کہ مولا کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل والدہ ماجدہ کو جلد از جلد صحت وقوت عطا فرمائے۔ آمین۔
☆ والدہ ماجدہ کو لہے کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے ۲۹۔۱۰۔۱۹۸۹ بروز اتوار بعد عصر سی ایم ایچ میں داخل کروایا۔ کرنل غلام مرتضیٰ علاج کر رہا ہے۔
اَللّٰھُمَّ یَاشَافِیْ اِشْفِھَا شِفَاءً کَامِلًا عَاجِلًا.
☆ والدہ ماجدہ مدظلہ کے کولہے کی ہڈی کو اپریشن کے ذریعے جوڑنے کی خدمت ۳۰۔۱۰۔۱۹۸۹ بروز پیر کرنل غلام مرتضیٰ نے ادا کی۔ ۳۱۔۱۰۔۱۹۸۹ بروز منگل سہ پہر کو سی ایم ایچ کھاریاں سے فراغت کے بعد گھر لایا گیا۔ دوبارہ ۱۱۔۱۱۔۱۹۸۹ بروز ہفتہ، کو ٹی

کھلوانے کے لئے جاتا ہے۔ مولا کریم جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

☆ والدہ صاحبہ کی اس تکلیف اور ان کے علاج میں سب سے زیادہ خدمت ظفر اقبال، جہلم نے کی۔ عملی خدمت کے علاوہ مالی اعانت بھی انہوں نے کی۔ اس وقت فقیر خانہ میں اس معالجہ کے لئے بظاہر کوئی سامان نہ تھا۔ اندازاً ان کے اخراجات دس ہزار + تین ہزار = تیرہ ہزار ہوئے۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ شجرہ نسب جیلانی

سید ابو نصر محمد رضی اللہ عنہ
سید سیف الدین یحییٰ حموی رضی اللہ عنہ
سید شمس الدین الجیلانی رضی اللہ عنہ
سید علاء الدین علی رضی اللہ عنہ
سید بدر الدین حسن رضی اللہ عنہ
سید ابو العباس احمد رضی اللہ عنہ
سید عبد الغفور حسن الجیلانی رضی اللہ عنہ

☆ نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

مقاصد جن کے حصول کا ارادہ ہے۔

تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس کی تکمیل
تذکرہ حضرت مفتی اعظم بریلوی قدس سرہٗ
عقیدہ ختم نبوتؐ اور تحذیر الناس کا پس منظر
گاندھی سے اندرا گاندھی تک
حضرت قاضی فتح اللہ صدیقی۔ تقدیم
آئینہ قیامت۔ مولانا حسن رضا، حواشی و ترجمہ اشعار
امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم، کے انگریزی ایڈیشن کے لئے اضافات

☆ وصال پُر ملال حضرت سید پیر غلام محی الدین قادری اندرابی قدس سرہٗ کھیالی گوجرانوالہ/ بھروکے درکاں نزد کامونکے۔

۱۷ر صفر المظفر ۱۴۰۹ھ، بروز جمعۃ المبارک

سید فراز الدین اندرابی قادری سہروردی سجادہ نشین موضع کاپرن (مقبوضہ کشمیر) والد حضرت سید غلام محی الدین اندرابی قادری کا وصال ۲ر صفر المظفر ۱۳۶۶ھ/ ۲۸ر دسمبر ۱۹۴۶ء ہوا۔

(الفقیہ ۷/ ۱۸ جنوری ۱۹۴۸ء)

☆ قدوۃ الاولیاء العارفین زبدۃ العلماء الراسخین سیدنا ومولانا حضرت الحاج ابو الفضل محمد سردار احمد قدس سرہ کے بارے میں حضرت مولانا محمد عبد الرشید رضوی جھنگوی فاضل بریلوی نزیل کھاریاں کی چند یادیں۔

☆ ۲۰ر ربیع النور ۱۴۰۹ھ/ ۲ر نومبر ۱۹۸۷ء بروز بدھ،

ایک بد مذہب مسلسل تین برس آپ کو مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی عادت کا مشاہدہ کرتا رہا۔ اس نے اس عرصہ میں ایک مرتبہ بھی نہ دیکھا کہ آپ نے بھولے سے بھی بایاں پاؤں مسجد میں رکھا یا دایاں پاؤں باہر رکھا، اس عرصہ میں بارہا ایسا بھی ہوا کہ آپ گفتگو فرماتے ہوئے مسجد تک آئے اور مسئلہ بیان فرماتے ہوئے مسجد سے باہر آئے، ہمیشہ سنت کے مطابق داخل ہوتے اور باہر نکلتے، اس مسلسل عادت کو دیکھ کر وہ بد مذہب اپنی بدعقیدگی سے تائب ہوا اور اس نے یقین کر لیا کہ آپ کی عادت سنت کے عین

مطابق ہے۔

☆ایک مرتبہ حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب ایک استفتاء کا جواب لکھ کر لائے کہ آپ کو سنا کر تصدیق کرالیں، آپ نے استفتاء کی عبارت سن کر اس کا جواب املاء کرادیا، حضرت مفتی صاحب جو جواب لکھ کر لائے تھے اسے سماعت نہ فرمایا، بعد میں معلوم ہوا کہ آپ نے اپنی فراست سے معلوم کرلیا کہ وہ جواب جو مفتی صاحب لکھ کر لائے تھے درست نہ تھا۔

☆یہی مفتی صاحب اس وقت جو قمیص پہنے ہوئے تھے وہ معروف قمیص تھی انگریزی وضع کی، یعنی کالر اور بازؤں پر کف لگے ہوئے تھے، آپ نے حضرت مفتی صاحب سے فرمایا، مولانا! ایسی قمیص کا پہننا اگرچہ جائز تو ہے، مگر سنت کے مطابق نہیں۔ آپ جب ممبر پر جلوہ افروز ہوں گے اور یہی قمیص پہنے ہوئے ہوں گے، کوئی شخص آپ سے اگر یہ پوچھ لے کہ قمیص میں سنت کا کیا طریقہ ہے۔ یہ کالر یہ کف کیا سنت ہیں؟؟ آپ کیا جواب دیں گے؟ یقیناً اس وقت آپ صحیح مسئلہ بتائیں گے۔ اس وقت دیکھنے والا کیا تصور لے گا آپ کا بیان اور آپ کا عمل یکساں نہ ہوگا۔"

اس پر مفتی صاحب نے ایسی قمیص پہننی ترک کردی۔

﴿☆﴾ ۲۵ ربیع النور ۱۴۱۰ھ/ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان "اجتماع کمالات" ایمان افروز اور سبق آفریں خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ/ ۳ نومبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان "خصائص جسمِ مصطفیٰ ﷺ" محبت بھرا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ/ ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضور غوث الاغوث، قطب الاقطاب، فرد الافراد، سید الاسیاد، سید عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کے حوالہ سے اولیاء کاملین کے مبارک تذکرہ کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ/ ۱۷ نومبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۸ کی روشنی میں فضائل تعمیر و آباد کاری مسجد کے حوالے سے سبق آموز خطاب فرمایا۔

☆اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

جمعہ کو مدنی مسجد میں قائل دیوبندی علماء ضیاء اللہ بخاری گجراتی اور اس کے حواریوں نے طوفان بدتمیزی برپا کیا۔ خلاف قانون دیئے جانے والا ان کا جلسہ اور اس کی بے جا حمایت میں ان کا جلوس اور بعد جمعہ جلسہ اسلامیان شہر کیلئے باعث اضطراب بنا۔ شہر کی مختلف مساجد سے لوگ جمع ہوئے۔ شہر میں جلوس کا منظر قابل دید تھا، عصر اور مغرب کی نمازیں بازار میں ادا کی گئیں۔ جلوس کے شرکاء مدنی مسجد میں داخل ہو کر غاصبوں کو مسجد سے نکالنا چاہتے تھے، علماء نے وہاں جانے سے روکا۔ اس ضمن میں پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ رات گئے دیوبندی خائب و خاسر مسجد چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ دوسرے روز رات کی تاریکی میں انہی غنڈوں نے جامع مسجد عالمگیری میں قاضی امیر حسین کے حجرہ پر فائرنگ کی، مکان کے

بیرونی دروازے کو آگ لگادی۔ شہر میں اضطراب پھیل گیا۔ اگلے روز شہر میں بھرپور ہڑتال ہوئی، جلوس نکلا، انتظامیہ نے مطالبات سنے اور مذاکرات کے بعد مزید احتجاج روک دیا گیا۔ خدا کرے شہر کا امن بحال ہو۔

﴿☆﴾ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ/ ۲۴ رنومبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (آدابِ مسجد، گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پہ یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ/ ۲۸ رنومبر ۱۹۸۹ء، بروز بدھ، بابری مسجد کی حفاظت اور حافظ محمد افضل ورک شہید (اے، ٹی، آئی) گوجرانوالہ کی شہادت اور قاتلوں کی گرفتاری کیلئے پیر محمد افضل قادری گجرات نے جلوس نکالا۔ نجدی وہابی ضیاء اللہ اور اس کے کرایہ کے غنڈوں نے اس جلوس پر آتشیں اسلحہ سے فائرنگ کی، جس سے دو درجن کے قریب لوگ زخمی ہوئے، انتظامیہ نے غیر جانبداری کا مظاہرہ کیا اور حد کردی کہ مظلوم شرکاءِ جلوس پر مقدمات قائم کر کے گرفتار کیا۔ گرفتار ہونے والوں میں پیر محمد افضل قادری، مولانا غلام ربانی چشتی، محترم محمد اعظم شاکر اور دیگر علماء تھے۔

جمعرات کو گجرات میں اس صریح ظلم کے خلاف جلسہ ہوا۔ اور رات کو کھاریاں میں ہنگامی اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ کل جمعہ کھاریاں شہر میں اجتماعی حیثیت سے عیدگاہ میں ادا کیا جائے۔

مولا کریم ظالموں کو اپنے انجام تک پہنچائے اور علمائے حق کی حفاظت فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ/ ۱ ردسمبر ۱۹۸۹ء، کھاریاں شہر میں اجتماعی طور پر مرکزی عیدگاہ میں نمازِ جمعۃ المبارک ادا کی گئی۔ علماءِ اہلِ سنت کی بے جا گرفتاری پر اظہارِ غم وغصہ کیا گیا۔ حضرت نے بھی نمازِ جمعہ یہیں ادا فرمائی۔

﴿☆﴾ ۸ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ/ ۸ ردسمبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کے جلوے" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفریں خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت چند یہ تحریریں زیبِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۴ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ/ ۱۴ ردسمبر ۱۹۸۹ء، بروز جمعرات، مولانا پیر محمد افضل قادری مدظلہ کی ضمانت منظور ہوئی، اس طرح ان کی رہائی عمل میں آئی، مولا کریم علمائے اہلسنت کی حفاظت وحمایت فرمائے۔

☆ محترم محمد ظہور الدین خان، لاہور، رات کو غریب خانہ پر تشریف لائے۔ جمعہ صبح ان کی روانگی ہوئی۔

☆ مولانا غلام محی الدین سرائے عالمگیر دن کو تشریف لائے، وہ چند دنوں تک عمرہ کے لئے عرب شریف جا رہے ہیں۔
مولا کریم سعادتِ دارین اور زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف فرمائے۔ یہ سفر ان کے دوسرے عمرہ کا ہے۔

﴿☆﴾ ۱۵ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ/ ۱۵ ردسمبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المرسلٰت کی آیات نمبر ۱، ۲ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل علمی وتحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ/ ۲۲ ردسمبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد

حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان "انوار واسرار امام الائمہ، سراج الامہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت رقم فرمائی۔

☆ ۲۵ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ/ ۲۵ ردسمبر ۱۹۸۹ء، دربار حضرت داتا گنج بخش ہجویری لاہوری قدس سرہٗ حاضری ہوئی۔ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ سے ملاقات ہوئی، ان کے مطب پر امریکہ سے آئی ہوئی ایک محققہ سے ملاقات ہوئی۔ یہ محققہ برصغیر کے اٹھارویں اور انیسویں صدی کے صوفیہ کے برصغیر کے معاشرہ پر اثرات کا جائزہ لے رہی ہیں۔ کئی گھنٹے محققہ حضرت حکیم صاحب سے گفتگو کرتی رہی، فقیر بھی مستفید ہوتا رہا، گاہے گاہے فقیر بھی کچھ عرض کرتا۔ رات کو جناب ظہور الدین کے پاس ٹھہرا، صبح جامعہ نظامیہ رضویہ حاضر ہوا۔ اسی روز ۲۶ ردسمبر ۱۹۸۹ء/ ۲۶ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ فیصل آباد حاضر ہوا۔ آستانہ پر خیریت سے حاضری ہوئی۔

۲۷، ۲۸ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ آستانہ پر حاضری رہی۔ ۲۸، ۲۹ ردسمبر ۱۹۸۹ء کی درمیانی شب وصال سیدی ومرشدی قدس سرہٗ کی محفل میں حاضری ہوئی۔ 1:40 پر دعا میں شرکت کے بعد حضرت صاحب سجادہ صاحبزادہ قاضی صاحب سے اجازت لے کر واپسی ہوئی۔ ۲۹ ردسمبر ۱۹۸۹ء صبح جمعہ واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲۹ رجمادی الاولی ۱۴۱۰ھ/ ۲۹ ردسمبر ۱۹۸۹ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت کے فرزند اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی مجددی نے خطاب فرمایا۔ حضرت نے اختصار کے ساتھ چند مسائل دینیہ بیان فرما کر خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے یہ تحریر بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری پر زیب قرطاس فرمائی۔

☆ یکم رجمادی الاخری ۱۴۱۰ھ/ ۳۱ ردسمبر ۱۹۸۹ء، شام، حضرت صاحبزادہ محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ سجادہ نشین حضرت شیخ الحدیث قبلہ قدس سرہٗ غریب خانہ پر جلوہ افروز ہوئے، ان کے ہمراہ ان کے صاحبزادہ فیض رضا اور مولانا محمد یونس تھے۔

ان کی تشریف آوری سے بڑی مسرت ہوئی۔ ان شاء اللہ اب مزید خیر و برکت کی توقع ہے۔ نماز مغرب یہیں ادا ہوئی۔ صرف چائے پیش کرنے کی اجازت مرحمت ہوئی۔

☆ اسی روز دن کو چوہدری فتح خان ڈیرہ عالم پور گونداں کا جنازہ پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا جنازہ بعد ظہر ان کے گاؤں میں پڑھا گیا۔

﴿☆﴾ ۷ رجمادی الاخری ۱۴۱۰ھ/ ۵ رجنوری ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے تاریخی خطاب فرمایا۔ عنوان یہ تھا "اللہ کے پیاروں کی زبان کن کی کنجی ہے، ان کی زبان رب کا قلم ہے"۔

﴿☆﴾ ۱۴ رجمادی الاخری ۱۴۱۰ھ/ ۱۲ رجنوری ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۴۰ کی روشنی میں امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار اور فضائل و مناقب کے حوالے سے مفصل و معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت یہ تحریر

زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆۲۰ جمادی الاخری ۱۴۱۰ھ/۱۸ رجنوری ۱۹۹۰ء، بروز جمعرات، آستانہ قادریہ مقدسہ فیصل آباد حاضری ہوئی۔ عزیزم محمد زبیر سلمہ، کی دوا اور دعا کے لئے حضرت صاحبزادہ فضلِ رسول مدظلہ سے عرض کیا۔ آپ نے حکیم محمد رمضان کے مشورہ کے بعد لیموں کا استعمال تجویز فرمایا۔

☆۱۹ رجنوری کا جمعۃ المبارک سنی رضوی جامع مسجد میں پڑھنے کا موقع ملا، حضرت مولانا عبدالرشید رضوی نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان فرمائے۔ جمعہ کے بعد رات کو واپسی ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ پیر محمد فضلِ رسول مدظلہ العالی کی تجویز کردہ دواء، لیموں کے استعمال سے عزیزم محمد زبیر سلمہٗ کو کافی افاقہ ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے ہی اس کی طبیعت میں شگفتگی آگئی، اور وہ چارپائی کے سہارے چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

جنوری کی شدت کی سردی کے موسم میں لیموں کے شربت کا استعمال اور جوڑوں کا درد؟ مگر افاقہ ہوا۔ یہ فیضانِ اولیاء ہی کا مظہر ہے۔

☆ جمعرات ۲۵ رجنوری کو ٹیلی فون پر حضرت پیر صاحب سے عزیزم محمد زبیر کی حالت عرض کی اور مزید ہدایات حاصل کیں۔

﴿☆﴾ ۲۸ رجمادی الاخری ۱۴۱۰ھ/۲۶ رجنوری ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے آیۃ کریمہ۔ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کی روشنی میں ''اسمِ مصطفیٰ ﷺ کی رفعت کے جلوے'' کے عنوان سے محبت بھرا وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

ان ایام میں غلام نبی بٹ، محلہ لطیف شاہ غازی نے حج بدل کے لئے فقیر حقیر غفرلہ القدیر سے فرمایا کہ فقیر ان کا فریضہ حج ادا کرنے کے لئے حرمین شریفین کی تیاری کرے، زرمبادلہ کیلئے وہ کوشاں ہیں کہ بینک ڈرافٹ آجائے، چونکہ درخواست کی آخری تاریخ ۱۲ رفروری ۱۹۹۰ء ہے، اس لئے وقت بہت قلیل ہے۔ بہرحال مولا کریم ہر شے پر قادر ہے، کوئی شئے اس کے احاطہ قدرت سے خارج نہیں، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ سَھِّلْھَا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَمِنْہُ بِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ ﷺ آمِیْنَ۔ فقیر قادری عفی عنہ

۵ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ/۲ رفروری ۱۹۹۰ء

﴿☆﴾ ۵ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ/۲ رفروری ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفجر کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆۱۱ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ/۸ رفروری ۱۹۹۰ء، بروز جمعرات، عزیزہ نسیم بیگم دختر جیون خاں، زوجہ محمد حنیف، باؤلی شریف کا انتقال راولپنڈی ہسپتال میں ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیزہ مرحومہ عرصہ سے بعارضہ تپ دق میں مبتلا تھی۔ ایک ماہ راولپنڈی ہسپتال میں زیر علاج رہی۔ ۱۲ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ کو مرحومہ کا جنازہ باؤلی کلاں (تحصیل سرائے عالمگیر ضلع گجرات) میں ہوا۔ نماز جنازہ پڑھانے کا موقع ملا۔

عزیزہ مرحومہ کا نکاح بھی فقیر کو پڑھانے کا موقع ملا۔ یہ اللہ کی شان

ہے، موت وحیات اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مرحومہ کی پیدائش چک بختاور (لوہاریاں) میں ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھَا وَاغْفِرْلَھَا۔

﴿☆﴾ ۱۲ر رجب المرجب ۱۴۱۰ھ/ ۹ر فروری ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

امسال بذریعہ سپانسر حج کی درخواست کی آخری تاریخ ۱۲ر فروری مقرر تھی۔ جناب غلام نبی بٹ (جو بیماری کی وجہ سے خود فریضہ حج انجام نہیں دے سکتے) کی طرف سے حج بدل کا پروگرام آخری دنوں میں بنا۔ سپانسر کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے۔ عزیزی مصدق احمد کراچی نے اگرچہ وعدہ تو فرمایا لیکن وقت کی تنگی اور کراچی کے حالات خراب ہونے کے باعث ۱۱ر فروری شام ۵ بجے تک کوئی اطلاع نہ ہوسکی۔ شام ۵ بجے محترمی ظفر اقبال نیازی، جنہوں نے اپنے اس سلسلہ میں پوری کوشش فرمائی، نے مژدہ سنایا کہ آج شام ۸ بجے بذریعہ جہاز سپانسر کا ڈرافٹ لاہور پہنچ رہا ہے۔ فوری طور پر گاڑی لی اور ان کے ہمراہ لاہور ائیر پورٹ سے ڈرافٹ حاصل کیا۔ رات ایک بجے واپسی ہوئی۔ لاہور دربار شریف میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

صبح آخری تاریخ (۱۲ر فروری) کو نیشنل بنک کھاریاں میں 35230 کا ڈرافٹ جمع کروایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کَرَمِہٖ وَ اِحْسَانِہٖ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔

اسی تاریخ اخبارات سے معلوم ہوا کہ حکومت نے ۱۹ر فروری تک تاریخ بڑھادی ہے۔ مولا کریم اس سفرِ زیارت حرمین شریفین کو آسان فرمائے۔ نیز اسے شرفِ قبولیت سے نوازے۔

﴿☆﴾ ۱۹ر رجب المرجب ۱۴۱۰ھ/ ۱۶ر فروری ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''معراج مصطفیٰ ﷺ چند فوائد'' کے عنوان سے ایمان افروز اور محبت بھرا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ر رجب المرجب ۱۴۱۰ھ/ ۲۳ر فروری ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۲۹، ۳۰ر رجب المرجب ۱۴۱۰ھ/ ۲۶، ۲۷ر فروری ۱۹۹۰ء، منگل، بدھ، عرس سیدنا شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی تقریب سعید میں فیصل آباد حاضری ہوئی۔ آستانہ عالیہ پر زائرین کا ہجوم رہا۔ عرس کی تقریبات باوجود بارش کے خوب بارونق رہیں۔

﴿☆﴾ ۳ر شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ/ ۲ر مارچ ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان ''تعظیم وتوقیرِ مصطفیٰ ﷺ کے چند جلوے'' ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ چاند تاریخ سے چندروز بعد تک یہ امر جاری رہا کہ چاند تیس کا ہوا۔ مگر شبِ برأت سے چندروز پہلے یہ مشہور ہوا کہ گذشتہ چاند

انتیس کا طلوع ہوا۔ اس طرح ایک تاریخ بڑھ گئی۔ اتفاق یہ ہے کہ گذشتہ چند سالوں سے شب برأت کے موقع پر ایسا ہی اتفاق ہوتا ہے۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی. وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل.

☆ گذشتہ دنوں (۱۹ر فروری) کو حلقہ ۹۹ میں ہونے والے قومی اسمبلی کے ضمنی انتخابات کے موقع پر جمعیت علماءِ پاکستان کے امیدوار مولانا عبدالغفور الوری کے دستبردار ہونے یا نہ ہونے پر جمعیت دو دھڑوں میں تقسیم ہو گئی۔

مولانا نورانی اور مولانا نیازی کی ربع صدی کی گہری رفاقت ٹوٹ گئی۔

اس تقسیم سے عوام اہلسنت شدید ذہنی مایوسی اور انتشار کا شکار ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مولا کریم ان بڑوں میں اتفاق کی صورت پیدا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۰ر شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ/۹ر مارچ ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۲۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۱۰ر مارچ کو حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ کوٹلی بجاڑ جلسہ چادر فضیلت میں تشریف لائے۔ اس روز شدید بارش تھی۔ شدید بارش کے باعث یہاں کھاریاں سے وہاں کوٹلی بجاڑ جانے کا کوئی بندوبست نہ ہو سکا۔ اور مولانا عبدالتواب صاحب مقرر خصوصی بھی لاہور سے نہ آ سکے۔ راستہ خراب ہونے اور شدید بارش میں حضرت پیر صاحب کا کوٹلی بجاڑ پہنچنا کمال ہمت ہے۔

☆ ۱۵ر مارچ بروز جمعرات فیصل آباد حاضری ہوئی۔ محمد زبیر سلمہ کیلئے دوائی عطا ہوئی۔ نیز تعویز اور دم کرنے کے لئے چند کلمات ارشاد فرمائے۔ چاروں قل مع تسمیہ ۴۱ مرتبہ، آیۃ الکرسی ۴۱ مرتبہ، صرف پہلی مرتبہ تعوذ شریف۔

﴿☆﴾ ۱۸ر شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ/۱۸ر مارچ ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے اسوۂ حسنہ کے متعلق اختصار سے جامع خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵ر شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ/۲۳ر مارچ ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۸۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

(اسی روز چوہدو میں آسیہ بی بی بنت نذیر احمد کا نکاح، محمد حفیظ بن محمد صادق ساکن منڈی وار برٹن، کے ہمراہ ہوا) حضرت تقریب نکاح میں شریک ہوئے اور نکاح پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۳ر رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ/۳۰ر مارچ ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز مدلل و مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ عزیزان حافظ محمد سعید احمد اور حافظ محمد حبیب احمد سلمہما علاقہ کوٹلی آزاد کشمیر میں تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ اور حافظ محمد محمود احمد سلمہ علاقہ سرائے عالمگیر میں موضع

موجبہ شریف میں بطور سامع خدمتِ قرآن مجید میں مصروف ہے۔
حافظ محمد محمود احمد سلمہ کی عمر ابھی کم ہے، نابالغ ہے اور تقریباً بیس پارے حفظ ہیں، مولا کریم ان کی خدمت قبول فرمائے۔ اور سعادتِ دارین سے نوازے۔

﴿☆﴾ ۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ/ ۶ر اپریل ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل محبت بھرا تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

اسلام سے روگردانی پر حادثہ فاجعہ

☆ ۲۹ر شعبان دن کو قومی اخبارات میں معتبر ذرائع سے خبر چھپی کہ سائنسدانوں نے حساب کیا اور کہا ہے آج رات اتنے وقت پر اسلام آباد میں فلاں درجہ پر چاند نظر آئے گا۔ اور تقریباً اسی ڈگری پر کراچی میں بھی نظر آئے گا۔ رات کو رویتِ ہلال کمیٹی (نام نہاد اور غیر معتبر علماء پر مشتمل) کا اجلاس پشاور ہوا۔ رات گئے اعلان ہوا کہ بنوں کے علاقہ میں چاند کی شہادت ملی ہے، لہٰذا کل رمضان ہے۔ اسلام آباد یا کراچی میں رویت یا شہادت کا کوئی تذکرہ نہ ہوا۔
۱۴ر رمضان المبارک صبح کے اخبارات میں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سائنس کے پروفیسر حضرات کے حوالہ سے خبر چھپی کہ ۱۴ر رمضان شب کو ہم نے بڑی طاقت ور دوربین اور آلات سے چاند کا مشاہدہ کیا تو معلوم ہوا کہ آج چودھویں رات کا چاند نہیں۔ تیرھویں کا چاند ہے۔ گویا رمضان کی ابتداء اس وقت کرادی جب ابھی شعبان کی آخری تاریخ تھی۔ انہوں نے اپیل کی کہ ہمارے مشاہدے کے مطابق عید کرائی جائے۔ سبحان اللہ! حضور کریم ﷺ کا ارشاد کتنا واضح اور ہر دور کے لئے قابلِ عمل ہے کہ ہم اُمی امت ہیں، چاند کا اعتبار رویت، شہادت یا شہادت علی الشہادت پر ہے۔ اسلام کو ترک کر کے لوگ کس قدر ذلیل ہو رہے ہیں۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی۔

﴿☆﴾ ۱۷ر رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ/ ۱۳ر اپریل ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما کے یوم وصال کے حوالے سے آپ کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے متعلق معلومات افزاء اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ/ ۲۰ر اپریل ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی چند آیات کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم ر شوال المکرم ۱۴۱۰ھ/ ۲۷ر اپریل ۱۹۹۰ء، بروز جمعۃ المبارک، مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں شہر میں عید الفطر کے عظیم الشان اجتماع سے مشکوٰۃ شریف باب حفظ اللسان کی ایک حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایمان افروز اور سبق آموز اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ یکم ر شوال المکرم ۱۴۱۰ھ/ ۲۷ر اپریل ۱۹۹۰ء، نماز عید الفطر پڑھنے کے بعد اخبار کی خبروں سے معلوم ہوا کہ ایک عید منانے کی حکومت اور عوام کی خواہش امسال بھی بری طرح ناکام رہی۔ صوبہ سرحد ماسوا

ہزارہ ضلع اور میانوالی بھکر وغیرہ علاقہ میں ۲۶ راپریل بروز جمعرات عید منائی گئی۔ نیز احباب کی زبانی معلوم ہوا کہ بھکھی میں اور (نصف) منڈی بہاؤالدین میں علماءِ بھکھی کے فیصلہ کے مطابق جمعرات کو عید منائی گئی۔

گذشتہ رات نو بجے رویتِ ہلال کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق اعلان ہوا کہ عید جمعہ کو ہوگی۔ یہ اعلان ریڈیو اور ٹی وی پر ہوا۔ مگر رات گیارہ بجے کے بعد ٹی وی پر اعلان ہوا کہ صوبہ سرحد میں جمعرات کو عید ہے۔

ایک امر نا قابلِ فہم ہے کہ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی کے اجلاس میں وفاقی وزیر مذہبی امور نے بطورِ خاص شرکت کیوں کی؟ کیا حکومت علماء کے فیصلہ پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی۔

﴿☆﴾ یکم رشوال المکرّم ۱۴۱۰ھ/ ۲۷ راپریل ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''چاند کے ثبوت کے شرعی ذرائع'' کے متعلق مدلل ومفصل، معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ رشوال المکرّم ۱۴۱۰ھ/ ۴ رمئی ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان حجۃ الاسلام، حجۃ الوداع ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ رشوال المکرّم ۱۴۱۰ھ/ ۱۱ رمئی ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ کی روشنی میں بعنوانِ سابق (حجۃ الاسلام حجۃ الوداع، گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ رشوال المکرّم ۱۴۱۰ھ/ ۱۸ رمئی ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (حجۃ الاسلام، حجۃ الوداع، گذشتہ سے پیوستہ) سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ معروف عالمِ دین علامہ مفتی مختار احمد نعیمی کے انتقال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۵ رشوال المکرّم ۱۴۱۰ھ/ ۲۱ رمئی ۱۹۹۰ء، پیر، دن گذر کر رات منگل کو مولانا مفتی مختار احمد نعیمی گجراتی کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

منگل کو نمازِ جنازہ بعد ظہر نارمل سکول کی گراؤنڈ میں ہوا، شرکت جنازہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

مرحوم کے والدِ محترم حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ کی دینی خدمات کے صلہ میں مرحوم کے جنازہ پر گجرات شہر مکمل طور پر بند رہا۔ ڈی سی نے دفاتر میں چھٹی کرادی تاکہ متعلقین جنازہ میں شرکت کر سکیں۔

﴿☆﴾ ۲۹ رشوال المکرّم ۱۴۱۰ھ/ ۲۵ رمئی ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (حجۃ الاسلام، حجۃ الوداع، گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۹ رشوال المکرّم ۱۴۱۰ھ/ ۲۵ رمئی ۱۹۹۰ء، بروز جمعہ، بعد نمازِ عشاء،

لالہ موسیٰ مرکزی جامع مسجد میں سید ریاض حسین شاہ صاحب، مولانا غلام ربانی چشتی کے عزم حرمین شریفین کے سلسلہ میں منعقدہ محفلِ میلاد میں بطورِ خاص شریک ہوئے۔ فقیر بھی وہاں حاضر ہوا۔ اختتام پر سید ریاض حسین شاہ رات فقیر خانہ پر جلوہ افروز ہوئے۔ تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان ان کی نذر کی۔ انہوں نے یہ نذر قبول فرمائی۔ نیز دعاؤں سے نوازا۔

☆ ۷؍ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ یکم جون ۱۹۹۰ء، جمعۃ المبارک آستانہ عالیہ فیصل آباد میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ نماز جمعہ مرکزی سنی رضوی جامع مسجد میں ادا کی۔

عزیز محمد زبیر سلمہ ہمراہ تھا۔ جناب مولانا گلزار احمد آسی نے دوا دی۔ جناب حکیم محمد رمضان اور جناب حکیم محمد یوسف نے دوا کی تائید فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ والاشان محمد فضل رسول نے کمال لطف و کرم فرمایا۔ چونکہ فقیر ۴؍ جون بروز پیر سفرِ حرمین شریفین و حج مبرور کے لئے روانگی کا قصد رکھتا ہے، اس لئے بڑی شفقت سے رخصت فرمایا۔ نیز معلوم ہوا کہ آپ صاحبزادہ صاحب مدظلہ بھی حج و زیارت کا ارادہ رکھتے ہیں، بڑی مسرت ہوئی۔

﴿☆﴾ حرمین شریفین کے سفر کے دوران حضرت کے پاس ایک چھوٹی ڈائری تھی۔ اس پر مختصر روائیداد عمرہ تحریر فرماتے رہے۔ چنانچہ اس مبارک سفر کے بارے میں یوں تحریر فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ.

حسب پروگرام ۱۰، ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/۴، جون ۱۹۹۰ء، صبح ساڑھے نو بجے، اعزہ و اقارب و احباب اہلِ سنت سے ملاقات و اجازت لے کر عازمِ حرمین طیبین ہوا۔

بذریعہ کار/ ویگن جناب ظفر اقبال، برادر مکرم مفتی صاحب، والدہ محترمہ، ہمشیرہ حاجرہ بی بی، ہمشیرہ عذرا اور ان کے بچوں کے ہمراہ دربار داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حاضری ہوئی۔ والدہ صاحبہ چونکہ چلنے میں دقت محسوس کرتی ہیں، ان کو کرسی پر بیٹھا کر دربارِ داتا میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

گھر سے روانگی کے وقت خلافِ توقع اور خلاف معمولی بارش کے چند قطرات نازل ہوئے۔ ان کی تعبیر حج مبرور اور مقبول زیارت حرمِ نبوی سے کی گئی۔

دوپہر اڑھائی بجے مدینۃ الحجاج واقع لاہور کینٹ میں حاضری ہوئی، پاسپورٹ، ٹکٹ، کرنسی وغیرہ کاغذات کی تکمیل و تحصیل ہوئی۔ رات بھر مدینۃ الحجاج میں قیام رہا۔

صبح ۵، جون کو جناب ظہور الدین سے ان کے مکان پر ملاقات ہوئی۔ بڑے مسرور ہوئے، چائے، خوردنی اشیاء سے تواضع فرمائی، چلتے ہوئے نذرانہ بھی پیش کر گئے۔ بعد ازاں حکیم محمد موسیٰ مدظلہ کے مطب پر ملاقات ہوئی۔ وہ عزم زیارتِ نبوی اور قصدِ حج کا معلوم کر کے مسرور ہوئے، دعائیں دیتے رہے اور مدینہ طیبہ میں حاضری کے آداب اور معلومات سے نوازتے رہے۔

جناب پدانا خلیل احمد منڈی جہانیاں کی درخواستِ بیعت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی کو پیش کرنے کی ذمہ داری فقیر کو سونپی۔

ظہر تک محفل رہی ۔ آستانہ عالیہ دربار داتا گنج بخش کے میاں محمد زبیر ناشتہ لائے۔ یہ دربارِ مقدس کا تحفہ تھا۔ حضرت حکیم صاحب نے چائے اور کھانے سے تواضع فرمائی ،فقیر کو دعاؤں کے علاوہ دواؤں سے بھی مشرف فرمایا۔ نمازِ ظہر مسجد نوری میں ادا کی ، بعد عصر چوہدری ارشاد اللہ سے ملاقات ہوئی، وہ رات بھر فقیر کے ہمراہ رہے، بعد عصر اور بعد عشاء عازمینِ حج سے مسائلِ حج عرض کرنے کی سعادت ملی۔ ۶۔ جون/۱۲ ذی قعدہ، برادر محمد یونس لاہور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے، غیر ضروری اشیاء ان کے سپرد کیں کہ انہیں مناسب وقت پر گھر پہنچا دیں۔

☆۶، جون ۱۹۹۰ء رات نو بج کر پچاس منٹ پر جہاز میں روانگی ہوئی۔ الحمد للہ جہاز بخیریت جدہ رات پہنچا۔ ضروری کاروائی میں کافی وقت لگا۔ یہ معمول کی بات تھی۔ نمازِ فجر سے پہلے یہاں حاضری ہوئی، عزیزم محمد الیاس ولد مہدی حسن کھاریاں والے خلافِ توقع ایئرپورٹ پر منتظر تھے۔ انہوں نے کمالِ محبت سے پھلوں سے تواضع کی۔ بس پر سوار ہونے تک پاس رہے، ان کی پہلی میزبانی گویا حضور علیہ السلام کی طرف سے زیارت وحج کی مقبولیت کی نشانی ٹھہری۔

☆۷، جون ۱۹۹۰ء بذریعہ بس جدہ سے مکہ مکرمہ حاضری ہوئی۔
قصر حمزہ شارع ابراہیم الخلیل میں رہائش ملی۔ بغیر معلم کے صاحبزادہ محمد حبیب اللہ اور دیگر ہمراہیوں کے عمرہ ادا کیا۔ قبل زوال۔
نمازوں کی ادائیگی حرم پاک میں ہونے لگی، نیز طواف بھی۔

☆۸، جون ۱۹۹۰ء نمازِ فجر کے بعد باب عبد العزیز کے سامنے ایک بزرگ قادری (سوات سے) ملاقات ہوئی۔ کمال محبت والے آدمی ہیں۔ انہوں نے اپنی نمازوں کا حال بتایا۔ نیز باب ام ہانی کے سامنے مقامِ ام ہانی کی زیارت کرائی۔ الحمد للہ، وہاں شمس الدین نامی ایک بزرگ عرصہ انتیس (۲۹) سال سے مقیم ہیں۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی برکات سے نفع اٹھانے کا موقع نصیب ہو۔

☆۱۴ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۸ جون ۱۹۹۰ء، بروز جمعہ بعد نمازِ جمعہ، محمد الیاس جدہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ نمازِ عصر تک پاس رہے۔ خوب تواضع فرماتے رہے۔

☆۱۵ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۹ جون ۱۹۹۰ء، بروز ہفتہ، حضرت صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی کے دوست، جن کا تعلق گدی گڑھا سے ہے، مکہ معظمہ میں انہوں نے پرتکلف دعوت رضائے الٰہی ورضائے مصطفیٰ (جل وجلالہ و ﷺ) کے لئے بلایا۔ کثیر احباب نے شرکت فرمائی، پُرلطف محفل رہی۔ مقامِ ام ہانی کے مقیم حاجی شمس الدین نے مدینہ منورہ سے آئی ہوئی کھجوروں کا عطیہ فرمایا۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ.

☆۱۶ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۰ جون ۱۹۹۰ء، دوسرے روز بھی انہوں نے کھجوروں کا عطیہ عطا فرمایا۔ یہ حضرت مائی صاحبہ رضی اللہ عنہا کا عطیہ ہے۔

☆۱۶ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۰ جون ۱۹۹۰ء، بروز اتوار، بعد مغرب ہمراہ حاجی شمس الدین اور حضرت صاحبزادہ صاحب، مولد شریف، مکان حضرت علی، حضرت فاروقِ اعظم اور دیگر قریش حضرات میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

۱۷ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۱ جون ۱۹۹۰ء، بروز منگل، نمازِ فجر کے بعد جنت المعلیٰ حاضری ہوئی۔ فاتحہ شریف پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ (۱۱، جون صبح بھی مولد شریف کی زیارت کا موقع نصیب ہوا)

بعد نماز عشاء حاضری بارگاہ اقدس مدینہ شریف کا مبارک سفر نصیب ہوا۔

☆ ۱۷ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۱ جون ۱۹۹۰ء، بروز منگل، مدینہ طیبہ کا سفر رات میں ہوا۔ صبح کی نماز راستہ میں ادا ہوئی۔ بخیر وعافیت سفر کر کے اپنی منزل پر پہنچا۔ دن قبل زوال مدینہ طیبہ میں حاضری نصیب ہوئی۔ اے اللہ اس حاضری کو شرفِ قبولیت بخش اور بارگاہِ مصطفیٰ کریم ﷺ میں شفاعت کا باعث بنا اور اس سفرِ مقدس کو آخری سفرِ حرمین نہ بنا۔ بار بار باادب حاضری کی توفیق دے۔

حوائجِ ضروریہ سے فراغت کے بعد نمازِ ظہر کے بعد مواجہ شریف میں گنہگار کی حاضری ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ وَ كَرَمِهٖ بِجَاهِ نَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ ﷺ۔ صلوٰۃ وسلام پیش کیا، عرض کیا۔ جن احباب نے بارگاہِ اقدس میں سلام پیش کرنے کا فرما رکھا تھا، سب کی طرف سے سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

☆ ۱۸ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۲ جون ۱۹۹۰ء، بروز بدھ، صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا، نمازوں کی ادائیگی کا موقع ملتا رہا۔ دعائیں جاری رہیں۔

☆ ۱۸ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۲ جون ۱۹۹۰ء، بروز جمعرات، طبیعت کمزور رہی۔

☆ ۲۰، ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۴ جون ۱۹۹۰ء، بروز جمعۃ المبارک، صلوٰۃ وسلام، دعائیں جاری رہیں۔ طبیعت کمزور رہی۔

☆ ۲۱، ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء، بروز ہفتہ، بعد نمازِ عشاء سیدی فضل الرحمٰن مدنی سے ملاقات ہوئی، وہ خود باب مجیدی سے موٹر پر سوار کر کے لے گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ہمراہ تھے، بڑی محبت سے پیش آئے۔ پُرتکلف دعوت پیش کی۔ ان سے معروضات پیش کیں، حضرت حکیم محمد موسیٰ مدظلہ امرتسری کے حوالہ سے موصوف نے بڑی کرم نوازی فرمائی۔ جناب رانا خلیل احمد کی درخواستِ بیعت پیش کی، نذرانہ پیش کیا۔

☆ ۲۶ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۲۰ جون ۱۹۹۰ء، بروز بدھ، شام کے وقت مدینہ طیبہ سے الوداعی سفر شروع ہوا۔

☆ ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ/ ۲۱ جون ۱۹۹۰ء، بروز جمعرات، صبح مکہ معظمہ حاضری ہوئی۔ عمرہ کی ادائیگی ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لَا أُحْصِيْ مِنْهُ شَيْئًا.

☆ یکم ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/ ۲۳ جون ۱۹۹۰ء، بروز ہفتہ، ذی الحجہ کا چاند نظر آیا۔ حسبِ دستور بیت اللہ شریف کو حج کے وقت احرام باندھا گیا۔

گویا یکم ذی الحجہ بروز ہفتہ ہے اور یوم عرفہ اتوار ہوگا۔

☆ ۸، ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/ ۳۰ جون ۱۹۹۰ء، بروز ہفتہ، صبح منیٰ میں روانگی ہوئی۔ سفر ہمراہیوں کے ہمراہ پیدل طے ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حسبِ خواہش قیام منیٰ ہوا۔

☆ ۹، ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/ یکم جولائی ۱۹۹۰ء، بروز اتوار، عرفہ میں قیام ہوا۔ رکنِ اعظم کی ادائیگی بخیر وعافیت ہوئی۔ رات کو مزدلفہ میں قیام ہوا۔

☆ ۱۰، ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/ ۲، جولائی ۱۹۹۰ء، بروز پیر، مزدلفہ میں نمازِ فجر کے بعد وقوفِ مزدلفہ بلطف رہا، رمی جمرہ عقبہ بڑی آسانی سے ہوئی۔ بعد عصر قربانی ادا ہوئی۔ حلق کے بعد احرام اتارا۔

☆ ۱۱، ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/ ۳، جولائی ۱۹۹۰ء، بروز منگل، بعد زوال رمی جمار ہوئی۔ رمی کے لئے عصر پڑھ کر روانہ ہوئے۔ غروب آفتاب سے قبل رمی مکمل ہوئی۔ بعد غروب طوافِ زیارت کے

لئے مکہ معظمہ حاضری ہوئی، طواف زیارت رات کو بڑی آسانی سے ادا ہوا۔ نماز فجر منٰی میں ادا ہوئی۔

۱۲، ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/۴، جولائی ۱۹۹۰ء، بروز بدھ، عصر سے قبل رمی مکمل ہوئی، نماز عصر جمرات کے عقب مکہ معظمہ کی جانب ادا کر کے مکہ معظمہ روانگی ہوئی۔ یہ سفر پیدل ہوا۔ ایام حج کا اکثر سفر پیدل ہوا، جو بڑی سہولت کا باعث رہا۔ مولا کریم مناسکِ حج قبول فرمائے۔

☆ ۱۳، ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/۵، جولائی ۱۹۹۰ء، بروز جمعرات، عزیز مبارک احمد جدہ سے ملنے آئے۔ اس سے قبل بھی وہ ملنے آئے تھے، بڑی محبت سے اپنی کار پر جدہ لے گئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب ہمراہ تھے۔ ان کے گھر مہمانوں کے ساتھ مسائلِ حج پر گفتگو رہی۔

☆ ۱۴، ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/۶، جولائی ۱۹۹۰ء، بروز جمعہ، صبح جدہ سے واپسی ہوئی۔ احرام عمرہ کا وہیں سے باندھ لیا تھا، بعد عصر عمرہ مکمل ہوا۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

حج وزیارت حرمین شریفین زادھما شرفاً وتعظیماً کی سعادت اندوزی کے بعد ۲۱/ جولائی ۱۹۹۰ء، بروز ہفتہ، واپس ہوا۔ دوسرے روز حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرسِ مقدس کی تقریب منعقد ہوئی۔ اعزا و اقارب سے ملاقات ہوئی۔ بڑی مسرت کا موقع ملا۔

☆ ضعفِ اعصاب اور دیگر وجوہ کی بنا پر چند جمعہ ہائے مبارکہ کا خطبہ نہ دیا۔ جناب حافظ محمد اصغر صاحب سلمہٗ ربہٗ کی سفارش پر خطبہ جمعہ کا وعدہ فرمایا۔ مولا کریم اخلاص وقبولیت عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۷/ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ/۹/ اگست ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان (حقوق اللہ، حقوق العباد، حقوق النفس) ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۸/ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ/۱۰/ اگست ۱۹۹۰ء، بروز ہفتہ، فیصل آباد دربارِ اقدس میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ بروز پیر واپسی ہوئی۔ عزیز محمد زبیر سلمہٗ کی دوا لایا۔ سفر بخیر ہوا۔

﴿☆﴾ ۲۵/ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ/۱۷/ اگست ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز، اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲/ صفر المظفر ۱۴۱۱ھ/۲۵/ اگست ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۹۶ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۸/ صفر المظفر ۱۴۱۱ھ/۳۱/ اگست ۱۹۹۰ء، مولانا پیر محمد افضل قادری مراڑیاں کی نظر بندی اور میاں محمد امیر چک سکندر کی ناجائز گرفتاری کے خلاف کھاریاں شہر میں احتجاجی طور پر عیدگاہ کھاریاں میں مشترکہ طور پر جمعہ ادا کیا گیا۔ پولیس کی سخت ناکہ بندی اور پرتشدد کارروائیوں کے باوجود حاضرین کثیر تعداد میں موجود تھے۔ مقامی اور ضلعی علماء کی تقاریر خوب ہوئیں۔

مولا کریم اسیرانِ ختمِ نبوت کی جلد رہائی کے اسباب پیدا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۶ رصفر المظفر ۱۴۱۱ھ / ۷ رستمبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۹ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ رصفر المظفر ۱۴۱۱ھ / ۱۴ رستمبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۲۸ اور سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۳۱ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳۰ رصفر المظفر ۱۴۱۱ھ / ۲۱ رستمبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت ۹۲ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ ربیع النور ۱۴۱۱ھ / ۲۸ رستمبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۲۸ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ ربیع النور ۱۴۱۱ھ / ۴ راکتوبر ۱۹۹۰ء، موضع منڈیر (تحصیل کھاریاں) میں منعقدہ جلسہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں موجود حاضرین کرام سے "عظمتِ مصطفیٰ ﷺ" کے عنوان سے وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ ربیع النور ۱۴۱۱ھ / ۴ راکتوبر ۱۹۹۰ء، بعد از نمازِ فجر اپنے محلہ میں واقع مسجد گلزارِ مدینہ میں منعقدہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے جلسہ سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ ربیع النور ۱۴۱۱ھ / ۷ راکتوبر ۱۹۹۰ء، بروز اتوار، شب کو جامع مسجد سائیں رحمت والی واقع محلہ ستار پورہ کھاریاں شہر میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے جلسہ سے عشق نواز اور محبت بھرا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ ربیع النور ۱۴۱۱ھ / ۶ راکتوبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "میلادِ مصطفیٰ ﷺ" کے عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱ ربیع النور ۱۴۱۱ھ / ۱۲ راکتوبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۲۹ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸ ربیع النور ۱۴۱۱ھ / ۱۹ راکتوبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۴۴ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ ربیع النور ۱۴۱۱ھ / ۲۶ راکتوبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الشمس کی ابتدائی دو آیاتِ کریمہ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ / ۲ رنومبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ طٰہٰ کی آیت نمبر ۳۵، سورۃ ق کی آیت نمبر ۵، سورۃ الذاریات کی آیات نمبر ۲۱، ۱۶، سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۸۶، سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۴، کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور

وجد آفرین خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۲۰؍ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ؍۹؍نومبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ حٰم السجدۃ کی آیات مبارکہ ۳۱، ۴۱ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۲۷؍ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ؍۱۶؍نومبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان "نماز کی اہمیت، فرضیت اور چند فضائل" ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۴؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ؍۲۳؍نومبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۸۵ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۱۱؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ؍۳۰؍نومبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۱۸؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ؍۷؍دسمبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النمل کی آیت نمبر ۱۶ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۲۵؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ؍۱۴؍دسمبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (حضرت سلیمان علیہ السلام اور چیونٹی والے واقعہ کے متعلق) ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۳؍جمادی الاخریٰ ۱۴۱۱ھ؍۲۱؍دسمبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۷۹ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز، اصلاحی خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۱۰؍جمادی الاخریٰ ۱۴۱۱ھ؍۲۸؍دسمبر ۱۹۹۰ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیات کریمہ (۵۸، ۵۹) کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز، اصلاحی خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۱۳؍جمادی الاخریٰ ۱۴۱۱ھ؍۳۱؍دسمبر ۱۹۹۰ء، بروز پیر، محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ رکن دین میرپوری، ساکن چوہدو (تحصیل کھاریاں) فوت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز یکم جنوری ۱۹۹۱ء، بروز منگل، حضرت نے مرحومہ کا جنازہ پڑھایا۔
﴿☆﴾۱۷؍جمادی الاخریٰ ۱۴۱۱ھ؍۴؍جنوری ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل کے ضمن میں علمِ غیب نبی ﷺ پر چند شواہد" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾۲۴؍جمادی الاخریٰ ۱۴۱۱ھ؍۱۱؍جنوری ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق ایمان افروز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ اار رجب المرجب ۱۴۱۱ھ/ ۱۸ر جنوری ۱۹۹۱ء

۱۷ر جنوری رات پچھلے پہر امریکی اور اس کی اتحادی فوجوں نے نہایت شرمناک اور ظالمانہ حرکت کرتے ہوئے عراق اور کویت پر زبردست فضائی حملہ کر کے خوفناک جنگ کا آغاز کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، اَللّٰھُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَخَرِّبْ دِیَارَھُمْ وَ عَذِّبْھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا وَّ نَکَالًا عَظِیْمًا.

امریکی اور اتحادی حملہ عراق پر اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہودی اور امریکی مشرکین اسلام، بانی سلام اور عالمِ اسلام کے ازلی دشمن ہیں۔

کربناک صورت یہ ہے کہ پاکستانی حکمران اتحادیوں کے ہم نوا ہیں، مگر عوام صیہونی، طاغوتی طاقتوں کے خلاف ہیں۔

☆ نماز جمعہ کے بعد صدر صدام کی حمایت اور امریکی جارحیت کے خلاف کھاریاں کی عوام کا ایک جلوس عیدگاہ سے نکلا، بازاروں سے ہوتا ہوا، اڈا پر پُر امن طور منتشر ہو گیا۔

☆ حاجی ماسٹر کرم داد صاحب جمعرات بعد دو پہر اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد عیدگاہ میں پڑھانے کا موقعہ ملا، اس کے ساتھ ہی ایک لاوارث لاش کا جنازہ بھی پڑھایا۔

﴿☆﴾ اار رجب المرجب ۱۴۱۱ھ/ ۱۸ر جنوری ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع نے سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۸۲ کی روشنی میں بعنوان "یہودیوں کی ناپاک حرکتیں" تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ر رجب المرجب ۱۴۱۱ھ/ ۲۵ر جنوری ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان "عراق اور عالمِ اسلام کے خلاف یہود اور دیگر غیر مسلموں کے مظالم" (گذشتہ سے پیوستہ) اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ر رجب المرجب ۱۴۱۱ھ/ یکم رفروری ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی پہلی آیت مبارکہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ر رجب المرجب ۱۴۱۱ھ/ ۸ر فروری ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان "معراج شریف، رفعتِ مصطفیٰ ﷺ اور جدید علوم" ایمان افروز اور سبق آموز تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری کے ایک صفحہ پر یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

قصیدہ بردہ شریف کے احزاب

۱۔ جمعہ: أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِي سَلَمِ

۲۔ ہفتہ: وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

۳۔ اتوار: لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَا الْعُقُولُ بِهِ

۴۔ پیر: حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ

۵۔ منگل: آيَاتُ حَقٍّ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ

۶۔ بدھ: وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبِ

۷۔ جمعرات: كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدَلِ

﴿☆﴾ ۲۹ر رجب المرجب ۱۴۱۱ھ/ ۱۵ فروری ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے

عظیم الشان اجتماع سے، امام الائمہ، سراج الامہ، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار، حیات و خدمات اور فضائل و مناقب کے حوالے سے معلومات افزاء، ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۳۰ ررجب المرجب ۱۴۱۱ھ، بروز ہفتہ، عرسِ محدث اعظم قدس سرہٗ پر حاضری نصیب ہوئی، بذریعہ بس سفر فیصل آباد بخیریت وعافیت مکمل ہوا۔ عزیزی محمد سعید قادری، محلہ ستارہ پورہ کھاریاں ہمراہ تھا۔

چونکہ خلیج کے موجودہ بحرانی حالات میں صدر صدام حسین، صدر عراق کی حمایت کی جارہی ہے۔ عرسِ اقدس کے موقع پر علماءِ کرام نے اس کی شرعی وسیاسی حیثیت واضح کی، اس طرح یہ مجالسِ عرس، جہاد کانفرنس کی شکل اختیار کر گئیں۔

☆ گذشتہ ہفتہ مولانا محمد مختار احمد صدیقی ٹوبہ دارالسلام کا وصال ہو گیا۔ مرحوم جید عالم اور محب وطن کارکن تھے۔ ۱۹۷۰ء میں انہی کے زیرِ اہتمام ٹوبہ میں عدیم المثال سنی کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔

☆ بھارت کے عظیم عالم، بے مثال مقرر وعدیم النظیر مصنف، مولانا ارشد القادری ۱۸ رربیع الاخر ۱۴۱۱ھ/ ۲۹ راکتوبر ۱۹۹۰ء، بروز پیر، ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ پر وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

﴿☆﴾ ۲ رشعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/ ۱۸ رفروری ۱۹۹۱ء، بروز پیر، حضرت کے فرزند محمد محمود احمد (راقم الحروف) نے حفظِ قرآنِ مجید سے فراغت پائی۔

﴿☆﴾ ۶ رشعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/ ۲۲ رفروری ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے شب برأت اور مسائلِ زکوٰۃ کے عنوان سے مدلل ومفصل، معلومات افزاء اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت درج فرمائیں۔

☆ ۸ رشعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/ ۲۳ رفروری ۱۹۹۱ء، بروز ہفتہ، اطلاعات کے مطابق اسلام کے ازلی دشمن، امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے عراق پر ہولناک زمینی حملہ کر دیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ. اے قادرِ مطلق! تو اپنے محبوبوں کے صدقے اسلام کو اور مسلمانوں کے نمائندہ صدام کو سرخرو فرما اور اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کا ارادہ رکھنے والوں کو اصحاب الفیل کی مانند نیست ونابود فرما۔

☆ موضع چوہدو کے امام مسجد جو عیسائیت کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو رہے ہیں اور ان کی دوستی کی منازل طے کر رہے ہیں، کے متعلق ان کے مقتدیوں نے بجا طور پر اعتراض کیا ہے۔ چنانچہ امام مذکور چند مقتدیوں کے ہمراہ (محمد حسین لمبر، عبداللطیف چوہدری، محمد یوسف وڑائچ، محمد یوسف ٹھیکیدار) یہاں آئے۔

امام مذکور کو توبہ کی ہدایت کی، نیز اسے داڑھی پوری رکھنے کی تاکید کی۔ مولا کریم ہدایت نصیب فرمائے۔

☆ ۲۴ رفروری ۱۹۹۱ء، ترکیہ میں کتابوں کی ترسیل کے لئے خط ارسال کیا۔

☆ ۲۶ رفروری ۱۹۹۱ء، اتحادیوں کے ظالمانہ حملہ کے بعد حالتِ جنگ میں عراق نے کویت سے اپنے فوجی بلانے کا اعلان کیا ہے۔ اگرچہ پورے حالات معلوم نہیں اور نہ ہی معلوم ہو سکا ہے کہ فوجوں کی کویت سے واپسی کا اعلان کس بنا پر ہوا ہے، تاہم اس سے اس کی فوجوں کو شدید نقصان پہنچنے کا امکان ہے۔ مسلمانوں نے یہ اعلان

غیر متوقع طور پر سن کر صدمہ محسوس کیا۔
لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا. حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

☆۲۶رفروری ۱۹۹۱ء کو بعد دوپہر، جناب ظفر اقبال نیازی جہلم کے ہمراہ سوہدرہ ہمشیرہ صاحبہ کی ملاقات کے لئے گیا، عشاء کو گھر واپس پہنچا۔

☆۱۱رشعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/۲۷رفروری ۱۹۹۱ء، بدھ، مراسلہ محکمہ تعلیم برائے اوٹی، حصول گریڈ B-15 کے لئے درخواست تیار کروائی۔ محمد اقبال سلمہ کی معرفت اس کے لئے تحریک ہوئی ہے۔ مولا کریم دارین میں کامیابی عطا فرمائے۔

☆عراق کے کویت خالی کرنے کے اعلان کو امریکی، یہودی، سعودی، اور اتحادی افواج نے مسترد کرتے ہوئے جنگ جاری رکھی۔
گویا یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ اتحادی کویت کی آزادی کی آڑ میں اسلامی قوت کی تباہی کے خواہاں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. فَاِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى.

☆۲۸رفروری ۱۹۹۱ء، عراق کو اتحادیوں کے مقابل بظاہر شکست ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مسلمانوں نے اس خبر کو شکستہ دلی سے سنا اور برداشت کیا۔ غیر مسلم اقوامِ عالم میں بظاہر اسلام شکست کھا گیا۔ مگر عراق کی اس پسپائی میں خود نام نہاد مسلمانوں، سعودیوں، مصریوں، ترکوں اور کیا کیا...... کا ظاہراً ہاتھ ہے، گویا یہودیوں نے مسلمانوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں تباہ کیا۔ بہر حال اسلام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ تا قیامِ قیامت اسی کا غلبہ رہے گا۔ وقتی صدمات خود مسلمانوں کے ہاتھوں کی کمائی ہے۔ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ...... الآية

☆۲۸رفروری ۱۹۹۱ء، کو نصرت بی بی دختر عبد الغفور قریشی کی شادی ہوئی۔ بارات لاہور سے آئی۔ فضول رسومات وخرافات عمل میں لائے گئے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

☆۲۸رفروری ۱۹۹۱ء، اکرام المشائخ (سہ ماہی) کی پہلی جلد کا پہلا شمارہ موصول ہوا۔ حکیم محمد حسین بدر کے صاحبزادہ حکیم محمد افتخار حسین اطہر ڈیرہ نواب صاحب بہاولپور ڈویژن اس کے مدیر و ناشر ہیں، انہیں کے ایماپر پرچہ جاری ہوا۔ مولا کریم راہِ مستقیم نصیب فرمائے اور استقامت بھی۔

☆۱۱رشعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/۲۸رفروری ۱۹۹۱ء، القول السدید کا شب برأت نمبر موصول ہوا۔

☆چند روز قبل بریلی شریف کا دامنِ مصطفیٰ (مفتی اعظم نمبر) مولانا (عبد الحکیم) شرف قادری کی معرفت موصول ہوا۔ مفتی اعظم نمبر حضور کے صد سالہ جشنِ ولادت کے موقعہ کی مناسبت پر شائع ہوا ہے۔

☆۲۸رفروری ۱۹۹۱ء، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات ساڑھے آٹھ بجے، محترمہ بشیر بیگم زوجہ محمد امین منڈیر وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ چوہدری خوشی محمد صاحب کی رشتہ میں بھانجی تھی اور وہ اس سال حج کے لئے تیار تھی۔

﴿☆﴾۱۳رشعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/یکم رمارچ ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "شب برأت اور مسائلِ زکوٰۃ" کے عنوان سے مدلل ومفصل، عالمانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت درج فرمائیں۔

☆قبل جمعہ حضرت حاجی شمس الدین صاحب تشریف لائے۔ حضرت

حاجی صاحب موصوف لودھراں تحصیل کے رہنے والے ہیں۔ عرصہ تیس برس سے حرم شریف مکہ میں مقیم ہیں۔ مقام ام ہانی رضی اللہ عنہا پر دورانِ حج (۱۹۹۰ء/۱۴۱۰ھ) ان سے ملاقات ہوئی۔ دورانِ حج بڑی محبت سے پیش آئے۔ ملاقات کرنے سے حج کا روحانیت تازہ ہوگیا۔

مشرف گرچہ شد جامی زلطفت
خدایا ایں کرم بار دگر کن

☆ ۲۸ر فروری ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات، اتحادیوں نے عراق کے خلاف جنگ بند کردی، عراق بغداد اور دیگر اسلامی شہروں کی تباہی نے وہی نقشہ پیش کیا جو ہلاکو، چنگیز اور تاتاریوں کے حملہ کے دوران بغداد اور اسلامی شہروں کا ہوا۔

☆ ۱۷ر جنوری ۱۹۹۱ء کو شروع ہونے والی خوفناک جنگ اکیالیس روز بعد بند ہوئی۔ اللہ تعالیٰ غاصب، ظالم اتحادیوں کو نیست و نابود کرے۔ فَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ.

تاتاریوں کی یلغار سے عروس البلاد میں عظیم وفقید المثال علمی ورثہ، قلمی کتابوں کے دریا برد کرنے پر دریائے دجلہ کا پانی سیاہ ہوگیا تھا۔ اور اب اتحادیوں کی ہولناک تباہیوں سے آسمان سے سیاہ بارش برسی اور دریائے دجلہ کا پانی سیاہ ہوگیا۔ بغداد کی تباہی کے بعد ہلاکو خان نے پوری دنیا کو فتح کرنے کا عزم کیا۔ اور اب اتحادیوں نے "نیا عالمی نظام" کا تصور دیا۔ تاریخ کا اعادہ ایک عجیب اتفاق ہے۔

﴿☆﴾ ۲۰ر شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/۸ر مارچ ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ حٰم السجدۃ کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل عالمانہ ومحققانہ اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ر شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ/۱۵ر مارچ ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۳ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مدلل و مفصل وجد آفریں خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۷ر مارچ ۱۹۹۱ء/ ۲۹ر شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ، بروز اتوار، رات ۸ بجے، رویتِ ہلال کمیٹی کے اعلان کے مطابق ۱۸ر مارچ ۱۹۹۱ء کو یکم رمضان المبارک ہوئی۔ بروز پیر۔

رویتِ ہلال کمیٹی کا اجلاس اسلام آباد میں مفتی محمد حسین نعیمی کی صدارت میں ہوا۔ ۸ بجے ریڈیو نے چاند ہونے کی خبر دے دی، لیکن چیئرمین کمیٹی کا اپنا اعلان غالباً رات ساڑھے نو بجے ہوا۔

اخبارات سے معلوم ہوا کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں اتوار کا پہلا روزہ ہے۔

اخباری اطلاع کے مطابق پشاور میں صوبائی رویتِ ہلال کمیٹی کا اجلاس، وزیرِ مذہبی امور کی صدارت میں ہفتہ شام (۲۸ر شعبان) کو ہوا، رات دس بجے صوبائی کمیٹی نے چاند ہونے کا اعلان کردیا۔ اس طرح سرحد میں ۲۸ر شعبان کے بعد اتوار کو پہلا روزہ ہے۔
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

احکامِ شرعیہ پر عمل اپنی نفسانی اغراض کے پیشِ نظر کیا جارہا ہے۔
اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ، فَاِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى.

☆ عزیزی مولانا محمد سعید احمد سلمہ الاحد اور عزیزی مولانا محمد حبیب احمد سلمہ الاحد دربار عالیہ کالاویہ کے پروگرام کے مطابق ٹاہلیانوالہ میں مسجد انوار مدینہ اور کالج کے بالمقابل مسجد میں قرآن مجید کی منزل رمضان شریف میں سنارہے ہیں۔

عزیزی محمد محمود احمد نے گذشتہ دنوں ہی قرآن مجید کا حفظ مکمل کیا اور وہ اپنے استاذ محترم قاری صاحب سرائے عالمگیر والوں کے پروگرام کے مطابق جہلم سی ایم ایچ کے قریب قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ مولا کریم ان عزیزوں کا سنانا باعثِ اخلاص بنائے۔ (آمین)

﴿☆﴾ ۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ/۲۲ر مارچ ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۶۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل جامع و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ/۲۹ر مارچ ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی پہلی آیتِ کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل "فتح مکہ، فتح باب الاسلام" کے پُرنور عنوان سے علمی و تحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ/۵ر اپریل ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیرتِ مصطفیٰ ﷺ میں روزوں کے چند واقعات" کے عنوان سے مدلل و مفصل، علمی و تحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۲۱ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ/۷ر اپریل ۱۹۹۱ء، عزیزی محمد سعید قادری سلمہ الوحید، محلہ جامع مسجد سائیں رحمت کھاریاں نے بڑے اصرار سے صحاح ستہ کی خریداری کے لئے مبلغ -/2500 روپے دیئے۔ بہت دنوں سے اس کی خواہش تھی کہ وہ صحاح ستہ خرید کر مجھے ہدیہ کرے گا۔ مولا کریم اس کا ہدیہ قبول فرمائے۔ اس کے دین و دنیا، علم و عمل، عرفان و عافیت میں خیر و برکت و سعادت عطا فرمائے اور صحاح ستہ سے مجھے اور دوسروں کو استفادہ کا صحیح موقع نصیب فرمائے۔

آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسین ﷺ

رمضان کا ایک نام۔ شَهْرٌ یُزَادُ فِیْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ.

۲۲ر رمضان ۱۴۱۱ھ

۱۔ بخاری شریف	مکمل	465/-
۲۔ مسلم شریف		350/-
۳۔ ترمذی شریف		200/-
۴۔ نسائی شریف		252/-
۵۔ ابوداؤد شریف		260/-
۶۔ ابن ماجہ شریف		136/-
۷۔ فتاویٰ قاضی خان		340/-
۸۔ بحر الرائق		880/-
۹۔ فتاویٰ نوریہ جلد ہفتم ہشتم		100/-
۱۰۔ لامع الدراری علی جامع البخاری 3 جلد		400/-
۱۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی		300/-
۱۲۔ دینِ مصطفیٰ (ﷺ)		60/-

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر مندرجہ ذیل کلمات بطور یادداشت درج فرمائے۔

۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، حضرت میاں صاحب والدی المکرم رحمۃ اللہ علیہ (تاریخ وصال ۱۰ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ/ ۶ر اکتوبر ۱۹۸۴ء، ہفتہ) کی لوحِ مزار تیار ہو کر آئی۔ لوحِ مزار کی تحریر صوفی نصیر احمد شمسی نے کی۔ نقوش کی کھدائی اور بھروائی (تیاری) دھنی کے مرمر کے کارخانہ میں ہوئی۔ مولا کریم اس بابرکت کام کرنے والوں کو

اجر عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ/۱۲ اپریل ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "لیلۃ القدر، جشنِ نزول قرآن اور شانِ مصطفیٰ ﷺ" کے عنوان سے مدلل و مفصل تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ الفاظ بطورِ یادداشت زیبِ قرطاس فرمائے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اِمَامِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

عزیزی حافظ محمد محمود احمد سلمہ الاحد نے امسال نصف آخر قرآن مجید موضع چھپر نزد سی۔ ایم۔ ایچ جہلم میں تراویح میں سنایا۔

عزیزان مولانا حافظ محمد سعید احمد سلمہ الاحد اور مولانا حافظ محمد حبیب احمد سلمہ الاحد نے موضع ناہلیانوالہ میں مسجد انوار مدینہ اور مسجد بلال محمدیہ میں قرآن مجید تراویح میں سنایا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ وَكَرَمِهٖ.

مولا کریم شرف قبولیت عطا فرمائے اور نورِ قرآن مجید سے سینوں کو منور فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ/۱۳ اپریل ۱۹۹۱ء، بروز ہفتہ، حضرت اپنی محترمہ والدہ صاحبہ، برادرِ مکرم مفتی محمد علیم الدین نقشبندی صاحب، صوفی ظفر اقبال نیازی صاحب اور اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ سوہدرہ نزد وزیر آباد میں اپنی ہمشیرہ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ کلمات بطورِ یادداشت زیبِ قرطاس فرمائے۔

☆ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ/۱۵ اپریل ۱۹۹۱ء، بروز پیر، رات پونے دس بجے ریڈیو پر چیئرمین مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی مفتی محمد حسین نعیمی نے اعلان کیا کہ لاہور میں تقریباً ۱۵ آدمیوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں چار علماء اور نو آدمیوں کو اور ہوائی جہازوں میں چاند نظر آگیا، لہٰذا کل مورخہ ۱۶ اپریل منگل کو عید الفطر ہوگی۔

یہ بات عجائبات سے ہے کہ کمیٹی کے چیئرمین نے کسی کی شہادت کا اعلان نہیں کیا، صرف ان کا دیکھنا بیان کیا۔

﴿☆﴾ یکم شوال المکرم ۱۴۱۱ھ/۱۶ اپریل ۱۹۹۱ء، صبح ساڑھے آٹھ بجے، حسبِ معمول مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں شہر میں نمازِ عید الفطر کے عظیم الشان اجتماع سے "صلہ رحمی" کے موضوع پر آیاتِ کریمہ و احادیثِ طیبہ کی روشنی میں مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا اور خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا اور نمازِ عید الفطر کی امامت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۴ شوال المکرم ۱۴۱۱ھ/۱۹ اپریل ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "ربِ محمد مصطفیٰ ﷺ، توحید ایمانی، عظمتِ انبیاءِ کرام" کے عنوان سے متعدد آیاتِ کریمہ کی روشنی میں ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ شوال المکرم ۱۴۱۱ھ/۲۶ اپریل ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق علمی و تحقیقی انداز سے شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸ شوال المکرم ۱۴۱۱ھ/۳ مئی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "شمائلِ نبوی ﷺ" کے عنوان سے مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆اسی روز حضرت نے اپنے محترم والد ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے مزارِ پُر انوار کی لوح نصب کرائی، نیز تعویذِ قبر کو درست کر کے چپس کرایا۔

﴿☆﴾ ۸رمئی ۱۹۹۱ء، بروز بدھ، رات کو مولانا محمد سعید احمد اسعد فیصل آباد سے اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ حضرت کے درِ دولت پر تشریف لائے، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد قدس سرہٗ کے تبرکات کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

﴿☆﴾ ۲۴رشوال المکرم ۱۴۱۱ھ/ ۹رمئی ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات، خانقاہ عالیہ سلطانیہ کالا دیو ضلع جہلم میں سالانہ ختمِ عرس شریف کی بابرکت تقریب میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۵رشوال المکرم ۱۴۱۱ھ/ ۱۰رمئی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶،۲۵رشوال المکرم ۱۴۱۱ھ/ ۱۱،۱۰رمئی ۱۹۹۱ء، جمعہ اور ہفتہ، بعد از نمازِ عشاء، گرلز مڈل سکول کھاریاں میں دو روزہ عازمینِ حج کی تربیت کی نشست میں شمولیت فرمائی اور حاضرین کی تربیت فرمائی۔

﴿☆﴾ سجادہ نشین ڈھانگری شریف، مولانا پیر محمد فاضل صاحب کے انتقالِ پُر ملال کی خبر سن کر آپ نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ کلمات بطورِ یادداشت تحریر فرمائے۔

☆۱۰رمئی ۱۹۹۱ء، بروز بدھ، حضرت مولانا پیر محمد فاضل صاحب (فاضل بریلی شریف) ڈھانگری میرپور، قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، ان کی نمازِ جنازہ جمعرات کو ادا ہوئی، عزیزی حافظ محمد حبیب احمد اپنے رفقاء کے ہمراہ جنازہ میں شریک ہوئے۔

﴿☆﴾ ۲رذی قعدہ ۱۴۱۱ھ/ ۱۷رمئی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق مفصل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸رذی قعدہ ۱۴۱۱ھ/ ۲۳رمئی ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات، بعد نمازِ عصر، حاجی نیک عالم المعروف بابا پولا و الد نظیر احمد وغیرہ چک بختاور (لوہاریاں) نزد گلیانہ تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات کی نمازِ جنازہ کی امامت فرمائی۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطورِ یادداشت درج فرمائی۔

☆اسی روز دس بجے ڈی سی گجرات کی طرف سے بلائی گئی امن کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہوا۔ یہ اجلاس اے سی کھاریاں کے دفتر میں ہوا۔ علماء، وکلاء اور سیاسی حضرات شامل تھے۔ مدنی مسجد میں تازہ حالات کا ذکر ہوا۔ ڈی سی صاحب نے اس کے حل کے لئے احکام صادر کئے۔

﴿☆﴾ ۹رذی قعدہ ۱۴۱۱ھ/ ۲۴رمئی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البلد کی پہلی دو آیاتِ بینات کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۶رذی قعدہ ۱۴۱۱ھ/ ۳۱رمئی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۷۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خوبصورت عالمانہ و محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳رذی قعدہ ۱۴۱۱ھ/ ۷رجون ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی

عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۱۸ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل غزوۂ تبوک کے حوالے سے مفصل ومدلل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ ذی قعدہ ۱۴۱۱ھ / ۱۳ جون ۱۹۹۱ء، حافظ محمد زبیر سلمہ (ولد مفتی محمد علیم الدین نقشبندی) کو لے کر اس کی محترمہ والدہ صاحبہ کے ہمراہ ڈیرہ بابا فتح محمد گوجر (ملیاں) نزد بھیرہ شریف ضلع سرگودہا، تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۲۸ ذی قعدہ ۱۴۱۱ھ / ۱۲ جون ۱۹۹۱ء، بروز بدھ، کھاریاں شہر کے تین طلبہ، جنہوں نے میٹرک کا امتحان دیا، کو عیدگاہ میں ترجمہ قرآنِ مجید اور علم القرآن مولفہ مفتی احمد یار خان نعیمی اور عربی کا معلم حصہ اول، کے اسباق شروع کروائے۔

﴿☆﴾ یکم ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ / ۱۴ جون ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الکوثر کی آیت نمبر ۲ اور اور سورۃ الحج کی آیت نمبر (۳۶) کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ''قربانی کے فضائل ومسائل'' کے عنوان سے مدلل ومفصل خوبصورت خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ / ۲۰ جون ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات، سوہدرہ نزد وزیرآباد میں اپنی ہمشیرہ صاحبہ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۸ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ / ۲۱ جون ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے قربانی کے مسائل پر مشتمل علمی وتحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

☆ حرمین شریفین میں آج ۹ ذی الحجہ، یوم عرفہ ہے۔ جمعۃ المبارک کی نسبت سے حج اکبر ہے، مولا کریم وہاں حاضر ہونے والوں کا حج قبول فرمائے اور ہمیں زیارت حرمین شریفین سے بار بار نوازے۔

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفت
خدارا این کرم بار دگر کن

﴿☆﴾ ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ / ۲۳ جون ۱۹۹۱ء، یوم عیدالاضحیٰ کو حضرت نے حسب معمول مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں نماز عیدالاضحیٰ پڑھائی، اور عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۲۷ پر مشتمل عالمانہ ومحققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶، ۲۷ جون ۱۹۹۱ء کی درمیانی شب کو اپنے دیرینہ ساتھی حاجی محمد عبداللہ خان چوہدری اور ان کے سفرِ حج کے ہمراہیوں کی حج سے واپسی پر، ان کے استقبال کے لئے لاہور ائیر پورٹ پر تشریف لے گئے۔ ۲۷ جون صبح ۸ بجے کھاریاں واپس تشریف لائے۔

﴿☆﴾ ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ / ۲۸ جون ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی سیرت وکردار، فضائل ومناقب اور خدمات وحالات کے حوالے سے مدلل ومفصل سبق آموز ومعلومات افزا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ / ۳۰ جون ۱۹۹۱ء، بعد نماز عشاء، مسجد حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، گلیانہ روڈ کھاریاں شہر میں سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کے لئے منعقدہ جلسہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ نوٹ بطور

یادداشت تحریر فرمایا۔

۳۰ر جون کو حاجی چوہدری محمد بوٹا، کھاریاں کا جنازہ پڑھایا۔ گذشتہ روز وفوت ہوئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. ۱۹۷۸ء میں فقیر کے ساتھ انہوں نے حج کیا تھا۔

﴿☆﴾ الحاج چوہدری عدالت خان کھاریاں کے انتقال پُر ملال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

الحاج چوہدری عدالت خان، کھاریاں کا جنازہ عیدگاہ کھاریاں میں ہوا۔ فقیر جنازہ میں حاضر ہوا۔ حاجی صاحب موصوف خواجہ غلام سرور جان فاروقی باولی شریف کے مرید تھے۔ والد صاحب قدس سرہٗ کے پیر بھائی تھے۔ اسی حوالہ سے انہوں نے کافی عرصہ پہلے فقیر کو اپنا جنازہ پڑھانے کا پابند کیا تھا۔ چونکہ پیرزادہ محمد عبدالقیوم ہزاروی باولی شریف تشریف لائے تھے، اس لئے وہ جنازہ پڑھانے کے احق تھے۔ انہوں نے ہی جنازہ پڑھایا۔ حاجی صاحب کا وصال ایک روز قبل ہوا۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ ۳ر جولائی ۱۹۹۱ء، اے سی کھاریاں کی میٹنگ برائے امن عامہ بسلسلہ محرم الحرام میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۲ر ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ/۵ر جولائی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "مکینِ گنبدِ خضراءؐ" کے عنوان سے مدلل و مفصل تحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ر ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ/۱۲ر جولائی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ر ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ/۱۲ر جولائی ۱۹۹۱ء، پیر سید منیر حسین شاہ جنڈانوالہ کی حج سے واپسی پر ان سے ملاقات کے لئے جنڈانوالہ تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

سید شہود الحسن صاحب کراچی اپنے ایک اور سید ساتھی کے ہمراہ چند دنوں کیلئے یہاں تشریف لائے۔ چند مرتبہ ان کے پاس بیٹھنے کا موقع ملا اور ان کے ساتھ کھانا کھانا ہوا۔

﴿☆﴾ ۶ر محرم الحرام ۱۴۱۲ھ/۱۹ر جولائی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۶۴ کی روشنی میں امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کے باہمی تعلقات" کے عنوان سے مدلل و مفصل دلکش بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ر محرم الحرام ۱۴۱۲ھ/۲۵ر جولائی ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات بوقت گیارہ بجے دن، اپنے والد ماجد حضرت میاں خواجہ دین نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کا سالانہ ختم شریف حضرت نے اپنی قیامگاہ پر منعقد کیا، کثیر احباب تشریف لائے۔ دعائے خیر ہوئی، ماحضر پیش کیا گیا۔

﴿☆﴾ ۱۳ر محرم الحرام ۱۴۱۲ھ/۲۶ر جولائی ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک سے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۵۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خوبصورت و ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ر محرم الحرام ۱۴۱۲ھ/۲۷ر جولائی ۱۹۹۱ء، بروز ہفتہ محترم راجہ جبار گل (موضع ملوال) کی محترمہ والدہ صاحبہ کے جنازہ میں

شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۹ رمحرم الحرام ۱۴۱۲ھ/ یکم اگست ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات، حاجی چوہدری محمد بوٹا مرحوم کے ختم چہلم میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

۲۰ رمحرم الحرام ۱۴۱۲ھ جمعہ کی رات بلکہ صبح کی نماز کے بعد خواب دیکھا۔

حرم کی۔ دروازہ چھوٹا سے پرانی طرز پر بنا ہے۔ لکھا ہے، ''دروازہ سے چند سو گز کے فاصلہ پر بلندی پر وضوء کی جگہ ہے''۔ وضوء کی جگہ پر بہت سے اور حضرات بھی ہیں، وہ سب باب کی طرف آئے مگر دروازہ پر جب فقیر پہنچا تو اکیلا ہی تھا۔ وہاں کافی دیر ادب واحترام اور شوق وجذبہ سے آستانہ سے لپٹ کر آنسو بہاتا رہا۔ بعد ازاں داخل حرم ہوا۔ دروازہ کی بناوٹ سے معلوم ہوتا تھا کہ سلطنتِ عثمانیہ میں تعمیر ہوا تھا اور ترکی برآمدہ کے باہر کسی جگہ بنایا گیا تھا۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ حَرَمِكَ وَحَرَمِ حَبِيْبِكَ الْاَكْرَمِ ﷺ۔

﴿☆﴾ ۲۰ رمحرم الحرام ۱۴۱۲ھ/ ۲ راگست ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان ''محبوبانِ حق کی زبان کُن کی کنجی ہے'' پر علمی وتحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱ رمحرم الحرام ۱۴۱۲ھ/ ۳ راگست ۱۹۹۱ء، بروز ہفتہ، اپنے عزیز محمد یونس (چک بختاور) کو سینٹوریم سالٹی ہسپتال (مری) میں بغرض علاج داخل کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۲۷ رمحرم الحرام ۱۴۱۲ھ/ ۹ راگست ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب آیت ۵۶ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مدلل ومفصل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸ رمحرم الحرام ۱۴۱۲ھ/ ۱۰ راگست ۱۹۹۱ء، بروز ہفتہ، اپنے عزیز محمد یونس (چک بختاور) کی تیمارداری کیلئے سالٹی سینٹوریم ہسپتال (مری) تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۵ رصفر المظفر ۱۴۱۲ھ/ ۱۶ راگست ۱۹۹۱ء، صبح مریم بیگم زوجہ دین محمد (والدہ غلام احمد سلمہ الاحد) پکھووال ضلع گجرات کی فاتحہ خوانی کے لئے مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، حاجی عمر حیات قادری اور میاں مختار احمد قادری کے ہمراہ تشریف لے گئے۔

☆ اسی روز جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''ردِّ بدعات'' کے عنوان سے مفصل ومدلل ایمان افروز اور اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ رصفر المظفر ۱۴۱۲ھ/ ۲۳ راگست ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''شریعت، طریقت اور ردِّ بدعت'' کے عنوان پر مشتمل مفصل ومدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ رصفر المظفر ۱۴۱۲ھ/ ۲۹ راگست ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات، بعد نمازِ ظہر، ۴ بجے جناح ہال بلدیہ جہلم میں امام احمد رضا کانفرنس میں شمولیت فرمائی، ''فقیہِ اسلام'' کے عنوان سے معلومات افزاء اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ اسی روز بعد نمازِ مغرب سرائے عالمگیر میں صاحبزادہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی کے والدِ گرامی کے سالانہ ختم شریف میں شمولیت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۹ رصفر المظفر ۱۴۱۲ھ/ ۳۰ راگست ۱۹۹۱ء، بروز جمعہ، ۱۱ بجے،

موضع مکوال میں محترم راجہ جبار گل کی والدہ محترمہ کے ختم چہلم میں شمولیت فرمائی۔

☆ ۱۹ر صفر المظفر ۱۴۱۲ھ / ۳۰ر اگست ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی چند آیات مبارکہ کی روشنی میں "غیبت، نام بگاڑنے، عیب جوئی کی مذمت" کے حوالے سے اصلاحی بیان فرمایا۔

☆ معروف عالمِ دین حضرت مولانا سید محمد یعقوب رضوی کی خبرِ رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۱ر صفر المظفر ۱۴۱۲ھ / ۳۱ر اگست ۱۹۹۱ء، بروز ہفتہ، مولانا سید محمد یعقوب رضوی پھالیہ والے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحوم کو دل کا دورہ ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۵۹، ۵۸ برس تھی۔ اور اس وقت ایم پی اے اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر تھے۔ یکم ستمبر کو جنازہ ہوا۔ اور ۲ر ستمبر / ۲۲ صفر المظفر سوم کا ختم ہوا۔

☆ ۲۵ر صفر المظفر ۱۴۱۲ھ / ۵ر ستمبر ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات، بعد از نماز عشاء، خانقاہ عالیہ نقشبندیہ سلطانیہ کالا دیو ضلع جہلم کے زیر اہتمام حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی یاد میں ایک سیمینار منعقدہ سول کلب کمپنی باغ جہلم میں شرکت فرمائی۔

☆ ۲۶ر صفر المظفر ۱۴۱۲ھ / ۶ر ستمبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل جامع و ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

☆ ۳ر ربیع النور ۱۴۱۲ھ / ۱۳ر ستمبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "نامِ مصطفیٰ ﷺ کے جلوے" کے عنوان سے مدلل و مفصل خطاب فرمایا۔

☆ ۱۰ر ربیع النور ۱۴۱۲ھ / ۲۰ر ستمبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق نہایت ہی شاندار، دلائل و براہین سے مزین خطاب فرمایا۔

☆ ۱۲ر ربیع النور ۱۴۱۲ھ / ۲۲ر ستمبر ۱۹۹۱ء، موضع منڈیر نزد کھاریاں میں منعقدہ محفلِ میلاد النبی ﷺ میں خصوصی شرکت فرمائی۔

☆ ۱۲ر ربیع النور ۱۴۱۲ھ بروز اتوار، مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں منعقدہ محفلِ میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی۔

☆ ۱۳ر ربیع النور ۱۴۱۲ھ / ۲۳ر ستمبر ۱۹۹۱ء، شب، مین بازار کھاریاں میں منعقدہ میلاد شریف کی محفل میں شرکت فرمائی۔

☆ ۱۷ر ربیع النور ۱۴۱۲ھ / ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۱ء، شب، اپنے آبائی گاؤں موضع چوہدو (تحصیل کھاریاں) میں میلاد شریف کی محفل میں شرکت فرمائی۔

☆ ۱۷ر ربیع النور ۱۴۱۲ھ / ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل ایمان افروز اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۳ر ربیع النور ۱۴۱۲ھ، خانہ فقیر غفرلہ القدیر میں ظہر کے بعد سے

مغرب سے پہلے میلاد مبارک کا اجتماع ہوا۔ نمازِ عصر درمیان میں پڑھی۔ درود شریف پڑھا گیا۔ بعد نمازِ عصر نعت شریف پڑھی گئی اور سلام پڑھ کر دعائے خیر ہوئی۔ حاضرین میں ماحضر پیش کیا۔

﴿☆﴾ ۲۴؍ربیع النور ۱۴۱۲ھ/۴؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "حیات النبی ﷺ" کے عنوان سے مدلل ومفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸ تا یکم؍ربیع النور ۱۴۱۲ھ/۸ تا ۱۰؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، پیر تا بدھ، فیصل آباد، دربارِ عالیہ حضور محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قدس سرہ العزیز میں حاضری رہی۔

﴿☆﴾ ۱۰؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، بروز جمعرات، اپنے شیخ زادے پیر طریقت حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول مدظلہ کی معیت میں مولانا سید محمد یعقوب رضوی مرحوم (پھالیہ والے) (متوفی ۲۰؍صفر المظفر ۱۴۱۲ھ، ۳۱؍اگست ۱۹۹۱ء) کے ختمِ چہلم میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲؍ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ/۱۱؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "حیات الانبیاء وسید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام" کے عنوان سے عالمانہ ومحققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹؍ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ/۱۸؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ وارضاہ عنا" کے عنوان سے معلومات افزاء وایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز آپ کی نواسی مسماۃ شفیعہ دختر محمد طفیل وصفیہ بی بی کا قبل از جمعہ کھاریاں میں آپ کی قیامگاہ پر وصال ہوا اور بعد از جمعہ نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ ۱۰؍ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ/۱۹؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، بروز ہفتہ، بعد نمازِ عشاء، جنڈانوالہ میں پیر سید منیر حسین شاہ صاحب کے زیرِ اہتمام گیارہویں شریف کی محفل میں شرکت فرمائی اور حاضرینِ کرام سے خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۶؍ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ/۲۵؍اکتوبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق مفصل وایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳؍ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ/۱؍نومبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے آیتِ کریمہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کی روشنی میں "روزِ جزاء کا تصور" کے عنوان سے مفصل ومدلل سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳۰؍ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ/۸؍نومبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق مفصل وایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت مولانا قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی کے انتقالِ پُر ملال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ عبارت بطورِ یادداشت تحریر فرمائی۔

☆ گذشتہ ماہ (۲۴؍اکتوبر ۱۹۹۱ء) قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی کے انتقال کی خبر ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.
علامہ موصوف ایک فاضل مدرس تھے، ایک طویل عرصہ عیدگاہ جہلم میں خطیب اور دار العلوم جہلم میں مدرس رہے۔ فقیر نے کچھ عرصہ ان کے ساتھ جہلم میں تدریس کی۔ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۹۹۱ء/۱۴۱۲ھ، رسالہ معارف رضا کراچی کے گیارہویں شمارہ میں حضرت کا یہ مضمون شائع ہوا۔ "حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا

خاں قادری بریلوی"۔

☆ ۷؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ/ ۱۵؍ نومبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ ۱۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ/ ۲۲؍ نومبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجر کی آیات کریمہ (۴۹، ۵۰) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ ۲۱؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ/ ۲۹؍ نومبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیاتِ مبارکہ (۱۱ و مابعد) کی روشنی میں "حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اور شیطان کی سرکشی" کے عنوان سے ایمان افروز اور جامع خطاب فرمایا۔

☆ ۲۸؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ/ دسمبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے متعدد آیاتِ کریمہ کی روشنی میں "اقامتِ صلوٰۃ" کے حوالے سے اصلاحی اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

☆ ۶؍ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۱۳؍ دسمبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الجمعۃ کی آیت نمبر ۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل "جمعۃ المبارک کی فضیلت اور ادائیگی" کے حوالے سے مفصل خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت یہ تحریر نذرِ قرطاس فرمائی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَانَبِیَّ اللّٰہِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَانُوْرَ اللّٰہِ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ.

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ.

☆ ۱۰؍ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۱۷؍ دسمبر ۱۹۹۱ء، شب منگل، مہبط الوحی مزارِ پُر انوار روحی فداہ کی زیارت نصیب ہوئی۔

مزارِ پُر انوار کی مرئی صورت موجودہ صورت سے الگ ہے، شاید اس کی صورت مرئیہ ابتدائی حالات کی ترجمان ہے، نیز اب اس میں تجدیدوں کا عمل دخل ہے۔

اے اللہ! زیارتِ حرمین شریفین سے بار بار مشرف فرما۔

مشرف گرچہ شد جامی زلطفت
خدارا ایں کرم بار دگر کن

☆ صبح کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ حکومت نے حج پالیسی ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء کا اعلان کر دیا ہے، جس کے مطابق درخواست دینے کی تاریخیں یہ ہیں۔

۱۔ ریگولر سکیم ۲۲؍ دسمبر ۱۹۹۱ء تا ۲۲؍ جنوری ۱۹۹۲ء

۲۔ سپانسر شپ سکیم ۲۲؍ دسمبر ۱۹۹۱ء تا ۳۰؍ جنوری ۱۹۹۲ء

اخراجات کا میزانیہ یہ ہے۔

	ریگولر از لاہور، راولپنڈی، پشاور	از کراچی
	-/45040 روپے	-/43140 روپے
سپانسر شپ	-/45920 روپے	-/44020 روپے

بحری جہاز درجہ اول درجہ دوم عرشہ

37100/-　38640/-　39150/-

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ مَعَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ.

﴿☆﴾ ۱۳؍ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۲۰؍ دسمبر ۱۹۹۱ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (جمعہ اور اس کے احکام) مدلل و مفصل، معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰؍ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۲۷؍ دسمبر ۱۹۹۱ء، بروز جمعۃ المبارک "ایصالِ ثواب" کے عنوان سے ایک مضمون کے اختتامی کلمات تحریر فرمائے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت یہ تحریر زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۲؍ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۲۹؍ دسمبر ۱۹۹۱ء، بروز اتوار، فیصل آباد حاضر ہوا۔ خیال تھا کہ حضور سیدی مرشدی قدس سرہٗ کے ختم شریف میں حاضری ہوگی۔ سوءِ اتفاق، غلطی سے ایک دن تاخیر سے حاضری ہوئی۔ ختم شریف ۲۸؍ دسمبر نمازِ عشاء کے بعد ہوا۔ ۲۹؍ دسمبر رات ایک بج کر چالیس منٹ پر ختم ہوتا ہے۔ حسرت کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا۔ بہر حال آستانہ پر حاضری ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲۷؍ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۳؍ جنوری ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "نعتِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے چند واقعات" محبت بھرے انداز میں بیان فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۸؍ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۳؍ جنوری ۱۹۹۲ء، جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب، نمازِ عشاء کے بعد، جامع مسجد بابا بخش والی انار کلی بازار کھاریاں شہر کے خطیب و امام حافظ مولانا مختار احمد جلالی نے حضرت سے نحو میر پڑھنا شروع کی۔

﴿☆﴾ ممتاز دانشور جناب سید ریاست علی قادری کے انتقالِ پُر ملال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

۲۷؍ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ/ ۳؍ جنوری ۱۹۹۲ء، جمعۃ المبارک، محترم جناب سید ریاست علی قادری بانی و صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، حرکتِ قلب بند ہونے سے اسلام آباد میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو اسلام آباد میں سپردِ خاک کیا گیا، رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً.

مرحوم محسنِ اہلسنت تھے۔ امام احمد رضا قدس سرہٗ کا ملک و بیرونِ ملک اونچے طبقے کے دانشوروں میں آپ نے تعارف فرمایا، گذشتہ (چند سالوں میں) رضا انٹرنیشنل کانفرنسیں کراچی، اسلام آباد، لاہور میں منعقد کیں۔ ہر سال یومِ رضا بڑی آب و تاب سے مناتے۔ بے شمار کتابیں شائع کیں "معارفِ رضا" بڑی شان سے شائع فرماتے۔ ان کی مطبوعات بڑی دیدہ زیب ہوتیں۔

گذشتہ سال یومِ رضا کے موقع پر جہلم میں منعقدہ ایک کانفرنس میں ان سے ملاقات ہوئی۔ وہ صدارت فرما رہے تھے۔ فقیر بھی حاضر تھا۔ ان کی وفات سے ایک عظیم خلاء پیدا ہو گیا ہے۔

محترم سید ریاست علی قادری بریلوی علیہ الرحمہ کے لئے درج ذیل تاریخی مادے استخراج ہوئے۔

غفرلہ الوکیل ۱۴۱۲ھ	ظہورِ عرفان ۱۴۱۲ھ
مکتی عرفان رضا ۱۴۱۲ھ	ظہور رحمت الرب ۱۹۹۲ء
بخشش حق بالیقین ۱۴۱۲ھ	مغفور المجیب ۱۹۹۲ء

رحمۃ الماجد الولی تعالیٰ علیہ ۱۴۱۲ھ در حضورِ متین رسید ۱۹۹۲ء

بحضورِ معز رسیدہ ۱۴۱۲ھ

برادرِ عزیز مفتی (محمد علیم الدین نقشبندی) صاحب نے "بخشش رب بادہ" ۱۴۱۲ھ تاریخِ رحلت برجستہ کہی۔

☆ ۳ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۹ جنوری ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، ماسٹر عبدالرشید صاحب سرائے عالمگیر کے ختمِ چہلم میں شرکت فرمائی۔

☆ اسی روز اپنی ہمشیرہ محترمہ کی عیادت کے لئے سوہدرہ (نزد وزیر آباد) تشریف لے گئے۔

☆ ۴ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۹ جنوری ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۶۸ کی روشنی میں "رزقِ حلال" کے عنوان سے مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ مولانا غلام محمد سہروردی کی اہلیہ محترمہ کے انتقال کی خبر سن کر آپ نے یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

والدہ مولوی ابو خلیل محمد یوسف نقشبندی موہبھائیکے (طاہر آباد) ضلع گوجرانوالہ (زوجہ غلام محمد سہروردی مرحوم) کا انتقال ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ/۴ جنوری ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ ہوا (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)۔ مولا کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔

ان کے لئے "غفرلہا الریان" ۱۴۱۲ھ، تاریخ کا استخراج کیا۔

برادرِ عزیز مفتی (محمد علیم الدین نقشبندی مجددی) صاحب نے "بخششِ رب باد ۱۴۱۲ھ" برجستہ تاریخ کہی۔

☆ ۱۱ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۱۷ جنوری ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (رزقِ حلال) مفصل و مدلل شاندار خطاب فرمایا۔

☆ ۱۳ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۱۹ جنوری ۱۹۹۲ء، بروز اتوار، حاجی علی حیدر ڈیرہ عالم پور گوندلاں تحصیل کھاریاں کی نمازِ جنازہ میں شرکت فرمائی۔

☆ ۱۴ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء، بروز پیر، فضل بی بی (فضلاں) زوجہ غلام احمد ولد رحمان (رحمت خاں) کھاریاں کی نمازِ جنازہ میں شرکت فرمائی۔

☆ ۱۷ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۲۳ جنوری ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، اپنے آبائی گاؤں موضع چوہدو میں سردار بیگم، بیوہ صاحب داد، والدہ لال خان، محمد لطیف وغیرہ کی نمازِ جنازہ کی امامت فرمائی۔

☆ ۱۸ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ/۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۴۳ کی روشنی میں شبِ معراج کے حوالے سے وجد آفریں خطاب فرمایا۔

☆ ۲ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ/۷ فروری ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ ۹ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ/۱۴ فروری ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۰۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل، ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ/۲۸ فروری ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے

عظیم الشان اجتماع سے سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل، وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۶ / مارچ ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۷۳ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۱۲ / مارچ ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، حافظ محمد زبیر سلمہ (ولد مفتی محمد علیم الدین نقشبندی) کو کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں بغرضِ علاج داخل کرانے کے لئے اس کی محترمہ والدہ صاحبہ کے ہمراہ تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۸ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۱۳ / مارچ ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۶۰ ومابعد کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل، ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۱۴ / مارچ ۱۹۹۲ء، اپنے جدِ امجد حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمہ کے ایصالِ ثواب کے لئے حضرت نے اپنی قیامگاہ پر قرآن خوانی اور تبرکات کا اہتمام فرمایا۔ دعائے خیر ہوئی۔ احباب تشریف لائے۔ روزہ افطاری اور ماحضر کا انتظام تھا۔

﴿☆﴾ ۱۳ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۱۸ / مارچ ۱۹۹۲ء، بروز بدھ، حافظ محمد زبیر سلمہ (ولد مفتی محمد علیم الدین نقشبندی) کی عیادت کے لئے کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ مولانا بدرالدین احمد رضوی کے وصال کی خبر سن کر حضرت نے یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

☆ مولانا بدرالدین احمد رضوی مؤلف کتب کثیرہ (جواہر منطق، عروس الادب، تعمیرِ قواعد، تعمیرِ ادب، فیض الادب، سوانح امام احمد رضا) بمبئی میں ۷ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۱۳ / مارچ ۱۹۹۲ء، بروز جمعۃ المبارک، وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

حسنِ اتفاق سے ربیع النور ۱۴۱۳ء میں مولانا موصوف کی کتاب ”سوانح امام احمد رضا“ عزیزی محمد سعید احمد قادری محلہ جامع مسجد سائیں رحمت کھاریاں نے ہدیہ میں دی، انہی دنوں مولانا موصوف کے وصال کی خبر ملی۔

﴿☆﴾ ۱۵ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۲۰ / مارچ ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۲۶ / مارچ ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، حافظ محمد زبیر سلمہ (ولد مفتی محمد علیم الدین نقشبندی صاحب) کو بعد از افاقہ کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد سے لے کر حضرت واپس گھر تشریف لائے۔

﴿☆﴾ ۲۲ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۲۷ / مارچ ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت، سیرت وکردار اور فضائل ومناقب کے حوالے سے معلومات افزاء وایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ / رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ/ ۳ / اپریل ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ”توبہ اور اس کے متعلقات“ کے حوالے سے قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل اور سبق آموز پُرسوز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم شوال المکرم ۱۴۱۲ھ/ ۵ / اپریل ۱۹۹۲ء، بروز اتوار،

حسبِ معمول مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں نمازِ عید الفطر کی امامت فرمائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲؍شوال المکرم ۱۴۱۲ھ/ ۶؍اپریل ۱۹۹۲ء، بروز پیر، ذوالفقار احمد عرف ہمایوں کے محترم سسر صاحب کے ختمِ دسواں میں ان کے گاؤں براہم (نزد سوہدرہ تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ) میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۶؍شوال المکرم ۱۴۱۲ھ/ ۱۰؍اپریل ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳؍شوال المکرم ۱۴۱۲ھ/ ۱۷؍اپریل ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۶۵ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل، وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰؍شوال المکرم ۱۴۱۲ھ/ ۲۴؍اپریل ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵؍شوال المکرم ۱۴۱۲ھ/ ۲۹؍اپریل ۱۹۹۲ء، بروز بدھ، عازمینِ حج وزیارتِ مدینہ منورہ کے لئے حسبِ معمول تربیتی نشست میں شرکت فرمائی اور حاضرین کی تربیت باحسن انداز فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۷؍شوال المکرم ۱۴۱۲ھ/ یکم مئی ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۱۰۰ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹؍شوال المکرم ۱۴۱۲ھ/ ۳؍مئی ۱۹۹۲ء، بروز اتوار، مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں کے منتظم اور مدرس حافظ محمد اصغر صاحب کے والد ماجد محترم اکبر علی صاحب کی نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے ان کے آبائی گاؤں ٹوپہ نزد ڈنگہ شہر تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۴؍ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ/ ۸؍مئی ۱۹۹۲ء، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب، آپ کے دیرینہ ساتھی محترم صوفی الحاج محمد رفیق خان (سرائے عالمگیر) کے والدِ ماجد محترم میاں غلام رسول کا وصال ہوا۔ حضرت نے، نوازش محمود بٹ، عزیز احمد، صاحبزادہ غلام محی الدین مستانہ صاحب کے ساتھ مل کر مرحوم ومغفور کو غسل دیا۔ بعد نمازِ جمعہ ساڑھے تین بجے نمازِ جنازہ میں شرکت فرمائی۔

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے مرحوم کا قطعۂ تاریخ وصال یوں کہا۔

بادل اعزاز گفتہ ہاتفے

بالیقین بخشش نصیب قانتے

۱۴۰۵+۷=۱۴۱۲ھ

﴿☆﴾ ۱۱؍ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ/ ۱۵؍مئی ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے "برزخ کے حالات" کے متعلق نہایت عمدہ بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸؍ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ/ ۲۲؍مئی ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۵۸ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل، ایمان فروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵ ذی قعدہ ۱۴۱۲ھ/۲۹ مئی ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''سرزمینِ حرمین شریفین کے آثارِ مقدسہ'' کے عنوان سے مفصل اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ/۵ جون ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''مقاماتِ مقدسہ و آثارِ شریفہ متعلقہ حج کا تعارف'' کے عنوان سے مفصل و سبق آموز و پرمغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ/۱۲ جون ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۳۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ/۱۹ جون ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار اور خدمات و حالات، فضائل و مناقب کے حوالے سے پرمغز تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ/۱۳ جولائی ۱۹۹۲ء، بروز پیر، حضرت نے اپنے والد ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ والرضوان کے سالانہ ختم شریف کا انعقاد کیا۔ احباب تشریف لائے۔ دعائے خیر ہوئی، ماحضر پیش کیا گیا۔

﴿☆﴾ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ/۱۶ جولائی ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، چوہدری احمد خاں مرحوم کے ختم چہلم میں شرکت فرمائی۔ چند دن پہلے مرحوم کا انتقال ہوا۔ حضرت نے جنازہ پڑھایا۔ جس دن مرحوم کا جنازہ تھا، اس روز عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں دو اور جنازے بھی پڑھے گئے تھے۔ ایک جنازہ مولانا غلام نبی صاحب نے اور دوسرا جنازہ مولانا مختار احمد صاحب جلالی نے پڑھایا تھا۔ مولا کریم تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۵ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ/۱۷ جولائی ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی غرض و غایت اور اہمیت'' کے متعلق معلومات افزاء اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ/۲۴ جولائی ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی ابتدائی دو آیات کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل سبق آموز اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ/۳۱ جولائی ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (گذشتہ سے پیوستہ) جامع و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ/۷ اگست ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (گذشتہ سے پیوستہ) معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ/۱۴ اگست ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (صلح حدیبیہ کے بقیہ واقعات) مفصل و وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ/۲۱ اگست ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیتِ مبارکہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۲، ۲۳ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ/۲۲، ۲۳ اگست ۱۹۹۲ء، بروز ہفتہ، اتوار، کھاریاں میں امام احمد رضا قدس سرہٗ کی یاد میں تقاریب منعقد ہوئیں۔ پہلی نشست جامع مسجد سائیں رحمت (محلہ ستار پورہ کھاریاں شہر) میں بطور سوال و جواب متعلقہ احوال و آثار امام احمد رضا۔ اور دوسری نشست بصورت مقالات جناح ہال بلدیہ کھاریاں میں منعقد ہوئی۔ پہلی نشست میں طلبہ نے بھرپور حصہ لیا۔ حوصلہ افزاء نتائج سامنے آئے۔ طلباء میں انعامات تقسیم ہوئے۔ دوسری نشست میں راجہ محمد طاہر ایڈووکیٹ جہلم، پروفیسر عزیز احمد چوہدری قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد اور مولانا سید ریاض حسین شاہ راولپنڈی نے خطابات فرمائے۔ دونوں نشستیں نہایت کامیاب ہوئیں۔ دونوں نشستوں کا اہتمام انجمن فدایانِ مصطفیٰ ﷺ کے زیرِ اہتمام چند دوستوں نے کیا۔ مولا کریم انہیں جزا دے۔

☆ ۲۴، ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ/ بروز پیر، منگل، عرس امام احمد رضا کے حوالہ سے فیصل آباد آستانہ پر حاضر ہوا۔ لطف سے معمورانِ مجالسِ مقدسہ میں بھرپور حاضری رہی۔ حضرت پیر صاحب مدظلہ نے خضاب ترک فرمادیا ہے۔ اور ریش مبارک حدِ شرعی تک پوری ہے، بڑی مدت کی دعائیں پوری ہوئیں۔

صوفی گلزار احمد آسی صاحب نے چند قیمتی دواؤں سے نوازا۔

واپسی پر لاہور حضور داتا صاحب حاضری ہوئی، حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور مفتی عبدالقیوم (ہزاروی) سے ملاقات ہوئی۔ (علامہ عبدالحکیم) شرف صاحب سرہند شریف لے گئے ہیں۔ مفتی (عبدالقیوم ہزاروی) صاحب نے فتاویٰ رضویہ حصہ ثالث عطا فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ/ ۲۷ اگست ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، محمد یوسف بن محمد اسمٰعیل چوہدو کا چھوٹا بیٹا عمر ۵/۶ ماہ قضائے الٰہی سے فوت ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ میں حضرت پیر عبدالقیوم فاروقی باؤلی شریف شامل ہوئے۔ امامت مفتی (محمد علیم الدین نقشبندی) صاحب نے کی۔ فقیر غفرلہ القدیر حاضر تھا۔

﴿☆﴾ ۲۸ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ/ ۲۸ اگست ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ ربیع النور ۱۴۱۳ھ/ ۴ ستمبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "امور خارق عادت" کے عنوان سے معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ ربیع النور ۱۴۱۳ھ/ ۴ ستمبر ۱۹۹۲ء، قبل نماز جمعہ، محترم صوفی محمد اشرف چشتی صاحب کے زیر انتظام نھوڑہ، قصبہ کریالی تحصیل سرائے عالمگیر میں منعقدہ محفل نعت خوانی میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۱ ربیع النور ۱۴۱۳ھ/ ۱۰ ستمبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں میں منعقدہ محفلِ میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۲ ربیع النور ۱۴۱۳ھ/ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعۃ المبارک،

حاجی محمد لطیف ولد اکبر علی (موضع چوہدو تحصیل کھاریاں) انتقال کر گئے۔ان کی وفات درد دل کی وجہ سے ہوئی۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔نماز جنازہ بعد نماز جمعۃ المبارک حضرت نے پڑھائی۔

☆اسی دن جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں "فضائل النبی ﷺ" کے حوالے سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ ربیع النور ۱۴۱۳ھ / ۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء، جمعرات اور جمعہ کی رات (شب ولادت) موضع منڈیر (نزد دھوریہ) میں منعقدہ محفلِ میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۶ ربیع النور ۱۴۱۳ھ / ۱۵ ستمبر ۱۹۹۲ء، بروز منگل، موضع رسول میں حضرت قاری محمد فیروز علی قاسمی علیہ الرحمۃ کے عرس شریف کی مختصر محفل سے نمازِ ظہر کے بعد ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸ ربیع النور ۱۴۱۳ھ / ۱۷ ستمبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات بعد نماز ظہر، موضع پیارا (نزد چھاؤنی کھاریاں) میں منعقدہ محفلِ میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی۔حافظ حاجی محمد حسین صاحب داعی تھے۔

﴿☆﴾ ۱۹ ربیع النور ۱۴۱۳ھ / ۱۸ ستمبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ السباء کی آیت نمبر ۲۸ کی روشنی میں بعنوان "رسالتِ عامہ کاملہ شاملہ جمیع مخلوقات" ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ معروف عالمِ دین مولانا وقار الدین صاحب (کراچی) کے انتقالِ پُر ملال کی خبر سن کر حضرت نے بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر زیبِ قرطاس فرمائی۔

مولانا وقار الدین صاحب سابق مدرس مظہرِ اسلام بریلی حال کراچی ۸۰ برس کی عمر میں ۲۰ ربیع النور ۱۴۱۳ھ / ۱۹ ستمبر ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ وصال فرما گئے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً. موصوف ایک جید عالمِ دین اور شیخ الحدیث و شیخ طریقت تھے،ان کے اٹھ جانے سے جماعتِ اہلِ سنت میں ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا۔مرحوم حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے رفقاء میں سے تھے۔

☆مذکورہ بالا خبر کے ساتھ یہ خبر وحشت اثر بھی موصول ہوئی کہ فیصل آباد میں مولانا مفتی محمد مختار رضوی دیال گڑھی کا بھی وصال ہو گیا ہے۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے تلامذہ میں سے تھے۔

﴿☆﴾ ۲۶ ربیع النور ۱۴۱۳ھ / ۲۵ ستمبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ سے پہلے آستانہ عالیہ باؤلی شریف میں،عرس شریف کی محفل میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

حاجی مہدی خان مرحوم کھاریاں محلہ ستار پورہ کے ہاں پوتا کی ولادت ہوئی۔ان کے والد جدہ میں کام کرتے ہیں۔مہدی خاں مرحوم کھاریاں میں فقیر کے مخلصین میں سے تھے۔ان کے بیٹے محمد الیاس کے ہاں پہلے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے تھے۔اب وہ مایوس ہو چکے تھے۔مرضِ اٹھراہ سے ان کی بیوی کو مولا کریم نے نجات دی ہے۔مولا کریم نومولود کی عمر میں برکت دے۔

چوہدو میں پرویز ولد سردار خاں کے ہاں بھی چند دن پہلے پہلا بچہ پیدا ہوا۔یہ بچہ بھی شادی کے کافی عرصہ بعد پیدا ہوا۔

﴿☆﴾ ۲۶ ربیع النور ۱۴۱۳ھ / ۲۵ ستمبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاسراء کی آیت نمبر ۷۹ کی تفسیر و توضیح پر

مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۳۰ستمبر ۱۹۹۲ء، بروز بدھ، حضرت نے اپنی محترمہ والدہ ماجدہ کی دائیں آنکھ کا آپریشن سول ہسپتال کھاریاں میں ڈاکٹر سرشار احمد سے کروایا۔ پانچ روز بعد اتوار (۶ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء) کو وہ واپس گھر تشریف لائیں۔

﴿☆﴾ ۳ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/یکم اکتوبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، بعد نماز عشاء اپنے آبائی گاؤں موضع چوہدو میں منعقدہ جلسہ میلاد مصطفی ﷺ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۴ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حدیث مبارکہ "اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ" کی روشنی میں موجودہ بے راہ روی اور بے حیائی کے بارے میں اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء، بروز ہفتہ، گورنمنٹ ہائی سکول جی ٹی روڈ کھاریاں میں چوہدری اللہ نواز ہیڈ ماسٹر کے ایک سوال اور غلط فہمی کے بارے میں فقہ، حدیث اور قرآن مجید کی روشنی میں مفصل گفتگو فرمائی۔ موضوع تھا: "غیر مسلموں کے استعمالی برتنوں میں کھانا کیسا ہے؟" نہایت معلومات افزاء اور پُر مغز اور مسکت گفتگو تھی۔

﴿☆﴾ ۶ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۴ اکتوبر ۱۹۹۲ء، بروز اتوار، حضرت کا ہمسایہ بابا تاج الدین انصاری عارضہ قلب سے فوت ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ رات ساڑھے آٹھ بجے نماز جنازہ میں حضرت نے شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۰ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، بعد نماز عشاء موضع چھپر نزد سرائے عالمگیر شہر میں منعقدہ محفل میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی۔ مولانا صاحبزادہ غلام محی الدین مستانہ صاحب اور مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی بھی ہمراہ تھے۔ حضرت کے فرزند اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی نے خطاب کیا۔

﴿☆﴾ ۱۱ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے آیۃ مبارکہ "فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا" (سورۃ النّٰزعٰت آیت نمبر ۵) کی روشنی میں "سرکار غوثیت مآب رضی اللہ عنہ کے تصرفات و کرامات" کے عنوان سے ایمان افروز، علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۱۶ اکتوبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیات مبارکہ (۴،۵) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل سبق آموز اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۱۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء، بروز اتوار، حضرت کے فرزند اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی کی دستار فضیلت مدرسہ عربیہ انوار العلوم ملتان سے ہوئی۔ مولانا محمد یوسف (چک بختاور) کی دستار بندی بھی ان کے ساتھ ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲۲ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۲۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء، بروز منگل، حضرت کے دیرینہ ساتھی الحاج چوہدری عبدالرزاق (سرائے عالمگیر) کی اہلیہ محترمہ گلشن رزاق قضائے الٰہی سے فوت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز یعنی ۲۳ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۲۱ اکتوبر ۱۹۹۲ء بروز بدھ، حضرت نے نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۵ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ/۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعہ، مرحومہ مذکورہ کے ختم قل شریف کی محفل میں شمولیت فرمائی۔

☆اسی روز جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان "معجزات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام" (گزشتہ سے پیوستہ) علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ ص کی آیت نمبر ۳۴ و مابعد کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ سید منیر حسین شاہ (جنڈانوالہ) کے ماموں زاد بھائی، سید مظہر حسین بن سید امداد حسین (جنڈانوالہ) سکنڈے نیویا میں بوجہ عارضہ قلب انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. یکم نومبر ۱۹۹۲ء/ ۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ، بروز اتوار، مرحوم کے نمازِ جنازہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ ۲ر نومبر ۱۹۹۲ء، بروز پیر، موضع دلو شریف اور ڈنگہ روڈ کے درمیان واقع نئی آبادی ملحقہ دلو میں نئی تعمیر شدہ مسجد شریف کا افتتاح محفلِ میلاد النبی ﷺ سے ہوا۔ ظہر سے پہلے محفلِ مذکورہ میں حضرت نے "مسجد کی اسلام میں اہمیت اور مقامِ مصطفیٰ ﷺ" کے عنوان سے ایمان افروز علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ ۳ر نومبر ۱۹۹۲ء، بروز منگل، خانقاہ عالیہ نقشبندیہ سلطانیہ کالا دیو ضلع جہلم میں جناب حضرت پیر قاضی محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کے ماموں، جناب حاجی فضل الٰہی صاحب کی نمازِ جنازہ میں شرکت فرمائی۔

☆انہی دنوں جناب عزیز الرحمٰن بن صوفی قائم الدین (سرائے عالمگیر) کے ہاں دو بچے جڑواں قبل از وقتِ معہودہ پیدا ہوئے۔ دونوں بچے چند دنوں کے وقفہ سے فوت ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

اسی روز ۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ ۳ر نومبر ۱۹۹۲ء، سرائے عالمگیر میں صوفی قائم الدین کے پوتوں کے انتقال پر تعزیت کے لئے سرائے عالمگیر تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ ۴ر نومبر ۱۹۹۲ء، بروز بدھ، بعد از نمازِ عشاء، حضرت نے اپنی قیامگاہ پر محفلِ میلاد النبی ﷺ کا انعقاد فرمایا۔ حاضرین کثیر تھے۔ خوب بابرکت محفل ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ ۶ر نومبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ ۱۳ر نومبر ۱۹۹۲ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۱۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۸ر نومبر ۱۹۹۲ء، ایم پی ڈی (بے نظیر سمیت چند جماعتوں) کی ہنگامہ آرائی سے ملک بھر مختلف خدشات اور مشکلات میں مبتلا رہا۔ اکثر نظامِ زندگی معطل رہا۔ دو دن قبل ہی نام نہاد اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت نے حفاظتی انتظامات کے روپ میں پکڑ دھکڑ کا وسیع پیمانہ پر سلسلہ جاری کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

☆ ۲۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ/ ۱۹ر نومبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، عزیزان

محمد معروف، محمد عمر، محمد علی اور پروفیسر حبیب اللہ وغیرہ نے ترجمہ قرآن مجید چوداں پارہ سورۃ نحل تک پڑھ لیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ علاقہ کھڑی (ضلع میرپور) کی مسجد، جو حضرت پیرے شاہ قلندر کے مزار پر حضرت میاں بخش علیہ الرحمۃ نے تعمیر کروائی تھی، اس مسجد کے قطعہ جات تاریخی حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے تجویز کردہ مسجد مذکور میں درج ہیں، جو یہ ہیں۔

الٰہی رحمت تو دریائے عام است
ازاں یک نظر مارا تمام است
۱۲۹۹ھ

شد بسر مسجد خجستہ لقاء
غیرت نقش نبی سمائے
آمدہ سال اوسط محفوظ
ز محمد بفضل ستاری
۱۲۹۹ھ

وقت بہار چمن ایہہ مسجد طبع محمد دے بلبل
سال کمال اوہدا جد پچھیم کہوس باغ ارم دا پھل
۱۲۹۹ھ

صداقت، عدل و شرم و جود یکسر
ستون و سدو سقفین و دل ہم در
۱۲۹۹ھ

شد بنا چوں ز بندۂ مسجد
سال تاریخ گفت بے سرحد
۱۲۹۹ھ

☆ ۲۴ رجمادی الاولی ۱۴۱۳ھ/ ۲۰ نومبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النحل کی آیت نمبر ۱۱۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆ ۲۵ رجمادی الاولی ۱۴۱۳ھ/ ۲۱ نومبر ۱۹۹۲ء، بروز ہفتہ، صبح ساڑھے نو بجے، حاجی محمد صادق (محلہ نیا آڑہ عقب سول ہسپتال کھاریاں) کے برادرِ حقیقی کے ختمِ قل شریف میں شرکت فرمائی۔

☆ یکم رجمادی الاخری ۱۴۱۳ھ/ ۲۷ نومبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثارہ پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۱۶ کی روشنی میں "مساجد کے احکام" کے حوالے سے مفصل و مدلل، سبق آموز خطاب فرمایا۔

☆ یکم رجمادی الاخری ۱۴۱۳ھ/ ۲۷ نومبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعۃ المبارک، بوقت ۱۱ بجے قبل از جمعہ، چوہدری عبدالرزاق صاحب (سرائے عالمگیر) کی زوجہ مرحومہ کی ختمِ چہلم میں شرکت فرمائی۔

☆ ۸ رجمادی الاخری ۱۴۱۳ھ/ ۴ دسمبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۱۰ کی روشنی میں نماز اور زکوٰۃ کے احکام و مسائل کے حوالے سے مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۹ رجمادی الاخری ۱۴۱۳ھ/ ۵ دسمبر ۱۹۹۲ء، ہندوستان کے شہر اجودھیا میں عرصہ دراز سے قائم بابری مسجد کو انتہا پسند ہندوؤں نے شہید کر کے اس کی جگہ مندر بنالیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

پاکستان بھر میں اس کے خلاف غم وغصہ کا شدید اظہار ہوا۔ صاحبان اقتدار اور حزبِ اختلاف نے اپنے اپنے طور پر احتجاجی مظاہرے کئے۔ مختلف شہروں میں واقع ہندوؤں کے مندر گرا دیئے گئے۔

☆ ۱۳ ر جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ/ ۹ ر دسمبر ۱۹۹۲ء، بروز بدھ، مولانا حضرت سید ریاض حسین شاہ صاحب ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ و خطیب جامع مسجد اتفاق لاہور، غریب خانہ پر تشریف لائے۔ تصنیف و تالیف اور تدریس اور اہلسنت کی تنظیم کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی۔ عزیزی مولانا محمد سعید احمد کی بیرون ملک اسلامی تعلیم کے بارے میں انہوں نے خاموشی اختیار فرمائی۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا.

اس محفل میں مقامی احباب شریک ہوئے، عزیزی ندیم اختر رضا، صوفی الحاج عمر حیات، صوفی جمیل نواز وغیرہ۔ شاہ صاحب نے عصر و مغرب کی نماز غریب خانہ پر ادا فرمائی۔ بعد مغرب مختصر سا ماحضر تناول فرمایا۔

☆ ۱۵ ر جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ/ ۱۱ ر دسمبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۴۰ کی روشنی میں، امیر المومنین خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار، اور فضائل و مناقب کے حوالے سے معلومات افزا اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ الْحَرَمَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ بِجَاهِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ وَعَلٰى صَحْبِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ، امسال حج و زیارت مدینہ منورہ عَلٰى سَاكِنِهَا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ السَّلَامِ کے لئے حکومت کی طرف سے اخراجات کی تفصیل شائع ہوئی۔

ریگولر سکیم

اسلام آباد/ پشاور

	لاہور/ کوئٹہ	کراچی
کرایہ ہوائی جہاز	13380	11480
زرمبادلہ 1200 ڈالر	32060	32060
حج فیس	100	100
سروس چارجز	425	425
ٹرمینل ٹیکس	200	200
میزان	46165	44265

سپانسر سکیم

کرایہ ہوائی جہاز	14260	12360
زرمبادلہ 1200 ڈالر	32060	32060
حج فیس	100	100
سروس چارجز	425	425
ٹرمینل ٹیکس	200	200
میزان	47045	45145

بحری جہاز

	درجہ اول	درجہ دوم	عرشہ
کرایہ	7690	7180	5640
زرمبادلہ	32060	32060	32060
حج فیس	100	100	100
سروس چارجز	425	425	425

میزان 40275 39795 38225

درخواست وصول کرنے کی تاریخ / ریگولر اور سپانسر دونوں کے لئے۔

از ۲۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء تا ۲۳ر جنوری ۱۹۹۳ء۔

اعلان دسمبر کے دوسرے عشرے سے شروع ہوا۔

☆ ۲۲ر جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ / ۱۸ر دسمبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے دورانِ خطاب گذشتہ جمعۃ المبارک کے مضمون کی تکمیل فرمائی۔

☆ ۲۵ر جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ / ۲۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء، بروز پیر، اپنی ہمشیرہ محترمہ (جو عارضہ قلب میں مبتلا تھیں) کے ہمراہ بغرضِ علاج لاہور کے امراضِ قلب کے ہسپتال (پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی) میں تشریف لے گئے۔

☆ اسی رات (یعنی پیر اور منگل کی درمیانی رات) جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں یوم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے منعقدہ بابرکت محفل میں موجود حاضرین کرام سے مولانا ضیاء اللہ قادری خطیب اعظم سیالکوٹ نے دو گھنٹے پر محیط پرانوار خطاب فرمایا۔ حضرت لاہور سے سیدھا مذکورہ محفل میں خصوصی شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

☆ ۲۷ر جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ / ۲۳ر دسمبر ۱۹۹۲ء، نمازِ مغرب کے وقت امیر حزب اللہ کے مرید، نہایت صوفی منش عالمِ دین حضرت مولانا المکرم نذر حسین صاحب خطیب آستانہ عالیہ جلالپور شریف حضرت کے دولت خانہ پر حاجی چوہدری محمد عبداللہ خان کے ہمراہ بغرضِ تشریف لائے۔

☆ ۲۹ر جمادی الاخری ۱۴۱۳ھ / ۲۵ر دسمبر ۱۹۹۲ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ لقمان کی آیت نمبر ۱۴ کی روشنی میں "بعد وصال والدین کے ساتھ حسنِ سلوک" کے عنوان سے مفصل ومدلل، ایمان افروز اور وجد آفرین وسبق آموز خطاب فرمایا۔

☆ ۲ر رجب المرجب ۱۴۱۳ھ / ۲۷ر دسمبر ۱۹۹۲ء، بروز اتوار، محترمہ حاکم بی بی زوجہ خوشی محمد وڑائچ چوہدووالی کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. حضرت نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

☆ اسی روز آپ کے ایک عزیز اور حاجی ثناء اللہ کے برادرِ مکرم شبیر احمد ولد فرزند علی مرحوم (موہری شریف والے) نیک عالم مارکیٹ کھاریاں میں فوت ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. بعد نمازِ عشاء حضرت نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

انہیں دنوں محترمہ زینب بی بی زوجہ غلام محمد چوہدووالی، والدہ غلام حیدر لوہار، انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. حضرت نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

☆ ۶ر رجب المرجب ۱۴۱۳ھ / ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء، بروز جمعرات، موضع دلو میں محترم محمد فاضل صاحب کی دعوت پر ان کے مکان پر تشریف لے گئے، ایک گھنٹہ کی اس پُر وقار نشست میں معززین دیہہ کی موجودگی میں ان کے مستفسرہ مسائل قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمائے۔

☆ اسی روز صبح آٹھ بجے سے ساڑھے نو بجے تک چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ کے سالانہ ختم شریف میں شمولیت فرمائی۔

☆ اسی روز قبل دوپہر اپنے عزیز شبیر احمد مرحوم (موہری شریف والے) کے ختم قل شریف میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۷؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/یکم جنوری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۲۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/۸؍جنوری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۸۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/۱۳؍جنوری ۱۹۹۳ء، بروز بدھ، اپنے عزیز ذوالفقار احمد ہمایوں بن اعجاز احمد سوہدرہ نزد وزیر آباد کی بارات کے ساتھ موضع بہرام نزد سوہدرہ تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۲۰؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/۱۴؍جنوری ۱۹۹۳ء، بروز جمعرات، مذکور عزیز کی دعوتِ ولیمہ میں اپنے اہل و عیال سمیت شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۱؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/۱۵؍جنوری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱ کی روشنی میں "شبِ معراج میں بے عمل، تارک فرائض اور بداعمال لوگوں کے عذاب کے معائنہ" کے عنوان سے مفصل اصلاحی اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/۲۲؍جنوری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "معراج مصطفیٰ ﷺ کے چند جلوے" کے عنوان سے مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/۲۳؍جنوری ۱۹۹۳ء، بعد ظہر، آستانہ عالیہ محدثِ اعظم پاکستان فیصل آباد میں عرس مقدس حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز میں حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔ رات ۹ بجے وہاں پہنچے، عرس مقدس کی محفل میں شرکت فرمائی، ۳۰؍رجب/۲۴؍جنوری کو دن کی محافل اور یکم شعبان المعظم ۲۴، ۲۵؍جنوری رات کی محافل میں شرکت فرمائی، یکم شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/۲۴؍جنوری ۱۹۹۳ء، بروز اتوار اور پیر کی درمیانی رات جامعہ رضویہ کے فضلاء کی دستار بندی ہوئی، اس موقع پر آپ کے فرزند اکبر محترم مولانا قاضی محمد سعید احمد مدظلہ نے بھی دستار فضیلت حاصل کی۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۹؍رجب المرجب ۱۴۱۳ھ/۲۳؍جنوری ۱۹۹۳ء، بروز ہفتہ حضرت مائی صاحبہ (زوجہ ثانیہ حضرت قاضی محمد صادق مدظلہ العالی) کا کوٹلی آزاد کشمیر میں انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ ۲؍شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/۲۵؍جنوری ۱۹۹۳ء، بعد نماز عشاء نئی زیر تعمیر مسجد اویسیہ محلہ اسلام پورہ گلیانہ روڈ کھاریاں شہر میں معراجِ مصطفیٰ ﷺ کے سلسلہ میں منعقدہ جلسہ میں ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵؍شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/۲۹؍جنوری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۱۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت

زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ بعد نماز جمعہ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی قادری جسٹس وفاقی شرعی عدالت کا انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم ملائیشیا کے دورہ پر تھے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

☆ نماز جمعہ کے بعد مغرب کو سید شہود الحسن صاحب (دعوت اسلامی) کراچی والے غریب خانہ پر تشریف لائے، وہ ان دنوں جہلم میں دعوت اسلامی کا مرکز بنانے کے لئے تشریف لائے۔ ڈھوک جمعہ میں ایک مسجد، متولیان نے ان کے حوالہ کردی ہے۔ ان کے ہمراہ چند احباب بھی غریب خانہ پر تشریف لائے۔ نماز مغرب کے بعد ما حضر تناول فرما کر واپس ہوئے۔

﴿☆﴾ ۱۲رشعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/ ۵رفروری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الدخان کی آیت نمبر ۱ و مابعد کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل سبق آموز اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹رشعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/ ۱۲رفروری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۱۰۹ اور سورۃ لقمن کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل و سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۵رشعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/ ۱۸رفروری ۱۹۹۳ء بروز جمعرات، نئی تعمیر شدہ مسجد نزد ریلوے لائن میں باقاعدہ نماز باجماعت شروع ہوئی، مسجد کی تعمیر حاجن زینب بی بی نے کرائی۔ خوبصورت مسجد کی تعمیر میں حاجن مذکورہ نے بڑی دلچسپی لی۔ خلاف معمول چندہ کی اپیل نہیں کی گئی۔ مولا کریم اس کی تعمیر کو قبول فرمائے اور مسجد مذکور کو علم و عرفان کا مرکز اور منبع رشد و ہدایت بنائے۔ آمین۔

﴿☆﴾ ۲۶رشعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/ ۱۹رفروری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۸۳ کی تفسیر توضیح پر مشتمل مفصل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸رشعبان المعظم ۱۴۱۳ھ/ ۲۱رفروری ۱۹۹۳ء، بروز اتوار، دار العلوم جامعہ حنفیہ رضویہ جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر کے جلسہ دستار فضیلت میں شرکت فرمائی۔ اس موقع پر آپ کے فرزند محمد محمود احمد (راقم الحروف) کی بھی دستار بندی ہوئی۔ اس جلسہ میں حضرت پیر محمد افضل قادری اور مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی بھی تشریف لائے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ تیس شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ (بروز منگل) مکمل ہو کر یکم رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/ ۲۴رفروری ۱۹۹۳ء، بروز بدھ کو ہوئی۔ انتیس شعبان المعظم کو اگرچہ بادل تھے۔ اور اس سے قبل ماہرین فلکیات نے پیشین گوئی بھی کی تھی کہ چاند ۲۹ کا ہوگا۔ اور عرب ممالک (سعودیہ، مصر، متحدہ امارات، ایران وغیرہ) میں پیر کو روزہ تھا۔ تاہم رویت ہلال کمیٹی نے چاند کے نہ ہونے کا اعلان کیا۔ اس طرح بدھ ۲۴ فروری ۱۹۹۳ء کو پہلا روزہ ہوا، عرب ممالک میں دو روز قبل ماہ رمضان شروع ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ بلوچستان کے مولوی نور محمد نے اعلان کیا کہ ۲۹ر کو چاند نظر آ گیا تھا، مگر اس پر توجہ

نہ دی گئی۔

﴿☆﴾ ۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۲۴ر فروری ۱۹۹۳ء، بروز جمعرات، رات ساڑھے دس بجے، صوفی محمد جمیل نواز (المکہ جنرل سٹور والے) کی والدہ محترمہ کی خبر وفات سن کر آپ نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

☆ ۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۲۴ر فروری ۱۹۹۳ء، بروز جمعرات، رات ساڑھے دس بجے، عزیزم صوفی محمد جمیل نواز، المکہ جنرل سٹور والے کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

☆ ۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۲۵ر فروری ۱۹۹۳ء، بروز جمعرات، دن تین بجے نمازِ ظہر کے بعد نمازِ جنازہ پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جنازہ قبرستان سے ملحقہ جنازہ گاہ میں پڑھا گیا۔ رمضان شریف کی برکت، جمعرات کی برکت اور بارش کی ہلکی پھوار، مرحومہ کے شاملِ حال رہی، مرحومہ نے یکم رمضان المبارک کا روزہ خیریت سے مکمل کیا۔ اس روز کی نمازیں مع تراویح ادا کرلیں، گویا ان کے ذمہ کوئی قرض باقی نہ تھا جب اللہ کریم کے حضور حاضر ہوئیں۔

﴿☆﴾ ۳ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۲۶ر فروری ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التکاثر کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۵ر مارچ ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النور کی آیت نمبر ۱۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۱۲ر مارچ ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے، ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل و مناقب اور واقعہ افک کے حوالے سے مفصل و مدلل اور معلومات افزا اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۱۴ر مارچ ۱۹۹۳ء، بروز ہفتہ چوہدری الحاج محمد عبداللہ خان صاحب کے ہمراہ ان کے لئے دینی کتابوں کی خریداری کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری ہوئی۔ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ملاقات ہوئی۔ اس سفر میں چوہدری ندیم اختر رضا اور صوفی محمد جمیل نواز بھی ہمراہ تھے۔ رات گیارہ بجے واپس گھر تشریف لائے۔

﴿☆﴾ ۲۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۱۹ر مارچ ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ القدر کی روشنی میں "جشنِ نزولِ قرآن و صاحبِ قرآنِ مجید" کے عنوان سے علمی و تحقیقی انداز سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ محترمہ بھاگ بھری زوجہ ماسٹر محمد عالم صاحب بیگہ کے وصال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

☆ ۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/۲۰ر مارچ ۱۹۹۳ء، بروز ہفتہ، محترمہ بھاگ بھری زوجہ ماسٹر محمد عالم صاحب بیگہ، والدہ چوہدری نذیر احمد و نیاز علی وصال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. مرحومہ کے تقریب قل ۲۷ر رمضان کو فقیر، مفتی صاحب کے ہمراہ بیگہ فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہوا۔ مرحومہ بڑی شفیق اور مہربان عفیفہ تھیں۔

تقیر غفرلہ پر محبت نچھاور فرماتی تھیں۔ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے۔

☆ یکم شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۲۵ر مارچ ۱۹۹۳ء، بروز بدھ، حسب معمول مرکزی جامع مسجد عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں عید الفطر کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفجر کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل معلومات افزاء خطاب فرمانے کے لئے حسب عادتِ مبارکہ اپنی ذاتی ڈائری پر اس کا اجمالی خاکہ تحریر فرمانے کے بعد بطور یادداشت یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

☆ یکم شوال المکرم ۱۴۱۳ھ بروز جمعرات عیدگاہ کھاریاں میں صرف نمازِ عید اور خطبہ عربی مسنونہ پڑھنے کا موقعہ ملا۔ نمازِ عید سے قبل تقریر کا وقت عیدگاہ کے چندہ کی اپیل کی نذر ہو گیا۔ گذشتہ کئی سالوں سے بھی ایسی ہی صورت حال رہی۔ مگر گذشتہ سالوں میں صرف چند منٹ خطاب کا موقعہ مل جاتا۔ اس مرتبہ اس کا موقعہ بھی نہ ملا، صرف وعدہ کے ایفاء میں حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے ساڑھے آٹھ بجے جماعت کھڑی ہو گئی۔

☆ نمازِ عید میں دو خرابیاں در پیش آئیں۔

۱۔ نماز کے وقت میں دو قسم کا اعلان ہو چکا تھا۔ ساڑھے آٹھ بجے اور ۹ بجے کا۔ اس کے بعد میں معلوم ہوا کہ جو حضرات ۹ بجے کے حساب سے تشریف لائے وہ رہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۲۔ مکبر حضرات کا انتظام کرنے کے باوجود سپیکر کو کھلا رکھا گیا۔ اس طرح مکبر حضرات نے تکبیر کہنے میں غفلت سے کام لیا۔ نمازیوں کی نماز کا کیا بنا؟

☆ اخبارات سے معلوم ہوا کہ صوبہ سرحد میں اکثر و صوبہ بلوچستان میں قلیل لوگوں نے ایک روز پیشتر عید کر لی۔

☆ رویتِ ہلال کمیٹی کا اجلاس ہمیشہ ۲۹ر رمضان المبارک کو ہوتا ہے۔ مگر اس مرتبہ ۲۸/۲۹ر رمضان المبارک کو دو دن اجلاس ہوا۔ ۲۸ر رمضان کو چاند دیکھنے کا کیا موقعہ؟ شاید حکومت صوبہ سرحد کے لوگوں کو مطمئن کر کے ایک ساتھ عید منانے کا پروگرام کر چکی تھی۔ اس لئے ۲۸ر رمضان المبارک کو اجلاس بلایا مگر حکومت کا یہ خواب بھی پورا نہ ہو سکا۔ غیر فطری اور غیر شرعی امور کا انجام بالآخر یہی ہوتا ہے۔

☆ ۲ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۲۶ر مارچ ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ کی روشنی میں مفصل خطاب فرمایا۔

☆ ۵ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۲۹ر مارچ ۱۹۹۳ء، بروز پیر، بعد نمازِ ظہر تا عصر، موضع ہیڈ رسول میں حضرت قاری فیروز علی علیہ الرحمۃ کے سالانہ عرس مبارک کی تقریب میں، حضرت صاحبزادہ غلام محی الدین مستانہ صاحب ابن قاری فیروز علی علیہ الرحمۃ کی استدعا پر حضرت نے خصوصی شرکت فرمائی۔

☆ اسی روز دوپہر کو اپنی ہمسائی فاطمہ بی بی قریشن اور چوہدری سلطان مرحوم کی والدہ محترمہ کے ختم چہلم میں شمولیت فرمائی۔

☆ ۹ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ یکم اپریل ۱۹۹۳ء، بروز جمعرات، بعد نمازِ عشاء، اپنے آبائی گاؤں موضع چوہدو تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ایک جلسہ میں شرکت فرمائی۔

☆ ۹ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۲ر اپریل ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعلیٰ کی آیات کی روشنی میں ”حقیقی

کامیابی' کے حوالے سے مفصل وایمان افروز خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ ۹ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۲ر اپریل ۱۹۹۳ء، قبل نماز جمعہ، محترم صوفی محمد جمیل نواز کی والدہ محترمہ مرحومہ کے ختم چہلم میں شمولیت فرمائی۔
﴿☆﴾ ۱۵ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۸ار اپریل ۱۹۹۳ء، بروز جمعرات، نماز عصر اور مغرب کے درمیان موضع چوہدو میں ایک تبلیغی جلسہ میں شرکت فرمائی "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ" کی روشنی میں ''قرآن مجید کی عظمت'' کے متعلق معلومات افزاء اور مفصل خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔
☆ ۱۶ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۹ر اپریل ۱۹۹۳ء، عزیزان حافظ محمد حبیب احمد سلمہ و حافظ محمد محمود احمد سلمہ نئے سال (تعلیمی) کے آغاز میں جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کے لئے گھر سے روانہ ہوئے۔ مولا کریم انہیں اپنی حفاظت میں رکھے، علم نافع اور عمل صالح کی توفیق مرحمت فرمائے اور دینی و دنیوی امور میں کفایت وحمایت و نصرت عطا فرمائے۔
﴿☆﴾ ۱۸ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۱۱ر اپریل ۱۹۹۳ء، بروز اتوار، ناظم اعلیٰ ادارہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی، حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی خطیب جامع مسجد اتفاق، لاہور حضرت کے دولت کدہ پر بغرض ملاقات تشریف لائے۔ حضرت نے ان کے ایماء پر مندرجہ ذیل مضمون لکھ کر ان کی خدمت میں پیش کئے۔

۱۔ مواقع صلاۃ وسلام، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۲۔ فضائل درود وسلام، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۳۔ ایک غلطی کا ازالہ، درود شریف کو اختصار سے لکھنے کی ممانعت
۴۔ مجموعہ صلاۃ وسلام، از تصانیف امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز
۵۔ سلام، از امام احمد رضا محدث بریلوی، پہلے شعر کی تشریح و توضیح

﴿☆﴾ ۲۳ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۱۶ر اپریل ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کی روشنی میں فضائل وفوائد درود وسلام کے حوالے سے وجد آفرین خطاب فرمایا۔
☆ اسی روز اپنے فرزند ارجمند مولانا غازی محمد مسعود احمد کو قرآن مجید حفظ کرنے کے لئے دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر میں داخل کروایا۔ بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری میں یوں درج فرمایا۔
☆ ۲۳ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۱۶ر اپریل ۱۹۹۳ء، بروز جمعہ، بعد عصر، عزیزم محمد مسعود احمد سلمہ الاحد قرآن مجید حفظ کرنے کے لئے اپنے بھائی مولانا محمد سعید احمد سلمہ کے ہمراہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات میں حاضر ہوا۔ مولا کریم اسے قرآن مجید کے حفظ کی دولت ارزانی فرمائے۔ علم دین کے تمام مراحل اس پر آسان فرمائے اور عمل کی توفیق مرحمت فرمائے تاکہ علم وعمل کے ساتھ تبلیغ دین کا فریضہ اخلاص ومحبت سے ادا کر سکے۔ اٰمِیْنَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ﷺ
﴿☆﴾ ۲۴ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ/ ۱۷ر اپریل ۱۹۹۳ء، بروز ہفتہ، استاذ العلماء مولانا مفتی محمد اشرف القادری اور استاذ العلماء مولانا پیر محمد افضل قادری کے برادر مکرم صاحبزادہ محمد معروف سبحانی (مراڑیاں

(شریف ضلع گجرات) کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۵ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ / ۱۸ر اپریل ۱۹۹۳ء، بروز اتوار، عازمین حج وزیارت مدینہ منورہ کی تربیت کے لئے عمرہ ہاؤس جی ٹی روڈ کھاریاں میں منعقدہ نشست میں شرکت فرمائی، ہدایات متعلقہ سفر حج اور مدینہ منورہ میں حاضری کے آداب کے حوالے سے سامعین حاضرین سے تفصیلی گفتگو فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۷ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ / ۲۰ر اپریل ۱۹۹۳ء، منگل، حافظ لیاقت علی چک بختاور (لوہاریاں) کی چھوٹی لڑکی ریحانہ عمر ۲ ماہ فوت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. اس کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۸ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ / ۲۱ر اپریل ۱۹۹۳ء، بروز بدھ، اپنی ہمشیرہ محترمہ کی عیادت کے لئے سوہدرہ نزد وزیر آباد تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۲۹ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ / ۲۲ر اپریل ۱۹۹۳ء، بروز جمعرات، حافظ لیاقت علی کی بیٹی کی فاتحہ خوانی و اظہار افسوس کیلئے موضع لوہاریاں تشریف لے گئے۔

اسی روز چوہدری محمد اصغر صاحب کی ایک رشتہ دار خاتون کی نماز جنازہ میں شمولیت فرمائی۔

اسی روز عصر تا مغرب ایک تبلیغی جلسہ میں اصلاحی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

گذشتہ ہفتہ انتہائی مصروفیت رہی۔

نزلہ، بخار اور ضعف اعصاب کے باعث طبیعت مضمحل رہی۔

صرف پہلے دو دن درسِ قرآن کی محفل میں حاضر ہو سکا۔

عزیزم مولانا محمد سعید احمد سلمہٗ کا پاسپورٹ مکمل ہوا۔

﴿☆﴾ ۳۰ر شوال المکرم ۱۴۱۳ھ / ۲۳ر اپریل ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیات کی تفسیر و توضیح پر مشتمل بنی اسرائیل کے ذبح گاؤ کا واقعہ اور اس کے متعلقہ ابحاث کے حوالے سے مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ر ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ / ۳۰ر اپریل ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ لقمان کی آیات ۱۲ و مابعد کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ر ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ / ۷ر مئی ۱۹۹۳ء، بروز جمعہ، احسان الٰہی برادر بزرگ صوفی ظفر اقبال نیازی کے ہمراہ ان کے اصرار پر اکہار شریف کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لے گئے۔ اسی لئے کھاریاں میں نماز جمعہ نہ پڑھا سکے۔ نماز جمعہ جامع مسجد الفردوس کوٹلی میں ادا فرمائی۔ اگلے دن ۸ر مئی کو ٹھنڈا پانی کی مسجد میں تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۵ر مئی ۱۹۹۳ء ثناء اللہ چوہدری کی بھتیجی (شبیر احمد مرحوم کی لڑکی) جل کر فوت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ ۱۴ر ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ / ۷ر مئی ۱۹۹۳ء، جمعہ کو قاضی مختار احمد طالب حسین، خلیل مرزا کے بھائی سے ملاقات کی، یہ حضرات حج مبارک کے سفر پر روانہ ہو رہے ہیں۔ مولا کریم ان کے سفر حرمین کو قبول فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۶ر ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ / ۹ر مئی ۱۹۹۳ء، بروز اتوار، سالانہ عرس

سے قبول نہ کیا، میں نے عرض کیا یہ اپنی طرف سے پیش کر رہا ہے۔ فرمایا آپ مقروض ہیں اور یہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کو پہلے قرض اتارنے کی فکر کرنی چاہیے۔

☆ مولانا عبدالرشید نے ۲۵ر صفر ۱۴۱۴ھ کو بیان کیا کہ ۱۹۲۵ء کے دوران ایک رات کو جلسہ کے دوران بجلی جاتی رہی، فقیر مٹی کے تیل سے جلنے والا ایک گیس مسجد میں لے آیا۔ فرمایا اَستغفِرُ اللہ۔ مٹی کے تیل کے گیس کو صحنِ مسجد سے دور کردو۔

☆ ایک مرتبہ فقیر نے وضو کے لئے پانی کا لوٹا پیش کیا۔ چونکہ پانی میں فقیر کا ناخن ڈوب گیا، اس لئے اس کی بجائے دوسرا پانی کا لوٹا طلب فرمایا اور فرمایا، اس پانی کو تالاب میں ڈال دو۔ (بریلی شریف میں تالاب تھا) پانی کا ضیاع پسند نہ فرمایا۔ طبیعت کی نزاکت کے باعث تالاب کی بجائے لوٹا سے وضو فرماتے۔

☆ ۱۹۲۸ء رمضان شریف میں تراویح میں قرآن مجید سنانے کے بعد سارو کی سے جب میں نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو اپنے حجام محمد اسمٰعیل نے فرمایا کہ مولانا میرے لئے ایک مرغ خرید کر لائیں، اس کے لئے رقم اپنی جیب سے دی..... مولانا خود ذبح کریں اور گوشت پکائیں،..... کھانا تیار ہونے کے بعد میں نے عرض کی حضور کھانے میں شرکت فرمائیں۔ فرمایا میں روزے سے ہوں (شوال کے نفلی روزے تھے) بعد میں فرمایا کہ احباب کی دل جوئی کے لئے روزہ چھوڑا جاسکتا ہے، یہ فرما کر ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ (مولانا عبدالرشید جھنگوی/ ۲۵ر صفر ۱۴۱۴ھ)

﴿☆﴾ ۲۹ر صفر المظفر ۱۴۱۴ھ/ ۱۹ر اگست ۱۹۹۳ء، بروز جمعرات، عصر تا بعد مغرب، ادارہ معارف رضا جہلم کے زیر اہتمام یوم رضا کی محفل شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ یکم ربیع النور ۱۴۱۴ھ/ ۲۰ر اگست ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خصائصِ مصطفوی عَلٰی صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَام کے عنوان سے عشق نواز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ر ربیع النور ۱۴۱۴ھ/ ۲۷ر اگست ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء آیت نمبر ۱۱۳ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ر ربیع النور ۱۴۱۴ھ، میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں برآمد ہونے والے عظیم الشان جلوس (سرائے عالمگیر) میں شمولیت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۳ر ربیع النور ۱۴۱۴ھ/ یکم ستمبر ۱۹۹۳ء، بروز بدھ، بعد نماز عشاء آپ کی زیر نگرانی زینب مسجد محلہ ریاست نگر نزد ریلوے لائن کھاریاں میں جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کا ایک پُر وقار جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی (سرائے عالمگیر) نے خطاب کیا، صاحبزادہ غلام محی الدین المعروف مستانہ صاحب بطور خصوصی مہمان تشریف لائے۔

﴿☆﴾ ۱۵ر ربیع النور ۱۴۱۴ھ/ ۳ر ستمبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۳۱ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ر ربیع النور ۱۴۱۴ھ/ ۷ر ستمبر ۱۹۹۳ء، بروز منگل، اپنے عزیز محمد زبیر سلمہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر پروفیسر نصیر محمود اختر (ماہر امراض ہڈی جوڑ میو ہسپتال، نیو گارڈن لاہور) کے پاس تشریف لے گئے۔

مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی اور صوفی ظفر اقبال نیازی بھی ہمراہ تھے۔

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضری ہوئی اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ملاقات ہوئی۔ رات کو واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲۲ ربیع النور ۱۴۱۴ھ/ ۱۰ ستمبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت کے فرزندِ اکبر مولانا محمد سعید احمد نقشبندی نے خطاب فرمایا۔ اور حضرت نے عربی خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

﴿☆﴾ ۲۹ ربیع النور ۱۴۱۴ھ/ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۲۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ/ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین فی الحدیث حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار، مناقب و فضائل اور خدمات و حالات کے متعلق معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ/ یکم اکتوبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امام بخاری رضی اللہ عنہ کی سیرت اور محدثین کے عشق رسول کے حوالے سے خصوصی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۹ ستمبر ۱۹۹۳ء/ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ، بروز بدھ، عزیزی محمد زبیر، میو ہسپتال لاہور کی پرائیویٹ وارڈ (AVH) میں داخل ہوا۔ پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد محمود ماہر امراض ہڈی جوڑ نے ۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء/ ۱۴ ربیع الثانی بروز ہفتہ ٹانگ کا اپریشن کیا۔ اپریشن توقع سے کم ہوا۔ صرف ٹانگ کے جوڑ کے پٹھے کو چھڑایا (غالباً) اور ٹانگ پر ۶ کلوگرام کا وزن باندھ دیا۔

اپریشن کے وقت فقیر غفرلہ کے ساتھ حاجی محمد صادق پیارا والے اور صوفی ظفر اقبال جہلم والے ہمراہ تھے۔ ان حضرات نے بڑی خدمت کی۔ صوفی صاحب نے داخلہ کے وقت فیس داخلہ -/5000 بھی جمع کرائے تھے، اپریشن کے روز بھی ادویات پر خرچ کیا۔ مولا کریم ان سب کو جزائے خیر فی الدارین عطا فرمائے۔

عزیزی مولانا محمد سعید احمد سلمہ داخلہ کے روز سے لاہور میں ہیں۔ اور دیگر خدمات کے علاوہ محمد زبیر کے خون کی بوتل انہوں نے پیش کی۔ مولا کریم ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے۔

﴿☆﴾ پندرہ دن بعد ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ/ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۳ء محمد زبیر سلمہ ہسپتال سے واپس آیا۔ اب اس کی ٹانگ پر پلستر ہے 6 ہفتوں کیلئے۔

☆ ۶ اکتوبر ۱۹۹۳ء/ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ بروز بدھ، قومی اسمبلی کے انتخابات میں عجیب صورت حال واضح ہوئی۔ کوئی پارٹی واضح اکثریت حاصل نہ کر سکی، معمولی اکثریت پی پی پی کو ملی۔ مگر حکومت کس کی بنتی ہے؟ ابھی واضح نہیں اور خدشہ ہے کہ کمزور حکومت زیادہ دیر تک نہ چل سکے گی۔ اور ہارس ٹریڈنگ اپنی بدترین صورت میں انتہا کو پہنچے گی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

﴿☆﴾ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ/ ۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم

الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ر ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ/ ۱۵را کتوبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النبا کی آیت نمبر ۱۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲ر جمادی الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۱۹را کتوبر ۱۹۹۳ء، پی پی پی کی زنانہ حکومت بنی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اے اللہ! ہم پر رحم فرما اور ظالم و غاصب و بے دین حکام کے استبداد سے محفوظ فرما۔

﴿☆﴾ ۴ر جمادی الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۲۱را کتوبر ۱۹۹۳ء، حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر درج فرمائی۔

عزیزی محمد معروف، محمد عمر، محمد سعید اور پروفیسر محمد حبیب اللہ وغیرہ نے سورۃ الزمر (پارہ ۲۳) تک ترجمہ قرآن مجید مکمل کر لیا ہے۔

اس میں اندازاً اڑھائی برس لگے۔ اب محمد معروف بی ایس سی B.Sc. کرنے کے لئے راولپنڈی میں داخل ہو گیا۔

﴿☆﴾ ۵ر جمادی الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۲۲را کتوبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بوجہ نزلہ، زکام، بخار حضرت خطاب نہ کر سکے۔ آپ کے فرزندِ اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد مدظلہ نے تقریر کی اور حضرت نے عربی خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

﴿☆﴾ ۱۲ر جمادی الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۲۹را کتوبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۲۸ کی روشنی میں تبرک بآثار الصالحین کے حوالے سے مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ر جمادی الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۵ر نومبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے گذشتہ جمعۃ المبارک کے مضمون کی تکمیل فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۶ر جمادی الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۱۲ر نومبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۳۰ کی روشنی میں منصب نبوت کے متعلق خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے یہ تحریریں بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری میں درج فرمائیں۔

پیر محمد معصوم ابن صوفی نواب الدین موہری کا انتقال بعارضہ قلب ۳ر نومبر ۱۹۹۳ء/ ۱۷ر جمادی الاولی ۱۴۱۴ھ بروز بدھ، لاہور ہسپتال میں ہوا۔ نماز جنازہ ۴ر نومبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات ۳ بجے بعد دوپہر موہری میں ہوا۔ وہیں اپنے والد کے پہلو میں دفن ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

☆ ۲۸ر جمادی الاولی ۱۴۱۴ھ/ ۱۴ر نومبر ۱۹۹۳ء، بروز اتوار، مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری مظہری، لاہور میں وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ایک غیور، خوددار، غریب عالم دین تھے۔ صحاح ستہ کے ترجمہ کے علاوہ ایک سو کے قریب کتابوں کے مصنف تھے۔ عرصہ سے بیماری (دق و سل) میں مبتلا تھے مگر کام کے دھنی تھے۔ ایک عرصہ سے مرکزی مجلس امام اعظم لاہور کے سرپرست رہے۔ اس سے پہلے مرکزی مجلس رضا کے علمی معاون تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ مولا کریم مغفرت فرمائے اور درجات کی

بلندی عطا فرمائے۔ اہلِ سنت ایک غیور قلم کار سے محروم ہو گئے۔

﴿☆﴾ ۴ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۱۹ر نومبر ۱۹۹۳ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل عالمانہ و محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۱۲ر نومبر ۱۹۹۳ء بروز جمعۃ المبارک، صوفی ظفر اقبال نیازی اور ان کی اہلیہ محترمہ کو اسلام آباد ائیر پورٹ پر الوداع کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ زوجین حرمین شریفین حاضری کے لئے روانہ ہوئے۔

﴿☆﴾ ۷ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲۲ر نومبر ۱۹۹۳ء، بروز پیر، بعد از نماز عشاء، صوفی محمد جمیل نواز کے مکان پر سورۃ الفاتحہ کی پہلی آیت کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ہفتہ وار درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

مذکورہ درسِ قرآن مجید کا اجمالی خاکہ اپنی ذاتی ڈائری پر تحریر فرمانے سے قبل حضرت نے یہ کلمات بطور یادداشت قلمبند فرمائے۔

کھاریاں شہر میں دیوبندیوں، وہابیوں نے نوجوانوں کو مذہب حقہ سے ورغلانے کے لئے نئے حربے شروع کر دیئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

گلی، کوچوں میں کھیل کے دوران غرضیکہ ہر جگہ ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ شہر کے چند دردمند حضرات عزیزم محمد سعید احمد قادری، چوہدری ندیم اختر رضا، صوفی محمد جمیل نواز، چوہدری الحاج محمد عبداللہ خان، صوفی عبدالحفیظ وغیرہ کی کوششوں سے علماء کرام کے تعاون سے، شہر میں درسِ قرآن کا پروگرام (ترتیب) دیا گیا۔ یہ پروگرام گھروں میں ہوگا اور خالص نجی محفل کے طور پر ہوگا۔ اس پروگرام کی ابتداء صوفی محمد جمیل نواز صاحب کے مکان پر ۷ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲۲ر نومبر ۱۹۹۳ء، بروز پیر، بعد نماز عشاء ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز

﴿☆﴾ ۷ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲۲ر نومبر ۱۹۹۳ء، بروز پیر، حضرت مولانا فضل دین صاحب مرحوم کی شروع کردہ سالانہ محفل درود شریف منعقدہ موضع چوہدو میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ مولانا احمد دین درگاہی کے وصال باکمال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۹ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲۳،۲۴ر نومبر ۱۹۹۳ء، بروز بدھ، مولانا احمد دین درگاہی، بیگہ مہر دچوہر کا وصال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. حضرت مرحوم حزب الاحناف کے فارغین سے تھے طویل عرصہ ہارون آباد ریاست بہاولپور میں بعہدہ مفتی پر فائز رہے۔ کچھ وقت کھاریاں مرکزی جامع مسجد عالمگیری میں خطیب بھی رہے۔ مرحوم کی زیرِ صدارت ایک طویل عرصہ اور مولانا میاں محمد غلام رسول درگاہی کی رفاقت میں انجمن ارشاد الاسلام بیگہ کے زیرِ اہتمام عظیم الشان اجلاس ہوئے۔ جس سے علاقہ میں سنیت کی بہار تھی۔ مولا کریم ممدوح کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۱ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲۶ر نومبر ۱۹۹۳ء بروز جمعۃ المبارک، محمد الیاس، محمد اخلاق، محمد عمران ولد مہندی خان کھاریاں کی خالہ محترمہ کی فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۱۱ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲۶ر نومبر ۱۹۹۳ء، بروز جمعہ، قبل دوپہر دس بجے، بیگہ میں، مولانا احمد دین درگاہی کے قل شریف میں شرکت فرمائی۔ مولانا مرحوم کے چند مناقب اور خدماتِ دینیہ

بیان کیے۔

☆ اسی روز آپ نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

☆ تاریخ وصال، میاں غلام رسول درگاہی، بیگہ ۲۲رجنوری ۱۹۷۶ء

☆ تاریخ وصال، زینب بی بی زوجہ میاں غلام رسول بیگہ، ۲۳رنومبر ۱۹۷۱ء

☆ تاریخ وصال، میاں فضل احمد، بیگہ ۱۳رجون ۱۹۹۰ء

☆ تاریخ وصال، مولانا احمد دین درگاہی، بیگہ ۲۳رنومبر ۱۹۹۳ء

☆ ۱۱رجمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲۶رنومبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۵۸، ۵۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

☆ ۱۴رجمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲۹رنومبر ۱۹۹۳ء بروز پیر، راجہ جہار گل (مکوال) کے محترم چچا کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

☆ ۱۶رجمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ یکم دسمبر ۱۹۹۳ء چوہدری محمد اقبال (دینہ چک، لالہ موسیٰ) مدرس گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کی والدہ ماجدہ کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

واپسی پر آپ نے اپنی ڈائری پر یہ شعر بطور یادداشت رقم فرمایا۔

چوں در دینہ چک گشت مسجد تیار
رسد بانیاں را جزا بے شمار
بتاریخ او مصرعے گفت شیخ
بود خانہ پاک پروردگار (۱۳۲۵ھ)

☆ عالم باعمل حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

☆ ۱۷رجمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۲ردسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات اطلاع ملی کہ بقیۃ السلف حجۃ الخلف حضرت پیر مولانا ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی قضائے الٰہی سے دہلی میں انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم موصوف ایک جلیل القدر عالم دین، جامع ازہر کے فارغ التحصیل، ولی کامل اور عامل شریعت تھے۔ صبر و استقامت کے کوہ بلند تھے۔ پاک و ہند اور افغانستان میں بہت سے لوگ آپ کے دامن سے وابستہ تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے خاندان کی عظیم نشانی تھے۔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً

☆ ۱۸رجمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۳ردسمبر ۱۹۹۳ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت ۵۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

☆ ۲۵رجمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۱۰ردسمبر ۱۹۹۳ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۶۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

☆ معروف مذہبی پیشوا حضرت پیر زاہد خان صاحب کی خبر رحلت سن کر آپ نے یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۴رجمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۹ردسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات، پیر زاہد خان صاحب خلف الرشید خواجہ محمد قاسم موہڑوی علیہ الرحمۃ کا وصال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم کی عمر ۹۰ برس سے زائد تھی۔ فقیر ایک مرتبہ آپ کی زیارت سے موہڑہ شریف میں مشرف ہوا۔ مولانا

کریم مرحوم کے درجات میں اضافہ فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۸ر جمادی الاخری ۱۴۱۴ھ/ ۱۳ر دسمبر ۱۹۹۳ء، محترم ماسٹر محمد سعید احمد قادری کے زیر اہتمام جامع مسجد سائیں رحمت میں منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی محفل میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۴۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۱۷ر دسمبر ۱۹۹۳ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۴۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۲۴ر دسمبر ۱۹۹۳ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۴۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۲۷ر دسمبر ۱۹۹۳ء، بروز پیر، ہفتہ وار درسِ قرآن کی محفل میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۴۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۲۸ر دسمبر ۱۹۹۳ء بروز منگل، چوہدری محمد عبداللہ خاں کے ہمراہ دینی کتابوں کی خریداری اور دربار حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کی حاضری کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ چوہدری ندیم اختر رضا، ماسٹر محمد سعید احمد قادری، چوہدری عمر فاروق، سلمہم ہمراہ تھے۔ اسی رات فیصل آباد محفلِ پاک حضور محدث اعظم قدس سرہٗ میں شمولیت کے لئے ماسٹر محمد سعید احمد قادری کے ہمراہ فیصل آباد تشریف لے گئے۔ ۲۹ر دسمبر بروز بدھ واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۷ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۳ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الضحیٰ کی آیت نمبر ۱۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

﴿☆﴾ ۱۸ر رجب ۱۴۱۴ھ/ یکم جنوری ۱۹۹۴ء، جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات، قاری میاں محمد اختر صاحب کے زیر اہتمام جامع مسجد غوثیہ محلہ ڈنگہ روڈ کھاریاں شہر میں منعقدہ جلسہ معراج النبی ﷺ کے حاضرین سے پُر لطف اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۳ر جنوری ۱۹۹۴ء، ماسٹر محمد عارف صاحب (محلہ ستار پورہ کھاریاں) کے مکان پر منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین سے سورۃ النجم کی آیت نمبر ۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۷ر جنوری ۱۹۹۴ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النجم کی آیت نمبر ۱۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۹ر جنوری ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، صوفی رحمت خان غفاری، گلیانہ روڈ کھاریاں کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۸ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۱۰ر جنوری ۱۹۹۴ء، بروز پیر، جناب عزیز احمد بٹ (محلہ ستار پورہ کھاریاں) کے مکان پر منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی تقریبِ سعید میں شریک حاضرین سے "حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام" کے عنوان سے مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹، ۳۰ر رجب ۱۴۱۴ھ/ ۱۲، ۱۳ر جنوری ۱۹۹۴ء بروز بدھ، جمعرات،

حضور محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے سالانہ عرس مبارک کی بابرکت تقاریب میں شرکت فرمائی۔ ۱۴؍جنوری دن بارہ بجے واپس گھر تشریف لائے۔

﴿☆﴾ یکم شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ/۱۴؍جنوری ۱۹۹۴ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر ۶۰ کی روشنی میں "زکوٰۃ کے بعض مسائل اور اس کے مصارف" کے حوالے سے جامع خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸؍شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ/۲۱؍جنوری ۱۹۹۴ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۲۲ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل علمی وتحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵؍ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ/۲۸؍جنوری ۱۹۹۴ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ا کی روشنی میں "تعظیم رسول ﷺ" کے عنوان سے عشق نواز اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲؍شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ/۴؍فروری ۱۹۹۴ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے مذکورہ آیت کریمہ کی روشنی میں "تعظیم نبی ﷺ" کے عنوان سے دلنشین وایمان افروز بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۴؍شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ/۶؍فروری ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، اسلام آباد پی آئی اے آفس کے منیجر سے بتوسط اورنگ صاحب ملاقات ہوئی۔ زیارت حرمین شریفین کے لئے ویزا کی بابت انہوں نے وعدہ فرمایا کہ چند دنوں بعد شاید ممکن ہو سکے۔ مولا کریم اس مبارک سفر کے اسباب بہم پہنچائے، سفر کو آسان فرمائے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔

حرمین شریفین کے اس سفر کے لئے حاجی صادق حسین، پیارا والوں نے ساتھ لے جانے کی حامی بھرلی ہے۔ اسلام آباد کے اس سفر میں حاجی صاحب اور عزیزی مولانا محمد سعید احمد سلمہ ہمراہ تھے۔

اَللّٰھُمَّ حَصِّلْ مُرَادَنَا وَسَھِّلْ لَنَا اُمُوْرَنَا بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ.

﴿☆﴾ ۲۹؍ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ/۱۱؍فروری ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۸، ۹ کی روشنی میں "تعظیم مصطفیٰ ﷺ" کے عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۹؍شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ/ جمعہ ۱۱ فروری ۱۹۹۴ء کو مقامی طور پر مطلع ابر آلود تھا۔ ریڈیو، ٹی وی کے اعلان کے مطابق رمضان کا چاند نظر آ گیا۔ اس لئے یکم رمضان المبارک ہفتہ ۱۲؍فروری ۱۹۹۴ء کو ہوئی۔ مولا کریم اپنے حبیب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے رمضان المبارک کی برکتوں سے نوازے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ۔

سعودی عرب اور عرب ریاستوں میں یکم رمضان جمعہ کو ہوئی اور ہند میں اتوار کو۔

﴿☆﴾ ۷ر رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ/ ۱۸ر فروری ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی پہلی آیتِ کریمہ کی روشنی میں "فتح مکہ" کے عنوان سے معلومات افزاء عالمانہ محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ/ ۲۵ر فروری ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "قبر کی روشنی حاصل کرنے کے اسباب" کے عنوان سے علمی و تحقیقی ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱ر رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ/ ۴ر مارچ ۱۹۹۴ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "فضائل مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً" کے عنوان سے ایمان افروز اور عشق نواز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ چند تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

﴿☆﴾ ۲۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ/ ۵ر مارچ ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، بوقت سحری، ان شاء اللہ مدینہ طیبہ، حضور پرنور سید الشافعین رحمۃ للعلمین ﷺ کی زیارت کیلئے روانگی ہوگی۔ مولا کریم اس سفر کی تیاری کے معاونین بالخصوص حاجی صادق حسین، پیارا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حرمین شریفین کی حاضری کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً کی حاضری

۲۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ/ (بمطابق تقویم عرب ۲۳ر رمضان المبارک) ۵ر مارچ ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، مدینہ طیبہ کیلئے گھر سے روانہ ہوا۔ اسلام آباد سے کراچی کے راستہ جدہ جانا تھا، کراچی میں چند گھنٹے قیام رہا، مولانا محمد الیاس امیر دعوت اسلامی سے ملاقات کے لئے شہر آیا۔ مگر ان سے ملاقات نہ ہوسکی، وہ دوپہر کو آرام فرما رہے تھے، روزہ جہاز میں جدہ کے راستہ افطار ہوا۔ بعد عشاء مکہ مکرمہ حاضری نصیب ہوئی۔ سحری سے قبل عمرہ مبارکہ مکمل ہوا۔ یہ عمرہ سیدہ حضرت آمنہ والدہ مکرمہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وعلیہما وبارک وسلم کی جانب سے تھا۔ مولا کریم اسے قبول فرما کر ان کی مقدس بارگاہ کا ہدیہ بنائے۔ بعد نماز فجر مدینہ طیبہ کیلئے روانگی ہوئی۔ نماز ظہر راستہ میں ادا ہوئی۔ عصر کو بارگاہ شفیع مجرماں صلی اللہ علی صاحبہا وبارک وسلم میں حاضری ہوئی۔ قیام رباط جماعت منزل نزد مسجد اجابہ میں رہا۔ مدینہ طیبہ کی یہ حاضری بڑی پر لطف، سعادت، سکون، برکت اور قبولیت سے رہی۔ عید الفطر مدینہ طیبہ میں نصیب ہوئی۔ زندگی بھر میں یہ انوکھی عید تھی۔ یہاں کثیر تعداد میں علماء و مشائخ سے ملاقات بھی ہوئی، یمنی دوست محمد بن ابوبکر اور ان کے شیخ طریق کی زیارت مسجد نبوی میں ہوئی۔ دو مرتبہ مولانا فضل الرحمن مدنی کے ہاں حاضری کا موقع ملا۔ عید کے روز دعوت عام کے ساتھ محفل نعت میں شرکت نصیب ہوئی۔ بہت ہی پرلطف محفل تھی۔ مولانا اختر رضا بریلی شریف سے بھی، وہاں حاضر تھے۔ فیصل آباد کے برادر طریقت محمد الیاس وغیرہ نے مآثر مقدسہ کی زیارت کرائی۔ بڑی محبت سے بئیر رسول اور بئیر ناقہ (جو مدینہ طیبہ سے تیس کلومیٹر دور ہے) پر لے گئے۔ اگرچہ نجدیوں نے چند روز سے اس کنویں کو بند کر دیا تھا۔ تاہم گھر آ کر روزہ افطاری کی پرتکلف دعوت کے موقع پر اس کنوئیں کا پانی پیش کیا۔

عید کے بعد ۲۵ر مارچ کو واپسی کی سیٹ بک کروا چکا تھا۔ مگر وہاں

کے حالات اور حاجی محمد صادق کی عجلت کے باعث ۱۶؍مارچ کو واپس روانگی ہوئی۔ ۱۶؍مارچ رات دس بجے جدہ سے روانگی ہوئی۔ ۱۷؍مارچ صبح سات بجے کراچی سے اسلام آباد کے لئے واپسی مکمل ہوئی۔ بحمدہ تعالیٰ اپنی کوتاہیوں کے باوجود یہ سفر مقدس پُر لطف رہا۔ مولا کریم یقیناً اسے قبول فرمالیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز

مدینہ طیبہ میں صحت خراب رہی۔ گھر آکر چند دنوں کیلئے نقاہت کے آثار نمایاں رہے، مدینہ طیبہ میں ایک جمعہ کا دن آیا تھا۔ جمعرات ۱۷؍مارچ کو گھر کھاریاں پہنچ گیا تھا۔

﴿☆﴾ ۳؍شوال المکرم ۱۴۱۴ھ ۱۸؍مارچ ۱۹۹۴ء جمعۃ المبارک، سفر مدینہ سے واپسی پر کثیر تعداد میں احباب ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آب زمزم، کھجور مدینہ شریف سے آئی ہوئی ان کی خدمت میں پیش کی۔ گھر حاضر کیا۔ جمعہ کے موقع پر برادر عزیز مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی نے خطاب فرمایا فرمایا۔ چند منٹوں کے لئے فقیر نے بھی خطاب کیا اور حاضری بارگاہ عرش نشان کے بارے میں عرض کی۔

☆ زیارت حرمین شریفین سے واپسی پر آستانہ عالیہ فیصل آباد میں بروز پیر، مورخہ ۲۱؍مارچ ۱۹۹۴ء/ ۶؍شوال ۱۴۱۴ء حاضر ہوا۔ حضرت صاحبزادہ والاشان نے کمال محبت سے شرف باریابی بخشی، رات کو واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۲؍شوال المکرم ۱۴۱۴ھ/ ۲۵؍مارچ ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹؍شوال المکرم ۱۴۱۴ھ/ یکم اپریل ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۵۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۲۰؍شوال المکرم ۱۴۱۴ھ/ ۲؍اپریل ۱۹۹۴ء، کو لاہور میں مولانا شمس الزمان قادری سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے فوائد حدیثیہ ان سے حاصل کئے۔

☆ ۲۱؍شوال المکرم ۱۴۱۴ھ/ ۳؍اپریل ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، سرائے عالمگیر میں صوفی محمد رفیق خاں صاحب کی معیت میں چوہدری عبدالرزاق صاحب کے گھر حاضر ہوا، ان کی نئی شادی کی مبارکباد دی۔

☆ اسی روز مرالہ میں حاضر ہوا۔ وہاں ایک صاحب صوفی محمد عارف چشتی سے ملاقات کی۔ ان سے پہلی ملاقات مدینہ منورہ میں ہوئی تھی۔

☆ اسی روز بوجہ درد قولنج بیمار ہوا۔ کافی ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود درد میں افاقہ نہ ہوا۔ سی ایم ایچ کھاریاں میں داخل ہونا پڑا۔ رات کو گھر میں ان کی ہدایت کے مطابق عمل ہوتا رہا۔ صبح ۴؍اپریل ۱۹۹۴ء/ ۲۲؍شوال ۱۴۱۴ھ، کو باقاعدہ سی ایم ایچ میں داخل کر لیا گیا۔ ۱۱؍اپریل کو جب افاقہ ہوا تو ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آیا۔ مگر نقاہت انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ اس لئے ۲۶؍شوال/ ۸؍اپریل کا جمعہ تو ہسپتال میں بستر علالت پر گذرا۔ ۴؍ذی قعدہ ۱۴۱۴ھ/ ۱۵؍اپریل ۱۹۹۴ء، کا جمعہ اور ۲۲؍اپریل اور ۲۹؍اپریل کا جمعہ عزیزم مولانا محمد سعید احمد نے پڑھائے۔ فقیر صرف نماز جمعہ میں شرکت

کرتا رہا۔ مولا کریم صحت کلی نصیب فرمائے۔

☆۴ ذی قعدہ ۱۴۱۴ھ/۱۷ اپریل ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، عازمین حج کی تربیت کے سلسلہ میں چوہدری محمد عبداللہ خان کے مکان پر حاضر ہوا۔

☆اپریل ۱۹۹۴ء/شوال ۱۴۱۴ھ، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر (جس میں فقیر غفرلہ عرصہ سے خدمت خطبہ جمعہ انجام دے رہا ہے) از سر نو تعمیر کرنے کے لئے شہید کر دی گئی۔ مولا کریم اس کو نئے سرے سے تعمیر کرنے اور آباد کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۴ ذی قعدہ ۱۴۱۴ھ/۶ مئی ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "مسجد نبوی میں ایک محفل گفتگو" کے عنوان سے معلومات افزاء اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ/۱۳ مئی ۱۹۹۴ء، بروز جمعۃ المبارک، آپ کے عزیز محمد عمر فاروق اور محمد علی کے والد محترم کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کی تدفین ان کے آبائی گاؤں چکن میں ہوئی۔

☆۱۴ مئی ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، حضرت، محترم محمد شفیق اور محمد سعید قادری اور امام جامع مسجد سائیں رحمت والی محلہ ستار پورہ کھاریاں کے ہمراہ مرحوم مذکور کے ایصال ثواب اور فاتحہ خوانی کے لئے موضع چکن میں تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ یکم ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ/۱۳ مئی ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیات کریمہ (۱۳۰، ۱۳۱) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ معروف مذہبی پیشوا حضرت پیر سید برکات احمد جلالپوری کے انتقال پر ملال کی خبر وحشت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

☆۴ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ/۱۶ مئی ۱۹۹۴ء، بروز پیر، پیر سید برکات احمد سجادہ نشین جلال پور شریف کا راولپنڈی میں انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ موصوف کی نماز جنازہ جلال پور میں ۵ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ/۱۷ مئی ۱۹۹۴ء، بروز منگل، پیر سیال شریف خواجہ حمید الدین نے پڑھائی۔

جنازہ میں چیئرمین سینٹ وسیم سجاد کے علاوہ سیاسی اور مذہبی متعدد شخصیات شریک ہوئیں۔ فقیر غفرلہ کو حاضری کا موقع ملا۔

جلالپور میں حضرت پیر حیدر شاہ کے روضہ پر درج ذیل شعر لکھا گیا ہے۔

تعالی اللہ چہ عالی قدر پر نور — کہ اطہر روضہ حیدر پر از نور

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

اواخر مئی (یا اوائل جون) ۱۹۹۴ء میں ترجمہ قرآن مجید کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ جو گذشتہ سال محمد معروف، محمد علی، عمر محمد، محمد سعید وغیرہ کے سکول اور کالج کھل جانے سے معطل ہوا تھا۔ عزیزان مذکورین کے اصرار سے یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ اگرچہ کئی ماہ سے مسلسل طبیعت ناساز ہے۔ علاوہ ازیں علم القرآن اور نور الایضاح کے اسباق بھی ہوتے ہیں۔

﴿☆﴾ ۸ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ (۹ ذی الحجہ، یوم عرفہ بتقویم حرمین شریفین) /۲۰ مئی ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحج کی آیت

نمبر ۲۷ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ / ۲۲ مئی ۱۹۹۴ء، حسب معمول مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۳۰ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل عالمانہ ومحققانہ خطاب فرمایا اور نماز عید الاضحیٰ کی امامت فرمائی۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

۲۱ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ / ۲ جون ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات، ساجدہ بی بی دختر مفتی علیم الدین صاحب کا نکاح محمد نعیم ولد مرزا انور محمد کے ہمراہ ہوا۔ خطبہ نکاح جناب حاجی پیر عبدالواحد صاحب کالا دیوی نے پڑھا۔ نکاح کی تقریب مسنون طریقہ کے مطابق ہوئی۔ محفل نکاح تلاوت، نعت، وعظ، ایجاب وقبول اور صلوٰۃ سلام پر مشتمل تھی۔ مولا کریم دو خاندانوں کا اتحاد واتفاق دوام رہے۔

﴿☆﴾ ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ / ۳ جون ۱۹۹۴ء، بروز جمعۃ المبارک، محمد نعیم ولد مرزا انور محمد کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

☆ عظمیٰ بی بی دختر نور محمد کی شادی بھی اسی روز مرزا طلعت محمود ساکن محلہ کریم پورہ لالہ موسیٰ سے ہوئی۔ حضرت نے نکاح پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ / ۲۷ مئی ۱۹۹۴ء، بوجہ سخت علالت جمعۃ المبارک نہ پڑھا سکے۔ خطبہ جمعہ حضرت کے فرزند اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی نے ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ / ۳ جون ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۱ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ / ۱۰ جون ۱۹۹۴ء، بوجہ شدید بخار اور درد سر جمعۃ المبارک نہ پڑھا سکے۔ خطبہ جمعہ آپ کے فرزند اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی نے ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ / ۱۷ جون ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۵۵ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل علمی وتحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ / ۲۳ جون ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات، ۱۱ بجے دن، حضرت نے اپنے والد ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ کے سالانہ ختم شریف کا انعقاد کیا۔ احباب تشریف لائے۔

﴿☆﴾ ۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ / ۲۴ جون ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیرت امام عالی مقام، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ" کے حوالے سے معلومات افزاء اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆ اسی دن صبح ۸ بجے حاجی محمد صادق (محلہ عقب سول ہسپتال کھاریاں) کی صاحبزادی نسیم اختر کے نکاح کی تقریب میں شرکت فرمائی اور ان کی استدعا پر نکاح پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ / یکم جولائی ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۱۱ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز ماسٹر چوہدری شاکر صاحب مرحوم ومغفور کے سالانہ ختم

شریف کی تقریب سعید میں بعد نماز عصر شرکت فرمائی۔

☆ اسی روز بعد نماز مغرب محترم محمد بشیر سیالوی لالہ موسیٰ سے اور چند مقامی دیگر احباب حضرت کے دولت کدہ پر تشریف لائے۔ چیلنج اخبار کی بہتری کے لئے تجاویز زیر غور آئیں۔ نیز یوم رضا کے حوالے سے چند عملی تجاویز پر غور ہوا، مقالہ نگاروں کیلئے عنوان تجویز ہوا۔ "امام احمد رضا اور عشق رسول"

﴿☆﴾ ۲۱ رمحرم ۱۴۱۵ھ/۲ رجولائی ۱۹۹۴ء، بعد نماز عشاء سید الشہداء امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے حوالے سے، جامع مسجد سائیں رحمت والی محلہ ستار پورہ کھاریاں میں منعقدہ تقریب سے خطاب پرسوز و پرمغز فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ رمحرم الحرام ۱۴۱۵ھ/۸ رجولائی ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت امام علی بن حسین، زین العابدین رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ رصفر المظفر ۱۴۱۵ھ/۱۵ رجولائی ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل عالمانہ و محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ رصفر المظفر ۱۴۱۵ھ/۲۱ رجولائی ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات، محمد حسین غفاری خادم مسجد گلزار مدینہ محلہ بابا لطیف شاہ غازی کھاریاں، تین چار ماہ کی علالت کے بعد وصال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ان دنوں حضرت کے ہمسائے چوہدری عبد العزیز شاکر کی عدم موجودگی میں ان کے مکان میں بطور چوکیدار مقیم تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ ۱۲ رصفر ۱۴۱۵ھ، بروز جمعہ دس بجے دن حضرت نے پڑھائی۔

﴿☆﴾ ۱۱ رصفر المظفر ۱۴۱۵ھ/۲۱ رجولائی ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات حضرت مولانا ابوالضیاء حافظ محمد حنیف صاحب خطیب مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ڈنگہ شہر کی اہلیہ محترمہ مرحومہ کے ختم چہلم شریف میں شرکت فرمائی۔ چوہدری محمد عبد اللہ خان ہمراہ تھے۔ واپسی پر مولانا قاری محمد یوسف سیالوی صاحب نے کتاب انوار قمریہ حضرت کو ہدیۃً پیش کی۔

﴿☆﴾ ۱۲ رصفر المظفر ۱۴۱۵ھ/۲۲ رجولائی ۱۹۹۴ء، بروز جمعۃ المبارک، رحمت بی بی زوجہ غلام حیدر کا چوہدو میں انتقال ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، دوسرے دن ساڑھے نو بجے حضرت نے نماز جنازہ پڑھائی۔

﴿☆﴾ ۱۳ رصفر المظفر ۱۴۱۵ھ/۲۳ رجولائی ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، جہلم میں صوفی ظفر اقبال نیازی کی اہلیہ محترمہ کی والدہ کی تعزیت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

اسی روز حضرت صاحبزادہ غلام محی الدین المعروف مستانہ صاحب سے سرائے عالمگیر میں ملاقات ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۲ رصفر المظفر ۱۴۱۵ھ/۲۲ رجولائی ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے آیت کریمہ "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ" کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ رصفر المظفر ۱۴۱۵ھ/۲۹ رجولائی ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۵۲ کی روشنی میں "حقانیت اسلام، حقانیت قرآن یا حقانیت صاحب قرآن کے دلائل" کے

عنوان سے مدلل و مفصل وجد آفریں و پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت درج فرمائیں۔

☆ ۲۱ر صفر المظفر ۱۴۱۵ھ/ ۳۱ر جولائی ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، ظہر تا عصر، جامع مسجد سائیں رحمت والی کھاریاں میں امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی۔ طلبہ نے خوب جواب دیئے اور انعام حاصل کئے۔ ۳ر اگست ۱۹۹۴ء ۲۴ر صفر ۱۴۱۵ھ، تک امام احمد رضا اور عشق رسول ﷺ کے عنوان سے مضامین بھی پہنچ جائیں گے۔ اور پھر ۷ر اگست کو امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے دانشور اور علماء مقالات پیش کریں گے۔ اس سے مقصود امام احمد رضا کے بارے میں مطالعہ اور معلومات کو عام کرنا ہے۔ مولا کریم توفیق نصیب کرے۔

☆ ۴، ۵ر اگست ۱۹۹۴ء بروز جمعرات، جمعہ، عرس امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے لئے فیصل آباد حاضر ہوا۔ چونکہ عرس ہمیشہ ۲۴، ۲۵ر صفر کو ہوتا ہے، اس مرتبہ اوائل ماہ میں چاند کا جو اعلان ہوا، وہ بعد میں بدل دیا گیا۔ اشتہار میں جو تاریخ چھپ چکی تھی وہ تبدیل ہوگئی۔ اس لئے عرس ۲۷، ۲۸ر صفر بروز بدھ، جمعرات، ۳، ۴ر اگست کو ہوا۔ فقیر عرس کی تقریبات میں شرکت نہ کرسکا۔ امید ہے کہ ثواب سے محروم نہ رہے گا۔ جمعہ کو صبح واپس ہوا۔ خطبہ جمعہ کے وقت کھاریاں پہنچ آیا۔ تقریر عزیز محترم مولانا محمد سعید احمد سلمہ نے کی۔

☆ عزیزم مولانا محمد سعید احمد سلمہ الاحد فیصل مسجد میں اسلام آباد میں تدریب المعلمین کورس کے لئے ۳ر جولائی ۱۹۹۴ء کو شریک ہوا۔

﴿☆﴾ ۵ر اگست ۱۹۹۴ء، بروز جمعہ، بعد نماز عشاء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں عرس مجدد دین کے سلسلہ میں مولانا ضیاء اللہ قادری کا خطاب ہوا اور حضرت نے خصوصی شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۶ر اگست ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، حاجی محمد صادق آڑہ محلہ عقب سول ہسپتال کھاریاں کے لڑکے محمد اسلم اور ان کی بھتیجی شازیہ کا آپس میں نکاح پڑھایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۲۸ر صفر المظفر ۱۴۱۵ھ/ ۷ر اگست ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، عزیزی محمد معروف ولد کیپٹن عبد العزیز کھاریاں اور اس کے دوسرے کالج اور سکولوں کے ساتھیوں نے سورۃ محمد (ﷺ) تک ترجمہ قرآن مجید مکمل کرلیا ہے۔ نیز نور الایضاح باب مکروہات الصلوٰۃ اور علم القرآن قریب اختتام پڑھ لیا ہے۔ مولا کریم عمل اور نور علم سے نوازے اور نوجوانوں کے جذبہ حصول علم دین کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ موسم گرما کی تعطیلات (وفاقی مدارس) قریب الاختتام ہیں۔ اس لئے وہ اپنے کالج میں چلے جائیں گے۔

﴿☆﴾ ۲۸ر صفر المظفر ۱۴۱۵ھ/ ۷ر اگست ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، پچھلے دنوں پیر محمد افضل قادری ناظم جماعت اہلسنت پاکستان چند ہفتوں کی بے جا نظر بندی کے بعد رہا ہو کر واپس آئے۔ ان کی نظر بندی پر لاہور، فیصل آباد اور پاکستان کے دیگر شہروں میں بھرپور احتجاج ہوا۔ پیر صاحب ۱۹۹۰ء کی طرح اس مرتبہ بھی میانوالی جیل میں نظر بند رہے۔ مولا کریم علماء مجاہدین کی کوششیں بامراد فرمائے۔ اور پاکستان کو گہوارہ امن اور اسلام بنائے۔ آمین بجاہ نبیہ الکریم ﷺ

﴿☆﴾ ۳ر ربیع النور ۱۴۱۵ھ/ ۱۲ر اگست ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی

عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیات (۸۱، ۸۲) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل و پر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ معروف خطیب مولانا محمد اکرم رضوی کی شہادت کی خبر سن کر حضرت نے یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

﴿☆﴾ ۴ ربیع النور ۱۴۱۵ھ / ۱۳ اگست ۱۹۹۴ء، ہفتہ، مولانا محمد اکرم رضوی خطیب کامونکے نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم اہلسنت کے ابھرتے ہوئے خطیب ہیں۔ شعلہ نوائی کی وجہ سے خاصے مقبول ہیں۔ غالباً ابوداؤد مولانا محمد صادق کے شاگرد اور مرید ہیں۔

﴿☆﴾ ۱۰ ربیع النور ۱۴۱۵ھ / ۱۹ اگست ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۱۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۳ ربیع النور ۱۴۱۵ھ / ۲۲ اگست ۱۹۹۴ء، بروز پیر، فیصل آباد آستانہ پر حاضر ہوا۔ کرامات محدث اعظم، نوادرات محدث اعظم اور کلمہ طیبہ کی روشنی میں توحید و رسالت کے مسودہ کی اجازت پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی سے حاصل کی۔ بحمدہ تعالیٰ آنجناب نے اس کی اشاعت کی اجازت دے دی۔

اشاعت کے لئے دو نام سامنے ہیں۔ مفتی محمد امین فیصل آباد کے صاحبزادہ محمد حبیب احمد اور مفتی عبد القیوم ہزاروی۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس کی اشاعت کی سعادت کس کے حصہ آتی ہے۔ ۱۶ ربیع النور / ۲۵ اگست، جمعرات واپسی ہوئی، واپسی پر لاہور حضور داتا کے ہاں حاضری نصیب ہوئی۔

پس تحریر: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نوادرات اور کرامات کی اشاعت فقیر اور فقیر زادوں کو نصیب ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۷ ربیع النور ۱۴۱۵ھ / ۲۶ اگست ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "نماز عبادت اللہ تعالیٰ کی اور تعظیم مصطفیٰ کی (جل وعلا ﷺ)" کے عنوان سے مدلل و مفصل اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ ربیع النور ۱۴۱۵ھ / ۲ ستمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۵۲ اور سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل درود و سلام کی فضیلت کے حوالے سے مفصل اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸ ربیع النور ۱۴۱۵ھ / ۶ ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز منگل، حضرت نے اپنی قیام گاہ پر محفل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا۔ احباب نے شرکت کی، پرلطف محفل ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۹ ستمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۸ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۱۵ ستمبر ۱۹۹۴ء، جمعرات، جماعت اہل سنت کی مقامی تنظیم کے لئے مولانا محمد حنیف صاحب ڈنگہ سے

تشریف لائے۔ عیدگاہ میں بعد ظہر اجلاس ہوا۔ ائمہ مساجد شریک ہوئے۔ چوہدری ندیم اختر رضا بطور جنرل سیکٹری ناحرف امیر (صدر) کا نام طے نہ ہوسکا۔ فقیر کا نام اس سلسلہ میں لیا گیا۔

﴿☆﴾ ۹؍ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/۱۶؍ستمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ القمر کی پہلی آیتِ کریمہ کی روشنی میں معجزہ انشقاقِ قمر کے حوالے سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹؍ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/۱۶؍ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعۃ المبارک، قبل جمعہ، ماسٹر محمد اعظم (سرائے عالمگیر) کے بھائی کے ختم چہلم میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنے ایک سفر کی روئیداد اختصار کے ساتھ بطور یادداشت یوں قلمبند فرمائی۔

☆ ۱۰؍ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/۱۷؍ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، چوہدری الحاج محمد عبداللہ خان کے ہمراہ لاہور حاضر ہوا۔ فاضلیہ کالونی میں عرس غوث الوریٰ میں صبح ساڑھے نو بجے، دعا میں شرکت کا موقع ملا۔ محترمی ظہور الدین کے ہاں سوڈیوال کالونی میں حاضری ہوئی۔ ناشتہ ان کے ہاں کیا۔ ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست کے دیباچہ کے بارے میں کچھ مشورہ ہوا۔

ضیاء القرآن سے کتابیں خریدیں۔ داتا دربار میں حاضری ہوئی۔ محترمی اقبال احمد فاروقی سے ملاقات ہوئی، حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ان کے مطب پر ملاقات کی، مفتی عبدالقیوم ہزاروی سے ملاقات ہوئی۔ مکتبہ قادریہ سے کتابیں خریدیں، مجموعی طور پر ۵۰۰۰ کی کتابیں خریدیں۔ سفر بخیر و عافیت مکمل ہوا رات کو واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۲؍ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/۱۹؍ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز پیر، محترم شوکت بھٹی صاحب کے مکان (واقع گلیانہ روڈ کھاریاں) پر منعقدہ، ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین سے سورۃ النمل کی آیت ۱۸ کی تفسیر و توضیح اور اس سے مستنبط فوائد پر مشتمل مدلل و ایمان افروز اور سبق آموز بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳؍ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/۲۰؍ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز منگل، محترم ساجد صاحب کے مکان (واقع محلہ نیا آڑہ نزد کوثر مسجد کھاریاں) میں، منعقدہ محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے اجتماع سے سورۃ الکوثر کی پہلی آیتِ کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ماسٹر محمد حسین سرائے عالمگیر کے انتقال پُر ملال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۶؍ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/۲۲؍ستمبر ۱۹۹۴ء، جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو ماسٹر محمد حسین سرائے عالمگیر میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم سرائے عالمگیر میں طویل عرصہ خدمتِ تدریس انجام دیتے رہے۔ مخلص ہمدرد اور خدمت کا جذبہ رکھتے تھے۔ اگرچہ اولاد سے محروم رہے مگر زندگی شگفتہ طور پر بسر کی۔ بہت سے بچوں کی پرورش کی۔ یہی ان کی زندگی کا متاع تھا۔ مگر ان بچوں سے کبھی منفعت کی غرض نہ رکھی۔ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ چند دنوں بعد فقیر ان کی فاتحہ کے لئے سرائے عالمگیر حاضر ہوا۔

﴿☆﴾ ۱۶؍ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ/۲۳؍ستمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار اور خدمات و حالات کے متعلق ایمان افروز اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۲۴ ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، چوہدری حاجی خوشی محمد (منڈیر) کے ہمراہ دربار عالیہ حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ کھڑی شریف تشریف لے گئے۔ چوہدری صاحب نے ایک دیگ چاول حضور غوث پاک کے ایصال ثواب کے لئے تقسیم کئے۔

﴿☆﴾ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۲۵ ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، جامع مسجد سائیں رحمت والی واقع محلہ ستار پورہ کھاریاں شہر میں ختم گیارہویں شریف کی بابرکت محفل میں موجود حاضرین کرام سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۲۸ ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز بدھ، بعد نماز ظہر، جامع مسجد شاہی منڈیر (تحصیل کھاریاں) میں منعقدہ ختم گیارہویں شریف کی تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۲۹ ستمبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات، چوہدری محمد انور (ایس ایس) کالرہ، گجرات کے والد ماجد کی فاتحہ خوانی کیلئے تشریف لے گئے۔ چند روز قبل ان کا انتقال ہوا۔

☆ مذکورہ بالا تاریخ کو اپنے ایک عزیز بھائی عبدالغنی ولد رحمت خان المعروف بابا رحمان کھاریاں کے ختم چہلم میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۳۰ ستمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ طٰہٰ کی آیات مبارکہ (۵ و مابعد) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۵ اکتوبر ۱۹۹۴ء، بروز بدھ، ظہر تا عصر بگیانہ میں مولانا محمد سعید احمد اسعد فیصل آبادی کی تقریر ہوئی۔ حضرت اس جلسہ میں بطور مہمان خصوصی تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / ۶ اکتوبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات، حضرت نے اپنے والد ماجد حضرت میاں خواجہ دین نقشبندی مجددی قدس سرہ العزیز کے یوم وصال بمطابق تقویم شمسی کی مناسبت سے ختم شریف کا اہتمام کیا۔

﴿☆﴾ یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ / ۷ اکتوبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ طٰہٰ کی آیات (۲۹ و مابعد) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ / ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء، بروز پیر، حضرت علامہ مولانا سید ریاض حسین شاہ ڈائریکٹر ادارہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی کے والد ماجد کے ختم چہلم شریف میں شرکت فرمائی۔ چوہدری محمد عبداللہ خان، حاجی عمر حیات قادری اور صوفی محمد جمیل نواز ہمراہ تھے۔

﴿☆﴾ ۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ / ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۴ء، منگل اور بدھ کی درمیانی رات، مسجد گلزار مدینہ محلہ ستار پورہ کھاریاں میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی سیرت پر منعقدہ جلسہ میں شرکت فرمائی۔ جلسہ کا انتظام حاجی مہندی خاں مرحوم کے لڑکے اخلاق احمد نے کیا۔ جلسہ بخیر و عافیت ساڑھے نو بجے ختم ہو گیا۔

﴿☆﴾ ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ / ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیات مبارکہ (۶۴، ۶۵) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ چند تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۲/جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ/ ۱۷/اکتوبر ۱۹۹۴ء، منگل رات کو پیٹ درد شدید ہوا۔ رات بھر اضطرابی کیفیت رہی۔ رات کو انجکشن لگوایا۔ صبح ڈاکٹر افضل سے علاج شروع کیا، تین دن بعد افاقہ ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ۔

☆ ۱۴/جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ/ ۲۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء، جمعرات کو خبر ملی کہ مرحومہ نذیر بیگم کا خاوند گزشتہ جمعرات (۱۳/اکتوبر ۱۹۹۴ء) کو سعودی عرب میں فوت ہو گیا۔ سعودی عرب سے ۲۱/اکتوبر ۱۹۹۴ء/ ۱۵/جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ، جمعہ کو اس کا جنازہ کھاریاں پہنچا۔ جنازہ پڑھا گیا، مرحوم حاجی نذیر حسین کو اس کی اہلیہ مرحومہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

﴿☆﴾ ۱۵/جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ/ ۲۱/اکتوبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعۃ المبارک، بعد نماز عشاء، موضع کوٹلہ (مرالی) میں عرس بابا پیر گجھا کی محفل کے اجتماع سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ یہ تقریب صوفی آفتاب احمد کے زیر اہتمام اور سید منیر حسین شاہ جنڈالوالہ کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۵/جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ/ ۲۱/اکتوبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ ستار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۵۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹/جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ/ ۲۵/اکتوبر ۱۹۹۴ء، بروز منگل، حاجی محمد عبداللہ والد محترم حاجی محمد معظم کے مکان (نزد جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر) میں ہفتہ وار درس قرآن مجید کی بابرکت تقریب میں موجود حاضرین کرام سے سورۂ مریم کی آیات مبارکہ ۳۰ تا ۳۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰/جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ/ ۲۶/اکتوبر ۱۹۹۴ء، بروز بدھ، بعد نماز عشاء، محترم چوہدری محمد افضل کے برادر چوہدری مشتاق احمد کے مکان واقع موضع دھنی میں منعقدہ محفل نعت شریف میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۱/جمادی الاولی ۱۴۱۵ھ/ ۲۷/اکتوبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات، موضع دلو میں حاجی فقیر محمد کی ایک عزیزہ کی شادی کی تقریب میں شرکت فرمائی۔

☆ اسی روز سرائے عالمگیر میں ماسٹر محمد حسین مرحوم کے چہلم کے موقعہ پر ان کے عزیز محمد امجد نواز کی ملاقات کے لئے سرائے عالمگیر تشریف لے گئے۔ مگر محمد امجد نواز کسی وجہ سے لاہور سے نہ آئے، ان کی اہلیہ سے ملاقات ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲۸/اکتوبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعۃ المبارک، ڈاکر آباد کھاریاں میں میاں نور محمد انصاری کے نواسے کی ختم قل شریف کی تقریب میں شرکت فرمائی۔ مرحوم کی میت لندن سے آئی۔

☆ اسی دن بعد نماز جمعہ بابا جھمیور کے بھتیجے (غالباً) کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کی میت بیرون ملک سے اسی روز آئی۔

☆ اسی دن جمعہ سے پہلے محلہ ستار پورہ، نیک عالم مارکیٹ کے پار، محمد اکرم جھمیور، سبزی فروش کی دختر نیک اختر مسماۃ شمیم اختر کا نکاح پڑھایا۔ بارات گجرات سے آئی تھی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

حج مبارک ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ کی پالیسی کا اعلان (۲۸/اکتوبر ۱۹۹۴ء)

	کراچی	اسلام آباد، لاہور، پشاور، ملتان، سکھر
ریگولر اسکیم	13380	14718
سپانسر کھاریاں	13590	14260

ریگولرکل خرچہ 51208 53298

سائنس 52172 54266

درخواست کی تاریخ یکم نومبر ۱۹۹۴ء تا ۳۰ نومبر / ۷ دسمبر ۱۹۹۴ء

مشرف گرچہ شد جامی زلطفت

خدارا ایں کرم بارے بار دیگر کن

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ بِجَاہِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ ﷺ۔

﴿☆﴾ ۲۲ رجمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ رجمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ / ۳ رنومبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعہ، صبح سویرے محمد اسلم بھٹی (گلیانہ والے) کے ہمراہ، چوہدری محمد شیخ گوندل سے ملاقات کیلئے تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۲۹ رجمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ / ۴ رنومبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲ رجمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ / ۷ رنومبر ۱۹۹۴ء، بروز پیر، حضرت صاحبزادہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی کی دختر نیک اختر کے نکاح کی تقریب میں شرکت فرمائی، بارات گوجرانوالہ سے آئی۔

﴿☆﴾ ۴ رجمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ / ۹ رنومبر ۱۹۹۴ء، بروز بدھ، اپنی دوائی لینے کے لئے کیرانوالہ سیداں میں سید امام علی شاہ صاحب کے پاس تشریف لے گئے۔ دو ہفتوں کی دوائی لی۔

☆ اسی روز لاہور سے قاری محمد مشتاق صابری سرائے عالمگیر کے کچھ احباب کے ہمراہ بغرض ملاقات حضرت کی قیامگاہ پر تشریف لائے۔

﴿☆﴾ ۶ رجمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ / ۱۱ رنومبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق مفصل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ رجمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ / ۱۳ رنومبر ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، باؤلی شریف عرس حضرت خواجہ غلام سرور جان علیہ الرحمۃ کی تقریب میں شرکت فرمائی اس دن نماز ظہر مرکزی عیدگاہ جی ٹی کھاریاں میں ادا کی۔ قبل از نماز ظہر ایک مرحومہ کے جنازہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۸، ۹ رجمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ / ۱۳ رنومبر ۱۹۹۴ء، بروز اتوار، بعد مغرب جہلم میں صوفی ظفر اقبال کے مکان پر پہنچا۔ رات ان کے ہاں قیام کیا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت جھنگ وغیرہ مزارات پر حاضری نہ ہو سکی، کیونکہ ایک ساتھی امان اللہ سرائے عالمگیر درد گردہ میں بیمار ہو گیا۔ اس لئے تین یوم کی حاصل کردہ رخصت کو واپس لیا اور سکول میں حاضر ہو گیا۔ (پیر)

﴿☆﴾ ۱۳ رجمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ / ۱۸ رنومبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق (حدیث شفاعت) مفصل وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆ استاذ العلماء مولانا مفتی عبداللطیف کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ کلمات بطور یادداشت تحریر فرمائے۔

جمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/نومبر ۱۹۹۴ء، مولانا مفتی عبداللطیف صدر المدرسین جامعہ نظامیہ لاہور کا اچانک انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

بحضورِ حق رسیدہ بود	مجیبِ ہادی بخش
۱۴۱۵ھ	۱۴۱۵ھ
فضل دین عظیم	فضل نواز عظیم
۱۹۹۴ء	۱۹۹۴ء

☆ ۱۶رجمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/۲۱ر نومبر ۱۹۹۴ء، بروز پیر، موضع چھدرو (تحصیل کھاریاں) سالانہ ختم درود شریف کی محفل میں شرکت فرمائی۔

☆ اسی روز بعد ظہر جامعہ اہل سنت کھاریاں کے اجلاس میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں کاروانِ جہاد کشمیر کے استقبال کے لئے متعدد امور طے ہوئے۔

☆ اسی روز بعد نماز عشاء محلہ ستار پورہ کھاریاں میں واقع بلال مسجد میں منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی تقریب میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ آل عمران کی آیاتِ مبارکہ (۲۸ و مابعد) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے ان دنوں اپنی ذاتی ڈائری پر یہ چند تحریریں بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔ جو کہ من و عن نقل کی جا رہی ہیں۔

☆ ۱۵رجمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/۲۰ر نومبر ۱۹۹۴ء، بروز اتوار،

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَارَةَ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ

اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيْ سَفَرَ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ ۵۳۲۹۸

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ NR۳۲۰۶۱۱.۳

نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ ﷺ ۱۹۱۹۹۸.۵

مشرف گرچہ شد جامی ز لطفش

خدارا ایں کرم بار دگر کن

☆ ۱۹رجمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/۲۳ر نومبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات، آستانہ عالیہ فیصل آباد میں حاضری ہوئی۔ حضرت پیر صاحب دو دن پہلے عمرہ شریف سے واپس ہوئے، ان کی زیارت سے مشرف ہوا۔ فقیر غفرلہ القدیر کو اس سے پہلے آپ کے عمرہ پر تشریف لے جانے کی اطلاع نہ تھی۔ آپ کچھ عرصہ انگلینڈ اور امریکہ میں بھی رہ کر آئے ہیں۔ اس سفر میں غالباً تین ماہ کے قریب وقت صرف ہوا۔

تذکرہ محدثِ اعظم قدس سرہ کے متعلقہ مواد مولانا حسن علی رضوی سے حاصل کرنے کا طے ہوا۔ اور مولانا موصوف کی شرائط منظور کر لینے کا فیصلہ ہوا۔ رات کو سفر کر کے صبح سحری کے وقت واپسی ہوئی۔ سفر بخیر و خوبی طے ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ.

☆ ۲۰رجمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/۲۴ر نومبر ۱۹۹۴ء، جمعۃ المبارک کو عزیزی فواد یوسف بن سرائے عالمگیر کی بارات گجرات میں گئی۔ ان کے اصرار اور سفارشوں کے باعث بارات میں شریک ہوا، اس لئے جمعۃ المبارک کا [illegible] کھاریاں میں نہ دے سکا۔

نماز جمعۃ المبارک گجرات میں مسجد حاجی پیر بخش (پیر ولایت شاہ) میں دو بجکر پچیس پر ادا کی بارات میں صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی، صاحبزادہ غلام محی الدین، مولانا محمد اقبال، صوفی محمد رفیق خان سمیت بہت سے احباب شریک ہوئے۔

خطبہ نکاح صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی نے ہی پڑھایا۔

☆ ۲۱رجمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/۲۵ر نومبر ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، عزیزی فواد یوسف کے دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے سرائے عالمگیر حاضر ہوا۔

جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کھاریاں کے قریب میں شیعوں کی بس پر نامعلوم افراد نے حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں کم از کم سات آدمی قتل ہو گئے۔ کافی زخمی ہوئے، اس وجہ سے قریباً ۱۴ گھنٹے ٹریفک بند رہی، صبح دس بجے کے قریب ٹریفک حرکت میں آئی۔

☆ ۲۳ر جمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/ ۲۸ر نومبر ۱۹۹۴ء، بروز پیر، جماعت اہلسنت پاکستان کے زیر اہتمام کاروانِ جہاد کشمیر حضور داتا صاحب، لاہور سے چل کر راولپنڈی اور پھر ۲۹ر نومبر کو مظفر آباد پہنچے گا۔

☆ ۲۳ر جمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/ ۲۸ر نومبر ۱۹۹۴ء، بروز پیر، کو یہ کارواں کھاریاں میں اڑھائی بجے کے قریب پہنچا۔ کھاریاں میں استقبال کے لئے چوک جی ٹی روڈ پر سٹیج بنایا گیا۔ موٹر سائیکل سواروں اور کار سوار سنیوں نے کارواں کا استقبال جنڈ انوالہ سے کیا۔ جنڈ انوالہ میں سید منیر حسین شاہ کی سرپرستی میں احباب نے تعاون کیا۔ چوک میں خطاب کے بعد کارواں کو سرائے عالمگیر میں کھاریاں کے قافلے نے الوداع کیا۔ کھاریاں میں شاندار استقبال ہوا۔ ڈنگہ، گلیانہ کی طرف سے آئے ہوئے کثیر تعداد میں سنیوں نے شرکت کی۔ اہلیانِ کھاریاں کی شرکت بھی حوصلہ افزا تھی۔ کارواں پر گل پاشی کی گئی۔ اور گاڑیوں میں فروٹ مہیا کیا گیا۔

الحمد للہ یہ مرحلہ بخیر و خوبی سر انجام پایا۔

☆ ۲۰ر جمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/ ۲۳ر نومبر ۱۹۹۴ء، بروز جمعرات، حضرت مولانا عبد الرشید رضوی جھنگوی نے فیصل آباد میں بیان فرمایا۔

(۱) حضرت مولانا مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خان نوری (انداز اصلاح و تربیت کے ضمن میں) نے ایک جلسہ کے موقع پر مولانا عبد الحفیظ حقانی آگرہ کی تقریر میں کہی ہوئی بات کی اصلاح انوکھے انداز میں فرمائی۔ جلسہ کے بعد آپ نے مولانا حقانی کو پیغام بھیجا کہ ایک ضروری کام ہے ملاقات کر کے جائیں۔ شاید پیغام نہ پہنچا۔ مولانا تقریر کر کے آگرہ چلے گئے آپ نے انہیں خط لکھا کہ ایک ضروری کام ہے آپ بریلی تشریف لائیں اور ساتھ ہی کرایہ روانہ فرمایا۔ جب مولانا بریلی پہنچے، ملاقات پر آپ نے فرمایا، مولانا! آپ نے تقریر کے دوران فرمایا کہ شب معراج حضور انور کا قلب انور نکالا گیا۔ اس کو چیرا گیا اور جو "آلائش" اس میں تھی اس کو نکالا گیا۔ مولانا! حضور کے قلب اقدس و انور میں "آلائش" کہاں سے آئی؟ یہ مسئلہ خلاف واقع ہے، اس سے توبہ کیجئے۔ مولانا نے اس پر توبہ فرمائی۔ مفتی اعظم نے فرمایا بس مولانا یہی کام تھا جس کے لئے آپ کو اتنے سفر کی تکلیف دی۔ اس کے بعد آپ نے واپسی کا کرایہ دے کر رخصت فرمایا۔

(۲) ایک جلسہ میں مولانا حشمت علی لکھنوی تقریر فرما رہے تھے، حاضرین نعرے لگا رہے تھے۔ ایک موقعہ پر حاضرین میں سے کسی نے صرف نعرۂ تکبیر بلند کیا، نعرۂ رسالت بلند نہ کیا، آپ نے سبقت لسانی میں فرمایا۔

"نعرۂ تکبیر چھوڑو نعرۂ رسالت لگاؤ"

حضور مفتی اعظم نے بروقت انتباہ فرمایا اور مولانا موصوف سے فرمایا۔ نعرۂ تکبیر چھوڑ کر نعرۂ رسالت لگانے کا کیا مطلب؟ یوں کہو نعرۂ تکبیر کے ساتھ نعرۂ رسالت بھی لگاؤ۔ مولانا توبہ کرو، توحید کا ذکر (اللہ اکبر) چھوڑ کر کہاں کی مسلمانی۔ مولانا حشمت علی نے فوراً توبہ کی اور نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت دونوں لگوائے۔ نیز مولا کریم کا شکر ادا کیا کہ ہماری جماعت میں ایسے مردانِ باخدا حق آگاہ موجود ہیں جو بروقت اصلاح فرماتے ہیں۔ مولانا نے مجمع عام میں توبہ کر کے ایک عمدہ مثال قائم فرمائی۔

☆ ۲۷ر جمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/ ۲ر دسمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد

حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے
عظیم الشان اجتماع سے "سیدنا امیر المومنین حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار اور فضائل و مناقب کے متعلق ایمان
افروز اور معلومات افزا شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳۰ر جمادی الاخری ۱۴۱۵ھ/۴ر دسمبر ۱۹۹۴ء، بروز اتوار،
بعد نماز عشاء، جامع مسجد سائیں رحمت والی محلہ ستار پورہ کھاریاں
میں منعقدہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کانفرنس میں شرکت فرمائی اور
ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ر رجب المرجب ۱۴۱۵ھ/۹ر دسمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد حاجی
عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم
الشان اجتماع سے سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۲۸ کی تفسیر و توضیح پر
مشتمل مفصل و مدلل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹ر رجب المرجب ۱۴۱۵ھ/۱۲ر دسمبر ۱۹۹۴ء، بروز پیر، ماسٹر
محمد حنیف بھٹی کے مکان (نزد جامع مسجد شیریں کھاریاں شہر) میں
منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی بابرکت تقریب میں موجود
حاضرین کرام سے سورۃ النمل کی آیت نمبر (۳۸) کی تفسیر و توضیح
پر مشتمل وجد آفرین اور ایمان افروز شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ر رجب المرجب ۱۴۱۵ھ/۱۶ر دسمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد
حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے
عظیم الشان اجتماع سے امام الائمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابو
حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار اور فضائل و مناقب کے
متعلق معلومات افزا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ر رجب المرجب ۱۴۱۵ھ/۲۳ر دسمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد
حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے
عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیات کریمہ ۳۴،۳۵ کی
تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت
زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۷ر رجب المرجب ۱۴۱۵ھ/۲۹ر دسمبر ۱۹۹۴ء، بروز ہفتہ، جھنڈانوالہ
میں واقعہ مزار حضرت مائی صاحبہ کے حکم انہدام پر احتجاج اور اس
کے مستقل حل کے لئے علماء کے ایک وفد کے ہمراہ ڈی سی گجرات
سے ملاقات کی۔ ڈی سی گجرات نے بظاہر امداد کا یقین دلایا اور حکم
دیا کہ محکمہ شاہرات فی الحال اس مزار کو نہیں گرائے گا۔ لَعَلَّ اللّٰہَ
یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا.

﴿☆﴾ ۲۶ر رجب المرجب ۱۴۱۵ھ/۳۰ر دسمبر ۱۹۹۴ء، جامع مسجد
حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے
عظیم الشان اجتماع سے حضرت نبراس المحدثین شیخ الحدیث مولانا
محمد سردار احمد قدس سرہ کے وصال مبارک کے حوالے سے معلومات
افزا خطاب فرمایا۔

۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب
قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۹ر رجب المرجب ۱۴۱۵ھ/۲ر جنوری ۱۹۹۵ء، بروز پیر، سالانہ
عرس مقدس حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ پر فیصل آباد حاضر ہوا، اسی
رات چاند ہوا۔ یکم شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۳ر جنوری ۱۹۹۵ء، رات
ایک بج کر چالیس منٹ پر ختم شریف میں شرکت کر کے واپس ہوا۔
صبح کی نماز گوجرانوالہ میں ادا کی۔ اس مرتبہ حاضری بڑی بابرکت رہی۔
واپسی پر عزیزی مولوی محمد سعید احمد نقشبندی اور محمد سعید احمد قادری

مسلم ہمراہ تھے۔ عرس کی تقریبات دونوں روز برکتوں اور رحمتوں سے لبریز رہیں۔

﴿☆﴾ ۴ر شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۶ر جنوری ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیات مبارکہ (۴۰، ۴۱) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۱۳ر جنوری ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے لیلۃ البرأت کے حوالے سے اصلاحی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ر شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۱۳ر جنوری ۱۹۹۵ء، بروز جمعۃ المبارک، حاجی شوکت بن جیون خان مہر، ساکن چک بختاور (لوہاریاں) کا نکاح مسنون محمد فاضل مرحوم کی دختر نیک اختر نازیہ ساکنہ ملک پور کے ہمراہ ہوا۔ حضرت نے نکاح پڑھایا۔

☆ اگلے روز چک بختاور میں دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں بطور یادداشت یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

☆ ۱۷ر شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۱۹ر جنوری ۱۹۹۵ء، جمعرات، حاجی لال خان کے گھر نیا آڑہ میں ختم شریف پڑھا۔

☆ الیاس ولد مہدی خان حجام، عالم مارکیٹ کھاریاں کی ہمشیرہ کی شادی میں شرکت کی۔

☆ مودود شمسی کی والدہ کے ایصال ثواب کی محفل میں شرکت کی۔ اصغر بن میاں نور احمد کے بھائی کے جہلم میں شرکت کی۔

☆ ڈاکٹر ریاض رحمانی کے بھتیجا کے جنازہ میں عیدگاہ حاضر ہوا۔ نماز جنازہ پڑھانے کا موقع ملا۔

مولا کریم اعمال صالحہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

☆ اسی روز لالہ موسیٰ میں بشیر احمد سیالوی کی والدہ کی قل شریف کی تقریب میں شامل نہ ہو سکا۔ عزیزی مولوی محمد سعید احمد سلمہ الاحد وہاں حاضر ہوا۔

☆ اسی روز چھپڑو میں بھائی غلام علی کے ہاں ختم شریف کی محفل میں شریک نہ ہو سکا، وہاں بھی عزیزی محمد سعید احمد سلمہ حاضر ہوا۔

طالب حسین تین ماہ بعارضہ ضعف قلب میں مبتلا رہا۔ کوئٹہ اور راولپنڈی زیر علاج رہا۔ کل وہ قدرے اضافہ کے بعد گھر آیا۔

مولا کریم اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۸ر شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۲۰ر جنوری ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ر شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۲۶ر جنوری ۱۹۹۵ء، میاں مودود شمسی و دیگر برادران کی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کی محفل میں شرکت فرمائی، اسی روز انجمن اساتذہ کے اجلاس منعقدہ عیدگاہ کھاریاں میں شرکت فرمائی۔

اسی روز محترم بشیر احمد سیالوی لالہ موسیٰ کی والدہ ماجدہ کی فاتحہ خوانی کے لئے لالہ موسیٰ تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۲۵ر شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۲۷ر جنوری ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ر شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/۲۹رجنوری ۱۹۹۵ء، بروز اتوار، سید عبدالرحمن مقیم کباڑی بازار کھاریاں کا نکاح مسماۃ اقصیٰ نورین ساکنہ سہنہ کھاریاں کے ہمراہ ہوا۔ نکاح حضرت نے پڑھایا۔ مسجد میں نماز ظہر کے بعد چند مسائل نکاح بھی بیان فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ/۳رفروری ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر ایک تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

﴿☆﴾ ۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ/۵رفروری ۱۹۹۵ء، بروز اتوار، مقبوضہ کشمیر کے حریت پسند مجاہدین کے ساتھ اظہار ہمدردی اور یکجہتی کے لئے جماعتِ اہلسنت پاکستان اور حکومتِ پاکستان کے کہنے پر پورے ملک میں ہڑتال رہی، کھاریاں کے جلوس کے انتظامات اور قیادت جماعتِ اہلِ سنت کے پلیٹ فارم سے ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ اہل سنت کے غلبہ پر مسرت ہوئی۔ فقیر بھی جلوس میں شریک رہا۔

﴿☆﴾ معروف مذہبی پیشوا پیر سید خورشید حسین کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت یہ تحریر زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ/۶رفروری ۱۹۹۵ء، بروز پیر، پیر سید خورشید حسین سجادہ نشین کوٹلہ کا وصال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم علاقہ بھر میں روحانی مرکز کی حیثیت سے تھے ان کے جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے محبت سے شرکت کی۔ نماز جنازہ ان کے داماد سید محمد شاہ نے پڑھائی۔ فقیر جنازہ میں شریک تھا۔

﴿☆﴾ ۵ ...ان المبارک ۱۴۱۵ھ/۶رفروری ۱۹۹۵ء، بروز پیر، عصر کے بعد محمد الیاس کھوکھر ولد حاجی مہندی خان مرحوم کے مکان پر ہفتہ وار درس قرآن مجید کی محفل منعقد ہوئی۔ حضرت نے اکیسویں پارے، سورۃ لقمان کی چند آیات کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ/۱۰فروری ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۰۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ/۱۶فروری ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، بوقتِ ظہر مدینہ منورہ کی زیارت اور حج مبارک کی اجازت کا پروانہ موصول ہوا۔

﴿☆﴾ ۱۶ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ/۱۷فروری ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے واقعہ بدر کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ/۱۸فروری ۱۹۹۵ء، بروز ہفتہ، ظہر تا عصر، مدرسہ سلطانیہ ائمہ لادیاں نزد دربار عالیہ کالا دیو ضلع جہلم کی سالانہ تقریب، نیز مدرسۃ البنات کی تاسیس کی تقریب میں شمولیت فرمائی۔

☆ اسی روز سرائے عالمگیر میں ارشد محمود بٹ کے ہاں روزہ افطاری فرمائی اور دوست احباب سے ملاقات کی۔

﴿☆﴾ ۱۸ر رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ/۱۹فروری ۱۹۹۵ء، بروز اتوار، موضع دھنی تحصیل کھاریاں میں چوہدری مشتاق احمد کی پھوپھی

صاحبہ کے ختم قل شریف کی تقریب سعید میں شمولیت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ / ۲۰ فروری ۱۹۹۵ء، بروز پیر، ارشد محمود بٹ، اقدس محمود بٹ اور صوفی محمد اعظم (سرائے عالمگیر) کے ہمراہ لاہور داتا دربار حاضری ہوئی۔ محترم ظہور الدین خان امرتسری اور جناب حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ملاقات فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ / ۲۴ فروری ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالم گیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْلِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ" سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۵۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ / ۲۵ فروری ۱۹۹۵ء، جماعت اہلسنت کی دعوت پر جامع مسجد سائیں رحمت والی محلہ ستار پورہ کھاریاں شہر میں دعوت افطار میں شرکت فرمائی اور بعد نمازِ عصر سورۃ النساء کی آیتِ کریمہ "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ" کی تفسیر و توضیح کے متعلق ایمان افروز اور وجد آفرین درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ / ۲۷ فروری ۱۹۹۵ء، بروز پیر، بعد نمازِ عصر تا وقتِ افطار، محمد الیاس و محمد اخلاق و محمد عمران (نیک عالم مارکیٹ کھاریاں) کے مکان پر سورۃ الحجرات کی ابتدائی آیات کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ / ۲ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، حضرت نے اپنے پسران عزیزان قاضی محمد سعید احمد و قاری محمد حبیب احمد و محمد محمود احمد کے نمازِ تراویح میں قرآن مجید سنانے کے اظہارِ تشکر اور اپنے والدِ مکرم قدس سرہ کے ایصالِ ثواب کے لئے اپنی قیام گاہ پر ختم شریف کی محفل کا انعقاد فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۳ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز جمعۃ المبارک، مرکزی عید گاہ جی ٹی روڈ کھاریاں شہر میں عید الفطر کے عظیم الشان اجتماع سے حسبِ معمول خطبہ عید المبارک ارشاد فرمایا اور نمازِ عید الفطر پڑھائی۔

﴿☆﴾ ۵ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۷ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز منگل، راقم الحروف کی والدہ محترمہ کے ماموں حافظ اللہ دتہ ولد حاجی کرم دین (بھجن کسانہ) کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت اگلے دن ان کی فاتحہ خوانی کیلئے تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۶ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۸ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز بدھ، حافظ محمد صفدر برادر خورد حافظ محمد اصغر جلالی (منتظم مرکزی عید گاہ جی ٹی روڈ کھاریاں) کی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے ان کے گاؤں ٹوپہ نزد ڈنگہ شہر میں تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۷ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۹ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت سید خورشید حسین مرحوم کوٹلہ حاجی شاہ کے ختم چہلم میں شمولیت فرمائی، وہاں پر خواجہ غلام فخر الدین سیالوی اور دیگر علماء و مشائخ سے ملاقات ہوئی۔

﴿☆﴾ ۸ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۱۰ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز جمعۃ المبارک، قبل جمعۃ المبارک حافظ اللہ دتہ مرحوم (بھجن کسانہ) کے ختم قل شریف میں شرکت فرمائی۔ "ایصالِ ثواب" کے متعلق معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۱۰ مارچ ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم

الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مدلل وایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۱۳ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز پیر، محلہ ستار پورہ نزد بلال مسجد، محمد اکرم حجام کے مکان پر منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل وجد آفرین اور سبق آموز درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۱۷ مارچ ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت ۱۵۸ کی تفسیر وتوضیح کی متعلق ایمان افروز اور محبت بھرا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۱۹ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز اتوار، راجہ محمد طاہر رضوی ایڈووکیٹ جہلم کے والد ماجد مرحوم کی فاتحہ خوانی کے لئے جہلم تشریف لے گئے۔ چند روز قبل مرحوم کا وصال ہوا تھا۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ اسی روز سفر حرمین شریفین کی تیاری کے لئے گردن توڑ بخار اور دوسرے ٹیکے جہلم سے لگوائے اور بین الاقوامی صحت کارڈ مکمل کروایا۔

گردن توڑ بخار کا ٹیکہ بازار سے -/135 روپے میں خرید کیا۔

☆ اسی روز انتڑیوں میں بعد دوپہر درد شروع ہوا، شدت کے باعث رات گیارہ بجے سی۔ ایم۔ ایچ جانا پڑا۔ عزیزم ندیم اختر، عزیزم عامر شاکر اور ایک عزیز کے ہمراہ ہسپتال ۱۱ بجے رات پہنچا۔ چند روز شدت رہی، اب قدرے افاقہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَ ...

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر عازمین حج کی تربیتی نشست کا حال بطور یادداشت یوں رقم فرمایا۔

۲۱ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۲۳ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، ایک بجے بعد دوپہر سے نماز عصر تک، عازمین حج مبارک کی عملی تربیتی نشست واقع عمر ہاؤس جی ٹی روڈ کھاریاں میں شرکت کا موقع ملا۔ مفتی محمد علیم الدین مدظلہ نے عمرہ اور حج کے مناسک بیان کئے۔ فقیر نے سفر کی تیاری، صحت کی ضروریات وغیرہ بیان کئے۔ خطرات کی بجائے شوق ومحبت اپنانے کا درس دیا۔ کچھ حال مدینہ طیبہ کا بیان ہوا۔ بحمدہ تعالیٰ نشست بخیر وخوبی اختتام کو پہنچی، حاضرین وحاضرات کی تواضع کی گئی۔

چوہدری محمد عبداللہ خان، حاجی محمد عمر حیات، صوفی محمد جمیل نواز، صوفی محمد سعید قادری اور دیگر دوستوں کے تعاون سے انتظامات مکمل ہوئے۔ بہت سے عازمین حج جہلم، سرائے عالمگیر، لالہ موسیٰ، ڈنگہ، دھوریہ، دھنی بگیانہ اور کھاریاں ومضافات کے شریک ہوئے، اچھے تاثرات لے کر رخصت ہوئے۔

﴿☆﴾ ۲۳ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۲۴ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز جمعۃ المبارک، حضرت نے اپنے ایک عزیز ارشد محمود محلہ نیا آرہ کھاریاں کی تقریب نکاح میں شرکت فرمائی اور نکاح پڑھایا۔ مذکورہ نکاح کی تقریبات نہایت سادہ ہوئیں، راستہ بھر نعت خوانی اور درود وسلام ہوتا رہا۔

☆ اسی روز بعد نماز جمعہ حضرت نے محترم پروفیسر حبیب اللہ کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۴ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۲۴ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز جمعہ

المبارک، موضع بھاگو کے احباب کے بار بار کے شدید اصرار پر نماز جمعہ ان کے گاؤں میں ادا فرمائی۔ سورۃ الاعلیٰ کی آیات "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی" کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

جامع مسجد حاجی عالم گیر محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں آپ کی عدم موجودگی میں آپ کے فرزندِ اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی نے جمعہ پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۲۵ شوال المکرم ۱۴۱۵ھ / ۲۷ مارچ ۱۹۹۵ء، بروز پیر، ماسٹر محمد سعید احمد کے برادران ذی وقار کے نئے مکان کے افتتاح کے موقع پر، وہاں منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ حٰم السجدۃ کی آیات مبارکہ ۳۰-۳۱ کی تفسیر توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ شوال ۱۴۱۵ھ / ۳۱ مارچ ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۹۶ و مابعد کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ / ۶ اپریل ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، موضع قصبہ کریالی (تحصیل سرائے عالمگیر) میں اپنے دیرینہ ساتھی صوفی محمد اشرف چشتی صاحب کی دعوت برائے عازمین حج و زیارت مدینہ میں شمولیت فرمائی۔ اس تقریب سعید میں مولانا حافظ محمد اقبال جلالی (سرائے عالمگیر)، چوہدری بشیر احمد صاحب عازمین حج کے علاوہ کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۹ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ / ۷ اپریل ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری کے آداب اور مآثر مقدسہ" کے عنوان سے ایمان افروز اور عشق نواز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے زیارت مدینہ منورہ اور حج مبارک کی روئیداد کو ایک چھوٹی ڈائری پر اختصار کے ساتھ یوں تحریر فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

زیارت مدینہ منورہ اور حج مبارک، ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء

جنت الفردوس کوئے مصطفیٰ

حسن مطلق حسن روئے مصطفیٰ

آمر حج: رمضان بی بی والدہ صوبیدار محمد اسلم محلہ نثار پورہ عالم مارکیٹ کھاریاں

مدینۃ النبی ﷺ کی زیارت اور حج مبرور کی سعادت

☆ ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ / ۱۲ اپریل ۱۹۹۵ء، روانگی از کھاریاں تا اسلام آباد احباب کرام کے ہمراہ، راولپنڈی میں حضرت سید ریاض حسین شاہ کی معرفت ایک مکان میں قیام، صاحب مکان نے خوب مدارت کی۔

☆ ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ / ۱۲ اپریل ۱۹۹۵ء، اسلام آباد ائرپورٹ پر حاضری صبح پانچ بجے۔ حضرت مفتی صاحب، عزیزان محمد محمود احمد، محمد حبیب احمد اور محمد سعید احمد سے ملاقات۔ روانگی از اسلام آباد تا جدہ۔ جدہ سے مکہ معظمہ اسی رات کو روانگی۔ عمرہ کی سعادت اسی رات میں نصیب ہوئی۔

مکہ معظمہ میں مکان نمبر ۶۸۶، مکتب نمبر ۱، نائف سراج عمر اکبر۔

☆ ۱۸ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ / ۱۶ اپریل ۱۹۹۵ء، روانگی مدینہ منورہ دن

کے وقت، مدینہ منورہ میں بعد عشاء حاضری ہوئی۔

☆۱۹ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ/۱۷ اپریل ۱۹۹۵ء، ذوالفقار (کشمیری) سے اسواق الجودی میں دکان پر ملاقات ہوئی، صوفی ظفر نیازی کا پیغام اور ہدیہ پہنچایا۔

☆۲۰ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ/۱۸ اپریل ۱۹۹۵ء، جماعت منزل نزد مسجد اجابہ میں محمد بوٹا سے ملاقات ہوئی، پیر سید منیر حسین کا سلام پیش کیا۔

☆۲۱ ذی قعدہ ۱۴۱۵ھ/۱۹ اپریل ۱۹۹۵ء، زیارت مقامات مقدسہ، مساجدِ مبارکہ، مآثرِ مقدسہ مدینہ منورہ کی زیارت کرنے میں معاون: نذیر احمد سجاد پوسٹ بکس ۳۳۰۸ المدینہ المنورہ، فون نمبر ۸۳۶۵۶۹

مآثرِ مقدسہ و مساجدِ مقدسہ

۱۔ مسجد اجابۃ
۲۔ مسجدِ ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ)
۳۔ مسجد ذرعہ
۴۔ مسجد مستراح
۵۔ شہدائے احد
۶۔ جبل عیون
۷۔ مقام خیمہ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
۸۔ دندان مبارک کے زخمی ہونے کی جگہ
۹۔ جبل احد
۱۰۔ غار جبل احد، حضور (ﷺ) کی جائے پناہ
۱۱۔ بیرِ عثمان (رضی اللہ عنہ)
۱۲۔ مسجد قبلتین
۱۳۔ مسجد فتح
۱۴۔ مسجد ابوبکر (رضی اللہ عنہ)
۱۵۔ مسجد عمر (رضی اللہ عنہ)
۱۶۔ مسجد سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ)
۱۷۔ مسجد فاطمہ
۱۹۔ مسجد علی
۲۰۔ مسجد عثمان
۲۱۔ مسجد جمعہ/مسجد بنی نجار
۲۲۔ مسجد عثمان
۲۳۔ مسجد بلال
۲۴۔ مسجد قبا
۲۵۔ مسجد ضرار/مسجد نور
۲۶۔ قبرستان قبا
۲۷۔ بیرِ خاتم
۲۸۔ مسجد ردشمس
۲۹۔ بیرِ غرس
۳۰۔ بستان سلمان فارسی/خاکِ شفا
۳۱۔ مسجد فضیخ
۳۲۔ مسجد غمامہ
۳۳۔ مسجد ابوبکر
۳۴۔ مسجد علی
۳۵۔ حضرت ابراہیم فرزند حبیب کا مزار/قبرستان عوالی

☆۲۵ اپریل ۱۹۹۵ء، مدرسہ صولتیہ میں مہتمم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مدرسہ اور بانی مدرسہ کے بارے میں چند تع..

کتابیں دیں۔

☆۲۶ اپریل ۱۹۹۵ء، لیاقت بھٹی جدہ سے کھانا لائے۔ بشیر بھٹی کھاریاں کے عزیز ہیں۔ ایک خیریت نامہ گھر روانہ کیا۔ اس سے پہلے مدینہ طیبہ سے بھی خیریت نامہ روانہ کر چکا ہوں۔ مولا کریم جانبین میں خیریت رکھے۔

☆۲۸ اپریل ۱۹۹۵ء، مکہ مکرمہ کی زیارت کے لئے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا۔ حرمین شریفین میں چاند اور شمسی تاریخ برابر ہے جبکہ پاکستان میں چاند ایک دن پیچھے ہے۔

☆۳۰ اپریل ۱۹۹۵ء، غسلِ کعبہ ہوا اور بیت اللہ کو احرام باندھا گیا۔ یہاں مکہ معظمہ میں غسلِ بیت اللہ شریف کے عمل سے واضح ہوا کہ چاند ۲۹ رات کو نظر آیا۔ یکم مئی کو چاند کی دو ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ ہے۔ اسی حساب سے ۹ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ، بروز پیر، ہوگا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

سعودی حکومت کی طرف سے دوبارہ اعلان کیا گیا جس میں بتایا گیا کہ یکم مئی کو یکم ذی الحجہ ہے۔ گویا چاند ۲۹ کی بجائے ۳۰ کو طلوع ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں رویت ہلال شرعی پر عمل کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی، بلکہ چاند کے طلوع کا فیصلہ مختلف مصلحتوں کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔ (اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّعَمَلٍ یُّبَاعِدُنِیْ عَنْ رِضَاءِ رَبِّیْ)

☆۶ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ، مولانا محمد الیاس قادری سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات ہوئی۔ وہاں انڈیا کے چند جوان علماء سے بھی ملاقات ہوئی۔

☆۳ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ/۲ جون ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی سیرت وکردار، فضائل ومناقب کے متعلق معلومات افزاء اور سبق آموز پُر مغز خطاب فرمایا۔

☆۱۰ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ/۹ جون ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سید الشہداء امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے عنوان سے علمی وتحقیقی معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

☆حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ/۱۲ جون ۱۹۹۵ء، بروز پیر، ترجمہ قرآن مجید، منتخب احادیث، نور الایضاح (فقہ) اور صرف ونحو کی تدریس کا سلسلہ جو شرکاء کی سکولوں، کالجوں میں درس وتدریس کے باعث معطل رہا اب دوبارہ شروع ہوا۔ بحمدہ تعالیٰ ستائیسویں پارے کے ترجمہ کی ابتداء ہوئی اور دیگر اسباق بھی شروع ہوئے۔ مولا کریم اس خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اخلاص وللّٰہیت کی دولت عطا فرمائے۔

یہ اسباق مسجد زینب نزد ریلوے لائن میں شروع ہوئے۔ اس تدریس کا ایک حصہ اس مرتبہ اضافی طور پر شروع ہوا۔ مسجد سائیں رحمت میں اس کام کو مولانا عبد الغفور صاحب، مولانا محمد سعید احمد وغیرہ معلمین کی سرپرستی حاصل ہے۔ مولا کریم اس میں بھی برکت عطا فرمائے۔

☆۱۳ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ/۱۲ جون ۱۹۹۵ء، بروز پیر، جامع مسجد حنفیہ محلہ ستار پورہ کھاریاں میں ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی

تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الاحزاب کی آیات مبارکہ (۲۸ تا ۳۴) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ / ۲۰ جون ۱۹۹۵ء، بروز منگل، حضرت نے اپنی قیام گاہ پر اپنے والد ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سالانہ ختم شریف کی تقریب سعید منعقد کی۔ دوست احباب تشریف لائے۔ دعائے خیر کے بعد ماحضر پیش کیا گیا۔

﴿☆﴾ ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ / ۲۳ جون ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ القصص کی آیت نمبر ۸۱ کی روشنی میں "سرمایہ دارانہ نظام کی عادت" کے حوالے سے نہایت ہی شاندار و خوبصورت اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۳۰ جون ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ القصص کی آیت نمبر ۸۱ کے حوالے سے ایمان افروز مفصل و اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۷ جولائی ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانبیاء کی آیات مبارکہ (۸۲، ۸۳) اور سورۃ صٓ کی آیت نمبر ۴۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل، حضرت سیدنا ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک تذکرہ کے حوالے سے سبق آموز و معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۱۳ جولائی ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، انجمن فدایان مصطفیٰ ﷺ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں یوم رضا کی تقریب سعید میں شرکت فرمائی۔ مذکورہ تقریب میں یادگار اسلاف مولانا غلام ربانی چشتی لالہ موسیٰ، پیشوائے اہلسنت پیر محمد افضل قادری مراڑیاں شریف گجرات اور مفکر اسلام سید ریاض حسین شاہ راولپنڈی نے خطاب کیا۔

﴿☆﴾ ۱۵ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۱۴ جولائی ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے احادیث طیبہ کی روشنی میں "مجدد کی ضرورت اور اس کی ذمہ داری" کے حوالے سے معلومات افزاء اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، حکیم حافظ رحمت اللہ مرحوم کے ختم چہلم شریف میں شرکت کے لئے کیراں والا سیداں نزد منگووال (ضلع گجرات) میں اپنے عزیز ماسٹر عتیق الرحمٰن کے ہمراہ تشریف لے گئے۔

☆ اسی روز بعد نماز ظہر جامع مسجد سائیں رحمت والی محلہ ستار پورہ کھاریاں شہر میں منعقدہ، امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی سیرت سے متعلق طلباء اور نوجوانوں کے مابین سوالات و جوابات کی محفل میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۲ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۲۱ جولائی ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "مجدد اور اس کا مقام" کے عنوان سے امام احمد رضا کے تجدیدی کارناموں کے متعلق معلومات افزاء مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ / ۲۱ جولائی ۱۹۹۵ء، بروز ہفتہ، بعد

نمازِ عشاء، جامع مسجد حنفیہ محلہ ستار پورہ کمھاریاں میں یومِ رضا کے جلسہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ/۲۴ جولائی ۱۹۹۵ء، بروز پیر، محترم افسر خان کے مکان (نزد مکان صوفی جمیل نواز کمھاریاں) پر منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی نشست میں موجود حاضرین کرام سے آیۃ الکرسی کی تفسیر و توضیح کے متعلق تفصیلی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ/۲۸ جولائی ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النحل کی آیت نمبر ۹۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/۴ اگست ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے علالتِ طبع کے باعث خطبہ جمعہ ارشاد فرما سکے، آپ کے فرزندِ اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی نے جمعہ پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/۱۰ اگست ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس (سرائے عالمگیر) میں شرکت فرمائی۔ مولانا عطاء المصطفیٰ جمیل گوجرانوالہ نے خصوصی خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز اپنے دیرینہ ساتھی صوفی محمد عظیم سرہندی مرحوم کی ہمشیرہ محترمہ صغریٰ بی بی سے ملاقات کے لئے ان کے مکان واقع موضع راجڑ نزد سرائے عالمگیر شہر تشریف لے گئے۔ محترم صوفی محمد رفیق خان، ارشد محمود بٹ، محمد اعظم خاور محمود اور بیسیوں خورد سے آپ کے ایک سابقہ شاگرد ہمراہ تھے۔

﴿☆﴾ ۱۳ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/۱۱ اگست ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/۱۳ اگست ۱۹۹۵ء، بروز اتوار، موضع پیارا میں بعد نمازِ عشاء، محفلِ میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی اور پُر مغز مفصل خطاب فرمایا۔ اس محفل کا انتظام حاجی صادق حسین نے کیا تھا۔

﴿☆﴾ ۱۷ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/۱۵ اگست ۱۹۹۵ء، بروز منگل، بعد نمازِ عشاء ڈنگہ شہر میں مسجد ھکنانوالی میں مولانا محمد انور، امام مسجد ہذا کی دعوت پر محفلِ میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی اور ایمان افروز اور وجد آفرین و پُر مغز مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/۱۷ اگست ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، بعد نمازِ ظہر، موضع منڈیر میں، واقع شمالی مسجد میں محفلِ میلاد النبی ﷺ منعقد ہوئی۔ حضرت نے خصوصی خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز مسجد زینب نزد ریلوے لائن محلہ ریاست نگر کمھاریاں شہر میں محفلِ میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی۔ حضرت مولانا پیر محمد افضل قادری اور مولانا عبد القادر جہلم نے خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۱۹ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/۱۷ اگست ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، گرمیوں کی تعطیلات میں درسِ قرآن مجید اور درسِ حدیث، نیز فقہ اور صرف کے جو اسباق، سکولوں، کالجوں کے طلبہ اور اساتذہ کی تربیت کے لئے شروع کئے تھے، بروز جمعرات آئندہ مناسب وقت تک ملتوی کئے۔ ترجمہ قرآن مجید اور اس کی تفسیر سورۃ الحاقۃ (پ ۲۹) تک

مکمل ہوئی، ہر روز ایک (بلکہ بعض دنوں ایک سے زائد) منتخب حدیث کا سبق جاری رہا۔ عقائد، عبادات اور اخلاق کی تربیت کے پیش نظر احادیث کا درس ہوتا تھا۔

نور الایضاح سے فقہی مسائل اور ماضی و مضارع کی گردانیں، اسم فاعل اور اسم مفعول کی پہچان کرائی گئی۔

اس درس کی کلاس میں روزانہ بیس، پچیس تک حاضری رہی۔

الحمد للہ بہت مفید سلسلہ جاری رہا۔ آخری دن تک حاضری دینے والوں کا شمار تو اس سے بہت بڑھ گیا۔ دعائے خیر پر اسباق کا اختتام کیا۔

﴿☆﴾ ۲۰ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/ ۱۸ اگست ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۲۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنے مرشد کریم حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں ایک حاضری کے احوال کو بطور یادداشت یوں قلمبند فرمایا۔

☆ ۲۱ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/ ۱۹، اگست ۱۹۹۵ء، بروز ہفتہ، آستانہ عالیہ فیصل آباد میں حاضر ہوا۔ چوہدری حاجی محمد عبداللہ خان ہمراہ تھے، حاجی صاحب شام کو واپس آگئے۔ فقیر منگل رات ۱۲ بجے واپس گھر پہنچا۔

اس حاضری میں فقیر، حضرت شیخ الحدیث قبلہ قدس سرہ کے ذاتی کتب خانہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ چند نوادرات کی فوٹوسٹیٹ حاصل کی۔ مبلغ چار سو روپے فوٹوسٹیٹ پر خرچ ہوئے۔

حضرت پیر صاحب نے مصارف کے لئے مبلغ پانچ سو روپے عطیہ دیا۔ ذرہ نوازی، علم پروری اور شفقت کی روایات کو تازہ کر دیا۔ پر تکلف دعوتیں فرمائیں۔ مولا کریم جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس حاضری میں امام احمد رضا قدس سرہ کی نایاب عربی قلمی کتاب "اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَةِ الْاَتْقٰی" دستیاب ہوئی۔

۲۶ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/ ۲۸ اگست ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، حضور داتا گنج بخش قدس سرہ حاضر ہوا۔

محترم ظہور الدین اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہما سے ملاقات ہوئی۔ صبح پانچ بجے گھر سے روانہ ہو کر چار بجے بعد دوپہر واپس گھر خیریت سے پہنچا۔ بحمدہ تعالیٰ سفر خیریت سے گزرا۔

﴿☆﴾ ۲۷ ربیع النور ۱۴۱۶ھ/ ۲۹ اگست ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے فضائل و کمالات، سیرت و کردار اور خدمات و حالات کے متعلق معلومات افزا اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ ۲۹ اگست ۱۹۹۵ء، بروز بدھ، بعد نماز عشاء، محترم امجد حسین (محلہ چھپراں کھاریاں) کے گھر میں سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے عرس پاک کی محفل میں امام موصوف رضی اللہ عنہ کی سیرت باحسن انداز بیان فرمائی۔

﴿☆﴾ ۳ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ یکم ستمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ القلم کی آیت نمبر ۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل نبی کریم ﷺ کے اخلاق عظیمہ کے متعلق مفصل، ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۴ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ یکم ستمبر ۱۹۹۵ء، بروز جمعۃ المبارک،

محترم صوفی جمیل نواز (اٹک جنرل سٹور والے) کے والدِ ماجد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت نے ان کی نمازِ جنازہ بعد مغرب پڑھائی۔

﴿☆﴾ ۶ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ ۳، ستمبر ۱۹۹۵ء، بروز اتوار، مرحوم و مغفور مذکور کی ختمِ قل شریف کی محفل میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنے ایک سفر کا حال بطور یادداشت یوں قلمبند فرمایا:

☆ ۹ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ ۶، ستمبر ۱۹۹۵ء، بروز بدھ، ملک محمد ایوب کے ہاں جرموٹ کلاں نزد سوہاوہ حاضر ہوا۔ صوفی ظفر اقبال نیز ی ہمراہ تھے۔ موٹر سائیکل پر سفر ہوا۔ بعد دوپہر واپسی ہوئی۔ راستہ میں موضع دھمیک کے پاس مرقد شہاب الدین محمد غوری علیہ الرحمۃ پر حاضر ہوا۔ یہ مزار ڈاکٹر عبدالقدیر (اٹامک انرجی) کی ذاتی کوششوں اور اخراجات سے تعمیر ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی ایک خوبصورت مسجد بنوائی گئی ہے۔ شہاب الدین محمد غوری برِ عظیم میں اسلامی سلطنت کے بانی ہیں۔ ان کی شہادت ۵ مارچ ۱۲۰۶ء کو ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ ۸، ستمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں سخت علالتِ طبع کے باعث حضرت جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب نہ فرما سکے، آپ کے فرزندِ اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی نے بیان فرمایا اور آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

﴿☆﴾ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ ۶، ستمبر ۱۹۹۵ء، بروز بدھ، حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت درج فرمائی۔

☆ مولانا محمد حنیف صاحب تلمیذ حضرت محدثِ اعظم قبلہ فیصل آباد میں طویل علالت کے بعد وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ موصوف عالمِ باعمل تھے، سادگی اور قناعت ان کی زندگی کا شعار تھا، ساری عمر تبلیغِ دین میں صرف ہوئی۔ وصال سے قبل ایک عرصہ صاحبِ فراش رہے۔ مولا کریم ان کے درجات بلند فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ ۱۵، ستمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المنافقون کی آیت نمبر ۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۱۶ھ/ ۲۲، ستمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق مدلل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/ ۲۹، ستمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۲۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/ ۵، اکتوبر ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، حضرت نے اپنی محترمہ والدہ ماجدہ کی بائیں آنکھ کا آپریشن سی۔ ایم۔ ایچ کھاریاں میں ڈاکٹر مظہر اسحاق سے کروایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/ ۶، اکتوبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ یوسف کی آیت نمبر ۹۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل "تبرک بآثار الصالحین" کے حوالے سے مفصل و معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/ ۱۳، اکتوبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے

عظیم الشان اجتماع سے "بندوں پر حقوق، حق اللہ، حق العبد، حق النفس" کے اہم ومبارک عنوان سے اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/ ۲۰، اکتوبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل وایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/ ۲۳، اکتوبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر، جامع مسجد حنفیہ محلہ ستار پورہ کمہاریاں شہر میں منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الزمر کی آیت ۶۷ و مابعد کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مدلل وسبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ/ ۲۴، اکتوبر ۱۹۹۵ء، بروز منگل، سورج گرہن ہوا۔ کوئٹہ، بہاول پور وغیرہ علاقوں میں کلی اور شمالی علاقوں میں جزوی گرہن تھا۔ حکومتِ پنجاب کی طرف سے اس روز مدارس میں تعطیلات کردی گئیں۔

فقیر غفرلہ القدیر دربار عالیہ فیصل آباد حاضر ہوا۔

بعد ظہر وہاں پہنچا، بعد عشاء واپسی ہوئی، حاضری خیر وبرکت کے حصول کے لئے ہوئی۔ ایک ماہ تقریباً پہلے سے طبیعت خراب ہے، نزلہ، بخار، کھانسی اور ذہنی تناؤ کے باعث نڈھال رہا۔

مولا کریم بزرگوں کے صدقہ صحت جسمانی اور روحانی عطا فرمائے۔

سفر میں بسوں نے پریشان کیا۔ بالخصوص واپسی خاصی پریشانی اٹھانی پڑی۔

﴿☆﴾ ۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ/ ۲۷، اکتوبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سخت علالتِ طبع کے باعث خطاب نہ فرما سکے۔ البتہ خطبہ جمعہ پڑھ کر جماعت کرائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ/ ۳۰، اکتوبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر، سنی کنونشن موچی دروازہ لاہور میں حاضر ہوا۔ پاکستان بھر کے علماء و مشائخ سنی حضرات نے ہزاروں/ لاکھوں کی تعداد میں شرکت کی۔

☆ ۱۹۸۸ء سے اختلاف کا شکار جمعیت علماء پاکستان کے رہنما مولانا نورانی اور مولانا نیازی نے اتحاد واتفاق کا اعلان کیا۔ اہلسنت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ مولا کریم اتحاد میں رکاوٹیں دور فرمائے اور یہ اتحاد پائیدار ثابت ہو۔

﴿☆﴾ ۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ/ ۳ نومبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۷۳ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل جامع وایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ/ ۵ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز اتوار، باولی شریف میں عرس کی تقریب میں حاضری نصیب ہوئی۔ حضرت پیر عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدظلہ العالی کی دختر نیک اختر کا نکاح کرنے اور خطبہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مولا کریم دونوں خاندانوں میں مزید اتفاق نصیب و مرحمت فرمائے

اور یہ تقریب سب کے لئے باعثِ فرحت وسکون اور سعادتِ دارین کا باعث بنائے۔

﴿☆﴾ ۱۳ جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ/ ۶ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر، چوہدری محمد عبداللہ مرہانہ کے گھر واقع ریلوے اسٹیشن کھاریاں میں منعقدہ محفل نعت شریف میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۶ جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ/ ۱۰ نومبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیت ۱۸ کی روشنی میں واقعہ صلح حدیبیہ کے حوالے سے معلومات افزا اور پر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ/ ۱۱ نومبر ۱۹۹۵ء، سید محمد عبداللہ قادری کی اہلیہ محترمہ کے وصال کے موقعہ پر حضرت نے یہ قطعات تاریخ وصال استخراج فرمائے۔

بخشش رب بادہ ۱۴۱۶ھ　　غفران جلیل بادہ ۱۴۱۶ھ

غفر لھا الحی الودود ۱۴۱۶ھ

﴿☆﴾ ۱۹ جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ/ ۱۳ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر، نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر میں مدنی مسجد کے قریب حاجی بشیر حسین کھوکھر کے مکان میں منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی بابرکت تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الفتح کی آیت ۱۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل فضائل صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حوالے سے مدلل و سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ مذکورہ درسِ قرآن مجید کے بعد آپ نے اپنی ڈائری پر اس کا حال بطور یادداشت یوں رقم فرمایا۔

اس محفل میں دیوبندیوں کے بھیجے ہوئے کثیر نوجوان شامل ہوئے۔ درسِ قرآن مجید کی برکت سے وہ خلاف توقع سوالات نہ کر سکے۔ صرف ایک سوال علم غیب پر ہوا۔ اس کا جواب نہایت مختصر دیا گیا۔ ماحول پر کوئی روحانی تصرف غالب رہا۔ جس سے وہابیہ مبہوت رہے اور دم دبا کر چلے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۲ جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ/ ۱۶ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات (یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) سنی کنونشن لاہور میں شاندار کامیابی کے بعد حضرت پیر محمد افضل قادری کے اعزاز میں دعوت کا اہتمام کیا گیا۔

مقامی حضرات کے علاوہ حضرت پیر صاحب کے ہمراہ احباب کی تواضع کرنے کا موقع ملا۔

اس مجلس میں طے پایا کہ مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں کے انسداد کے لئے کھاریاں میں ایک ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے، جو غالباً دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز، اس کے لئے آئندہ ہفتہ (۲۵ نومبر) کو عیدگاہ کھاریاں میں شہر اور مضافات کے معززین کی میٹنگ ہوگی (بعد نماز عشاء)

حضرت پیر صاحب کے حکم کے مطابق چالیس روزہ تبلیغی کورس کا خاکہ تیار کرنے کا پروگرام فقیر کے ذمہ لگا۔ مولا کریم اسے مکمل کرنے کی ہمت و توفیق دے۔

﴿☆﴾ ۲۳ جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ/ ۱۷ نومبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے شاندار تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ/ ۲۰ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر،

اپنے آبائی گاؤں موضع چوہدو (تحصیل کھاریاں ضلع گجرات) میں سالانہ محفل درود شریف میں شرکت فرمائی۔

☆ اسی روز محترم حاجی محمد عبداللہ خان کے ہمراہ کیرانوالہ سیداں میں حکیم سید امام علی شاہ صاحب کے پاس تشریف لے گئے، بعد مغرب واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ/ ۲۱ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز منگل، گھر پر رہ کر جماعت اہلسنت کی ہدایت کے مطابق نصاب کی تیاری میں مصروف رہا، بعد دوپہر عزیزم مولانا محمد سعید احمد سلمہ الاحد کے ہمراہ مراڑیاں شریف حاضر ہوا۔ نصاب پر تبادلہ خیال ہوا۔

﴿☆﴾ ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ/ ۲۲ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز بدھ، موضع مرالہ (تحصیل کھاریاں) میں صوفی محمد عارف چشتی کے محترم والد مرحوم کے ختم چہلم میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ یکم رجب المرجب ۱۴۱۶ھ/ ۲۴ نومبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت وکردار، مناقب وفضائل اور خدمات وحالات کے متعلق معلومات افزاء اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ/ ۲۵ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز ہفتہ، چوہدری عبدالرحمٰن ذوالفقار سلمہٗ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کی الوداعی پارٹی میں شرکت فرمائی۔

☆ چوہدری صاحب مذکور نے اپنی ریٹائرمنٹ کے موقع پر اپنی قیام گاہ پر ایک دعوت کا اہتمام کیا، حضرت نے اس میں شرکت فرمائی۔ واپسی پر یہ کلمات اپنی ڈائری پر بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائے۔

☆ ۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ/ ۲۸ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز منگل، چوہدری عبدالرحمٰن ذوالفقار اپنی مدت ملازمت پورے کر کے ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کے ہاں اساتذہ کا ایک عظیم اجتماع تھا۔ چوہدری صاحب نے اپنی مدت ملازمت پوری ہونے کی خوشی میں ایک پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا۔ فقیر وہاں حاضر ہوا تھا۔

﴿☆﴾ ۸ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ/ ۳۰ نومبر ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، رات کو آپ کے عزیز محمد مصدق نوید، محمد مبارک احمد، محترم صوفی محمد رفیق خان سلمہم بغرض ملاقات آپ کے دولت کدہ پر تشریف لائے۔ پچھلے جمعہ ان کے بھائی محمد مدثر نوید کی بارات بھمبر پور گئی تھی۔ دعوت ولیمہ میں حضرت، سرائے عالمگیر تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۸ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ/ یکم دسمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ العزیز کے فضائل ومناقب اور سیرت وکردار کے متعلق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز لوہاریاں (چک بختاور) میں غلام نبی عرف ماڑیا (حافظ محمد حبیب اللہ کے سسر) کا انتقال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اگلے روز ہفتہ کو ان کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۲ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ/ ۴ دسمبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر، محترم چوہدری صابر حسین (اے۔ ای۔ او) کے مکان (واقع نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر) میں منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر

کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و تحقیقی انداز سے درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ / ۸ دسمبر ۱۹۹۵ء، قبل از جمعہ، ڈاکٹر چوہدری بشیر احمد کے والد ماجد چوہدری رحمت علی کے قل شریف میں چوہدری الحاج محمد عبداللہ خان اور چوہدری اکبر علی نمبردار کے ہمراہ شرکت فرمائی اور ایصالِ ثواب کے حوالے سے اختصار کے ساتھ جامع بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ / ۸ دسمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "معراج النبی ﷺ" کے حوالے سے مدلل و مفصل و ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ / ۱۱ دسمبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر، چوہدری الحاج محمد عبداللہ خان کے مکان پر منعقدہ درسِ قرآن مجید کے اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آخری دو آیات کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ / ۱۵ دسمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "معراج النبی ﷺ" کے حوالے سے (گذشتہ جمعہ سے پیوستہ) مدلل و مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ / ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر، جناب اختر بابر بٹ صاحب کے مکان (نزد صوفی عبدالحفیظ مرغی فروش) پر منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی تقریبِ سعید میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۳۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل و مدلل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت قبلہ نے اپنی ذاتی ڈائری پر چند یہ تحریریں بطور یادداشت نصب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۹ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ / ۲۲ دسمبر ۱۹۹۵ء، بروز جمعۃ المبارک، خطبہ جمعہ مولانا محمد سعید احمد سلمہ الاحد نے پڑھایا۔

☆ سالانہ عرس سراپا قدس حضور والی نعمت محدث اعظم قدس سرہ العزیز میں حاضری کے لئے جمعہ صبح روانہ ہوا۔ جمعۃ المبارک آستانہ عالیہ پر ادا ہوا۔ رات کی محفل میں شرکت نصیب ہوئی۔ دعا کے بعد اجازت لے کر واپس ہوا۔

ملازمت سے سبکدوشی کے لئے حضرت قبلہ صاحب صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کی اجازت حاصل ہوئی۔

محکمانہ کاروائی کے لئے دفتر مدرسہ میں کہہ دیا۔ مجوزہ پروگرام ۳۱ دسمبر ۱۹۹۵ء کو سبکدوشی ہوگی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

مولا کریم آئندہ زندگی میں سہولیات، صحت، عافیت اور کفایت نصیب فرمائے۔ اس طرح مدت ملازمت از 16-06-66 تا حال 29 برس ہونے ہیں۔

☆ ۲ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ / ۲۵ دسمبر ۱۹۹۵ء، بروز پیر، مرکزی عید گاہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس کا اجتماع عظیم الشان ہوا۔ جماعتِ اہلسنت کھاریاں نے اس کا اہتمام کیا تھا۔ مقتدر علماء اور جید مشائخ عظام شریک ہوئے۔

☆ ۵ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ / ۲۸ دسمبر ۱۹۹۵ء، بروز جمعرات، شمسی تقویم کی رو سے حضرت قبلہ والی نعمت قدس سرہ کے یوم وصال کے موقع پر محفل نعت میں فیصل آباد میں حاضر ہوا۔

عزیزی محمد سعید احمد قادری اور عزیزی محمد عمران ہمراہ تھے۔ صبح جمعہ کو واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ ۶ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ/ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۵ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۳۸ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ/ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۵ء، بروز جمعۃ المبارک، جامع مسجد سائیں رحمت والی واقع محلہ ستار پورہ کمہاریاں شہر میں معراج النبی ﷺ کانفرنس سے وجد آفرین اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء

﴿☆﴾ ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء، معارف رضا کراچی سولھویں شمارہ میں حضرت کا یہ مضمون شائع ہوا۔ "امام احمد رضا کا نظریہ سائنس"

﴿☆﴾ ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ/ ۵ جنوری ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے شب برأت کے حوالے سے اصلاحی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ چند تحریریں بطور یادداشت سپرد قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۰ شعبان ۱۴۱۶ھ/ ۱۲ جنوری ۱۹۹۶ء، بروز جمعۃ المبارک، قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ......الآیۃ (مائدہ ۱۶) نورانیت مصطفیٰ ﷺ کا اظہار۔

☆ گزشتہ دنوں شب معراج مدینہ منورہ میں روضۃ القدس پر انوار کی متواتر بارش ہوتی ہوئی دیکھی۔ عینی شاہدوں اور سعودی اخبارات نے اس کی تفصیل لکھی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَعَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُكَرَّمِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

اَللّٰهُمَّ يَانُوْرُ يَانُوْرَ النُّوْرِ صَلِّ عَلٰى نُوْرِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَصْحَابِ الْاَنْوَارِ۔

☆ مشتاق بٹ، ہمسایہ عقبی کی دختر غزالہ مشتاق کے نکاح کے لئے اپنی مسجد میں نہ جاسکا۔ بارات چونکہ 1:30 بجے کے بعد یہاں پہنچی، اس لئے نماز جمعہ مسجد محلہ گلزار مدینہ مسجد میں ادا کی۔

اتفاق سے اس مسجد کے امام وخطیب اپنی بیماری کی وجہ سے موجود نہ تھے، اس لئے خطبہ جمعہ فقیر نے پڑھایا۔ اس طرح جمعہ کے پڑھانے کا ثواب بھی حاصل ہوگیا۔ اگرچہ اپنی مسجد میں حاضری نہ ہوسکی۔

﴿☆﴾ ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ/ ۱۱ جنوری ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، ڈاکٹر شریف الدین کی اہلیہ کا جنازہ پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ/ ۱۳ جنوری ۱۹۹۶ء، بروز ہفتہ، ڈاکٹر شریف الدین کی اہلیہ کے ختم قل شریف میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ/ ۱۵ جنوری ۱۹۹۶ء، بروز پیر، ماسٹر محمد عارف کے مکان (واقع محلہ ستار پورہ کمہاریاں) پر منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۱۳ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مدلل ومفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ/ ۱۹ جنوری ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ طٰہٰ کی آیات مبارکہ (۱۲۴ ومابعد) کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مفصل ومدلل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ/ ۲۶ جنوری ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کمہاریاں شہر میں جمعۃ المبارک

کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی چند آیات کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز قبل از نماز جمعہ اپنے ایک عزیز اخلاق احمد ولد حاجی مہندی خان کے مکان پر صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود خواتین سے اصلاحی خطاب فرمایا۔

مذکورہ خطاب کا اجمالی خاکہ اپنی ڈائری پر تحریر فرمانے سے قبل یہ کلمات بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائے۔

☆ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / جنوری ۱۹۹۶ء، عزیزی اخلاق احمد ولد حاجی مہدی خان ستار پورہ کے اصرار اور تجویز پر اس رمضان شریف میں ان عورتوں کو چند مسائل بتائے جائیں، جو نماز تسبیح کے لئے ان کے مکان میں جمع ہوتی ہیں۔

ہر جمعہ کو نماز جمعہ سے پہلے ان کے مکان پر حاضری کی ذمہ داری قبول کر لی۔ مولا کریم اس خدمت کو قبول فرمائے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / جنوری ۱۹۹۶ء، عزیزی مولوی محمد سعید احمد، دربار عالیہ کوٹلی کی معرفت نارووال میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ عزیزی مولوی محمد حبیب احمد اپنی مسجد مارکیٹ ڈی بلاک سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ عزیزی مولوی محمد محمود احمد موضع دھریک ڈاکخانہ باہتر تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ عزیزی محمد مسعود احمد موضع چوآ جتاں نزد سرائے عالمگیر میں قرآن مجید سن رہے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَ کَرَمِهٖ. مولا کریم ان کو دینی و دنیوی خیر و برکت اور کفایت و حمایت نصیب فرمائے۔

﴿☆﴾ محترم غلام نبی بٹ صاحب کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۲۶ جنوری ۱۹۹۶ء، بروز جمعۃ المبارک، محترم غلام نبی صاحب محلہ لطیف شاہ غازی کا انتقال ہوا، بعد نماز جمعہ ۳ بجے جنازہ ہوا۔ مولوی دیوان علی مرحوم کے صاحبزادگان جنازہ میں موجود تھے ان میں کے ایک صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ فقیر شریک نماز تھا۔ مرحوم کے گھر پر فقیر نے ان کا بدل ۱۹۹۰ء میں کیا تھا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۲۸ جنوری ۱۹۹۶ء، بروز اتوار موضع چاہڑا کی دو بچیوں نے ترجمہ قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ دونوں بچیاں تنظیم المدارس کا دو سالہ کورس گجرات سے پاس ہیں۔ صوفی غلام حیدر کے اصرار پر یہ خدمت قبول کی۔ مولا کریم قبول فرمائے اور اس میں برکت عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۳۰ جنوری ۱۹۹۶ء، بروز منگل حضرت نے اپنے جد محترم حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ کے سالانہ ختم شریف کی بابرکت محفل اپنے گھر منعقد کی۔ دعائے خیر کے بعد احباب نے روزہ افطاری کی، رات کا کھانا کھایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۲ فروری ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ شاہ پورہ، یہاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النصر کی روشنی میں فتح مکہ کے حوالے سے مفصل و معلومات افزا خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز اخلاق احمد ولد حاجی مہندی خان مرحوم کے مکان

(واقع محلہ ستار پورہ نزد نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر) میں، صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کیلئے موجود مستورات سے، حضرت ام المومنین سیدہ طاہرہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سیرت و کردار، خدمات و حالات اور فضائل و مناقب کے متعلق اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زینت قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۵ فروری ۱۹۹۶ء، بروز پیر، مقبوضہ کشمیر کے مظلوم مجاہدین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر پاکستان میں ہڑتال رہی۔ جلسے اور جلوس کا اہتمام تھا۔ کھاریاں میں بھی مختلف سیاسی، مذہبی اور سماجی تنظیموں کی طرف سے ایک مشترکہ جلوس نکلا۔ جلوس کے اختتام پر عمائدین نے خطاب کیا۔ فقیر اس جلوس اور جلسہ میں حاضر تھا۔

☆ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۵ فروری ۱۹۹۶ء، بروز پیر، شہابی مسجد کھاریاں کا جو حصہ حکومت نے مقفل کر رکھا تھا، انتظامیہ نے کھول کر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

واقعہ چک سکندر سے پہلے یہ حصہ مرزائیوں کے زیر تصرف تھا۔ حضرت مولانا پیر محمد افضل قادری اور علمائے اہل سنت کے مطالبہ پر انتظامیہ نے مرزائیوں کا داخلہ اس میں بند کر دیا تھا۔ آج اے سی کھاریاں نے ایک فیصلہ کے تحت اسے مسلمانوں کے زیر تصرف دے دیا۔

۲۵ دسمبر کی گذشتہ ختم نبوت کانفرنس کھاریاں میں اس کی واگذاری کا مطالبہ کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ اگر ۱۴ رمضان سے پہلے آزاد نہ کیا گیا تو مسلمان وہاں افطاری کر کے اسے آزاد کرائیں گے۔ لیکن انتظامیہ نے آنے والے خطرات کو محسوس کر کے دانشمندی کا ثبوت دیا اور جرأت مندانہ فیصلہ کے ذریعے مسلمانوں کا حق تسلیم کر لیا۔ فقیر اس کارروائی میں حاضر تھا۔

﴿☆﴾ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۵ فروری ۱۹۹۶ء، بروز پیر، چوہدری حاجی محمد عبداللہ خان کے مکان پر منعقدہ درس قرآن مجید کی نشست میں شرکت فرمائی۔ مولانا محمد عبدالغفور صاحب نے غزوۂ بدر کے بارے میں بیان کیا۔ یہ پروگرام بعد عصر تا افطار ہوا۔

﴿☆﴾ ۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۹ فروری ۱۹۹۶ء، بروز جمعۃ المبارک، اخلاق احمد ولد حاجی مہندی خان مرحوم کے مکان میں صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود مستورات سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۳ کی روشنی میں سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سیرت مبارکہ نیز اعتکاف کے چند مسائل اور صدقہ فطر کے حوالے سے اصلاحی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۱۲ فروری ۱۹۹۶ء، بروز پیر، چوہدری صابر حسین (اے ای او) کے مکان (واقع نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر) میں منعقدہ ختم و درس قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر ایک یادداشت یوں رقم فرمائی:

☆ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۱۳ فروری ۱۹۹۶ء، بروز منگل، نُطْقُ الْهِلَالِ بِاَرْخِ وِلَادِ الْحَبِیْبِ وَالْوِصَالِ (۱۴۱۶ھ) کے حاشیہ، تخریج اور حوالہ جات کے ترجمے سے بحمد تعالیٰ فراغت پائی۔ سب کی جملہ الجھنیں ہمیشہ کیلئے حل ہو گئیں۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔

﴿☆﴾ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۱۶ فروری ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ شاہ چورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفجر کی آیات مبارکہ (۱۷ و مابعد) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ مذکورہ بالا تاریخ کو قبل از نماز جمعہ اخلاق احمد ولد حاجی مہندی خان مرحوم کے مکان میں صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود خواتین سے شب قدر کے فضائل و معمولات کے متعلق معلومات افزا بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ / ۱۹ فروری ۱۹۹۶ء، بروز پیر، چوہدری ندیم اختر رضا قادری کی نئی دکان (واقع گلیانہ روڈ کھاریاں) کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ درس قرآن مجید کی بابرکت نشست میں بیان کے لئے حضرت نے سورۃ الاعراف کی آیت ۱۰۹ و مابعد کی تفسیر کے متعلق اعمالی خاکہ اپنی ذاتی ڈائری پر تحریر فرما کر ایک طرف یہ یادداشت قلمبند فرمائی۔

ہنگامی پیغام کے تحت فقیر غفرلہ کو سرائے عالمگیر میں راجہ ظفر کے مکان پر افطاری کے لئے جانا پڑا۔ درس قرآن میں مفتی (محمد علیم الدین نقشبندی مجددی) صاحب نے شرکت کی اور انہوں نے بیان کیا۔

﴿☆﴾ ۲ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ / ۲۲ فروری ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، چوہدری حاجی محمد عبداللہ خان کے ہمراہ آستانہ عالیہ جلالپور شریف تشریف لے گئے۔ ان کے عزیز محمد نذیر صادق محمد عمر جمال بھی ہمراہ تھے آستانہ عالیہ کی لائبریری بھی سرسری طور پر دیکھی۔

﴿☆﴾ ۳ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ / ۲۳ فروری ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ شاہ چورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۱۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر چند تحریریں بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۷ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ / ۲۷ فروری ۱۹۹۶ء، بروز منگل، چوہدری حاجی محمد عبداللہ خان اور مفتی (محمد علیم الدین نقشبندی مجددی) صاحب سلمہ الرحمٰن کے ہمراہ لاہور حضور داتا پاک علیہ الرحمۃ حاضری ہوئی۔

چوہدری صاحب نے کتابوں کی خریداری کی۔ فقیر رات کو جناب ظہور الدین کے مکان پر ان کے اصرار پر ٹھہرا "ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست" حصہ اول کی طباعت ثانیہ کے بارے میں مواد اور کتاب پر تبصرہ ملا۔ بعد ازاں صبح سویرے فقیر واپس ہوا۔

اس سفر میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ سے ملاقات نہ ہو سکی کہ وہ بیماری کے باعث مطب پر نہ آ سکے۔

☆ ۸ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ / ۲۸ فروری ۱۹۹۶ء، بروز بدھ، میاں محمد افضل قادری اور مولانا سبحانی غریب خانہ پر تشریف لائے۔ ختم نبوت کے مقالات اور تربیتی کورس کے چالیس اسباق کا مسودہ حاضر کیا۔

☆ ۹ شوال ۱۴۱۶ھ / ۲۹ فروری ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، مفتی (محمد علیم الدین نقشبندی مجددی) صاحب کے حج پر جانے کی اطلاع موصول ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

﴿☆﴾ ۱۰ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ / یکم مارچ ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ شاہ چورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۲۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز قبل جمعہ اپنے آبائی گاؤں موضع چوہدو میں چوہدری محمد اشرف وڑائچ کی اہلیہ محترمہ کے ختم چہلم میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۶ شوال المکرم ۱۴۱۶ھ / ۷ مارچ ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، ڈیرہ عالم پور گوندلاں کے قریب بستی میں واقع مزار گراڑے والی خانقاہ میں، اپنے دیرینہ ساتھی چوہدری محمد شفیع گوندل کی استدعا پر ختم شریف کی محفل میں شمولیت فرمائی۔ مولانا قاضی محمد سعید احمد، مولانا قاری محمد حبیب احمد، محمد محمود احمد (راقم الحروف)، امجد محمود (ہمسایہ) اور عبدالعزیز شاکر (ہمسایہ) ساتھ تھے۔ چوہدری محمد علی اور چوہدری سلطان احمد اور ڈیرہ کے امام مسجد موجود تھے۔

﴿☆﴾ ۱۶ رشوال المکرم ۱۴۱۶ھ / ۷ مارچ ۱۹۹۶ء بروز جمعرات، چوہدری محمد زمان (کھاریاں) کی بھتیجی مسماۃ رخسانہ عباس کا نکاح محمد بشیر صاحب کے ساتھ ہوا۔ ریلوے اسٹیشن کے نزدیک ان کے ڈیرہ پر مذکورہ تقریب نکاح میں حضرت نے شمولیت فرمائی اور نکاح پڑھایا۔

﴿☆﴾ اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۷ رمارچ ۱۹۹۶ء، جمعرات رات کو پروفیسر مجیب احمد راولپنڈی والے تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ فقیر کی تالیف "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کا انگریزی ترجمہ کمپوز ہو چکا ہے اور انہوں نے تصحیح بھی کر دی ہے۔ شاید جلد شائع ہو جائے۔

﴿☆﴾ ۱۷ رشوال ۱۴۱۶ھ / ۸ رمارچ ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاخلاص کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۱، حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

بعد جمعہ عزیزی محمد حبیب احمد اور عزیزی محمد محمود احمد لندن میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ محمد حبیب امسال دورۂ حدیث اور محمد محمود احمد سال سادس کی کتابیں پڑھیں گے۔ مولا کریم عمل اور علم کا نور عطا فرمائے۔ دونوں جہانوں میں اپنی کفایت و حمایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۲۱ رشوال ۱۴۱۶ھ / ۱۲ رمارچ ۱۹۹۶ء بروز منگل، عزیزہ عابدہ بی بی، عزیزہ عابدہ بی بی، عزیزہ حافظہ بی بی اور عزیزہ ساجدہ بی بی دینی تعلیم و تربیت کے حاصل کرنے کے لئے دربار عالیہ کالا دیو کے زیر اہتمام چلنے والے مدرسہ، مدرسۃ البنات موضع اگرہ لادیاں ضلع جہلم میں گئیں، عزیزہ کوثر بی بی بنت محمد افضل بھی ہمراہ ہیں۔ اگلے روز بدھ کو ان کے اسباق شروع ہوں گے۔ اس مدرسۃ البنات میں اسباق کی ابتداء پہلے سال اسی تاریخ کو ہوئی۔ مولا کریم ان کی اس منزل اور زندگی کی بقیہ منزلیں آسان فرمائے۔ سعادت دارین نصیب فرمائے اور زیارت حرمین شریفین کی دولت سے مشرف ہوں۔

☆ ۲۲ رشوال ۱۴۱۶ھ / ۱۳ رمارچ ۱۹۹۶ء بروز بدھ، عازمین حج اور زیارت مدینہ منورہ کی تربیت کے لئے چوہدری محمد عبداللہ خان نے عمر ہاؤس میں تربیتی نشست کا اہتمام کیا۔ مولانا مفتی صاحب نے مسائل حج وعمرہ بیان فرمائے۔ فقیر غفرلہ القدیر نے آداب سفر قصد سفر اور مدینہ منورہ کی حاضری کے آداب بیان کئے۔ مستورات کے علاوہ حاضرین کی تعداد کثیر تھی۔ حاجی صاحب نے حاضرین کی

تواضع مشروبات، مٹھائی، چائے، پھلوں اور کھانے سے کی۔
امسال حاجی محمد عبداللہ خان خود بھی حج وزیارت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں مولا کریم قبول فرمائے۔

☆ ۲۲رشوال المکرم ۱۴۱۶ھ/۱۳رمارچ ۱۹۹۶ء، بروز بدھ، سرائے عالمگیر حاضر ہوا۔ صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی کے بڑے لڑکے کلیم اللہ کا نکاح دو روز قبل ۲۰رشوال المکرم/۱۱رمارچ کو ہوا۔ ۲۱رشوال/۱۲رمارچ کو ولیمہ ہوا۔ فقیر اطلاع نہ ہونے کے باعث ان ایام میں حاضر نہ ہو سکا۔ تیسرے روز چوہدری محمد عبداللہ خان کے ہمراہ شام کو حاضر ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے کپڑوں کا ایک جوڑا اور ایک سو روپیہ نذر فقیر کیا۔ مولا کریم قبول فرمائے۔ فقیر نے کلیم اللہ کیلئے سو روپیہ نذر کیا۔ چوہدری صاحب نے بھی ایک سو روپیہ دیا۔

☆ ۲۴رشوال المکرم ۱۴۱۶ھ/۱۵رمارچ ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے اپنی ذاتی ڈائری پر حسب عادت کریمہ سورۃ الاخلاص کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل اجمالی خاکہ زیر فرما کر آخر میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

۱۵رمارچ کو حضرت قاری فیروز علی والد ماجد صاحبزادہ غلام محی الدین سرائے عالمگیر والوں کا سالانہ عرس رسول میں ہوتا ہے۔
اسی تاریخ کو ارشد محمود بٹ کے والد کا سالانہ ختم سرائے عالمگیر میں ہوا۔ فقیر قبل جمعہ ۱۱ بجے اس ختم شریف میں حاضر ہوا۔ رسول میں حاضر ہونے کیلئے فقیر نے جمعہ سرائے عالمگیر میں ادا کیا۔ جامع مسجد غوثیہ میں فقیر نے سورۃ الاخلاص کے حوالہ سے تقریر کی۔ کھاریاں میں فقیر کی بجائے سرائے عالمگیر سے ایک طالب علم تقریر کے لئے آیا۔ بعد جمعہ رسول عرس میں حاضری ہوئی۔ رات کو واپسی ہوئی۔

☆ عالم باعمل مولانا نذیر احمد صاحب کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ یادداشت تحریر فرمائی۔

☆ ۲۵رشوال ۱۴۱۶ھ/۱۶رمارچ ۱۹۹۶ء، ہفتہ مولانا نذیر احمد مدرس کالا دیو طویل علالت کے بعد وصال فرما گئے۔ موصوف صالح عالم باعمل تھے۔ حضرت میاں جی قبلہ والد ماجد علیہ الرحمۃ کا جنازہ انہوں نے پڑھایا تھا۔ فقیر غفرلہ القدیر ان کے جنازہ میں شریک ہوا۔ فقیر کے ہمراہ الحاج چوہدری محمد عبداللہ خاں تھے۔

☆ ۲۶رشوال المکرم ۱۴۱۶ھ/۱۷رمارچ ۱۹۹۶ء، بروز اتوار حکیم سید علی امام شاہ صاحب (کیرانوالہ سیداں) سے دوائی لینے کے لئے ان کے مطب پر تشریف لے گئے۔ حضرت کے فرزند اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد اور چوہدری محمد عبداللہ خاں ہمراہ تھے۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۸رشوال المکرم ۱۴۱۶ھ/۱۹رمارچ ۱۹۹۶ء، منگل، گجرات اکاؤنٹ آفس میں حاضر ہوا۔ پنشن اور اس کے بقایاجات کے لئے کاغذات پر دستخط کرنا تھے۔ چوہدری محمد اقبال ہمراہ تھے۔
ایک ہفتہ بعد (سوموار ۹۶-۳-۲۵) کو دوبارہ حاضری ہوگی۔ ان شاءاللہ العزیز۔

☆ ۲رذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۲۲رمارچ ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۳۶ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل سبق آموز خطاب فرمایا۔

☆ ۳رذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۲۴رمارچ ۱۹۹۶ء، بروز اتوار، کیرانوالہ سیداں میں حکیم سید امام علی شاہ صاحب سے دوائی لینے کے لئے

ان کے مطلب پر تشریف لے گئے۔ چوہدری محمد عبداللہ خان اور آپ کے فرزندِ اکبر مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی ساتھ تھے۔

﴿☆﴾ ۵ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۲۵ مارچ ۱۹۹۶ء، بروز پیر، جناب ماسٹر محمد عبدالعزیز مرحوم کے مکان (واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر) میں منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۵ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۲۵ مارچ ۱۹۹۶ء بروز پیر کھاریاں اکاؤنٹ آفس حاضر ہوا۔ پنشن بک وصول کی۔ عزیزم محمد اقبال (ڈرائینگ ماسٹر) ہمراہ تھے۔ بلکہ پنشن اور بقایاجات کو طے کرنے کے لئے عزیز موصوف نے طویل سفر کئے، دفتروں کا طواف کرنا اسی کے بس کا روگ ہے۔ مولا کریم اسے جزا دے۔

آغازِ ملازمت: 16-06-1966

ریٹائرمنٹ 30-12-1995

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَكَرَمِهٖ وَلُطْفِهٖ بِجَاهِ حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالتَّسْلِيْمُ

☆ ۸ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۲۸ مارچ ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، برادر عزیز مفتی صاحب حج و زیارتِ مدینہ منورہ کے لئے گھر سے روانہ ہوئے۔ ایک رات کوٹلی آزاد کشمیر میں بسر کرنے کے بعد ۲۹ مارچ جمعہ کو مدینۃ الحجاج اسلام آباد پہنچیں گے۔ فقیر کالا دیو تک ساتھ گیا۔ عزیزی محمد سعید احمد راولپنڈی تک ان کے ساتھ جائیں گے۔ ۳۱ مارچ کو ان کی پرواز ہے۔ مولا کریم ان کے سفر حرمین شریفین کو بابرکت فرمائے۔

﴿☆﴾ ۹ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۲۹ مارچ ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت نذرِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۱ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۳۱ مارچ ۱۹۹۶ء بروز اتوار، مفتی صاحب اسلام آباد سے جدہ روانہ ہوئے۔ عزیزم محمد سعید احمد انہیں سوار کر کے گھر واپس آیا۔ ان شاء اللہ مفتی صاحب ۲ اپریل/۱۳ ذی قعدہ کو عازمِ مدینہ منورہ ہوں گے۔ حج کے بعد واپسی ۱۳ مئی ۱۹۹۶ء صبح چھ بجے اسلام آباد ہوگی ان شاء اللہ العزیز۔ مولا کریم حرمین شریفین کو ان کے لئے اور ان کے تمام ساتھیوں کے لئے آسان فرمائے۔ اور شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

☆ ۱۳ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۲ اپریل ۱۹۹۶ء، بروز منگل، عزیزم افتخار احمد ولد اعجاز احمد (سوہدرہ) کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا کیا۔ مولا کریم اسے عمرِ دراز عطا فرمائے اور خاندان بھر کے لئے باعثِ خیر و برکت بنائے۔

☆ ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۳ اپریل ۱۹۹۶ء، بروز بدھ، ڈاکٹر بشیر احمد سے دوبارہ بلڈ ٹیسٹ SER کروایا اور ایکسرے کروایا۔

☆ بعد دوپہر چوہدری فضائل اکرم کے بھانجے کی سالگرہ میں نزد رہائش ایڈمنسٹر حاضر ہوا۔

☆ بعد عصر وسیم آٹوز فضل الٰہی (گجرات) روڈ کھاریاں کے افتتاح میں حاضر ہوا۔ KMW موٹر سائیکل کا کاروبار ندیم اختر رضا نے

شروع کیا۔ جناب محمد افضل قادری گجرات سے تشریف لائے۔ کثیر حاضرین موجود تھے۔

☆ ۱۵ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۴ اپریل ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، صبح سات بجے چوہدری محمد عبداللہ خاں کے ہاں ختم شریف کی محفل میں شریک ہوا۔

☆ نماز ظہر کوٹلی بجاڑ حافظ عبدالمنان صاحب کی دعوت پر حاضر ہوا۔ وہ اپنی شفایابی پر ایک دعوت طعام فرما رہے تھے۔ ان کے معالج حکیم صاحب راجووال، حکیم اور علماء و طلباء حاضر تھے۔

﴿☆﴾ ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۵ اپریل ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۹۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل جامع و ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۹ اپریل ۱۹۹۶ء، بروز منگل رات کو مولانا سید محمد یعقوب شاہ صاحب فاضل بریلی، کیرانوالہ سیداں کے جواں سال لڑکے سید محمد طیب کو نامعلوم افراد نے گولیوں سے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ ۲۲ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۱۱ اپریل ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، مرحوم مذکور کی فاتحہ خوانی و اظہار تعزیت کے لئے حضرت، کیرانوالہ سیداں تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۱۲ اپریل ۱۹۹۶ء، جمعہ، گذشتہ جمعہ سے صوفی محمد حسین صاحب والد محمد حمید فاروق بیمار ہیں۔ ان کی عیادت کے لئے کئی بار گھر جانا پڑا۔ فقیر خود بعارضہ ضیق النفس معذور رہا۔

﴿☆﴾ ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۱۲ اپریل ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النحل کی آیت نمبر ۱۱۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل و مفصل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

۳۰ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۱۹ اپریل ۱۹۹۶ء، گذشتہ ہفتہ کھانسی اور ضیق النفس کے باعث پریشانی رہی۔ لکھنے، پڑھنے کا کوئی کام نہ ہو سکا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کھانسی وغیرہ عوارض گذشتہ دو ماہ سے لاحق ہیں۔ اس ہفتہ ڈاکٹر افضل سے دوائی لی۔ نیز حکیم ارشاد امین نے بھی دوا دی ہے۔ مولا کریم صحت و قوت عطا فرمائے۔ اسی ہفتہ حکیم صاحب راجووال والوں نے ایک معجون مقوی دماغ و اعصاب ارسال کی ہے۔

گذشتہ ہفتہ سے بیت الخلاء کا کام ہوا جاری ہوا۔ مولا کریم بخیر و عافیت مکمل فرمائے۔

﴿☆﴾ ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/۱۹ اپریل ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ چند تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۳ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۲۲ اپریل ۱۹۹۶ء ڈاکٹر افضل کے مشورے سے ڈاکٹر کرنل امجد حسین ماہر ضیق النفس کا علاج شروع کیا۔ مولا کریم جلد صحت و قوت نصیب فرمائے۔

☆۶ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۲۵ راپریل ۱۹۹۶ء، جمعرات، طاہرہ بی بی کو درس ائمہ لادیاں سے لینے کے لئے حمید فاروق کے ہمراہ اس کی گاڑی پر وہاں حاضر ہوا۔ ابتدائی مراحل اور ناتجربہ کاری کے باعث طالبات کو رخصت کرنے میں انتظامیہ کو دقت پیش آئی، جس سے والدین اور سرپرست پریشان ہوئے۔

☆۶ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۲۵ راپریل ۱۹۹۶ء، جمعرات، عزیزم محمد مسعود احمد سلمہ نے قرآن مجید حفظ کرلیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔ اس کے مزید دو ساتھیوں سمیت ختم شریف کے مٹھائی کا انتظام مولانا صوفی محمد رفیق خاں صاحب سرائے عالمگیر نے کیا۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر دے۔

☆عزیزم حافظ محمد مسعود احمد سلمہ الاحد نے ۲۳ رشوال ۱۴۱۳ھ/۱۶ راپریل ۱۹۹۳ء بروز جمعہ سے حفظ شروع کیا۔ ۲۹ رذی قعدہ ۱۴۱۶ھ/ ۱۸ راپریل ۱۹۹۶ء کو مکمل کرلیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔

پورے قرآن مجید کا حفظ دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سرائے عالمگیر میں کیا۔ تین سال کے عرصہ میں عزیز مذکور نے حفظ کرلیا۔ گزشتہ رمضان شریف کو عزیز مذکور نے قرآن مجید کی سماعت کی۔

﴿☆﴾ ۷ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۲۶ راپریل ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆حجاز مقدس حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً میں ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ کا چاند ایک روز قبل کا ہے۔ (برائے اعلان سعودی عربیہ) اس لئے یہاں ۷ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۲۶ راپریل ۱۹۹۶ء، جمعہ ہے اور حجاز مقدس میں ۸ رذی الحجہ ہے۔

اس لئے حجاج کرام جمعۃ المبارک کو یوم الترویہ کے پیش نظر میدانِ منیٰ میں روانہ ہوئے۔ مولا کریم ان کے مناسکِ حج اور زیارت شریفہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

☆۹ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۲۸ راپریل ۱۹۹۶ء، بروز اتوار، مرکزی عیدگاہ کی انتظامیہ کے اراکین چوہدری غلام احمد چھپر، چوہدری ریاست علی، چوہدری محمد عالم اور چوہدری محمد عارف ڈوگہ، فقیر خانہ پر حاضر ہوئے۔ اور گزشتہ عید الفطر کے واقعات پر نادم و معذرت خواہ ہوئے۔ مولا کریم ہم سب کی لغزشوں کو معاف فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۰ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۲۹ راپریل ۱۹۹۶ء، بروز پیر، مرکزی عیدگاہ جی ٹی روڈ کھاریاں شہر میں حسب معمول صبح ساڑھے سات بجے نماز عید الاضحیٰ پڑھائی۔ اس سے پہلے اسوۂ خلیل اللہ علیہ صلوات اللہ وسلامہ اور اسوہ حضرت ذبیح اللہ صلوات اللہ وسلامہ کے متعلق خطاب فرمایا۔

بعد ازیں قربانی کی، حضرت نے دو سطروں میں بطور یادداشت یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

بعد عید گھر پر قربانی کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۲۸ کلو سے زائد گوشت حاصل ہوا۔ شرعی طور پر تقسیم ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۳ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۲ رمئی ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات اپنے عقیدت مند و عزیز، محترم عتیق الرحمٰن مہر کی دعوت ولیمہ میں موضع دلو تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

عزیزم محمد عمر کی زبانی معلوم ہوا کہ پچھلے دنوں ایام حج میں حج کی ایک پرواز میں جن حاجیوں کو لے جانا تھا، اور وہ حاجی احرام بھی باندھ چکے تھے، عین موقع پر انہیں روک کر حکومت نوازیدوں (VIP) کو حج کے لئے لے جایا گیا۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّااِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

برسوں مدتوں کی تمناؤں کے پورے ہونے میں چند لمحات باقی تھے کہ انہیں جبراً روک کر ان کی حق تلفی کی گئی۔ PIA کی اس پرواز کو سعودی عربیہ نے کئی لاکھ ریال جرمانہ کیا۔ یہ سب کچھ حکومت کی ناانصافیوں اور جبر وتشدد کی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ مولا کریم ایسی جابر، ظالم زنانہ حکومت سے مسلمانوں کو نجات دلائے۔

﴿☆﴾ ۱۴ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۳ رمئی ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۹،۷ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۸ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۷ رمئی ۱۹۹۶ء، موضع پیارا کی دو طالبات نے ترجمہ قرآن مجید شروع کیا۔ ایک پارہ مکمل ہو گیا۔ اس کے علاوہ چند منتخب آیات کا ترجمہ بھی پڑھایا۔

گرمی کی شدت کے باعث اب ان کی مزید تعلیم آسان نہ رہی۔ اس لئے اس سلسلہ کو گرمیوں کی تعطیلات تک ملتوی کیا گیا۔

﴿☆﴾ ۲۰ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۹ رمئی ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، خانقاہ عالیہ نقشبندیہ سلطانیہ کالا دیو ضلع جہلم میں سالانہ عرس مبارک کی تقریب میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۲۱ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۰ رمئی ۱۹۹۶ء، جمعہ سے پہلے صوفی محمد رفیق خاں صاحب ایک بچے (زیر تعلیم ایم بی بی ایس) کے ہمراہ تشریف لائے۔ روحانیت اور مادیت پر گفتگو ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲۱ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۰ رمئی ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۸۵ کی روشنی میں بعنوان "مادیت پرستی اور روحانیت" ایمان افروز اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۳ رمئی ۱۹۹۶ء محلہ نبی متصل گرلز کالج کھاریاں میں ایک مکان پر منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ التوبہ کی آیات مبارکہ (۱۰۲، ۱۰۳) کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل علمی وتحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۴ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۳ رمئی ۱۹۹۶ء، بروز پیر، برادر عزیز مفتی (محمد علیم الدین نقشبندی) صاحب حج مبارک سے واپس تشریف لائے، جہاز تقریباً چار گھنٹے لیٹ ایک بجکر دس منٹ پر اسلام آباد پہنچا۔ اسلام آباد ائیرپورٹ پر حاضری کے لئے گاڑی کا اہتمام محمد عمر نے کیا۔ (۵۰۰ روپے فقیر نے حصہ ادا کیا) محمد سعید احمد، محمد مسعود احمد، محمد عمر، محمد علی، نور محمد، ندیم، حاجی محمد صادق، جمیل نواز، محمد زبیر وغیرہ ہمراہ تھے۔ ۵ بجے صبح واپسی ہوئی۔

☆ ۲۵ رذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۴ رمئی ۱۹۹۶ء منگل مفتی (محمد علیم الدین نقشبندی) صاحب کی واپسی پر حضرت قبلہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ کا ختم شریف سالانہ ہوا۔ احباب نے شرکت کی اور مفتی

صاحب کی حج مبارک سے واپسی پر ان کی زیارت کی۔

☆ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۶ مئی ۱۹۹۶ء بروز جمعہ چوہدری محمد شفیع کی ملاقات کے لئے برادر عزیز مفتی صاحب کے ہمراہ ان کے بھٹہ پر حاضر ہوا۔

☆ نسیم اختر دختر عبدالحمید کے نکاح (ہمراہ صابر قاضی) کی محفل میں متصل ہسپتال شریک ہوا۔ خطبہ نکاح فقیر غفرلہ نے پڑھا۔

☆ چوہدری ثناء اللہ کے نئے مکان کے ختم شریف میں ٹیک عالم مارکیٹ میں شریک ہوا۔

☆ چوہدری محمد خاں ریٹائرڈ ماسٹر کے والد (لطیف) کے جنازہ میں ۳ بجے بعد ظہر عیدگاہ میں شریک ہوا۔ نماز جنازہ فقیر غفرلہ نے ادا کی۔

☆ بعد عصر چوہدری محمد اصغر کے مکان واقع انجمن میں سالانہ ختم شریف میں حاضر ہوا۔

﴿☆﴾ ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۷ مئی ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار، خدمات وحالات اور مناقب وفضائل کے متعلق معلومات افزا اور جدآفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ/۱۸ مئی ۱۹۹۶ء بروز ہفتہ دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ (مدرسۃ البنات) میں طالبات میں کپڑے تقسیم کرنے کی تقریب میں شامل ہوا۔ مہمان ملک محمد حنیف اعوان کا اعلان تھے۔ یہاں طالبات میں کپڑے تقسیم ہوئے۔

☆ دوپہر ایک بجے کے بعد حاجی زاہد حسین شاکر ابن چوہدری شاکر صاحب مرحوم کی دعوت پر اس کی ہمشیرہ کے مکان واقع جی ٹی روڈ شاکر ہاؤس میں حاضر ہوا۔

﴿☆﴾ ۲ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/۲۰ مئی ۱۹۹۶ء محترم راشد قادری کے مکان (واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں) میں منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الکوثر شریف کے متعلق بحیثیت درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۳ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/۲۱ مئی ۱۹۹۶ء منگل رات، چوہدری محمد عبداللہ خاں کے حج مبارک اور زیارت مدینہ منورہ سے واپسی پر راولپنڈی / اسلام آباد حاضری کے لئے عمر ہاؤس حاضر ہوا۔ رات کو سفر کیا۔ صبح ۴ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/۲۲ مئی ۱۹۹۶ء بدھ کو حاجی صاحب ۱ بجے بعد دوپہر کھاریاں پہنچے۔ اس پرواز میں علاقہ کھاریاں کے کثیر حاجی شامل تھے۔

﴿☆﴾ ۶ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/۲۴ مئی ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۵۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت رقم فرمائیں۔

☆ ۷ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/۲۵ مئی ۱۹۹۶ء، بروز ہفتہ، بابا سردار خان محلہ گیانسر روڈ نزد مسجد حضرت بلال، کھاریاں فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم کا جنازہ اگلے روز ۸ محرم الحرام/

۲۶ رمئی اتوار کو پڑھایا گیا۔ فقیر غفرلہ نے امامت کا فریضہ انجام دیا۔ مرحوم نے مسجد نور کی تعمیر میں فراہمی چندہ کے لئے بہت کوشش کی۔

☆ ۷ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۲۵ رمئی ۱۹۹۶ء، بروز ہفتہ، حاجی محمد صادق یارا والوں کے ہاں دعوت طعام میں شریک ہوا۔ دعوت میں نئے حج سے آنے والے مفتی صاحب، حاجی محمد عبداللہ سالن اور اتووالہ سے دو حاجی صاحبان کے علاوہ حاجی عمر حیات اور صاحبزادہ غلام محی الدین شامل تھے۔ بعد مغرب اور بعد طعام حاجی صادق صاحب اپنی گاڑی پر واپس چھوڑ گئے۔

﴿☆﴾ ۱۲ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۳۰ رمئی ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، ماسٹر محمد سعید احمد قادری کی دعوت پر ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ حضرت مفتی محمد علیم الدین نقشبندی بھی ساتھ تھے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کی خواہش پر ایک مضمون "امام احمد رضا کا نظریہ سائنس" (۱۳ صفحات پر مشتمل) ۳۰ رمئی ۱۹۹۶ء کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک نمبر ۱۲۱ کھاریاں سے روانہ کیا۔

☆ ۱۲ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۳۰ رمئی ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، حضرت صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی صاحب دوپہر کو تشریف لائے۔ وراثت کے مسائل موضوع سخن رہا۔

﴿☆﴾ ۱۳ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۳۱ رمئی ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ حم السجدۃ کی آیت نمبر ۱۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۵ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۲ رجون ۱۹۹۶ء [illegible] حاجی محمد صادق یارا والوں کی دعوت پر [illegible] حاضر ہوا۔ [illegible] صاحب [illegible] عمر حیات [illegible] شامل تھے۔

☆ ۱۷ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۴ رجون ۱۹۹۶ء، بروز منگل [illegible] کا مسودہ مکمل ہوا۔ [illegible] عرصہ ہوا کہ شروع کیا تھا۔ درمیان میں [illegible] ضیق النفس، چھینک وغیرہ [illegible] درد (قولنج) کی شکایت رہی۔ [illegible] فرمائے۔

گذشتہ سال [illegible] مضمون امام احمد رضا [illegible] لکھے گئے۔

﴿☆﴾ ۱۹ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۶ رجون ۱۹۹۶ء [illegible] کا مسودہ مکمل ہوا۔ الحمدللہ علیٰ احسانہ۔

﴿☆﴾ ۲۰ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۷ رجون ۱۹۹۶ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۳۸ [illegible] کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۱ رمحرم الحرام ۱۴۱۷ھ / ۸ رجون ۱۹۹۶ء بروز ہفتہ درس قرآن مجید دوبارہ شروع کیا۔ گذشتہ سال گرمیوں کی تعطیلات میں یہ سلسلہ جاری رہا۔ امسال بھی تعطیلات میں جاری رکھنے کا عزم ہے۔ اگرچہ صحت تو اچھی نہیں۔

﴿☆﴾ ۲۳ر محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/۱۰رجون ۱۹۹۶ء، بروز پیر، مکرم الٰہی رحمانی (اعجاز ٹرنک ہاؤس) کے مکان (واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر) میں منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرینِ کرام سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۰۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور محبت بھرا درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت نصبِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۴ر محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/۱۱رجون ۱۹۹۶ء، بروز ہفتہ "جنگ بلقان اور طرابلس کا حادثہ" مسودہ مکمل ہوا۔

☆ آج نصف جون ۱۹۹۶ء ہے، اپریل ۱۹۹۶ء بلکہ جنوری فروری ۱۹۹۶ء سے بعارضہ ضیق النفس فقیر غفرلہ معذور ہے۔ اس عرصہ میں زائد عرصہ دوائی حکیم سید علی امام شاہ کیرانوالہ سیداں کی استعمال کی۔ حکیم ارشاد امین کی دوائی بھی گاہے گاہے استعمال کی۔ ڈاکٹری علاج بھی کیا مگر افاقہ ہونے کے بعد تکلیف ہو جاتی ہے۔ مولا کریم شفاءِ کاملہ اور قوت وصحت عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۷ر محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/۱۴رجون ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفرقان کی آیات کریمہ (۲۸،۲۷) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ سرائے عالمگیر والے صوفی قائم الدین صاحب کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر نصبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۲ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۱۹رجون ۱۹۹۶ء، بروز بدھ، الحاج صوفی قائم الدین صاحب سرائے عالمگیر میں طویل علالت کے بعد عمر ۹۰ سال (اندازاً) وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے سماجی خدمات میں بھرپور حصہ لیا۔ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ فقیر غفرلہ القدیر جنازہ میں شامل ہوا۔ نمازِ جنازہ حضرت مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی نے پڑھائی۔ دعا حضرت حاجی پیر صاحب کالا دیوی نے فرمائی۔ صوفی صاحب مرحوم کے بھائی صوفی رحمت الٰہی عین وقت پر کراچی سے جنازہ میں پہنچ گئے۔
مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات میں بلندی و سرفرازی عطا فرمائے۔

"قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی لاہور سے جہلم جاتے ہوئے سرائے عالمگیر سے گزرے تو بعد عصر جنازہ کو انہوں نے کندھا دیا۔"

﴿☆﴾ ۴ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۲۱رجون ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۱۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۲۴رجون ۱۹۹۶ء، بروز پیر، محترم محمد شریف (ریٹائرڈ تحصیل دار) کے مکان (واقع محلہ نیا آڑہ کھاریاں شہر) میں منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ مریم کی آیاتِ کریمہ (۳۰ تا ۳۳) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت نصبِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۹ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۲۶رجون ۱۹۹۶ء، بروز بدھ، فقیر غفرلہ القدیر مرالیاں شریف حاضر ہوا۔ چوہدری محمد عبداللہ خاں ہمراہ تھے۔ گاڑی کا انتظام انہوں نے کیا۔ پیر محمد افضل صاحب، صوبہ سرحد

کے اشاعتی دورہ پر تھے، ان سے ملاقات نہ ہو سکی۔ مفتی محمد اشرف القادری اور ان کے صاحبزادے محمد اسلم قادری سے ملاقات ہوئی۔
مراڑیاں شریف سے کیرانوالہ حاضر ہوئے۔ ظہر کے وقت واپسی ہوئی۔

☆ ۱۰ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۲۷ر جون ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات، سید حکیم علی امام شاہ کیراں والہ سے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ بٹ صاحب اور قیوم صاحب تھے۔ رات یہیں قیام فرمایا۔

☆ ۱۱ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۲۸ر جون ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے متعلق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

☆ ۱۸ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۵ر جولائی ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۂ یونس کی آیات کریمہ (۶۲، ۶۳) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

☆ ۲۱ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۸ر جولائی ۱۹۹۶ء، بروز پیر، جناب حاجی عبدالستار صاحب کے مکان (واقع محلہ نیا آزاد نزد کوثر مسجد کھاریاں شہر) میں منعقدہ درسِ قرآن مجید کی بابرکت نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ والضحیٰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

☆ ۲۵ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۱۲ر جولائی ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز بحیثیت عامل بالحدیث اور حضور مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے حوالے سے ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۸ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۱۵ر جولائی ۱۹۹۶ء، بروز پیر، حضور داتا گنج بخش قدس سرہ العزیز کے مزار پر حاضر ہوا، حاجی چوہدری محمد عبداللہ خاں اور عزیزی محمد سعید احمد قادری ہمراہ تھے۔ علامہ اقبال احمد فاروقی سے ملاقات نہ ہو سکی۔ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے ملاقات ہوئی۔ اس روز خوب بارش رہی، سڑکوں پر پانی جمع تھا۔

بعد ظہر الحمرا آرٹس کونسل میں یوم مجدد الف ثانی قدس سرہ میں حاضر ہوا، کانفرنس میں محققین نے مقالہ جات پڑھے۔ حاضرین خوب تھے۔ کانفرنس کامیاب رہی۔ اس کانفرنس کا اہتمام حاجی پیر صاحب کالا دیو والوں نے کیا۔ عزیزی محمد سعید احمد نقشبندی چند روز وہاں رہا۔ بعد مغرب واپسی ہوئی۔ سفر خوب بابرکت رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔

☆ ۲۹ر صفر المظفر ۱۴۱۷ھ/۱۶ر جولائی ۱۹۹۶ء، بروز منگل، مولانا غلام تقی الدین صاحب ملاقات کے لئے سرائے عالمگیر سے تشریف لائے۔ عصر تک غریب خانہ پر قیام فرمایا۔ خوب گفتگو رہی۔ ان کے واردات قلبی اور احوال قلب نہایت پسندیدہ ہیں۔

☆ یکم ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۱۸ر جولائی ۱۹۹۶ء، جمعرات، صوفی محمد رفیق خاں، عزیزان عزیز احمد، محمد ارشد، محمد اعظم ملاقات کیلئے

دوپہر کو حاضر ہوئے۔

ان کے ہمراہ قصبہ کریالی میں حاضر ہوا۔ وہاں صوفی محمد اشرف صاحب نے مسجد کی از سر نو تعمیر شروع کر رکھی ہے۔

﴿☆﴾ ۳ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۱۹ جولائی ۱۹۹۶ء جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ ثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور محبت بھرا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

﴿☆﴾ ۶ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۲۲ جولائی ۱۹۹۶ء بروز پیر، محترم محمد ارشد کے مکان (نزد مسجد جہانی) میں منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ کی تفسیر و توضیح کے متعلق ایمان افروز بیان فرمایا۔ رات کو چوہدری الحاج محمد عبداللہ [illegible] کے مکان پر منعقدہ محفل میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی۔

☆ ۷ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۲۴ جولائی ۱۹۹۶ء بروز [illegible] ڈنگہ [illegible] آستانہ عالیہ [illegible]

﴿☆﴾ ۸ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۲۵ جولائی (۹۶) بروز جمعرات، حضرت صوفی الحاج قائم الدین صاحب بن الحاج صوفی محمد الدین صاحب (سرائے عالمگیر) کے ختم چہلم میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۹ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۲۶ جولائی ۱۹۹۶ء بروز جمعہ، بعد نماز جمعہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں منعقدہ محفل میلاد النبی ﷺ میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ اسی روز جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ ثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیات مبارکہ (۹، ۱۰) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۲۷ جولائی ۱۹۹۶ء بروز ہفتہ بکری احسان الٰہی بن صوفی قائم الدین اور عزیزی محمد مبارک صوفی بن صوفی رحمت الٰہی سرائے عالمگیر سے ملاقات کے لئے غریب خانہ پر تشریف لائے۔

☆ ۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۲۷ جولائی ۱۹۹۶ء بروز ہفتہ، سید نور محمد قادری دوپہر کو تشریف لائے۔ رات کو قیام فرمایا۔ صبح اتوار کو واپس ہوئے۔

☆ ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۲۸ جولائی ۱۹۹۶ء بروز اتوار، بعد نماز مغرب، عزیزی محمد مبارک صوفی بن صوفی رحمت الٰہی، عزیزی صوفی محمد رفیق خان، عزیزی ارشد محمود بٹ سرائے عالمگیر سے تشریف لائے۔ عزیزی محمد مبارک نے مدینہ شریف میں جا کر رہنے کی خواہش کی تکمیل کی صورت میں ابتدائی طور پر کرایہ کے لئے رقم جمع کی۔ یہ رقم عزیزی ارشد محمود بٹ کے پاس جمع ہے۔ مولا کریم ان کی محبت، خلوص اور للہیت کو قبول فرمائے اور فقیر غفرلہ القدیر کو مدینہ طیبہ ایمان سلامت اور صحت و سلامتی سے حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم ﷺ

☆ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۲۹ جولائی ۱۹۹۶ء بروز پیر، آج میلاد مصطفیٰ ﷺ کا دن ہے۔ مولا کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل [illegible] سے مشرف فرمائے۔

آج صبح کو برادرِ کرم مفتی صاحب نے بتایا کہ نمازِ فجر کے بعد خواب میں حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کی زیارت نصیب ہوئی۔ امام احمد رضا اپنے مرشد خانہ مارہرہ شریف لے جا رہے ہیں اور وہاں قصیدہ / منقبت پیش فرمائیں گے [illegible] ساتھ چل رہے ہیں۔ مولا کریم جل وعلا اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے سے اولیاء کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فیض و برکات سے حصہ عطا فرمائے۔ سعادتِ دارین اور زیارتِ حرمین شریفین سے باادب با ایمان، صحت و سلامتی سے مشرف فرمائے۔

☆ اس سے قبل عزیزی محمد معظم / افضل [illegible] حاضری کے مصارف کا کفیل بن چکا ہے۔ مولا کریم دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ حرمین شریفین کی حاضری [illegible] ہو گئی۔ ان شاء اللہ اگست، ستمبر شدت گرمی یہاں ہی گذار [illegible] ذرا موسم میں شدت کم ہو تو قصد کیا جائے گا۔

(☆) [illegible] ربیع الاول [illegible] ۱۹۹۶ء [illegible] محمد معظم [illegible] حاجی محمد عبد اللہ کے مکان ([illegible]) [illegible] کھاریاں شہر) میں [illegible] کی نشست میں [illegible] آیت نمبر ۱۹ کی تحریر [illegible]

(☆) حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر [illegible] تحریر فرمائی۔

☆ [illegible]

[illegible]

والی خانقاہ میں حاضر ہوا۔ جس میں کچے پر شدید بارش ہوئی۔ خوب کیچڑ ہے لیکن اس مزار کی تعمیر چوہدری صاحب نے عمدہ طریقہ سے شروع کی ہے۔ مولا کریم اس کی تعمیر کو ان کیلئے اور ان کے متعلقین کے لئے باعثِ خیر و برکت بنائے۔ آمین

☆ ۱۵ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۱ اگست ۱۹۹۶ء حاجی چوہدری محمد عبد اللہ خاں کے ہمراہ لاہور مولانا غلام قادر اشرفی کے نواسے ضیاء الحسن اشرفی کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ضیاء صاحب کے چھوٹے بھائی [illegible] صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ ایک طویل عرصہ کے بعد اس خاندان سے رابطہ ہوا۔ یہ لوگ محبت سے پیش آئے۔ اس ملاقات کی غرض تاریخ علماء و مشائخ کی تدوین کے سلسلہ میں رسائل، جرائد اور کتب کی فراہمی ہے۔ چونکہ مولانا غلام قادر اشرفی کا کتب خانہ پرانا ہے لیکن وہاں سے کچھ [illegible] سے کسی دن ملاقات ہوگی۔

[illegible] ٹیلی فون پر ضیاء الحسن صاحب سے [illegible] نے کتب خانہ دیکھنے کی اجازت دے دی [illegible] جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ [illegible] ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۲ اگست ۱۹۹۶ء جامع مسجد حاجی [illegible] کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم [illegible] آیت نمبر ۱۴۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل [illegible] خطاب فرمایا۔

(☆) حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت تحریر فرمائیں۔

☆ [illegible] ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۳ اگست ۱۹۹۶ء مولوی محمد اقبال [illegible] خلیفہ [illegible] ہمراہ عالمگیر سے چلنے رسائل کے سات

قابل حاصل کئے۔ سعید کی تاریخ کے لئے یہ کام آئیں گے۔ مولا کریم ان سے استفادہ اور اس کے بعد بحفاظت واپس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ مذکورہ رسائل استفادہ کے بعد بحفاظت ۱۹۹۶۔۸۔۲۶ کو بدست عزیزی محمد اعظم ہمراہ عالمگیر واپس ہوئے۔

☆ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۵ اگست ۱۹۹۶ء بروز پیر درس قرآن کا سلسلہ بحمدہٖ تعالیٰ مکمل ہوا۔ یہ سلسلہ سکولوں، کالجوں کے اساتذہ اور طلباء کے اصرار پر شروع کیا تھا۔ چوہدری الحاج محمد عبداللہ خان کے بھتیجوں محمد عمر، محمد علی، محمد معروف وغیرہ نے شروع کیا تھا۔ لیکن درمیان میں مختلف حضرات شریک ہوتے رہے۔ ان شرکاء کی تعداد دس تا بیس، پچیس بھی ہو جایا کرتی تھی۔ مولا کریم کا احسان ہے، درس قرآن مجید کا یہ سلسلہ جو دن کو ہوتا تھا بحمدہ تاریخ مکمل کیا ہے۔ مولا کریم اپنے حبیب کریم کے صدقے قبول فرمائے۔

☆ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۵ اگست ۱۹۹۶ء حاجی چوہدری محمد عبداللہ خان کے ہمراہ مولانا سید ضیاء الحسن اشرفی نبیرہ مولانا غلام قادر اشرفی سے ملنے گئے۔ ضیاء الحسن نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ انہوں نے مولانا کا کتب خانہ دکھایا اور اس سے استفادہ کی عام اجازت دے دی۔

فی الحال درج ذیل رسائل مستعار لے کر واپس آیا، مولا کریم انہیں بحفاظت واپس کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

۱۔	الفقیہ ۱۹۳۳ء	۲۔	الفقیہ ۱۹۳۳ء
۳۔	الفقیہ ۱۹۳۳ء	۴۔	الفقیہ ۱۹۳۳ء
۵۔	الفقیہ ۱۹۳۵ء	۶۔	الفقیہ ۱۹۳۶ء
۷۔	الفقیہ ۱۹۳۶ء	۸۔	ایمان ۱۹۳۶ء
۹۔	ایمان ۱۹۳۵ء	۱۰۔	دبدبہ سکندری ۱۹۳۶ء
۱۱۔	پیشوا ۱۹۳۱ء	۱۲۔	محمد رشی (مجموعہ)
۱۳۔	مضامین محمد علی	۱۴۔	[illegible] رمضان کا پیغام

☆ بحمدہٖ تعالیٰ استفادہ کے بعد تمام رسائل ۹۶۔۸۔۲۸ کو واپس ہو گئے۔ ماسوا مضامین محمد علی کے، وہ واپس رکھ لئے ہیں۔ فقیر قادری عفی عنہ۔

﴿☆﴾ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۵ اگست ۱۹۹۶ء، بروز پیر، غلام رسول بٹ مرحوم کے بچوں نے اپنے مکان (واقع محلہ ستار پورہ کھاریاں شہر) میں ہفتہ وار درس قرآن مجید کی تقریب سعید کا انعقاد کیا۔ محفل میلاد النبی ﷺ کے عنوان سے معنون اس تقریب میں حضرت نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۸۱ کی تفسیر و توضیح کے متعلق ایمان افروز اور محبت بھرا درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ/۱۸ اگست ۱۹۹۶ء، بروز بدھ رات ایک بجے کے قریب محترمی حاجی محمد عبدالواحد کلو کی والدہ ماجدہ کالا دیو میں وصال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحومہ ایک پارسا، عابدہ، زاہدہ خاتون تھیں۔ مولا کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ان کے درجات بلند فرمائے۔ فقیر غفرلہ القدیر کو جنازہ میں شرکت کا موقعہ نصیب ہوا۔ جنازہ پڑھنے کے بعد عزیزم اختر رضا اپنے موٹر سائیکل سے فقیر کو واپس لائے۔ راستہ میں سر درد کی دوائیں کھائیں۔

☆ اسی روز ۹ بجے تا ۱۱ بجے گھر میں محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہوئی۔ مستورات اور بچوں نے درود شریف پڑھا۔ تبرک تقسیم ہوا۔ شیرینی

تقسیم ہوئی۔ اس کا اہتمام عبدالعزیز شاکر کی طرف سے ہوا۔ وہ آج کل امریکہ میں مقیم ہیں۔

☆ ۲۲ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۸ اگست ۱۹۹۶ء، بروز بدھ، رات کو بعد نماز عشاء، منتخب مسجد میں میلاد النبی ﷺ کے حوالہ سے جلسہ ہوا۔ مولانا غلام سبحانی مراڑیاں شریف اور مولانا عبدالقادر جہلم نے بیان کیا۔ فقیر بوجہ علالت جلسہ میں حاضر نہ ہو سکا۔

مولانا مفتی محمد رفیق دارالعلوم مشین محلہ والوں کی بجائے مولانا عبدالقادر آئے۔ مفتی صاحب بیمار ہو گئے تھے۔ علماء کرام اور مدعوین کے طعام کا اہتمام عبدالعزیز شاکر کی طرف سے فقیر خانہ پر تھا۔

☆ ۲۳ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۹ اگست ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۳۱ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل وجد آفرین اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۲۶ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۱۱ اگست ۱۹۹۶ء، مولانا نذیر احمد مرحوم کی اہلیہ اور چھوٹا لڑکا کار کے حادثہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. عزیزی محمد سعید احمد سلمہ، جنازہ میں حاضر ہوا۔ کالا دیو میں متواتر فوتگی کا یہ دوسرا واقعہ ہے۔

☆ اسی روز دوپہر کو حاجی چوہدری محمد اسلم کے صاحبزادے کے ولیمہ میں کھاریاں ٹیک عالم مارکیٹ میں ہوا۔

☆ ۲۶ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۱۱ اگست ۱۹۹۶ء، بروز اتوار، دوپہر کو چوہدری حاجی محمد اسلم (ٹیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر) کے صاحبزادوں کے ولیمہ میں شرکت فرمائی۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۷ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۱۲ اگست ۱۹۹۶ء، باؤلی شریف میں عرس مبارک میں حاضر ہوا۔ حاجی چوہدری محمد عبداللہ خاں ہمراہ تھے۔ واپسی پر کالا دیو مولانا محمد نذیر کی اہلیہ اور لڑکے کی فاتحہ کے لئے دربار شریف حاضر ہوا۔ حاجی محمد عبداللہ کے لئے جہلم اتر کر چند پرانی کتابیں خریدیں۔ 1000

☆ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۱۵ اگست ۱۹۹۶ء، بروز جمعرات مرکزی دارالعلوم اہل سنت وجماعت مشین محلہ نمبر ۱ جہلم میں منعقدہ جلسہ سیرت النبی ﷺ سے سورۃ القلم کی آیت نمبر ۴ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

☆ ۳۰ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ / ۱۶ اگست ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان ''اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ'' ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ ۳ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ / ۱۹ اگست ۱۹۹۶ء، بروز پیر، محترم ماسٹر محمد سعید احمد قادری کے مکان (واقع محلہ ستار پورہ کھاریاں شہر) میں منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی نشست میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

☆ ۳ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ / ۱۹ اگست ۱۹۹۶ء، اپنی ہمشیرہ محترمہ سے ملنے کے لئے سوہدرہ نزد وزیر آباد تشریف لے گئے۔ بوقت عصر واپسی ہوئی۔

☆ ۴ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ / ۲۰ اگست ۱۹۹۶ء، موضع ملادوال نزد

گجرات شہر اپنے دیرینہ ساتھی میاں حاجی سردار علی سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ بوقت ظہر واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆۱۶ تا ۲۳ اگست ۱۹۹۶ء، اس ہفتہ کو سرائے عالمگیر سے مولوی حافظ محمد اقبال صاحب اور لالہ موسیٰ سے مولانا غلام قادر اشرفی مرحوم کے ہاں سے آئے ہوئے اخبارات و رسائل کی فوٹو کاپی کروائی۔

فوٹو کاپی کی تعداد اندازا:

251+53+78=382+9=391

یہ فوٹو کاپی سرائے عالمگیر سے صوفی محمد رفیق اور رفقاء کی معرفت کروائی۔

﴿☆﴾ ۷ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ/۲۳ اگست ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرنے کے لئے حسب عادت مبارکہ سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۱۹ کا اجمالی خاکہ اپنی ذاتی ڈائری پر تحریر فرمانے کے بعد یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

بوجہ درد گردہ تقریر نہ کر سکا۔ عزیزی محمد سعید احمد سلمہ نے تقریر کی اور احتجاجی جلوس کے لئے دعوت دی۔

☆ بعد نماز جمعہ مولوی غلام نبی اور اس کے خاندان کے ظالمانہ قتل کے خلاف شہر میں ایک احتجاجی جلوس نکلا، جلوس پر امن تھا۔ مطالبہ کیا گیا۔ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ فقیر غفرلہ شامل تھا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائیں۔

☆۹ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ/۲۵ اگست ۱۹۹۶ء بروز اتوار حاجی چوہدری محمد عبداللہ خاں کے ہمراہ گجرات ان کا پاسپورٹ بنوانے حاضر ہوا۔ عزیزی ارشد محمود بٹ سرائے عالمگیر اپنی گاڑی پر لے گئے سارا دن ساتھ رہے ایک مرتبہ دوبارہ کھاریاں آنا پڑا بہر صورت پاسپورٹ بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ؛ اب ان شاء اللہ مدینہ منورہ حاضری کے لئے سنگی تیار ہو گئے۔

☆۱۰ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ/۲۶ اگست ۱۹۹۶ء بروز پیر مدینہ شریف حاضری اور عمرہ کے لئے چوہدری محمد عبداللہ خان اور صوفی جمیل نواز کے ہمراہ کاغذات جمع کروانے گوجرانوالہ حاضر ہوا۔ دیر ہو جانے کے باعث کاغذات جمع نہ ہو سکے۔

اگلے روز ۱۱ ربیع الثانی ۲۷ اگست کو چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب گوجرانوالہ میں کاغذات جمع کروا آئے ہیں۔ ان شاء اللہ ۴-۹-۹۶ کو کاغذات واپس ملیں گے۔

☆۱۲ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ/۲۸ اگست ۱۹۹۶ء بروز بدھ، حاجی شمس الدین لودھراں سے تشریف لائے، عزیزی محمد یوسف کی معرفت مولانا غلام قادر اشرفی مرحوم کے کتب خانہ سے لائے ہوئے رسائل و اخبارات واپس ہوئے۔ ما سوا مضامین محمد علی، دو استفادہ کے بعد واپس ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

﴿☆﴾ ۱۴ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ/۳۰ اگست ۱۹۹۶ء، جامع مسجد حاجی عالمگیر واقع محلہ نثار پورہ کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۱۹ کی روشنی میں سیرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت

زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۵ ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ/۳۱ اگست ۱۹۹۶ء، بروز ہفتہ، چوہدری محمد شفیع صاحب کو مبلغ بیس ہزار روپے کا چیک بطور قرضِ حسنہ دیا۔ مولا کریم ان کے مال و جان اولاد و عزت و آبرو اور کاروبار میں برکت و سعادت عطا فرمائے۔ چوہدری صاحب موصوف نے ۱۹۶۹ء سے اب تک بے شمار مرتبہ مالی امداد فرمائی ہے۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس کا اجمالی خاکہ

۱۔ انتساب
۲۔ مقدمہ
۳۔ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس (نظم)
۴۔ عرضِ حال
۵۔ اظہارِ تشکر
۶۔ دو قومی نظریہ
۷۔ عقیدۂ ختمِ نبوت اور اقبال (چھٹا لیکچر)
۸۔ گاندھی کا مسلمانوں پر اثر
۹۔ جماعت مبارکہ رضائے مصطفیٰ کی خدمات
۱۰۔ طرابلس، بلقان کا حادثہ
۱۱۔ حادثہ مسجد کانپور
۱۲۔ تحریکِ خلافت
۱۳۔ ذبیحۂ گاؤ پر پابندی کا مطالبہ
۱۴۔ تحریکِ ترکِ موالات
۱۵۔ تحریکِ ہجرت
۱۶۔ ہندو مسلم اتحاد والوں سے چند سوالات
۱۷۔ سید سلیمان اشرف بنام ابوالکلام آزاد
۱۸۔ علی گڑھ کالج کا قصہ
۱۹۔ اسلامیہ کالج لاہور پر دھاوا
۲۰۔ مولانا عبدالباری فرنگی محلی
۲۱۔ گفتارِ تذاد

۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء

﴿☆﴾ ۵ مئی ۱۹۹۷ء تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے تقدیم کے آخری کلمات تحریر فرمائے۔

﴿☆﴾ ۳ ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ/۸ اگست ۱۹۹۷ء، سید صابر حسین شاہ بخاری دہلوی کی تالیف "خلفائے امام احمد رضا اور تحریکِ پاکستان" پر چھ صفحات پر مشتمل مختصر تقدیم کے ابتدائی کلمات تحریر فرمائے۔

﴿☆﴾ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ/۶ ستمبر ۱۹۹۷ء، تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس پر پیش گفتار کے عنوان سے ابتدائی کلمات تحریر فرمائے۔

۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء

﴿☆﴾ ۸ رشوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۶ رفروری ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۰۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل، جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے مدلل و مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ رشوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۱۳ رفروری ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں، غزوۂ احد کے متعلق جمعۃ المبارک کے مبارک اجتماع سے، مدلل و مفصل عالمانہ محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۶ رشوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۱۴ رفروری ۱۹۹۸ء، بروز ہفتہ اپنے دیرینہ ساتھی محترم چوہدری ماسٹر غلام علی کے دو بیٹوں (چوہدری وسیم اختر رضا اور ان کے برادر خورد چوہدری نعیم اختر) اتار کلی بازار

کماریاں) کی شادی کی تقریب میں شرکت فرمائی اور نکاح پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۱۷؍شوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۱۵؍فروری ۱۹۹۸ء، بروز اتوار، چوہدری صاحبان مذکور کی دعوت ولیمہ کے موقع پر منعقدہ محفل میلاد النبی ﷺ میں خصوصی شرکت فرمائی۔

☆ اسی روز حضرت صاحبزادہ مولانا غلام محی الدین صاحب (سرائے عالمگیر) کی صاحبزادی صاحبہ کی رخصتی کے موقع پر ان کے گھر اس تقریب میں خصوصی طور پر شمولیت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۸؍شوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۱۶؍فروری ۱۹۹۸ء، بروز پیر، اپنے ہمسائے چوہدری عبدالعزیز شاکر کے پلاٹ (۹ مرلہ، واقع محلہ لطیف شاہ غازی کماریاں) کی، چوہدری محمد اختر ایڈووکیٹ (مرالہ) کی معرفت رجسٹری کے لئے کماریاں کچہری میں تشریف لے گئے۔

☆ اس روز جامعہ حنفیہ رضویہ جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر میں تشریف لے گئے۔

☆ اسی روز بعد از نماز عشاء بونی اکیڈمی کی ایک ٹیچر صاحبہ کے مکان پر منعقدہ ہفتہ وار درسِ قرآن مجید کی بابرکت تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے، آیات سورۃ آلِ عمران، متعلقہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی کفالت کا پُرمغز عالمانہ و محققانہ خوبصورت بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲؍شوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۲۰؍فروری ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۱۰۹ اور سورۃ لقمان کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل عالمانہ و محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳؍شوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۲۱؍فروری ۱۹۹۸ء، بروز ہفتہ، کماریاں ٹائمز کے اراکین کی طرف سے کماریاں اور گرد و نواح کے سات ۷ رکنوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کو شیلڈز دینے کی تقریب سکائی ویز ہوٹل جی ٹی روڈ کماریاں میں منعقد ہوئی۔ ۲۱ کارکنوں میں انعامات تقسیم ہوئے۔ حضرت کی علمی، تدریسی، تحقیقی، تصنیفی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کی خدمت میں تمغہ اعزاز پیش کیا گیا۔

﴿☆﴾ ۲۴؍شوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۲۲؍فروری ۱۹۹۸ء، بروز اتوار، عمر ہاؤس جی ٹی روڈ کماریاں حسب معمول عازمین حج کی تربیت کے لئے منعقدہ پروگرام میں خصوصی شرکت فرمائی اور حاضرین کی تربیت کی اور بارگاہِ نبوی میں حاضری کے آداب کا بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹؍شوال المکرم ۱۴۱۸ھ/۲۷؍فروری ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النحل کی آیاتِ مبارکہ (۴۸ و مابعد) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل خوبصورت عالمانہ محققانہ ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ/یکم مارچ ۱۹۹۸ء، بروز اتوار، ایک طویل عرصہ تک حضرت کی اقتداء میں نماز جمعۃ المبارک ادا کرنے والے، نیک سیرت اور عبادت گزار حاجی عبدالرزاق صاحب بدر مرجان والے محلہ ستار پورہ میں وصال فرما گئے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، تیسرے روز ان کے وصال کی خبر سن کر حضرت ان کی فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے گئے۔

﴿☆﴾ ۶؍ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ/۶؍مارچ ۱۹۹۸ء، سورۃ النباء کی آیاتِ مبارکہ (۳۸، ۳۹) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے پُرمغز اور وجد آفریں خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲؍ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ/۱۲؍مارچ ۱۹۹۸ء، بروز جمعرات،

ممتاز عالم دین، سیاسی بصیرت کے حامل اور کامیاب مدرس، جامعہ نعیمیہ لاہور کے بانی و مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد حسین نعیمی کا وصال 75 برس کی عمر میں ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (مرحوم ۲۱ مارچ ۱۹۲۳ء کو سنبھل ضلع مراد آباد بھارت میں پیدا ہوئے) مرحوم کی وفات حسرت آیات پر حضرت نے مندرجہ ذیل قطعات تاریخ وصال قلمبند فرمائے۔

(۱) رہبر بخشش = ۱۴۱۸ھ (۲) غازی محمد حسین نعیمی = ۱۴۱۸ھ

(۳) غفر لہ الباسط = ۱۴۱۸ھ

﴿☆﴾ ۱۳ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ / ۱۳ مارچ ۱۹۹۸ء، سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۰۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے وجد آفرین اور مدلل و مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ / ۱۵ مارچ ۱۹۹۸ء، بروز اتوار صوفی محمد اشرف چشتی صاحب کے عزیز مولانا غضنفر علی صاحب کی معرفت موضع سعادت پور نزد شکریلہ شریف تحصیل سرائے عالمگیر میں ختم بخاری شریف کی تقریب سعید میں خصوصی شرکت فرمائی۔ ختم شریف کے بعد بعض دیوان ہاؤس اور بیتے، کئی روز علیل رہے۔

﴿☆﴾ ۱۹ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ / ۱۹ مارچ ۱۹۹۸ء، بروز جمعرات، جناب چوہدری ثاقب بشیر ایڈووکیٹ کی استدعا پر ان کے والد محترم جناب چوہدری بشیر احمد مرحوم کے سالانہ ختم شریف میں خصوصی شمولیت اور دعا فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ / ۲۰ مارچ ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے، امیر المومنین فی الحدیث سیدنا حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار اور خدمات و حالات کے متعلق معلومات افزا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ / ۲۷ مارچ ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت نمبر ۱۰۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل اور مفصل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ / ۲۸ مارچ ۱۹۹۸ء، بروز ہفتہ، حضرت نے معروف عالم دین حضرت علامہ سید خلیل احمد قادری کی وفات کی خبر سن کر اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ مولانا سید خلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خان لاہور ۲۷ ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ / ۲۷ مارچ ۱۹۹۸ء کو وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔ مرحوم ایک علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے، مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کے لخت جگر اور مولانا ابو البرکات سید احمد قادری کے بھتیجے تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں قائدانہ حیثیت سے کام کرنے کی وجہ سے سزائے موت کے حکم کی زد میں آئے مگر حالات نے موت کی سزا پر عمل نہ ہونے دیا۔ مولانا عبدالستار خان نیازی کے ہمراہ ان کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل ہوئی۔ بعد ازاں وہ بھی ختم ہو گئی۔ ۲۸ ذی قعدہ / ۲۸ مارچ بروز ہفتہ ان کا قل شریف کا ختم ہوا۔

﴿☆﴾ ۵ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ / ۳ اپریل ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیرت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء میں قربانی کے واقعات" کے عنوان سے نہایت معلومات افزا اور مدلل و مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ / ۸ اپریل ۱۹۹۸ء، بروز بدھ، مرکزی

جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں سوا آٹھ بجے نماز عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا اور نماز عید کی امامت فرمائی۔

☆ نماز عید کے بعد جد الانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے قربانی کی۔

☆ بعد ازاں اسی روز حضرت ضیاء الامت مولانا پیر محمد کرم شاہ الازہری کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ واپسی پر اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

مولانا پیر محمد کرم شاہ الازہری بھیرہ شریف کا وصال یوم نحر کو ہوا، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. نماز جنازہ اگلی روز ۴ بجے بعد از نماز ظہر بھیرہ میں ادا کی گئی۔ امامت حضرت پیر خواجہ حمید الدین سیالوی نے فرمائی۔ حضرت پیر مولانا محمد افضل قادری، مولانا مفتی علیم الدین، عزیزی محمد ندیم اختر رضا کے ہمراہ فقیر نماز جنازہ میں شریک ہوا۔ مرحوم کئی ماہ سے بعارضہ فالج دماغ بیمار تھے اور راولپنڈی، اسلام آباد میں زیر علاج تھے۔ مرحوم ایک عظیم عالم دین، مصنف، مفسر قرآن اور مورخ تھے۔ ان کی تصانیف میں ضیاء القرآن، ضیاء النبی، سنتِ خیر الانام وغیرہ قابل قدر کتابیں ہیں۔

﴿☆﴾ ۱۲ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ/۱۰ اپریل ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل عالمانہ، صوفیانہ، محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ/۱۳ اپریل ۱۹۹۸ء، بروز پیر، حضرت مولانا غلام نبی نقشبندی قادری کی خواہش اور خصوصی دعوت پر ان کی دختر نیک اختر کے نکاح کی تقریب میں شمولیت فرمائی اور نکاح پڑھایا۔

☆ اسی روز بعد از نماز عشاء، ہفتہ وار درس قرآن مجید کے پروگرام کے سلسلہ میں ماسٹر محمد سعید احمد قادری کی رہائش گاہ (واقع محلہ جامع مسجد سائیں رحمت والی کھاریاں) میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۱۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل عالمانہ اور محققانہ درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔

☆ اسی روز دوپہر کو آپ کے دیرینہ ساتھی الحاج سردار علی مرزا موضع عادووال (نزد گجرات) سے ملاقات کے لئے آپ کے دولت خانہ پر تشریف لائے۔

﴿☆﴾ ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ/۱۷ اپریل ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خلیفہ سوم امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے متعلق پر مغز اور معلومات افزاء، وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۸ھ/۲۴ اپریل ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ لقمان کی آیت نمبر ۱۴ کے حوالے سے "بعد وصال والدین سے حسن سلوک" کے عنوان سے معلومات افزا اصلاحی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۴ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ/یکم مئی ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "عاشورۂ محرم اور شہادت" کے عنوان سے معلومات افزاء، شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ معروف عالم دین، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سید محمد زبیر شاہ کے انتقال پُر ملال کی روح فرسا خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت یہ تحریر درج فرمائی۔

☆ مولانا سید محمد زبیر شاہ بانی و مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ ... نے وصال فرمایا

گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو گردوں کی تکلیف تھی۔ اپریشن کامیاب نہ ہوا اور راولپنڈی میں انتقال ہوا۔ مزار ان کے آبائی گاؤں لنگر شریف (نزد باہتر ضلع اٹک) میں ہے۔ مرحوم ایک بے بدل مجاہد، مدرس، مقرر اور بہترین خطیب تھے۔ چکوال میں قاضی مظہر حسین دیوبندی اور شیعوں کے مقابل اہلسنت کی عظیم ڈھال تھے۔ مرحوم کو حضرت سیدی شیخ المحدث مولانا محمد سردار احمد رضی اللہ عنہ سے شرف تلمذ اور شرف خلافت حاصل تھا۔ حضرت صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول مدظلہ العالی آپ پر مشفق مہربان تھے۔ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

(راقم الحروف محمد محمود احمد نماز جنازہ میں حاضر تھا)

﴿☆﴾ ۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۸ مئی ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حضرات امامین حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل ومناقب، سیرت وکردار اور خدمات وحالات کے حوالے سے معلومات افزاء، ایمان افروز، مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء، بروز پیر، حضرت نے اپنے والد ماجد قبلہ حضرت مولانا میاں خواج دین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سالانہ ختم شریف کی تقریب سعید اپنے گھر منعقد کی۔

﴿☆﴾ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۱۵ مئی ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۴۲ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل مدلل ومفصل علمی وتحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۲۰ مئی ۱۹۹۸ء، بروز بدھ، حضرت نے قرآن مجید کی آیات احکام کے متعلق مایہ ناز تفسیر بنام احکام القرآن کی تحریر کا آغاز فرمایا۔

☆ متذکرہ بالا تاریخ کو حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ کلمات بطور یادداشت درج فرمائے۔

"احکام القرآن کی ترتیب وتسوید کا آغاز ہوا۔ مولا کریم اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ امتِ مسلمہ کے لئے اسے نافع اور فقیر غفرلہ القدیر کے لئے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم ﷺ"۔

☆ تفسیر احکام القرآن جلد اول کے آغاز میں "عرضِ مؤلف" کے عنوان کے تحت آپ نے یہ تحریر فرمایا۔

راقم الحروف فقیر غفرلہ نے اپنی کم علمی اور عوارض جسمانی کے پیش نظر کبھی نہ سوچا کہ وہ کوئی ایسی کتاب لکھ دے جو موجودہ ضرورت کو پورا کر سکے، مگر توفیق الٰہی نے تائید فرمائی، اپنے محبوب آقا ومولیٰ نبی مکرم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نظرِ عنایت اور اساتذۂ کرام کی توجہات کریمانہ شامل حال ہوئیں کہ بعض احباب علمائے کرام نے اس طرف نہ صرف متوجہ کیا، بلکہ اصرار کے ساتھ تاکیدی حکم فرمایا، سو اللہ تعالیٰ کی توفیق، نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی عنایت اور اساتذۂ کرام کی رحمت کا سہارا لے کر کمر ہمت باندھی اور حضور مخدومی ومربی قبلہ والد ماجد حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی قدس سرہ کے سالانہ ختم مبارک کے بعد ۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۲۰ مئی ۱۹۹۸ء، بروز بدھ اس کا آغاز کیا اور آج بحمہ تعالیٰ ۲۶ / رجب المرجب ۱۴۲۱ھ (شب معراج مصطفیٰ ﷺ) ۲۵ / اکتوبر ۲۰۰۰ء، بروز بدھ اس کتاب کے متعلق احکام کے اختتامی کلمات لکھ رہا ہوں، اس درمیانی عرصہ میں پہلے سے موجود عوارض جسمانی کے علاوہ عارضہ قلب کا حملہ ہوا، جس کی وجہ سے چند ماہ تو محض معطل رہا، اس عارضہ کا اثر ہنوز باقی ہے

مولیٰ کریم جل وعلا اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے خیر وعافیت فرمائے۔

راقم الحروف فقیر قادری غفرلہ اپنی علمی بے بضاعتی، کم فہمی اور عدم استعداد کا اعتراف کرتے ہوئے عرض گذار ہے کہ احکام القرآن جمع کرنے میں صرف اتنا حصہ فقیر کا ہے کہ ائمہ اعلام، علمائے کرام نے جو احکام مستنبط فرمائے اور اپنی مبارک کتابوں میں درج فرمایا دیگر مصنفین نے ان کو نقل فرمایا ان کو جمع کر کے ترتیب دے دی ہے، نقل کی ذمہ داری فقیر غفرلہ نے پوری کرنے کی کوشش کی ہے، اگر کوئی مسئلہ نقل کرنے میں خطا ہو تو اسے فقیر غفرلہ کی طرف سے سمجھا جائے، اگر آپ اس غلطی کی نشاندہی فرما دیں تو فقیر کو اصلاح کرنے میں مسرت اور سہولت ہوگی، اور جو مسائل صحیح درج ہوئے ان میں متقدمین و متاخرین علمائے کرام کی خوبی و کمال شامل ہے۔

چونکہ فقیر غفرلہ ایک غیر علمی ماحول میں رہائش پذیر ہے، مطلوبہ کتب بھی اکثر پاس نہ تھیں اس لیے ابتدائی آیات کریمہ سے جو احکام جمع کر سکا ان میں انتہائی اختصار ہے، جوں جوں احباب نے کتابیں مستعار دیں بیان میں ذرا تفصیل ہوتی گئی اور حوالہ جات میں اضافہ ہوتا گیا، اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال فقیر رہی تو ان مختصر احکام کو از سر نو ذرا وضاحت سے لکھ دیا جائے گا۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اے اکرم الاکرمین! اے رب العالمین!

اس حقیر کوشش کو شرف قبولیت عطا فرما، اس میں اپنی رضا شامل فرما۔ اسے فقیر پر تقصیر غفرلہ القدیر کے لیے توشۂ آخرت بنا اور میری اولاد، احباب اور امت مسلمہ کے لیے نافع اور مفید فرما۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ۔

خاک پائے صاحبدلاں

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں۔ ضلع گجرات پاکستان

﴿☆﴾ ۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۲۲ مئی ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۳۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل وجد آفرین مدلل اور مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۲۵ مئی ۱۹۹۸ء، بروز پیر، محلہ نیا آڑہ میں مولانا غلام نبی صاحب والی گلی کے نزدیک ماسٹر شبیر صاحب کے مکان پر منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی نشست موجود حاضرین کرام سے میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل و مفصل علمی و تحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳۰ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ / ۲۷ مئی ۱۹۹۸ء، بروز بدھ، حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی اولاد امجاد میں سے حضرت سید دیوان آل مجتبیٰ علی خان سے ملاقات کے لئے ان کی قیام گاہ کوہاٹ روڈ نزد موضع راما میں تشریف لے گئے (راقم الحروف محمد محمود احمد ہمراہ تھا)۔ حضرت نے بڑے پر تپاک انداز سے ملاقات فرمائی۔ سادات راجہ محمد امجد کی رہائش گاہ (چکلالہ راولپنڈی) پر قیام فرمایا۔ علی الصبح یکم صفر ۲۸ مئی بروز جمعرات گھر واپسی ہوئی۔

☆اسی روز حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ کلمات بطور یادداشت درج فرمائے۔

"یکم صفر ۱۴۱۹ھ/ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء، جمعرات بعد دوپہر، پاکستان نے ۵ ایٹمی دھماکے کئے۔ معروف سائنسدان ڈاکٹر عبد القدیر خان کی کوششوں سے یہ کام انجام کو پہنچا۔ مولا کریم اسے امن کی ضمانت کا باعث بنائے۔"

﴿☆﴾ ۲؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۲۹؍مئی ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الذاریات کی آیت نمبر ۱۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مفصل علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۵؍جون ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل مدلل و مفصل علمی و تحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۸؍جون ۱۹۹۸ء بروز پیر، چوہدری میاں خان مرہانہ ساکن محلہ جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔

☆اسی روز صوفی احسان الٰہی ولد صوفی قائم الدین سرائے عالمگیر سے بغرض ملاقات و زیارت حضرت کی قیام گاہ پر تشریف لائے۔

﴿☆﴾ ۱۵؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۱۱؍جون ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، صوفی احسان الٰہی کے والد صوفی قائم الدین (سرائے عالمگیر) کے سالانہ ختم شریف میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۶؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۱۲؍جون ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے دیگر اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بہ نسبت حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور مجدد مائۃ حاضرہ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کے تجدیدی کارناموں اور اعلیٰ قدر خدمات و مناقب کے متعلق معلومات افزا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۱۹؍جون ۱۹۹۸ء صبح آٹھ بجے، جامع مسجد سائیں رحمت علی محلہ سید پور کھاریاں شہر میں امام احمد رضا قدس سرہ کے حوالہ سے حسب معمول طلبہ کے درمیان سوالات و جوابات کی نشست میں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے خصوصی شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۳؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۱۹؍جون ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۲۹ کی تفسیر و توضیح احادیث طیبہ کی روشنی میں بیان فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۴؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۲۰؍جون ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں بعد نماز عشاء امام احمد رضا کانفرنس میں مولانا الٰہی بخش صاحب (لاہور) کا خصوصی خطاب ہوا اور حضرت نے خصوصی شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۶؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۲۲؍جون ۱۹۹۸ء بروز پیر، خانقاہ عالیہ سلطانیہ کالا دیو ضلع جہلم کے زیر اہتمام بری حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ [illegible] میں "مجدد الف ثانی کا مقام تجدید" کے عنوان سے حضرت نے علمی و تحقیقی مقالہ پڑھا۔

﴿☆﴾ ۲۹؍صفر ۱۴۱۹ھ/ ۲۵؍جون ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، مسجد نقشبند نزد دربار سائیں لال اللہ دتہ سید پور کھاریاں شہر میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلسہ میں صاحبزادہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی سرائے عالمگیر کا خصوصی خطاب ہوا اور حضرت نے خصوصی شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ یکم ربیع الاول ۱۴۱۹ھ/ ۲۶؍جون ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد

عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ والضحیٰ کی روشنی میں "حسنِ خلقت وجمالِ صورت سراپا مبارک ﷺ" کے عنوان سے محبت بھرا، وجد آفرین اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۳ جولائی ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سراپا مبارک حضور پاک صاحب لولاک ﷺ" کے عنوان سے عشق ومحبت سے لبریز علمی وتحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۶ جولائی ۱۹۹۸ء، بروز پیر، ماسٹر محمد سعید احمد قادری نے پانچ ہزار روپے بغرض خریداری کتب حضرت کی خدمت میں باصرار پیش کیے۔ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی صاحب کی معرفت مذکورہ رقم سے بدائع الصنائع مکمل سات جلد مطبوعہ بیروت، خرید ہو کر حضرت کی لائبریری کی زینت بنی۔

﴿☆﴾ ۱۲ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۷ جولائی ۱۹۹۸ء، بروز منگل، جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس (کماریاں) میں باوجود علالت کے صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک تا اختتام شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۳ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۸ جولائی ۱۹۹۸ء، بعد عصر اپنے دیرینہ ساتھی صوفی محمد رفیق خان (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر) کی دختر نیک اختر کی نکاح کی تقریب میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۵ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۱۰ جولائی ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سراپا مقدس حضور انور ﷺ" کے عنوان سے پُر مغز اور عشق ومحبت سے لبریز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۱۷ جولائی ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۱۸ جولائی ۱۹۹۸ء، بروز ہفتہ، چوہدری شاہد احمد ولد چوہدری احمد حسین گگریالی کی دعوت ولیمہ میں شمولیت فرمائی۔ حسن اتفاق سے حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (فیصل آباد) سے وہاں ملاقات ہوئی۔

﴿☆﴾ خواجہ غلام فخر الدین سیالوی کے انتقال پُر ملال کی خبر وحشت اثر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ کلمات بطور یادداشت سپرد قرطاس فرمائے۔

☆ ۲۵ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۲۰ جولائی ۱۹۹۸ء، بروز منگل، فخر المشائخ خواجہ فخر الدین سیالوی کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ایک فاضل اور سیال شریف کے عظیم فرد تھے۔ خواجہ قمر الدین کے برادر اور خواجہ حمید الدین کے سسر تھے۔ تحریک پاکستان کے مجاہد اور کارکن تھے۔ فقیر آپ کی زیارت سے مشرف ہوا۔

﴿☆﴾ ۲۹ ربیع النور ۱۴۱۹ھ/۲۴ جولائی ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۶۴ کی روشنی میں "مقصدِ بعثت سید الانبیاء ﷺ" کے عنوان سے پُر مغز اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ/۲۷ جولائی ۱۹۹۸ء، بروز پیر، ماسٹر محمد سعید احمد قادری کی رہائش گاہ پر منعقدہ ہفتہ وار درس قرآن مجید کی تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے سورۃ الاحزاب کی آیات نمبر ۴۵، ۴۶ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل علمی وتحقیقی وجد آفرین بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ/۳۱ جولائی ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے

سیدنا غوث الورٰی رضی اللہ عنہ کے یوم وصال کے حوالے سے آپ کی سیرت وکردار اور مناقب وفضائل کے متعلق سبق آموز اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ/۳ اگست ۱۹۹۸ء بروز پیر، بابر اختر بٹ کی رہائش گاہ شمالی محلہ کھاریاں شہر میں منعقدہ ختم اسعد قرآن مجید کی بابرکت تقریب سعید میں موجود حاضرین کرام سے سورۂ یونس کی آیت نمبر ۶۲ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل علمی وتحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ/۶ اگست ۱۹۹۸ء بروز جمعرات دربار عالیہ نقشبندیہ سلطانیہ کالا دیو ضلع جہلم میں بعد نماز ظہر ختم بخاری شریف میں شرکت فرمائی۔

☆ اسی رات ڈاکٹر محمد رفیق، (اصغر کالونی کھاریاں) کی رہائش گاہ پر ختم قرآن مجید کی تقریب سعید میں خصوصی شمولیت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۳ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ/۷ اگست ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک، صبح دس بجے، دربار عالیہ نقشبندیہ سلطانیہ کالا دیو ضلع جہلم میں ختم بخاری شریف کی بابرکت محفل میں شمولیت فرمائی۔ "ختم بخاری شریف کی شرعی حیثیت" کے عنوان سے مختصر مگر جامع خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری کی سیرت وکردار اور خدمات ومناقب کے حوالے سے معلومات افزاء، سبق آموز اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

☆ بعد نماز جمعہ ماسٹر محمد عارف صاحب آرہ محلہ کے مکان پر ایک دعوت میں شرکت فرمائی۔

☆ اسی روز آپ نے اپنی ڈائری میں یہ کلمات بطور یادداشت تحریر فرمائے۔

ان دنوں خفقان کی مرض سے تکلیف رہی ہے مولا کریم شفا عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۰ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ/۱۴ اگست ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۂ بنی اسرائیل کی آیات نمبر ۶۵، ۶۴ کی تفسیر وتوضیح کے متعلق نہایت شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ/۲۰ اگست ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، "قادیانی قصیدہ بطلانے حق" کتاب جناب ظہور الدین خان امرتسری چھپوا کر لاہور سے لائے۔

☆ اسی روز آپ کے دیرینہ ساتھی سید فضل عمران شاہ صاحب بجن شہانہ، جناب حکیم سید علی امام صاحب کیراں والا سیداں، جناب سید ظہور الدین شاہ صاحب وڑائچانوالہ تشریف لائے۔ بعد مغرب واپسی ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲۷ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ/۲۱ اگست ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت وکردار، فضائل ومناقب اور خدمات وحالات کے حوالے سے معلومات افزاء اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت صاحبزادہ قاری محمد فضل احمد رضا کے انتقال پُر ملال کی خبر سن کر آپ نے اپنی ڈائری پر یہ کلمات بطور یادداشت تحریر فرمائے۔

☆ ۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ/۲۷ اگست ۱۹۹۸ء، جمعرات، حضرت صاحبزادہ قاری محمد فضل احمد رضا خلف الرشید حضور محدث اعظم پاکستان مولانا الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد رضی اللہ عنہ بعارضہ قلب انتقال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بھائیوں میں درمیانے تھے، طویل عرصہ تک جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کے مہتمم رہے، اب وہ مدرسۃ البنات کے بانی و مہتمم تھے، مولا کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ مرحوم و مغفور مذکور کے انتقال پُر ملال کے موقع پر حضرت۔ نے یہ قطعات تاریخِ وصال استخراج فرمائے۔

پاک باز فضل احمد رضا ۱۹۹۸ء، صاحب ولا گہر محمد فضل احمد ۱۴۱۹ھ، نشانِ غازی ۱۴۱۹ھ، مقرب ایزدی محمد فضل احمد ۱۴۱۹ھ، غفر لہ الجلیل ۱۴۱۹ھ، مندز جان بے تاب ۱۴۱۹ھ، ثمر و مدرّس ۱۴۱۹ھ، بدار القرار رفت ۱۴۱۹ھ، مغفور احمد ۱۴۱۹ھ، مغفور جلیل ۱۴۱۹ھ

﴿☆﴾ ۵ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۲۸ اگست ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "حدیثِ شفاعت سید عالم ﷺ" کے عنوان سے شرح و بسط کے ساتھ علمی و تحقیقی انداز سے عشق و محبت میں ڈوب کر بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۷ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۳۰ اگست ۱۹۹۸ء، اتوار، چوہدری محمد عبداللہ خان اور عزیزی محمد حبیب احمد سلمہ کے ہمراہ تعزیت کے لئے فقیر فیصل آباد حاضر ہوا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ گذشتہ ہفتہ کو قادیانی فتنہ اور علمائے حق اور آسان اسلامی معلوماتی کورس طبع ہو کر آئے، مولا کریم ان سے مخلوقِ خدا کو ہدایت فرمائے اور فقیر کے لئے توشۂ آخرت بنائے۔

﴿☆﴾ ۱۲ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۴ ستمبر ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے دورانِ خطاب گذشتہ جمعۃ المبارک کے بقیہ مضمون کی تکمیل فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۳ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۵ ستمبر ۱۹۹۸ء، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال (۱۸ جلد) اپنے برادر مکرم مفتی محمد علیم الدین صاحب کی معرفت مبلغ ۱۶۰۰ روپے میں خریدی۔

﴿☆﴾ ۱۹ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۱۱ ستمبر ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے دورانِ خطاب گذشتہ جمعۃ المبارک کے بقیہ مضمون کی تکمیل فرمائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری کے ایک صفحہ پر یہ تحریریں بطور یادداشت تحریر فرمائیں۔

☆ حکیم سید علی امام شاہ کے ہمراہ کھڑی شریف حاضر ہوا۔ کیراں والا کے علاوہ انہوں نے کھڑی شریف میں صرف ایک دن جمعرات کو مطب کھولنا منظور کیا ہے۔ آج پہلا دن تھا۔

اس قافلہ میں حضرت سید فضل میراں بخش شہانہ، حضرت سید ظہور حسین وڑائچانوالہ، چوہدری الحاج محمد عبداللہ خان کھاریاں اور دیگر احباب شامل تھے، مولا کریم حکیم صاحب کے کاروبار میں برکت اور ان کے مریضوں کو جلد شفا عطا فرمائے۔

☆ مبلغ دس ہزار روپیہ بدست عزیزی محمد حبیب احمد سلمہ عزیزی محمد محمود احمد سلمہ کو راولپنڈی پہنچایا۔ اس رقم سے وہ مفتی صاحب کی کتاب تعلیم و تعلم اور فقیر کے دوسرے مقالہ جات کی اشاعت میں صرف کریں گے۔

﴿☆﴾ ۲۶ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۱۸ ستمبر ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے

سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و تحقیقی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۲۵ ستمبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل اصلاحی و علمی و تحقیقی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۷ ستمبر ۱۹۹۸ء کو چوہدری محمد عباس گوندل نے فقیر کو ایک مستعمل گھڑی (Seiko.5) عطا کی۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، الحاج محمد شریف (ریٹائرڈ تحصیل دار) محلہ نیا آڑہ کھاریاں کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المطففین کی ابتدائی تین آیات کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و تحقیقی انداز سے اصلاحی بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز [illegible]، حضرت مولانا عبداللطیف قادری مرحوم کے صاحبزادے ندیم صاحب کی دعوت ولیمہ میں ان کے آبائی گاؤں چھنی کوآنی نزد گجرات میں صاحبزادہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی (مدنالی وہیال) کے ہمراہ شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ کلمات بطور یادداشت درج فرمائے۔

☆ ۱۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۷ اکتوبر ۱۹۹۸ء بدھ، (حج ۱۴۱۹ھ) کی پالیسی کا اعلان ہوا۔

کراچی سے جدہ کرایہ وغیرہ اخراجات 79112 روپے

لاہور، اسلام آباد، ملتان وغیرہ سے اخراجات 82665 روپے

حاجی کو اخراجات کے لئے۔ 1100 ڈالر اخراجات دیئے جائیں گے۔ دوران قیام حرمین شریفین میں ۳۵ ایام۔ (۷/۱۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء)

﴿☆﴾ ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور حیات و خدمات کے متعلق معلومات افزا، مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ میاں غلام رسول ڈگائی (بیگہ مہروج پور، تحصیل کھاریاں) کی اہلیہ محترمہ کے انتقال پرملال کی خبر سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ کلمات بطور یادداشت قلمبند فرمائے۔

☆ ۲۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۱۳ اکتوبر ۱۹۹۸ء منگل، محترمہ فضلاں بی بی زوجہ میاں غلام رسول ڈگائی بیگہ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز بروز بدھ ۱۱ بجے جنازہ ہوا۔ فقیر غفرلہ نے نماز جنازہ پڑھایا۔ مولانا محمد فاروق حسین، ان کے صاحبزادے نے بتایا کہ اماں جی کی یہ وصیت تھی کہ دونوں بھائیوں میں سے جو بھی میسر ہو اس سے جنازہ پڑھایا جائے۔

مرحومہ ایک صابرہ، ذاکرہ اور عبادت گزار بی بی تھی۔ عسرت و مسرت میں بڑی مردانگی سے وقت گزارا۔ پچھلے چند ماہ جب ان کے مکان پر فقیر سے ان کی ملاقات ہوئی تو بڑی محبت سے ملی۔ ہمیشہ پیار اور شفقت سے ملاقات کرتی۔ بلکہ گزشتہ ملاقات میں بڑے اصرار سے

ایک سو روپیہ فقیر کو بطور عطیہ نذر دی۔ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۱۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز بدھ اپنے دیرینہ ساتھی حاجی شکر دین صاحب کے مکان پر امیر المومنین خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ذکر کی محفل میں خصوصی شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۱۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز اتوار مرحوم [illegible] کے ختم قل شریف میں شرکت فرمائی۔ حکیم محمد ارشاد احسن مرزا اور صوبیدار محمد رستی بھی ساتھ تھے۔

﴿☆﴾ ۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۲۱ اکتوبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں امیر المومنین خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار، حیات و خدمات اور فضائل و مناقب کے متعلق معلومات افزاء مفصل خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم رجب المرجب ۱۴۱۹ھ/۲۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، آپ کے برادر مکرم حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کے زیر انتظام، آپ کے والد محترم حضرت میاں خواج دین نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے (تقویم شمسی کے اعتبار سے) سالانہ ختم شریف میں کالا دیو ضلع جہلم میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ/۲۳ اکتوبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "توقیر و تعظیم مصطفیٰ ﷺ" کے عنوان سے محبت بھرا عالمانہ و محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ/۲۹ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، قرآن مجید کی معروف تفسیر "تفسیر عزیزی" (اردو ترجمہ پارہ ۲۹، ۳۰)،

۲) جناب چوہدری الطاف قمر ایس۔ایس۔پی گجرات نے بطور عطیہ حضرت کی خدمت میں پیش کی۔

﴿☆﴾ اپنے ایک عزیز فضل حق کے انتقال پر ملال کی خبر سن کر آپ نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ کلمات بطور یادداشت تحریر فرمائے۔

☆ ۳ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ/۲۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ فضل حق (دختر حکیم محمد اسمٰعیل کا خاوند) جہلم والا بعارضہ بندش قلب راولپنڈی میں فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں موضع جہلم میں ادا کی گئی۔ امامت نماز فقیر غفرلہ کے حصہ میں آئی۔ مولا کریم مرحوم کی مغفرت کرے۔

مرحوم نے اپنی ملازمت کراچی میں کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیوی چھوڑی ہے۔

﴿☆﴾ ۹ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ/۳۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المومنون آیت نمبر ۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل "روز جزاء و سزا کا تصور" کے عنوان سے عالمانہ محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ آپ کی علمی و تحقیقی تالیف "سلام رضا کے چند اشعار" پر علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ رحمہ نے ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو۔ اور استاذ العلماء مولانا عبدالرزاق بھترالوی مدظلہ نے ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ کو تقریظات تحریر فرمائیں۔ ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۹ھ/۱۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء حضرت نے اپنی مذکورہ کتاب پر "گزارش احوال" کے عنوان سے کلمات تحریر فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۳ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ/۳ نومبر ۱۹۹۸ء بروز منگل، حضرت کے دیرینہ ساتھی سید فضل عمران شاہ بجن شہانہ کے برادر مکرم کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت نماز جنازہ

میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں پہنچنے سے پہلے جنازہ ہو چکا تھا۔

﴿☆﴾ ۱۵ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۵ نومبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات تحصیل ساہنا کے شریف پنی کے ختم چہلم شریف میں شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۶ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۶ نومبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیات مبارکہ (۱۷۹، ۱۸۰، ۳۶۸) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل "مسائل و فضائل زکوٰۃ" کے عنوان سے مفصل و مدلل عالمانہ محققانہ خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۶ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۶ نومبر ۱۹۹۸ء بروز جمعۃ المبارک، بعد نماز جمعہ (مغرب کے وقت) سکائی وے ریسٹورنٹ جی ٹی روڈ کھاریاں میں لاہور جنرل سٹور والے محترم شیخ فاروق احمد کی دختر نیک اختر کے نکاح کی تقریب میں ان کی خصوصی دعوت پر بطور خاص شرکت فرمائی اور نکاح پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۷ نومبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ دن بجے دن محترم فضل الٰہی صاحب ٹیلر کے محترم خادم صاحب مرحوم کے ختم قل شریف میں محلہ میانہ چک میں شرکت فرمائی۔

☆ ۷ نومبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ موضع ڈھیریاں کسی (متصل سرائے عالمگیر) میں حضرت صاحبزادہ غلام محی الدین (سرائے عالمگیر) کی زیر صدارت محفل ذکر و ایصال ثواب منعقد ہوئی۔ حاجی محمد صادق صاحب کی دعوت پر ان کے ہمراہ مذکورہ محفل میں حضرت نے خصوصی شرکت فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۹ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۹ نومبر ۱۹۹۸ء بروز اتوار بعد نماز ظہر حاجی محمد خان (گرین) کے نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔

﴿☆﴾ ابھی حال ہی میں حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ چند تحریریں بطور یادداشت ثبت فرمائیں۔

☆ ۲۰ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۱۰ نومبر ۱۹۹۸ء، حج درخواستوں کی آخری تاریخ میں ندیم اختر رضا کی والدہ محترمہ بشیر بیگم زوجہ (چوہدری) غلام علی کی حج درخواست جمع کروانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مولا کریم انہیں حج کرنے کی سعادت میسر فرمائے۔ ڈرافٹ آفتاب سے حاصل کیا۔

اصل رقم: 82665 ڈرافٹ: 94770

☆ اسی تاریخ ندیم اختر کے ہاں نارووال میں لڑکی پیدا ہوئی۔ مولا کریم اسے نیک عمر عطا کرے۔

☆ ۱۷ تا ۲۰ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۷ نومبر تا ۱۰ نومبر ۱۹۹۸ء مکان کے فرش اور بیرونی دیواری ٹیپ کا کام مکمل کروالیا۔ مولا کریم مکینوں میں خیر و برکت عطا فرمائے۔

☆ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۱۲ نومبر ۱۹۹۸ء بروز جمعرات، چوہدری محمد شفیع کھوکھل نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ قرض کی ادائیگی میں دیا۔ اس سے پہلے قریباً ایک ماہ مبلغ پچاس ہزار روپیہ وہ ادا کر چکے ہیں اس طرح الحمد للہ ان کے ذمہ فقیر غفرلہ کی کوئی رقم باقی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَکَرَمِہٖ۔

مولا کریم اپنے حبیب کریم (جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے صدقے انہیں دین و دنیا کی خیر و برکت، مسرت و سکون، عزت و آبرو، علم و عمل سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین بِجَاہِ نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ ﷺ

موصوف نے فقیر غفرلہ پر بڑے مالی احسانات فرمائے، اکثر ضرورت کے موقعوں پر انہوں نے مالی و اخلاقی تعاون فرمایا۔ ان کے تعلقات اخلاق و محبت پہ مبنی ہیں۔ دعا گو فقیر قادری

﴿☆﴾ ۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالم گیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النجم کی آیات کریمہ (۱تا۹) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل علمی و مفصل بیان فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۱۶ نومبر ۱۹۹۸ء بروز پیر، (حضرت کے تایا جان مولانا فضل دین مرحوم نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے ختم درود شریف کی ایک پاکیزہ محفل کا آغاز تقریباً چالیس پچاس برس پہلے کیا تھا) مذکورہ محفل شریف منعقدہ موضع چوہدو میں مذکورہ تاریخ کو شمولیت فرمائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ چند تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ مکان میں سفیدی اور دروازوں پر رنگ کا کام گزشتہ ہفتہ سے جاری ہے۔ گزشتہ ہفتہ پلستر کا کام ہوا۔

مولا کریم مکان میں خیر و برکت، سکون و اطمینان، اتفاق و الفت اور تمام نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سیدِ المکانِ والامکان ﷺ

☆ ۲۹ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۱۸ نومبر ۱۹۹۸ء بروز بدھ تفسیر نعیمی، جلد سوم (تیسرا پارہ) الحاج مرزا اسرار علی صاحب سے موصول ہوا۔ یہ جلد عاریتاً ملی ہے۔

☆ ۲۹، ۳۰ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ / ۲۰، ۲۱ نومبر ۱۹۹۸ء جمعرات، جمعہ عرس سراپا قدس حضرت قبلہ شیخ المحدث قدس سرہ میں فیصل آباد حاضر ہوا۔ عزیزی محمد سعید احمد قادری ہمراہ سفر ہے۔

مرکزی سنی رضوی جامع مسجد میں ایک نئے و شاندار منبر کا اضافہ دیکھ کر مسرت ہوئی۔ عرس کے موقع پر گورنر پنجاب شاہد حامد حاضر ہوئے۔

شریعت علی کے حوالے سے علماء اور حضرت سجادہ نشین صاحبزادہ فضل

رسول حیدر رضوی نے شرح و وضاحت کی۔

﴿☆﴾ ۷ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ / ۲۷ نومبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ۵۵ کی تفسیر و توضیح کے متعلق نہایت شاندار، مدلل و مفصل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ مذکورہ خطبہ جمعۃ المبارک کا اعلان تا کہ تحریر فرماتے ہوئے آخر میں یہ تحریر فرمایا۔

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازہ کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

حضور قبلہ سیدی و مرشدی حضور شیخ المحدث قدس سرہ کی وصیت۔ فقیر غفر لہ القدیر کی اپنے اعزہ و اقارب کو بھی یہی وصیت ہے۔ (بحمدہ تعالیٰ و بکرمہ آپ کی وصیت مبارکہ کے عین مطابق اسی پر عمل کیا گیا۔ راقم الحروف محمد عمر سلیم۔ 13-01-2008)

﴿☆﴾ ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ / ۴ دسمبر ۱۹۹۸ء مرکزی جامع عالمگیری کھاریاں شہر میں سورۃ الدخان کی آیات مبارکہ (۳،۴) کی روشنی میں شب برأت کے حوالے سے ایمان افروز اور وجد آفریں خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

گزشتہ ہفتہ عزیزی حافظ محمد محمود احمد سلمہ الاحد کی کوششوں سے درج ذیل کتابچے طبع ہو کر آ گئیں۔

۱۔ سلام رضا کے چند اشعار
۲۔ فوائدِ درود و سلام
۳۔ امام احمد رضا کا نظریہ سائنس

۴۔ تعلیم و تعلم تصنیف مفتی محمد علیم الدین

۵۔ چند دیگر کتابوں کی اشاعت کا کام جاری ہے

تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس (وغیرہ)

﴿☆﴾ ۲۱رشعبان المعظم ۱۴۱۹ھ/ ۱۱ردسمبر ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع عالمگیری کھاریاں شہر میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۷ کی روشنی میں "جنگ/ غزوہ موتہ اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ" کے عنوان سے معلومات افزا اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۷رشعبان المعظم ۱۴۱۹ھ/ ۱۷ردسمبر ۱۹۹۸ء، بروز جمعرات، سید الطاف محمود شاہ مرحوم کے ختم چہلم پر کھیوہ نزد منڈی بہاؤ الدین حاضر ہوا۔

مرحوم سید صادق حسین کے چھوٹے بھائی ہیں اور مرحوم کی ایک صاحبزادی سید تنویر حیدر جلال پوری سے منسوب ہے۔

مرحوم کے ختم پر مشائخ، علماء اور سنی حضرات کثیر تعداد میں حاضر ہوئے۔ مرحوم ایک متحرک عالم دین اور عاشق رسول تھے۔ مولا کریم ان کی مغفرت کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

☆ ۲۷رشعبان المعظم ۱۴۱۹ھ/ ۱۷ردسمبر ۱۹۹۸ء، امریکہ اور برطانیہ نے عراق بغداد پر حزایلوں سے حملہ کر دیا۔ مولا کریم مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے۔

﴿☆﴾ ۲۸رشعبان المعظم ۱۴۱۹ھ/ ۱۸ردسمبر ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۸۵ کی روشنی میں "استقبال رمضان المبارک" کے عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ دسمبر ۱۹۹۸ء/ جنوری ۱۹۹۹ء،

حافظ محمد سعید احمد	امریکہ
حافظ محمد حبیب احمد	بگا سمیلہ/ جہلم
حافظ محمد محمود احمد	راولپنڈی
حافظ محمد مسعود احمد	لاہور

ان شاء اللہ قرآن مجید سنا رہے ہیں۔

فقیر قادری عفی عنہ جامع مسجد عالمگیری کھاریاں میں نماز فجر سے پہلے درس قرآن مجید کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ حسب سابق سحری کے بعد مسجد میں حاضری ہوگی۔

﴿☆﴾ ۵ررمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ ۲۵ردسمبر ۱۹۹۸ء، مرکزی جامع عالمگیری کھاریاں شہر میں سورۃ النور کی آیت نمبر ۶۳ کی روشنی میں "فضیلتِ رمضان، اطاعتِ والدین، تعظیمِ درود شریف" کے پُرنور عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

حسب معمول سابق نماز جمعہ سے پہلے حاجی محمد الیاس، محمد اخلاق اور محمد عمران ولد حاجی مہدی خاں مرحوم کے مکان (واقع نیک عالم مارکیٹ کھاریاں) میں نماز تسبیح کی ادائگی کیلئے موجود خواتین سے مذکورہ بالا عنوان سے خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۷ررمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ ۲۷ردسمبر ۱۹۹۸ء، بروز اتوار، موضع بڈیلہ میں حضرت قنیط از اولاد آدم علیہ السلام کے مزار کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ چوہدری محمد عبد اللہ خان، پروفیسر عزیز،

محمد عادل، چوہدری میاں خان وغیرہ ہمراہ تھے۔ عادل نے گاڑی کا بندوبست کیا۔

☆۸ار رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۸ء، بروز پیر،
موضع دھمیک نزد سوہاوا مزار شہاب الدین غوری پر حاضر ہوا۔ مذکورہ بالا احباب ہمراہ تھے۔ لوح مزار پر یہ عبارت لکھی ہے۔

شہادت ملک بحروبر معزالدین
کز ابتدائے جہاں شہ چاو نیامد یک
سیوم زغرہ شعبان بہ سال شش صدودو
فتاد در رہ غزنین بہ منزل دمیک

(طبقات ناصری، منہاج سراج، ۳؍شعبان ۶۰۲ھ/ ۱۵؍مارچ ۱۲۰۶ء)

☆وصال مولانا اورنگ زیب، راولپنڈی،
☆چوہدری محمد اسمٰعیل برادر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ فیصل آباد، خسر صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر۔
بدار القرار رفت، ۱۴۱۹ھ

﴿☆﴾ ۱۱ر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۸ء، بروز جمعرات، حاجی محمد عبداللہ خان کے ہمراہ گڑھا ہاشم نزد منڈی بہاؤالدین سید امتیاز حیدر، سید افتخار حیدر کی والدہ کے قل شریف پر حاضر ہوا۔

۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

﴿☆﴾ ۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ یکم جنوری ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۳ کی روشنی میں خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزاہراء بنت رسول اللہ ﷺ کی سیرت و کردار اور خدمات و حالات کے متعلق معلومات افزاء اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆مذکورہ بالا تاریخ کو قبل از جمعہ، حسب معمول سابق، حاجی محمد الیاس، محمد اخلاق، محمد عمران ولد حاجی مہندی خان مرحوم کے مکان میں صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود خواتین سے معلومات افزاء اور سبق آموز اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆۱۲ر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ یکم جنوری ۱۹۹۹ء، جمعہ،
موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، مولفہ ابو ہاجر محمد سعید بن بسیونی زغلول (۱۱ مجلد) -/4500 روپے میں پہنچی۔
مولا کریم خدمت حدیث شریف کو آسان فرمائے۔

☆مولانا مفتی محمد حسین سکھروی (سابق ایم پی اے)
۱۱ر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۸ء، بروز جمعرات، کراچی میں وصال فرما گئے۔ اگلے روز جمعہ کو جنازہ ہوا اور سکھر میں اپنے مدرسہ کے صحن میں دفن ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم حضور قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہٗ فیصل آبادی کے منظور نظر تلامذہ میں سے تھے۔ انہیں خلافت بھی حاصل تھی۔
بدار القرار رفت ۱۴۱۹ھ

﴿☆﴾ ۱۹ر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ/ ۸ جنوری ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے متعلق ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆اسی تاریخ کو قبل از نماز جمعہ حاجی محمد الیاس، محمد اخلاق، محمد عمران ولد حاجی مہندی خان مرحوم کے مکان میں صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود خواتین سے فضائل درود و سلام کے عنوان سے وجد

آفرین اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ / ۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "جشنِ نزول قرآن" کے عنوان سے ایمان افروز اور معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ / ۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء، شب قدر کو موضع کھمبی حاضری ہوئی۔ گاؤں کی مسجد میں منعقد ایک محفل سے خطاب کا موقع ملا۔ مبارک سفر رہا، آنے جانے کیلئے موضع مذکور والوں کا انتظام تھا۔ الحاج چوہدری محمد عبداللہ خان ہمراہ تھے۔

☆ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ / ۱۸ جنوری ۱۹۹۹ء، ڈیڑھ بجے چاند کا اعلان ہوا۔ صبح یکم شوال بروز منگل مرکزی جامع مسجد عالمگیری میں ۹ بجے نمازِ عید پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ عیدگاہ میں نمازِ عید مفتی علیم الدین مجددی نے پڑھائی۔ وہ عید رات ایک بجے کالا دیو سے پہنچے۔

﴿☆﴾ ۴ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۲۲ جنوری ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۱۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائیں۔

﴿☆﴾ ۹ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۲۷ جنوری ۱۹۹۹ء، بروز بدھ، عارضہ قلب نے شدت اختیار کی۔ ڈاکٹر حفیظ الحق نے علاج شروع کیا۔

☆ ۱۱ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۲۹ جنوری ۱۹۹۹ء، کو جمعۃ المبارک میں عارضہ قلب کی وجہ سے شرکت نہ کر سکا۔ نماز جمعہ خطبہ عزیزی حافظ محمد محمود احمد نے پڑھائی۔

☆ ۱۳ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۳۱ جنوری ۱۹۹۹ء، بروز اتوار، عزیزہ شازیہ اعجاز، سوہدرہ کا نکاح ہوا۔ فقیر باوجود ارادہ کے عارضہ قلب کے پیشِ نظر اس میں شامل نہ ہو سکا، محمد حبیب احمد، محمد محمود احمد وغیرہ نے فقیر کی نیابت کی۔

☆ ۱۷ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۴ فروری ۱۹۹۹ء، بروز جمعرات، عزیزی محمد طفیل سلمہ نے گجرات میں اپنی دوکان کی ابتداء کی، فقیر نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ قرض حسنہ دیا۔ مولا کریم کاروبار میں برکت دے۔

☆ ۱۷ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۴ فروری ۱۹۹۹ء، بروز جمعرات، کو ایس ایس پی الطاف قمر کے والد چوہدری محمد اسلم کے ختم قل میں گلیانہ روڈ حاضر ہوا۔

☆ اسی روز گڑھا شم نزد منڈی بہاؤ الدین میں سید افتخار حیدر سجادہ نشین کی والدہ ماجدہ کے ختم چہلم میں حاضر ہوا، چوہدری محمد عبداللہ خان نے سفر کی سہولت مہیا فرمائی۔ اسی سفر میں صاحبزادہ غلام محی الدین کی عیادت اور والدہ محترمہ کی زیارت کو سرائے عالمگیر اور کالا دیو حاضر ہوا۔

☆ ۱۸ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۵ فروری ۱۹۹۹ء، جمعۃ المبارک، بوجہ علالت تقریر جمعہ عزیزی محمد محمود احمد سلمہ نے کی، فقیر غفرلہ القدیر نے یوم یکجہتی مسلمانانِ مقبوضہ کشمیر ۵ فروری، آیتِ مبارکہ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ اور حدیث "مسلمان ایک امت

جسدِ واحد کی طرح ہیں" کے موضوع پر امت میں احساسِ سود و زیاں کا سبق دہرایا۔

☆ ۲۰ رشوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۷ رفروری ۱۹۹۹ء، بروز اتوار، عازمین حج وزیارت مدینہ منورہ کی تربیتی نشست منعقدہ عمر ہاؤس میں شرکت کی۔ مفتی علیم الدین مجددی نے عمرہ وحج کے مناسک کا بیان کیا، فقیر کے ذمہ آداب وقواعد اور آدابِ مدینہ منورہ کا بیان تھا۔ آخری وقت میں نصف گھنٹہ مولانا پیر محمد افضل قادری نے آثارِ نبوی کی اہمیت پر گفتگو فرمائی اور دعا وصلاۃ وسلام پر یہ خوبصورت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

☆ ۲۴ رشوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۱۱ رفروری ۱۹۹۹ء، بروز جمعرات، مولانا سید عبدالرحمٰن برادر سید غلام محی الدین شاہ، مولانا سید حسین الدین شاہ صاحبان سلطان پور ضلع اٹک بعارضہ قلب فوت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم ایک واعظ اور ناموار خطیب تھے۔ ملک اور بیرون ملک ان کے مریدین تھے۔

☆ ۲۵ رشوال المکرم ۱۴۱۹ھ / ۱۲ رفروری ۱۹۹۹ء، علالت کی وجہ سے جمعہ کے موقع پر تقریر نہ کرسکا، عزیزی حافظ محمد محمود احمد سلمہ نے تقریر کی، فقیر غفرلہ نے خطبہ پڑھا اور امامت کے فرائض انجام دیئے۔

﴿☆﴾ ۲ رذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۱۹ رفروری ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۸۶ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ استاذ العلماء مولانا عطا محمد بندیالوی کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

﴿☆﴾ ۴ رذی ق ۱۴۱۹ھ / ۲۱ رفروری ۱۹۹۹ء، بروز اتوار، ملک العلماء مولانا حافظ عطا محمد بندیالوی ۸۴ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. بروز پیر جنازہ ہوا۔ مرحوم برصغیر کے ممتاز خیرآبادی سلسلہ تلمذ کے مدرسین سے تھے۔ نصف صدی تک تدریس کا مشغلہ رہا۔ موجود مدرسین علماء میں سے کثرت سے ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔

مرحوم جماعتِ اہلِ سنت کے سابق صدر کا آبائی وطن ڈھوک دھمن موضع پپلاں پدھراڑ ضلع خوشاب تھا۔

﴿☆﴾ محترم منشی خان صاحب (سرائے عالمگیر) کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

۸ رذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۲۵ رفروری ۱۹۹۹ء، منشی خاں والد صوفی محمد اعظم سرائے عالمگیر والے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مولا کریم مغفرت فرمائے۔ بعد عصر نماز جنازہ میں فقیر غفرلہ شریک ہوا۔ مرحوم صالح کردار کے مالک تھے۔ عمر بھر محکمہ ڈاک کی ملازمت کی۔

﴿☆﴾ ۹ رذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۲۶ رفروری ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "آدابِ دعا" کے عنوان سے (گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ استاذ العلماء مولانا محمد عبداللہ قادری کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

۸ رذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۲۵ رفروری ۱۹۹۹ء، مولانا محمد عبداللہ اشرفی قادری مہتمم جامعہ حنفیہ قصور کی وفات کی خبر ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ

وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم ممتاز علماء میں شمار ہوتے تھے۔ قبلہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری ناظم اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے شاگرد تھے۔ فقیر غفرلہ نے ۱۹۶۲ء میں ان کے مدرسہ میں تدریس کی ابتداء کی تھی۔ مولا کریم مغفرت فرمائے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۱۵ ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۴ مارچ ۱۹۹۹ء، بروز جمعرات، الحاج چوہدری محمد شفیع گوندل کے زیر اہتمام گناڑے والی خانقاہ میں ختم قرآن شریف کے موقعہ پر حاضر ہوا۔ دعوت طعام چوہدری صاحب کے گھر ڈیرہ عالم پور گوندلاں میں تھی۔

☆ اسی روز دوپہر کو کھاریاں شہر میں گیانہ روڈ پر ایس ایس پی چوہدری الطاف قمر کے سسر کے ختم چہلم میں حاضر ہوا۔

☆ اسی روز صبح چوہدری ریاست کے ہاں تعزیت کے لئے حاضر ہوا۔

☆ اگلے روز بروز جمعہ قبل از جمعہ ان کے ختم قل میں حاضر ہوا۔

﴿☆﴾ ۱۶ ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۵ مارچ ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "دعا اور اس کے متعلقات" کے حوالے سے (گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۱۲ مارچ ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحج کی آیت نمبر ۳۶ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت یہ تحریری قلمبند فرمائی۔

۲۹ ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۱۸ مارچ ۱۹۹۹ء، بروز جمعرات، حکیم سید علی امام شاہ کیراں والا کے ہمراہ دربار کھڑی شریف حاضر ہوا۔ سید فضل میراں، حاجی محمد عبداللہ اور بابو راجہ محمد اعظم وغیرہ ہمراہ تھے۔ شام کا کھانا سرائے عالمگیر میں چوہدری امتیاز احمد کے گھر تھا۔

﴿☆﴾ ۳۰ ذی قعدہ ۱۴۱۹ھ / ۱۹ مارچ ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۴ کی روشنی میں "مدینہ طیبہ کے فضائل اور مآثرِ مقدسہ مدینہ طیبہ" کے پُرنور عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ سجادہ نشین گھمکول شریف حضرت زندہ پیر صاحب کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۳ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ / ۲۱ مارچ ۱۹۹۹ء، بروز اتوار، گھمکول شریف، کوہاٹ میں حضرت پیر زندہ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. اگلے روز پیر کو ان کا جنازہ ہوا۔ مرحوم حضرت خواجہ محمد قاسم موہڑوی کے خلیفہ تھے اور ہزاروں لوگ ان کے دامن عقیدت سے وابستہ تھے۔ ملک اور بیرون ملک ان کے عقیدت مند موجود ہیں۔

بروایت صوفی محمد رفیق مجاہد آپ کا نام "حضرت علی" تھا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۵ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ / ۲۳ مارچ ۱۹۹۹ء، بروز منگل، جلالپور شریف ضلع جہلم میں حضرت پیر سید برکات احمد مرحوم کا چھٹا سالانہ عرس ہوا۔ فقیر غفرلہ اس محفل میں حاضر ہوا۔ چوہدری محمد

عبداللہ خاں اور راجہ محمد اکبر ہمراہ تھے۔ گاڑی کا انتظام چوہدری صاحب نے کیا۔ عزیزی محمد عمر نے گاڑی چلائی۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۷رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۲۶ر مارچ ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "حجۃ الاسلام، حجۃ الوداع" کے مبارک عنوان سے پُر مغز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔ حسب معمول مجوزہ خطاب کا اجمالی خاکہ اپنی ذاتی ڈائری پر تحریر فرما کر مذکورہ تاریخ کے ساتھ یہ بھی لکھا۔

(۹رذی الحجہ حجاز مقدس کی تقویم کے مطابق) آج میدان عرفات میں حجاج کرام وقوف فرما کر حج کا رکن اعظم ادا کریں گے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۱۰رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۲۹ر مارچ ۱۹۹۹ء، بروز پیر عید الاضحیٰ، ساڑھے آٹھ بجے، جامع مسجد عالمگیری کھاریاں میں نماز عید پڑھانے کا موقعہ نصیب ہوا۔

نماز عید کے بعد ایک بکرا اور عزیزی محمد سعید احمد سلمہ کی طرف حاجی محمد عبداللہ خاں کی گائے میں قربانی کا حصہ لینے اور ذبح کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مولا کریم قبول فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۴رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۲ر اپریل ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی سیرت وکردار، خدمات وحالات اور فضائل ومناقب کے حوالے سے پُر مغز اور شاندار تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۱۸رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۶ر اپریل ۱۹۹۹ء، بروز منگل، صبح، چوہدری غلام علی معہ اہلیہ، چوہدری عبدالعزیز معہ اہلیہ وبیٹا عبدالمعروف اور دیگر حاجی حج وزیارت کی سعادت کے بعد واپس پہنچے۔ فقیر اسلام آباد ائیر پورٹ پر استقبال کے لئے حاضر ہوا۔

☆ ۱۸رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۶ر اپریل ۱۹۹۹ء، بروز منگل، چوہدری بشیر احمد/ برادر چوہدری محمد عالم جالیاں والے کا جنازہ پڑھنے کا موقع ملا۔

﴿☆﴾ ۲۱رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۹ر اپریل ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۷۵ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے، اپنے دیرینہ محبوب ساتھی مولانا غلام محی الدین عرف مستانہ صاحب کے وصال کے موقع پر اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

۲۳رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۱۱ر اپریل ۱۹۹۹ء، بروز اتوار، پیر طریقت، رہبر شریعت مجاہد فی سبیل اللہ عارف باللہ قاری مولانا غلام محی الدین عرف مستانہ نقشبندی مجددی قادری خلف الرشید وخلیفہ مجاز پیر قاری محمد فیروز علی موہڑوی وخلیفہ مجاز حضرت پیر صبغت اللہ عرف پیر ایرانی کا وصال حالت سفر میں سرگودہا کے نواح میں ہوا اور ان کا جنازہ اتوار کو سرائے عالمگیر میں حضرت مولانا صاحبزادہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی نے پڑھایا۔ اور پھر اسی روز بعد عصر پونے پانچ بجے رسول میں حسب وصیت فقیر قادری عفی عنہ نے پڑھایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو غسل دینے والوں میں مولانا حافظ محمد اقبال جلالی خطیب سرائے عالمگیر، مولانا صوفی محمد اشرف چشتی ہیڈ

ماسٹر صوفی غلام محی الدین خادم مرحوم، مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی اور فقیر قادری شامل ہیں۔

اسی طرح دفن کرنے والوں میں دیگر حضرات کے ساتھ یہ بھی شامل رہے۔ دفن کے وقت اذان اور شجرہ طریقت سلسلہ موہڑویہ پڑھا گیا۔ صلوٰۃ وسلام ذکر کلمہ طیبہ کثرت سے پڑھا گیا۔

مولا کریم ان کے مزار پُر انوار کو اپنی رحمتوں سے بھردے، خصوصی کرم فرمائے۔ حضور سید عالم ﷺ اور مشائخ سلسلہ ہائے طریقت کے فیوض سے نوازے۔ مرحوم فی الواقع عارف ربانی تھے۔ نہایت منکسر المزاج، حلیم وبردبار، مدبر، صاحب الرائے، احباب کے ہمدرد اور متوسلین پر مہربان تھے۔ اپنی بے پناہ خوبیوں کے باعث فقیر غفرلہ سے خصوصی ربط رکھتے تھے۔ شریعت وطریقت کی منازل اور گھریلو معاملات میں فقیر سے مشورہ فرماتے تھے۔ رَحْمَةُ اللهِ رَحْمَةً وَاسِعَةً كَامِلَةً شَامِلَةً. مرحوم ایک عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ وصال بھی اسی وجہ سے ہوا۔

﴿☆﴾ سابق ہیڈ ماسٹر محترم فضل الٰہی صاحب کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

۲۳ رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۱۰ راپریل ۱۹۹۹ء، بروز منگل،

ماسٹر فضل الٰہی صاحب سابق ہیڈ ماسٹر، دھنی والوں کا جنازہ عیدگاہ کھاریاں میں ہوا۔ فقیر غفرلہ نے نماز پڑھائی۔ مرحوم نے ایک عرصہ سے محلہ ریاست نگر میں رہائش بنالی ہے۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ نرم خو، نرم رفتار، محب دوستاں، درگزر کرنے والے تھے۔ ایک ہفتہ سے اعصاب کے مریض تھے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ ۲۸ رذی الحجہ ۱۴۱۹ھ/۱۶ راپریل ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین مراد رسول سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت وکردار، فضائل ومناقب اور خدمات وحالات کے متعلق ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۶ رمحرم الحرام ۱۴۲۰ھ/۲۳ راپریل ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفریں خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۳ رمحرم الحرام ۱۴۲۰ھ/۲۹ راپریل ۱۹۹۹ء، جمعرات،

حضرت قبلہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ کا سالانہ ختم شریف منعقد ہوا۔ احباب ومتعلقین کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ الحمد للہ، خیر وبرکت رہی۔

☆ ۱۴ رمحرم الحرام ۱۴۲۰ھ/۳۰ راپریل ۱۹۹۹ء، جمعۃ المبارک، عزیزم مولانا حافظ محمد محمود احمد سلمہ نے پڑھایا۔ فقیر علیل رہا، اور حفیظ کلینک میں زیر علاج رہا۔ عارضہ قلب کا پہلا حملہ ہوا۔

☆ ۱۷ رمحرم الحرام ۱۴۲۰ھ/۴ رمئی ۱۹۹۹ء،

بستر علالت پر جمال الاولیاء حضرت قاری غلام محی الدین عرف مستانہ علیہ الرحمۃ کے حالات عزیزی محمد حبیب احمد سلمہ کو املا کروا کر مکمل کئے۔ ان شاء اللہ چند روز بعد چھپ کر عرس چہلم مرحوم ۱۶ رمئی ناظرین سے داد تحسین وصول کریں گے۔

﴿☆﴾ ۲۰ رمحرم الحرام ۱۴۲۰ھ/۷ رمئی ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد

عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سیدالاولیاء باوا فرید الدین مسعود گنج شکر رضی اللہ عنہ کے حالات کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ استاذ العلماء حضرت مولانا سلطان احمد صاحب کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت نذرِ قرطاس فرمائی۔

محرم الحرام ۱۴۲۰ھ/ مئی ۱۹۹۹ء

مولانا سلطان احمد حاصلانوالہ کا وصال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم ایک جید عالم پختہ مدرس بلکہ استاذ العلماء تھے۔ زندگی بھر تدریس فرمائی اور قیام اپنے گاؤں میں ہی رہا۔ بڑے قانع تھے۔ اسلاف کی نشانی تھے۔ فقیر غفرلہ القدیر کے استاذ گرامی مولانا مفتی غلام رسول جماعتی گجراتی (پیلاں والے) مرحوم کے شاگرد تھے۔

حاصلانوالہ ڈنگہ اور منگوال کے درمیان سڑک سے (۲ میل اندازاً) ہٹ کر واقع ہے۔ مرحوم کو وہیں دفن کیا گیا۔ مولا کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور انھیں بہترین جزائے خیر دے۔

﴿☆﴾ ۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ/ ۱۴ مئی ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۲۶ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت نذرِ قرطاس فرمائی۔

۲۹ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ/ ۱۶ مئی ۱۹۹۹ء، بروز اتوار، جمال الاولیاء قاری غلام محی الدین عرف مستانہ علیہ الرحمہ کے ختم چہلم میں حاضر ہوا۔ اور ان کا مطبوعہ تعارف ان کے خاندان کو بطور نذرانہ پیش کیا۔ مولا کریم قبول فرمائے۔

﴿☆﴾ ۵ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ/ ۲۱ مئی ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "قامتِ مصطفیٰ ﷺ" کے مبارک عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۲ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ/ ۲۸ مئی ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے معروف حدیث قدسی (مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ...... الحدیث) کی توضیح کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ/ ۴ جون ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "حبِ رسول بلکہ ذاتِ رسول ﷺ ایمان ہیں" کے پُرنور عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ ربیع النور ۱۴۲۰ھ/ ۱۸ جون ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ کی تفسیر و توضیح کے متعلق ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ ربیع النور ۱۴۲۰ھ/ ۲۵ جون ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔ حسب عادت کریمہ مجوزہ خطاب کا اجمالی خاکہ اپنی ذاتی ڈائری پر تحریر فرماتے ہوئے یہ کلمات بھی درج فرمائے۔

جلوسِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ہدایات، مکانات، دکانوں، راستوں کو مزین کریں۔ چراغاں کریں، جھنڈیاں، بینر لگائیں۔

جلوس میں باادب، باوضو، باوقار شریک ہوں۔

کثرت سے درود شریف پڑھیں۔

شرعی تقاضوں کو ملحوظ رکھیں۔ منہیات سے پرہیز کریں۔

اپنی نمائش کی بجائے حضور ﷺ کی عظمت ملحوظ خاطر رکھیں۔

علماء کی قیادت میں شامل ہوں۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۲ ربیع النور ۱۴۲۰ھ/ ۲۷ جون ۱۹۹۹ء، بروز اتوار،

میلاد النبی ﷺ کے جلوس، کھاریاں میں شریک رہا۔ پیدل چلنے کی استطاعت نہ ہونے کے باعث کار میں سفر کیا۔ کار جناب چوہدری میاں خاں نے مہیا کی۔ جلوس بخیر و عافیت، صلوٰۃ و سلام اور تقسیم تبرک پر عیدگاہ میں ختم ہوا۔

☆ ۱۴ ربیع النور ۱۴۲۰ھ/ ۲۹ جون ۱۹۹۹ء، بروز منگل،

حاجی محمد دین انصاری گجرات والے بعارضہ قلب وصال فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز گجرات میں ادا کی گئی۔ فقیر جنازہ میں حاضر ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مجاہدین و متاثرین جہاد آزادی مقبوضہ کشمیر کی مالی خدمت میں بے مثال کردار کے مالک تھے۔ ان کی شہادت بھی اسی راہ میں ہوئی۔ مالی امداد کی تقسیم کے لئے آزاد کشمیر پہنچے تھے کہ وہاں شہادت پائی۔

﴿☆﴾ ۱۷ ربیع النور ۱۴۲۰ھ/ ۲ جولائی ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۲۳ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفریں وسبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ ربیع النور ۱۴۲۰ھ/ ۹ جولائی ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "اخلاقِ کریمانہ، سیرت مصطفیٰ ﷺ" کے عنوان سے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۹۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفریں خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ/ ۱۶ جولائی ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "اخلاقِ کریمانہ، ایفائے عہد، صدق، امانت وغیرہ" کے عنوان سے ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

جولائی ۱۹۹۹ء کے نصف آخر سے لے کر ستمبر ۱۹۹۹ء کے آخری ہفتہ تک بیمار اور کمزور رہا۔ ابتدائی دس بارہ روز ہسپتال میں گذرے (کھاریاں اور لالہ موسیٰ میں) تے جگس سے انتہائی نقاہت ہوگئی اور پھر عارضہ قلب نے لے لیا۔ علالت کے دوران چند روز غشی طاری رہی۔

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے فضل و کرم، اس کے حبیب اکرم ﷺ کی رحمت، اولیاء کرام کی برکتوں، دوست احباب کی دعاؤں اور رشتہ داروں کی التجاؤں کے صدقہ اب قدرے صحت بحال ہوئی ہے۔

اس عرصہ میں بعض جمعۃ المبارک کے موقع پر مسجد میں حاضر نہ ہوسکا، عزیزی مولانا حافظ محمد محمود احمد سلمہ نے نماز جمعہ اور خطبہ ادا کیا۔ مولا کریم میرے عزیزوں اور دعا گو حضرات کو اجر عظیم عطا

فرمائے۔ ۱۳؍جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ، ۲۵؍ستمبر ۱۹۹۹ء، بروز ہفتہ،

﴿☆﴾ ۲۰؍جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ/یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت وکردار، فضائل ومناقب اور خدمات وحالات کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷؍جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ/۸؍اکتوبر ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعراف کی آیات مبارکہ (۹۴ تا ۹۶) کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۲؍رجب المرجب ۱۴۲۰ھ/۱۲؍اکتوبر ۱۹۹۹ء، بروز منگل، جنرل پرویز مشرف نے نواز شریف کی آئینی اور منتخب حکومت کو جبراً ختم کر دیا۔ پاکستان پر فوجی اقتدار نے گذشتہ ربع صدی عرصہ پر محیط دور نے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ موجودہ اس کا تسلسل معلوم ہوتا ہے۔ مولا کریم ملک وقوم کی خیر فرمائے۔

﴿☆﴾ ۵؍رجب المرجب ۱۴۲۰ھ/۱۵؍اکتوبر ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''امام الائمہ، سراج الامۃ، محدث وامام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، کی سیرت وکردار، فضائل ومناقب اور خدمات وحالات کے متعلق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ معروف عالم دین علامہ سید محمود احمد رضوی لاہوری کے وصال کے موقعہ پر بطور یادداشت حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

۴؍رجب المرجب ۱۴۲۰ھ/۱۴؍اکتوبر ۱۹۹۹ء، بروز جمعرات، شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی لاہور میں وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. بعد نماز عصر ساڑھے چار بجے جنازہ ناصر باغ میں ادا کی گئی۔ فقیر غفرلہ، چوہدری محمد عبداللہ خاں، حافظ محمد محمود احمد اور حافظ عمران خاں کے ہمراہ ان کی گاڑی پر جنازہ کے لئے لاہور پہنچے۔ مگر تاخیر ہو جانے کی وجہ سے نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکے۔

﴿☆﴾ ۱۲؍رجب المرجب ۱۴۲۰ھ/۲۲؍اکتوبر ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۲۶۸ کی تفسیر وتوضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹؍رجب المرجب ۱۴۲۰ھ/۲۹؍اکتوبر ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''معراج مصطفیٰ ﷺ'' کے عنوان سے پُر مغز اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۶؍رجب المرجب ۱۴۲۰ھ/۵؍نومبر ۱۹۹۹ء، علالت اور مصروفیت کے باعث مطالعہ نہ کر سکا۔ عارضہ قلب کے پیش آنے کے وقت سے لے کر آج تک عزیزی حافظ محمد محمود احمد سلمہ جمعہ کے موقعہ پر تقریر کرتا رہا۔ فقیر نے چند جملے معراج شریف کے حوالہ سے پیش کئے۔ موضوع تھا "برزخیت مصطفیٰ ﷺ۔ حضور کا مقام برزخ ہے اس لئے آپ کے احوال وآثار کو اس دنیا پر قیاس کرنا درست نہیں"۔

☆۲۹ ررجب المرجب ۱۴۲۰ھ/۹ رنومبر ۱۹۹۹ء، بروز منگل، تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس چھپ گئی۔ الحمدلله علی احسانه و کرمه والصلوة والسلام علی حبیبه الکریم و آله وصحبه.

☆۲۹ ررجب المرجب ۱۴۲۰ھ/۹ رنومبر ۱۹۹۹ء، بروز منگل، عرس شریف کے موقع پر فیصل آباد حاضر ہوا۔ حاجی عمر حیات اور حاجی محمد صادق نے گاڑی کا انتظام کیا۔ بڑی سہولت کے ساتھ حاضری ہوئی۔

اس موقعہ پر تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس کا پہلا ایک نسخہ حضرت پیر طریقت قاضی پیر محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اظہار مسرت فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ رشعبان المعظم ۱۴۲۰ھ/۱۲ رنومبر ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ معروف محقق اور ممتاز دانشور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۸ رشعبان المعظم ۱۴۲۰ھ/۱۷ رنومبر ۱۹۹۹ء، بروز بدھ، محسن اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ضیائی وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ. موصوف نے مرکزی مجلس رضا لاہور قائم کر کے فکر رضا اور تعلیمات رضا اور تحقیقات رضا کو پوری دنیا میں متعارف کرانے میں بے مثال کردار ادا کیا۔ نامساعد حالات میں علم اور تحقیق کا جو چراغ روشن کیا اس کی ضیاء پوری دنیا کو تادیر روشن رکھے گی۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْعَزِیْز۔

موصوف جیسی ذاتیں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ بے باک، بے ریا اور با اخلاص ذات نے بے شمار افراد کو متاثر کیا۔ ان میں علماء مشائخ، طلبہ، دانشور، ڈاکٹر، جج، وکیل اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً کَامِلَةً شَامِلَةً.

☆ ۱۰ رشعبان المعظم ۱۴۲۰ھ/۱۹ رنومبر ۱۹۹۹ء، جمعۃ المبارک، حضرت حکیم محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ختم قل شریف میں لاہور حاضر ہوا۔ ختم شریف کا اہتمام بعد نماز جمعہ دربار حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کی مسجد میں تھا۔ اس لئے کھاریاں میں جمعہ ادا نہ کرسکا۔ فقیر غفرلہ کے ہمراہ حاجی محمد عبداللہ خان، مولانا حافظ محمد حبیب احمد سلمہ، حافظ رفیق اور مفتی محمد علیم الدین مجددی تھے۔

ختم شریف کی مبارک مجلس میں حاضرین کی کثیر تعداد میں مشائخ کرام، علماء عظام، اساتذہ، جج، وکلاء، تاجر، طلبہ اور ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے شامل تھے۔ بہت بابرکت اور نورانی محفل تھی۔

﴿☆﴾ ۱۷ رشعبان المعظم ۱۴۲۰ھ/۲۶ رنومبر ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے معروف حدیث شریف "حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ" کی توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ رشعبان المعظم ۱۴۲۰ھ/۳ ردسمبر ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "استقبال رمضان المبارک" کے عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم ررمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/۱۰ ردسمبر ۱۹۹۹ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجر کی آیات مبارکہ (۴۹، ۵۰) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل

ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆اسی روز قبل از جمعہ، حاجی محمد الیاس، محمد اخلاق، محمد عمران ولد حاجی مہدی خان مرحوم کے مکان (واقع محلہ نیا آڑہ نزد نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر) میں صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود خواتین سے "صلہ رحمی" کے عنوان سے ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ار رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النصر کی روشنی میں "فتح مکہ، فتح الفتوح" کے عنوان سے ایمان افروز اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

☆اسی روز حسب معمول، قبل از جمعہ حاجی محمد الیاس، محمد اخلاق، محمد عمران ولد حاجی مہدی خاں مرحوم کے مکان (واقع محلہ نیا آڑہ نزد نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر) میں صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود خواتین اسلام سے "فضائل درود شریف" کے حوالے سے خوبصورت و شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ اپنے ایک مخلص ساتھی حضرت سید فضل میراں شاہ صاحب کے فرزند ارجمند کی وفات کے موقع پر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۳ار رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/ ۲۳ دسمبر ۱۹۹۹ء، بروز بدھ، سید انور شاہ ابن سید فضل میراں، بجن شہانہ منڈیا اقبال ہسپتال میں وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. فقیر چوہدری محمد عبداللہ خاں اور بابو راجہ محمد اعظم کے ہمراہ گاڑی پر جنازہ کے لئے حاضر ہوا۔ نماز جنازہ فقیر نے پڑھا۔ مرحوم کے بے شمار متوسلین اور عقیدت مند جنازہ میں شریک تھے۔ دیہاتی علاقہ میں اور اتنے قلیل وقت میں اتنی کثیر تعداد میں نمازیوں کی حاضری باعث تعجب اور حیرت افزاء ہے۔ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۵ار رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الکہف کی آیت مبارکہ (۱۰۹) اور سورۃ لقمٰن کی آیت نمبر (۲۷) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ار رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور قرآن مجید" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین، پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ار رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/ ۷ جنوری ۱۹۹۹ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۳ کی روشنی میں خطبہ حجۃ الوداع، حجۃ الاسلام کے عنوان سے ایمان افروز اور پر مغز خطاب فرمایا۔

۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ یکم شوال المکرم ۱۴۲۰ھ/ ۹ جنوری ۲۰۰۰ء، بروز اتوار، عید الفطر۔ الحمد للہ رب العالمین، رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ تیس روزے مکمل کر کے الوداع ہوا۔

☆ یکم شوال ۱۴۲۰ھ/ اتوار، نماز عید الفطر ۹ بجے مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ عید گاہ میں نماز عید کی امامت برادر مکرم مفتی محمد علیم الدین مجددی نے

کرائی۔

﴿☆﴾ ۶ رشوال المکرم ۱۴۲۰ھ / ۱۴ رجنوری ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (جمعۃ الوداع کا خطبہ مبارکہ) ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۳ رشوال المکرم ۱۴۲۰ھ / ۲۱ رجنوری ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "اولین جمعہ اسلام کا خطبہ" کے پُر نور عنوان سے پُر مغز اور شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰ رشوال المکرم ۱۴۲۰ھ / ۲۸ رجنوری ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (اسلام کا اولین خطبہ جمعہ) (گزشتہ سے پیوستہ) پُر مغز اور ایمان افروز تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ رشوال المکرم ۱۴۲۰ھ / ۴ رفروری ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ ھود کی آیات نمبر ۶۱ و مابعد کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۴ رذی قعدہ ۱۴۲۰ھ / ۱۱ رفروری ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النور کی آیت نمبر ۶۳ کی تفسیر توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ رذی قعدہ ۱۴۲۰ھ / ۱۸ رفروری ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۸ رذی قعدہ ۱۴۲۰ھ / ۲۵ رفروری ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ طٰہٰ کی آیات مبارکہ (۱۲۴ و مابعد) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵ رذی قعدہ ۱۴۲۰ھ / ۳ رمارچ ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۲۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۲۷ رذی قعدہ ۱۴۲۰ھ / ۵ رمارچ ۲۰۰۰ء، بروز اتوار، محترمی صوفی محمد رفیق خاں کی بیٹی کے نکاح کی تقریب میں سرائے عالمگیر حاضر ہوا۔ مولا کریم اس شادی کو خانہ آبادی بنا دے۔

﴿☆﴾ ۲ رذی الحجہ ۱۴۲۰ھ / ۹ رمارچ ۲۰۰۰ء، بروز جمعرات، عزیزہ نجمہ النساء دختر کے جنازہ میں پیارا حاضر ہوا۔ امامت فقیر نے کرائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مولا کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ مرحومہ ایک پارسا، عالمہ اور پُر خلوص بچی تھی۔ چند دن فقیر کے پاس قرآن مجید کا ترجمہ پڑھتی رہی۔

﴿☆﴾ ۳ رذی الحجہ ۱۴۲۰ھ / ۱۰ رمارچ ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الصّٰفّٰت کی آیات مبارکہ (۱۰۸ تا ۱۱۰) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ رذی الحجہ ۱۴۲۰ھ / ۱۷ رمارچ ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع سے "دو

عیدوں کا اجتماع، عید کا تصور" کے عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆اسی روز مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الکوثر کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ رذی الحجہ ۱۴۲۰ھ / ۲۵ رمارچ ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار، خدمات و حالات اور فضائل و مناقب کے حوالے سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ رذی الحجہ ۱۴۲۰ھ / ۳۱ رمارچ ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے امیر المومنین مرادِ رسول ﷺ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور خدمات و حالات کے متعلق ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ اپریل ۲۰۰۰ء ماہنامہ معارف رضا کراچی میں حضرت کی کتاب "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" کے متعلق مختصر اشتہار شائع ہوا۔

﴿☆﴾ یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ / ۷ ار اپریل ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "محدث خیر الامم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ" کے مبارک عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۸ رمحرم الحرام ۱۴۲۱ھ / ۱۴ ار اپریل ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۱۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۵ رمحرم الحرام ۱۴۲۱ھ / ۲۱ ار اپریل ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوانِ سابق (فلسفہ موت و حیات، حیات شہداء کرام) ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ رمحرم الحرام ۱۴۲۱ھ / ۲۸ ار اپریل ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ المومنون کی آیت نمبر ۱۱۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ رمحرم الحرام ۱۴۲۱ھ / ۵ رمئی ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ والشمس کی ابتدائی آیات کریمہ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ رصفر المظفر ۱۴۲۱ھ / ۱۲ ارمئی ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "نظامِ دنیا روحانی طور پر اولیاء اللہ سے مربوط ہے" کے پُر نور عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر علامہ مولانا غلام علی اوکاڑوی کی وفات کے موقع پر بطور یادداشت یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

۱۱ رصفر المظفر ۱۴۲۱ھ / ۱۶ رمئی ۲۰۰۰ء، بروز منگل شیخ القرآن مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی کا وصال ۸۰ برس کی عمر میں ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم ایک جید عالم دین اور مقتدائے اہل سنت تھے زندگی بھر دینی و سیاسی طور پر خدمات انجام دیتے رہے اوکاڑہ میں دینی مدرسہ اشرف المدارس قائم کیا اور اسے ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچایا۔

ایک مجلس میں خود انہوں نے فرمایا۔ یہاں نہ تعویذ فروخت ہوتا نہ فتویٰ فروخت ہوتا ہے۔ قبلہ سید ابوالبرکات احمد کے تلامذہ میں سے تھے۔ سید علی حسین اشرفی سے بیعت تھے۔ مولانا ضیاء الدین مدنی کے خلیفہ مجاز تھے۔ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً كَامِلَةً.

﴿☆﴾ ۱۴ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ/۱۹ر مئی ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الاعلیٰ کی آیات مبارکہ (۱۴، ۱۵) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۱۵ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ/۲۰ر مئی ۲۰۰۰ء، بروز ہفتہ، مکان کی تعمیر نو کے لئے پرانی تعمیر کو اتارنے کا کام شروع ہوا۔ مولا کریم خیریت و برکت سے تکمیل فرمائے اور امن و سکون، اتفاق و اتحاد سے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ بچوں اور ان کی ہونے والی اولاد کو اس مکان میں رہ کر ذکر و فکر اور عملِ صالح کی توفیق عطا ہو۔ اللہ اور اس کے رسول (جل و ﷺ) کی رضا کے کام کرنا نصیب ہوں۔

﴿☆﴾ ۲۱ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ/۲۶ر مئی ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے عرس حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے حوالے سے ان کی سیرت و خدمات کے متعلق ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۸ر صفر المظفر ۱۴۲۱ھ/۲ر جون ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۱۱۰ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ.

یکم ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ھ/۵ر جون ۲۰۰۰ء، بروز پیر، مکان کی تعمیر کے لئے بنیادوں میں کام شروع ہوا۔ مولا کریم اسے سہولت و راحت سے تکمیل فرمائے اور امن و ایمان و سکون و سلامتی سے رہنا نصیب فرمائے۔

﴿☆﴾ ۵ر ربیع الاول ۱۴۲۱ھ/۹ر جون ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الضحیٰ کی آیت نمبر ۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۱۲ر ربیع الاول ۱۴۲۱ھ/۱۶ر جون ۲۰۰۰ء جمعۃ المبارک، یوم ولادت مصطفیٰ ﷺ۔

جشن میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں شہر میں جلوس نکلا۔ حسب روایت علماء شہر نے قیادت فرمائی۔ قرب و جوار دیہات سے بھی جلوس آ کر اس میں شامل ہوئے۔ منڈیر سے مولانا غلام عباس چشتی نے بڑی محنت سے بارہ دنوں میں جلسوں میں شرکت فرمائی۔ اور قرب و جوار کے دیہات سے جلوس تیار کر کے مرکزی جلوس میں شمولیت فرمائی۔ عیدگاہ کھاریاں میں صلوٰۃ و سلام اور تقسیم تبرک پر جلوس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

چونکہ فقیر غفرلہ القدیر علیل اور ضعیف ہے، اس لئے فقیر کی نیابت عزیزی حافظ محمد محمود احمد سلمہ نے کی۔ فَجَزَاهُ اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ.

﴿☆﴾ استاذ العلماء یادگار اسلاف حضرت مولانا سید غلام محی الدین شاہ صاحب کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

۱۳ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ/ ۱۶ جون ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک، حضرت مولانا سید غلام محی الدین شاہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

حضرت موصوف مرحوم ایک عالم باعمل اور کامیاب مدرس تھے۔ طویل عرصہ تک تدریس میں مصروف رہے۔ تدریس سے شغف کا یہ عالم تھا کہ علالت کے زمانہ میں بھی درس گاہ میں رہے۔ حتیٰ کہ وصال بھی کمرۂ تدریس جامعہ رضویہ میں ہوا۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً.

حضرت کو اپنے آبائی گاؤں سلطان پور نزد ہری پور میں دفن کیا گیا۔ فقیر جنازہ میں شریک ہوا۔

﴿☆﴾ استاذ العلماء حضرت علامہ سید غلام محی الدین شاہ سلطان پوری کی وفات کے موقع پر یہ قطعات تاریخ وصال استخراج فرمائے۔

آل محمد سید غلام محی الدین	ہادی زمانہ سید غلام محی الدین
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ
حامی دین سید غلام محی الدین	کہف انام غلام محی الدین
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ
کعبۂ اہل دین غلام محی الدین	عالم دانا غلام محی الدین
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ

زیب خانقاہ غلام محی الدین
۱۴۲۱ھ

رخت محبوب الٰہ	رخت عالی فطرت
۱۴۲۱ھ	۲۰۰۰ء

رخت نیک سیرت	مصدر فیوض صوفیہ	غفران زندہ جاوید
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ
صاحب فضیلت	حقائق بخشش	بخشش جاریہ
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ

﴿☆﴾ ۱۹ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ/ ۲۳ جون ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الجمعۃ کی آیت نمبر ۲ کی روشنی میں "صحبت نبوی کی برکات" کے پُرنور عنوان سے ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ/ ۳۰ جون ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے معروف حدیث قدسی (كُنْتُ كَنْزًا لَا أُعْرَفُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ الحدیث) کی توضیح اور سورۃ الدخان کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ایک ذاتی ڈائری کے آغاز میں یہ تحریریں زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ سورج کی مدد سے سمت کعبہ معلوم کرنے کا طریقہ۔

(۱) ۲۷ مئی کو دو پہر دو بج کر بیس منٹ پر سورج عین بیت اللہ پر ہو گا۔

(۲) ۱۶ جولائی دو پہر دو بج کر چھبیس منٹ پر سورج عین بیت اللہ پر ہو گا۔

ان دونوں تاریخوں میں زمین کے کسی خطہ پر کسی عمودی شے کا سایہ سمت قبلہ کو ظاہر کرتا ہے۔

﴿☆﴾ ۳ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ ۷ جولائی ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے

سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۵ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ ۱۴ جولائی ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیرت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ" کے مبارک عنوان سے ایمان افروز اور معلومات افزاء پُر مغز خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

﴿☆﴾ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ ۱۵ جولائی ۲۰۰۰ء، بروز ہفتہ، مکان کا لنٹر ڈالا گیا، کام خیر و خوبی اور سہولت و کفایت سے ... گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَ کَرَمِهٖ۔

محترمہ والدہ صاحبہ باوجود علالت و نقاہت کے تشریف لائیں، آپ ان دنوں برادر عزیز مفتی صاحب کے پاس کالا دیو جہلم میں رہائش پذیر ہیں، سوہدرہ سے ہمشیرہ صاحبہ بھی تشریف لائیں، آپ بھی علیل اور ضعیف ہیں۔ برادر محترم اعجاز احمد اور بشریٰ بی بی ہمراہ تھے۔

لوہاریاں سے برادر مکرم جناب جیون خاں دو دن سے یہاں ہیں، ان کی نگرانی میں سریا کا کام مکمل ہوا۔

مہمانوں کا کھانا ہمشیرہ صاحبہ کی طرف سے تیار کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام محسنین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ ۲۱ جولائی ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجر کی آیات مبارکہ (۵۰،۴۹) کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں بطور یادداشت یہ تحریریں زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ ۲۳ جولائی ۲۰۰۰ء، بروز اتوار، سلطان پور ضلع اٹک میں مولانا پیر سید غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہ کے چہلم میں حاضر ہوا۔

برادر مکرم مفتی صاحب، عزیزی حافظ محمد حبیب احمد اور چوہدری الحاج محمد عبداللہ خاں ہمراہ تھے۔ گاڑی کا انتظام حاجی عمر حیات نے کیا۔ مولا کریم جزائے خیر عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ ۲۴ جولائی ۲۰۰۰ء، بروز پیر، حضرت پیر عبدالقیوم سرہندی مجددی، باولی شریف کی اہلیہ محترمہ کا وصال ہوا۔ فقیر جنازہ میں شریک ہوا۔ نماز جنازہ کی امامت فقیر نے کی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ. رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهَا

☆ اسی روز چوہدری حاجی ماسٹر غلام علی کی دختر نیک اختر ناہید کی شادی ہوئی۔ مولا کریم نکاح کی خوشیوں کو دوام بخشے اور فریقین میں اتفاق و اتحاد کو برقرار رکھے۔ آمین۔

﴿☆﴾ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ ۲۸ جولائی ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے واسطے سے دیتا ہے اور لیتا ہے" کے عنوان سے ایک معروف حدیث مبارکہ کی روشنی میں ایمان افروز شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ/ ۴ اگست ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کماریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۶۱ کی روشنی میں "رحمت خداوندی کا سایۂ کرم" کے مقدس عنوان سے خوبصورت حسین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ/ ۱۱ اگست ۲۰۰۰ء، مرکزی

جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۳۶ کی روشنی میں "حقوق العباد کی اہمیت" کے پاکیزہ عنوان سے نہایت ہی پُرمغز اور ایمان افروز اصلاحی خطاب فرمایا۔

☆ اپنے نئے تعمیر کردہ مکان کی تعمیر کا ایک حصہ مکمل ہونے پر حضرت نے مندرجہ ذیل قطعات تاریخ اپنی ذاتی ڈائری میں تحریر فرمائے۔

دار الغیور	دار خادم الشرع	دار خدام الشرع	در باغ و بہار
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ
در تعویذ	تعویذ در	در اہل نظر	در فیض رسول
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ

فیض نقشبندیہ	فیض ریاض الجنۃ	ریاض مدینہ منورہ
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ
ریاض پُر بہار	ریاض نشین	ریاض حافظ
۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ	۱۴۲۱ھ
ریاض حفاظ	منظر حبیب دہر	منظر خیر
۲۰۰۰ء	۱۴۲۱ھ	۲۰۰۰ء
منظر النفیس		طیب
۱۴۲۱ھ		۱۴۲۱ھ

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۳ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ/ ۱۴ ر اگست ۲۰۰۰ء، بروز پیر، عزیزی محمد صدیق بن نذیر احمد (چوہدری) کی شادی ملک پور میں ہوئی۔ فقیر غفرلہ القدیر بارات میں حاضر تھا۔ مولا کریم فریقین میں مہرو محبت اور الفت و اتفاق کو زیادہ کرے اور نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۷ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ/ ۱۸ ر اگست ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ کی روشنی میں "فرضیتِ حج" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۴ ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ/ ۲۵ ر اگست ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و فضائل و مناقب کے حوالے سے پُرمغز و شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲ ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۱ھ/ ۱ ر ستمبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "خصائصِ یومِ جمعہ" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۹ ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۱ھ/ ۸ ر ستمبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ النور کی آیت نمبر ۱۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل نہایت ہی شاندار و حسین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۱۱ ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۱ھ/ ۱۰ ر ستمبر ۲۰۰۰ء، بروز اتوار، چوہدری حاجی اکبر علی نمبردار کھاریاں کے داماد حافظ محمد خاں گردلا نوالہ کے ختمِ سوم میں گردلا نوالہ حاضر ہوا۔ موت کے وقت اور ایصال ثواب پر مختصر سی گفتگو کی۔ مولا کریم قبول فرمائے۔ اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم کا وصال کویت میں ہوا۔ وہ وہاں طویل عرصہ سے کاروبار کر رہا تھا۔

﴿☆﴾ ۱۶ر جمادی الاخری ۱۴۲۱ھ/ ۱۵ر ستمبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، معیارِ ایمان" کے پاکیزہ واہم عنوان سے نہایت ہی پُر مغز و فصیح خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

☆ ۱۹ر جمادی الاخری ۱۴۲۱ھ/ ۱۸ر ستمبر ۲۰۰۰ء، بروز پیر، چوہدری الحاج محمد شفیع گوندل (ڈیرہ عالم پور گوندلاں) کے جواں سال بڑے صاحبزادے غلام ربانی کا اچانک بعارضہ قلب وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو یہ فقیر بچپن سے جانتا ہے۔ نہایت شریف النفس تھا۔ بلکہ مرحوم کے باقی بھائی بھی ایسے ہی انتہائی شریف ہیں۔ مرحوم کچھ وقت سے اسپین میں ملازمت کر رہا تھا۔ چند ماہ سے گھر آیا ہوا ہے۔ مرحوم کو غسل دلانے میں برادر عزیز مفتی محمد علیم الدین مجددی کے ہمراہ فقیر حاضر تھا۔ احرام کی دو چادروں کو کفن کا حصہ بنا دیا۔ جنازہ کی امامت فقیر نے ادا کی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ نیز پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ برادر مکرم مفتی محمد علیم الدین مجددی نے مرحوم غلام ربانی کے وصال پر قطعہ تاریخ موزوں کیا۔

ماہ وما، غلام ربانی = ۱۴۲۱ھ   پاک دیں، غلام ربانی =
ہاتف کہا بہ وصل او   بندۂ خدا، غلام ربانی = [illegible]

﴿☆﴾ ۲۳ر جمادی الاخری ۱۴۲۱ھ/ ۲۲ر ستمبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فیصلے" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنے ایک مہربان، محترم ملک بوستان خاں کی خبر رحلت سن کر یہ تحریر بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری میں زیب قرطاس فرمائی۔

﴿☆﴾ ۲۴ر جمادی الاخری ۱۴۲۱ھ/ ۲۳ر ستمبر ۲۰۰۰ء، بروز ہفتہ، ملک بوستان خاں سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول سرائے عالمگیر اپنے محلہ نیا آڑہ کھاریاں میں وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کا آبائی گاؤں موضع ملکہ نزد گلیانہ ہے۔ نوے برس سے زائد عمر پائی۔ حضرت قبلہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے مراسم تھے۔ فقیر کے افضل پور آزاد کشمیر میں ایس وی کی کلاس میں داخلہ کی کوشش انہوں کی۔ اور پھر سرائے عالمگیر میں ملازمت کا آغاز بھی مرحوم کی کوشش سے ہوا۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۳۰ر جمادی الاخری ۱۴۲۱ھ/ ۲۹ر ستمبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۹ کی روشنی میں "تحفظ قرآن مجید" کے بابرکت عنوان سے پُر مغز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۷ر رجب المرجب ۱۴۲۱ھ/ ۶ر اکتوبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سلطان الہند، غریب نواز، حضرت خواجہ سید معین الدین اجمیری قدس سرہ العزیز کی سیرت و کردار اور خدمات و حالات کے متعلق نہایت ہی پُر مغز، شاندار، معلومات افزاء خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۴ر رجب المرجب ۱۴۲۱ھ/ ۱۳ر اکتوبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع

سے ''ا ؒ حضور کی لطافت (ﷺ)'' کے مقدس ومطہر عنوان سے نہایت ہی ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۷ ر رجب المرجب ۱۴۲۱ھ / ۱۶ ر اکتوبر ۲۰۰۰ء، بروز پیر، سورۃ آلِ عمران سے احکام القرآن کی جلد دوم کی ترتیب کا آغاز ہوا۔

﴿☆﴾ ۲۱ ر رجب المرجب ۱۴۲۱ھ / ۲۰ ر اکتوبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سیدنا امام جعفر صادق اور سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہما کی سیرت وکردار، خدمات وحالات اور فضائل ومناقب کے حوالے سے پُرمغز اور جامع وحسین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں بطور یادداشت یہ تحریر زیبِ قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ / ۲۶ ر اکتوبر ۲۰۰۰ء، بروز جمعرات، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، احکام القرآن سورۃ آلِ عمران کی ترتیب کا آغاز ہو رہا ہے۔ بِتَوْفِیْقِهٖ تَعَالٰی وَبِکَرَمِ حَبِیْبِهِ الْاَعْلٰی (جَلَّ وَعَلَا وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ) اپنی رضا اور منشا کے مطابق مولا کریم مکمل کرنے کی ہمت وتوفیق دے اور اسے فقیر کے لئے توشۂ آخرت اور مخلوق کے لئے نافع ومفید بنائے۔ آمین۔

سورۃ البقرۃ کے احکام ۲۷ ر رجب ۱۴۲۱ھ کو مکمل ہوئے۔

حقائقِ بخشش ۱۴۲۱ھ	ارمغانِ لطف ۲۰۰۰ء	ارمغانِ صلحاء ۲۰۰۰ء
انوارِ درخشندہ ۱۴۲۱ھ	ذریعہ حیاتِ ابدی ۱۴۲۱ھ	ذریعہ بازغہ ۲۰۰۰ء
	مختصر دستور ۲۰۰۰ء	

﴿☆﴾ ۲۸ ر رجب المرجب ۱۴۲۱ھ / ۲۷ ر اکتوبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''معراج النبی ﷺ'' کے پُرنور عنوان سے نہایت ہی ایمان افروز اور پُرمغز شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائیں۔

☆ ۲۹ ر رجب المرجب ۱۴۲۱ھ / ۲۸ ر اکتوبر ۲۰۰۰ء، بروز ہفتہ، ظہر تا عصر دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سرائے عالمگیر میں طالبات کی چادر پوشی کی تقریب میں حاضر ہوا۔ نمازِ عشاء کے بعد مولانا کوکب نورانی کا خطاب تھا۔ فقیر بعد عصر واپس ہو آیا۔

﴿☆﴾ یکم شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ / ۲۹ ر اکتوبر ۲۰۰۰ء، بروز اتوار، عرسِ محدثِ اعظم قدس سرہٗ میں حاضری کے لئے فیصل آباد حاضر ہوا۔ عزیزان محمد حبیب احمد ومحمد محمود احمد سلمہما اور مستری منظور حسین ہمراہ تھے۔ سفر کار پر ہوا۔ عرس کے موقع پر عزیزی حافظ محمد محمود احمد اور عزیزی مولانا محمد شفیق بن نذیر احمد کی دستارِ فضیلت کا منظر بھی دیکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ

مولا کریم تمام فضلاء کو خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۶ ر شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ / ۳ ر نومبر ۲۰۰۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''معراج مصطفیٰ ﷺ'' کے پرنور عنوان سے (گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ حضور آقا ومولیٰ ﷺ کے حضور بیادبی

گناہگار غلام گناہوں کی مغفرت کے لئے ۸؍نومبر ۲۰۰۰ء عازمِ مدینہ طیبہ ہوا۔ ۲۶؍نومبر ۲۰۰۰ء کو واپسی خیریت وعافیت سے ہوئی۔
اس سفر میں حاجی محمد عبداللہ خاں ہمراہ رہے۔ حاجی صاحب کے اہل خانہ پانچ افراد بعد میں بیگم ملے۔ مدینہ طیبہ میں سات غلام اکٹھے رہے۔ اس سفر میں عزیزی مظفر احمد بھٹی، پسر حاجی محمد شریف بھٹی نے معاونت فرمائی اور دعاؤں کی تاکید بے شمار احباب اور عزیزوں نے فرمائی۔ مولا کریم ان سب کو جزائے خیر دے۔
کھاریاں میں غیر حاضری کے دوران عزیزی مولانا محمد محمود احمد سلمہ نے نمازِ جمعہ کی امامت وخطابت کی ذمہ داری ادا کی۔ مولا کریم سب کو اجر عطا فرمائے۔ آمین

﴿☆﴾ ۴؍رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ / یکم دسمبر ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "گنبدِ خضراء کے مکین" کے مقدس وپاکیزہ عنوان سے نہایت ہی ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۱؍رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ / ۸؍دسمبر ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "فتح مکہ معظمہ ۱۰؍رمضان المبارک ۸ھ" کے عنوان سے معلومات افزاء اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز قبل از نمازِ جمعہ، حاجی محمد الیاس، محمد اخلاق، محمد عمران ولد حاجی مہدی خاں مرحوم کے مکان (واقع محلہ نیا آڑہ نزد نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر) میں، صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود خواتین سے، ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سیرت مبارکہ کے حوالے سے ایمان افروز واصلاحی خطاب فرمایا۔

☆ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔
☆ ۱۷؍رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ / ۱۴؍دسمبر ۲۰۰۰ء، بروز جمعرات، کو عزیزی حافظ محمد سعید احمد سلمہ نے امریکہ سے اطلاع دی کہ اس کا ویزہ لگ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ.
مولا کریم نے اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ میں ساڑھے تین برس بعد یہ مشکل حل فرمائی اور اطمینان کی صورت پیدا ہوئی۔ دعا ہے کہ وہ اپنی الطاف کریمانہ کو ہمیشہ ہماری طرف متوجہ رکھے اور دین اور دنیا میں ایسی زندگی عطا فرمائے کہ دیندار اور دنیادار دونوں اس زندگی پر رشک کریں۔

﴿☆﴾ ۱۸؍رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ / ۱۵؍دسمبر ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الحجرات کی پہلی آیت مبارکہ کی روشنی میں "اسلام سراپا ادب ہے" کے مقدس عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

☆ اسی روز قبل از جمعہ حاجی محمد الیاس، محمد اخلاق، محمد عمران ولد حاجی مہدی خاں مرحوم کے مکان (واقع محلہ نیا آڑہ نزد نیک عالم مارکیٹ کھاریاں شہر) میں صلوٰۃ التسبیح کی ادائیگی کے لئے موجود خواتین سے ایک معروف حدیث شریف کے حوالے سے ایمان افروز اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵؍رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ / ۲۲؍دسمبر ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ الوداع المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۸۲ اور سورۃ یونس کی آیت ۲۷ کی روشنی میں "جشنِ نزول قرآن" کے مقدس عنوان سے ایمان

افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ یکم شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں عید الفطر کے مبارک اجتماع سے حدیث مبارکہ "اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی" کی توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔ اور نماز عید الفطر پڑھائی۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

یکم شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ/ ۲۸ نومبر ۲۰۰۰ء، بروز جمعرات،

رمضان المبارک میں نئے مکان کی تعمیر قریباً مکمل ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ بِجَاہِ نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ ﷺ گھر کا سامان نئے مکان میں منتقل کیا جا رہا ہے۔

مولا کریم جل وعلا اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم کے صدقہ ووسیلہ سے اور اولیاءِ کاملین جمیع سلاسل کی توجہات کریمانہ سے نئے مکان کی رہائش کو بابرکت بنائے۔ زمینی وآسمانی آفات سے محفوظ رکھے۔ اس میں رہائش اور قیام ذکر الٰہی میں اعانت کا باعث ہو۔ مولا کریم ایسی رہائش نصیب فرمائے کہ اہل دین اور اہل دنیا دونوں کے لئے باعث رشک ہو۔ آمین

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

﴿☆﴾ ۲ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۲۹ دسمبر ۲۰۰۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۲۸، اور سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ کی روشنی میں "مخلوق پر حضور اکرم ﷺ کی رحمت" کے پرنور عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء

﴿☆﴾ ۹ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۵ جنوری ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "حضور سرور عالم ﷺ کا زہد" کے مقدس وپاکیزہ عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۱ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۷ جنوری ۲۰۰۱ء، بروز اتوار پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت مولانا پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ العالی زیب آستانہ عالیہ حضور محدث اعظم قدس سرہ کی دختر نیک اختر کے نکاح مسنون کی تقریب میں فیصل آباد حاضر ہوا۔ تقریب بڑی سادہ، شریعت کے مطابق مگر پروقار منعقد ہوئی۔ حضور محدث اعظم قدس سرہ کے متوسلین، تلامذہ، مریدین کی کثیر تعداد حاضر تھی۔ فقیر غفرلہ القدیر کے ہمراہ راجہ بابو محمد اعظم عزیزان حافظ محمد محمود احمد وحافظ محمد مسعود احمد سلمہم تھے۔ گاڑی عادل کلاتھ ہاؤس نے مہیا کی۔

☆ ۱۲ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۸ جنوری ۲۰۰۱ء، بروز پیر عزیزم مولانا حافظ محمد سعید احمد سلمہ ساڑھے تین سال بعد امریکہ سے خیریت وعافیت سے واپس آیا۔ وہاں اس کا ویزہ مکمل ہو چکا ہے۔ مولا کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ میں دارین میں مزید ترقی نصیب فرمائے۔ اور اسے اور اس کے برادران وہمشیرگان کے دین وایمان، علم وعمل، اخلاص ومحبت، عزت وحمیت، روزی وکاروبار اور عمر وصحت میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ انہیں اپنے لواحقین کے لئے باعث خیر وبرکت اور مسرت بنائے۔ آمین

﴿☆﴾ ۱۶ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۱۲ جنوری ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع

مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "صلہ رحمی کی اہمیت وفضیلت" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳؍ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۱۹؍ جنوری ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "آبروئے ما زنام مصطفیٰ است، در دل مسلم مقام مصطفیٰ است" کی توضیح کے متعلق وجد آفرین اور پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائی۔

☆ ۲۳؍ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۱۹؍ جنوری ۲۰۰۱ء، بروز جمعہ، بعد نماز جمعہ (نماز مغرب کے بعد) عزیز القدر مولانا حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی حفظہ اللہ کا نکاح مسنون عزیزہ آسیہ بتول نعیمی دختر مولانا مولوی محمد طفیل نعیمی گجرات کے ہمراہ ہوا۔

نکاح حضرت حاجی پیر الحاج محمد عبد الواحد صدیقی مدظلہ نے پڑھایا۔

تقریب نکاح میں فقیر غفرلہ کے علاوہ عزیزی محمد سعید احمد کی والدہ، ہمشیرہ صفیہ بی بی، عزیزان حافظ محمد حبیب احمد قاری، عزیزی مفتی محمد محمود احمد، مولانا مفتی محمد علیم الدین، مولانا پیر حسنات احمد، عزیزی محمد طفیل شامل تھے۔ نکاح کی کوئی زائد شرط نہ تھی۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار موقعہ پر ادا ہوا۔

مولا کریم اپنے حبیب کریم (جل وعلا وصلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم) کے طفیل اس نکاح کو خیر وبرکت کا باعث بنائے۔ جانبین اور دونوں خاندانوں میں الفت ومحبت کے رشتہ کو مزید مستحکم فرمائے اور نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔ بارات ۲۷؍ جنوری کو روانہ ہوگی۔

﴿☆﴾ ۳۰؍ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ/ ۲۶؍ جنوری ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "غلامی مصطفیٰ (ﷺ) ایک عظیم قوت ہے" کے پُر نور عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں قلمبند فرمائیں۔

☆ یکم ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ/ ۲۷؍ جنوری ۲۰۰۱ء، بروز ہفتہ، روانگی بارات عزیزی حافظ قاضی محمد سعید احمد سلمہ الاحد، گجرات ہوئی۔ معاملات نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پائے۔ مولانا محمد طفیل مدظلہ العالی اور ان کے رفقاء وغیرہ نے نہایت عزت افزائی سے رخصت فرمایا۔ واپسی عصر اور مغرب کے درمیان ہوئی۔

﴿☆﴾ ۲؍ ذی قعدہ ۱۴۲۱ھ/ ۲۸؍ جنوری ۲۰۰۱ء، بروز اتوار، کو دعوت ولیمہ میں مسنون طریق سے احباب نے نہایت شادمانی اور فرحت سے شرکت فرمائی۔ کثیر تعداد میں حاضرین نے سنت مرضیہ کے مطابق کھانا تناول فرمایا۔

مولا کریم اپنے فضل سے اس شادی کے ثمرات سے بہرہ ور فرمائے۔ چند مادہ ہائے تاریخ فقیر غفرلہ نے استخراج کیے۔

شادی مایہ خوشدلی
۱۴۲۱ھ

نذرانہ شادی
۱۴۲۱ھ

شادی فرخندہ بنیاد
۱۴۲۱ھ

نعمت میکراں شادی مبارک
۱۴۲۱ھ

بہجت معاشرت
۱۴۲۱ھ

بہجت فرخ لقا
۱۴۲۱ھ

ریاض بہجت
۱۴۲۱ھ

تضمین الطاف
۱۴۲۱ھ

تذکار یوم الاحد
۱۴۲۱ھ

تذکار دل بندی
۱۴۲۱ھ

برج بلند قاضی محمد سعید احمد

۱۴۲۱ھ

خوشا آسیہ بتول

۱۴۲۱ھ

زینت گیتی آسیہ بتول

۱۴۲۱ھ

شوق وذو سعید جہاں

۱۴۲۱ھ

ابر شوق وذوق

۱۴۲۱ھ

ذوق وشوق پری مثال

۱۴۲۱ھ

ہر زور بشاشت

۱۴۲۱ھ

﴿☆﴾ ۵رذی قعدہ ۱۴۲۱ھ/ ۳۱رجنوری ۲۰۰۱ء، بروز بدھ،
چوہدری الحاج محمد عبداللہ خاں نے نئے مکان میں عازمین حج و زیارت مدینہ منورہ کی تربیتی نشست منعقد کی۔
کثیر تعداد میں عازمین حج اور دیگر صاحب ذوق حضرات نے شرکت کی۔ نشست صبح دس بجے تا ۲ بجے سہ پہر جاری رہی، نماز ظہر اور کھانا کا وقفہ ہوا۔
نشست سے حضرت مفتی محمد علیم الدین مجددی، حضرت مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی اور فقیر نے خطاب کیا۔
چوہدری صاحب نے پرتکلف کھانے کا اہتمام کیا تھا۔ مولیٰ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے میں قبولیت عطا فرمائے۔ اور اسے مفید بنائے۔

☆ ۶رذی قعدہ ۱۴۲۱ھ/ یکم رفروری ۲۰۰۱ء، بروز جمعرات، الحاج چوہدری محمد عبداللہ خان کے بائیں کولہے کی ہڈی گرنے سے ٹوٹ گئی۔ موصوف سی ایم ایچ کھاریاں میں زیر علاج ہیں۔
مولا کریم جل وعلا اپنے محبوب بندوں کے طفیل انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۷رذی قعدہ ۱۴۲۱ھ/ ۲رفروری ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''ارمغان عازمین حج وزیارت مدینہ منورہ (چند ہدایات)'' کے عنوان سے ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔
☆ اسی روز بعد نماز جمعہ سی ایم ایچ کھاریاں میں، حاجی محمد عبداللہ خاں کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ راقم الحروف (محمد محمود احمد) ساتھ تھا۔

﴿☆﴾ ۱۴رذی قعدہ ۱۴۲۱ھ/ ۹رفروری ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق (ارمغان حجاز برائے عازمین حج وزیارت مدینہ منورہ) ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔
☆ حضرت نے اسی روز بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر زیب قرطاس فرمائی۔
بعد نماز جمعہ محلہ فضل کھاریاں میں مسجد قبا کی بنیاد رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مسجد ہذا کی تعمیر میں حاجی فضل حسین حجام اور ان کے لواحقین نے ذاتی دلچسپی لے رہے ہیں۔ قطعہ زمین الحاج چوہدری محمد عارف ڈوگہ نے وقف کیا۔ مولا کریم سب کی کوششوں کو قبول فرمائے اور مسجد کو آباد فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۱رذی قعدہ ۱۴۲۱ھ/ ۱۶رفروری ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''مسائل وفضائل قربانی'' کے عنوان سے پُرمغز اور جامع خطاب فرمایا۔
﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔
☆ ۲۸رذی قعدہ ۱۴۲۱ھ/ ۲۳رفروری ۲۰۰۱ء، پیٹ کی تکلیف میں

کئی ہفتوں سے جتلا رہا۔ اس جمعہ کو طلاب لوٹے تے نے نڈھال رکھا۔ لہٰذا جمعۃ المبارک میں خطبہ نہ دے سکا بلکہ صرف فرض جمعہ مسجد میں ادا کیے۔ خطبہ جمعہ اور امامت عزیزی حافظ مفتی محمد محمود احمد سلمہ نے ادا کیے۔

☆ عید الاضحیٰ ۱۴۳۱ھ کے چاند کا اعلان ہفت روزات کو تاخیر سے ہوا، پہلا اعلان یہ تھا کہ چاند کہیں نظر نہ آیا۔ غالباً رات ۱۲ بجے دوبارہ رویت کمیٹی ہلال کا اعلان ہوا۔

﴿☆﴾ ۶ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / ۲ مارچ ۲۰۱۰ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''حج مبارک کے فضائل و مسائل'' کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین، پُر مغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۸ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / ۴ مارچ ۲۰۱۰ء، بروز اتوار عزیزی سرفراز احمد بن اعجاز احمد سوہدرہ والے کا نکاح لاہور میں محمد انور کی دختر سے ہوا۔ خطبہ نکاح فقیر غفرلہ القدیر نے پڑھا۔ فقیر کے ہمراہ عزیزی حافظ محمد سعید احمد اور عزیزی حافظ محمد محمود احمد سلمہما تھے۔ مگر یہ تقریب نکاح میں شامل نہ ہوئے، کیونکہ اعجاز احمد کی طرف سے ہمارے گھر سے میں صرف ایک فرد مدعو تھا۔

﴿☆﴾ ۱۰ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / ۶ مارچ ۲۰۱۰ء، صبح ساڑھے آٹھ بجے مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں عید الاضحیٰ کے عظیم الشان اجتماع سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ عنوان یہ تھا ''مسلمانانِ عالم میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص بدامنی اور فسادات کا باعث اسلام سے دوری ہے''۔

﴿☆﴾ ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / ۹ مارچ ۲۰۱۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۱۹ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۰ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / ۱۶ مارچ ۲۰۱۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ'' کی سیرت و کردار، فضائل و مناقب اور حالات و خدمات کے حوالے سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ / ۲۳ مارچ ۲۰۱۰ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ''امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ'' کی سیرت و کردار، خدمات و حالات اور فضائل و مناقب کے متعلق نہایت ہی پُر مغز و معلومات افزا اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائی۔

۳ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ / ۲۹ مارچ ۲۰۱۰ء، بروز جمعرات، حضرت قبلہ والد ماجد میاں رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ ختم شریف ہوا۔ چونکہ عزیزی مولانا حافظ محمد سعید احمد سلمہ ۳۱ مارچ ۲۰۱۰ء کی صبح کو امریکہ روانہ ہونے والے ہیں (مولا کریم انہیں خیریت سے لے جائے اور بامراد واپس لائے) ان سے احباب واعزہ ملنے کے لئے آئیں گے۔ اس حکمت کے پیش نظر چند روز معمول سے پہلے ختم شریف کا پروگرام بنایا۔

حاضرین کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ گجرات سے مولانا محمد طفیل

صاحب کی تلامذہ طالبات بھی شریک ہوئیں۔

﴿☆﴾ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ / ۳۰ مارچ ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ" کی سیرت و کردار اور حالات و خدمات کے متعلق پر مغز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۵ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ / ۳۰ مارچ ۲۰۰۱ء، بروز جمعۃ المبارک، بعد نماز عشاء، عزیزی حافظ محمد سعید احمد سلمہ گھر سے امریکہ کے لئے روانہ ہوا۔ اس کی پرواز لاہور سے ہے۔ حافظ محمد حبیب احمد، حافظ محمد مسعود احمد، چوہدری نبیل اختر اس کے ہمراہ ہیں، مولا کریم اس کا سفر خیریت و برکت سے معمور فرمائے۔

☆ ۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ / ۵ اپریل ۲۰۰۱ء، بروز جمعرات۔ حضرت قبلہ والد ماجد جناب میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یوم وصال ہے۔ ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔

☆ جناب صوفی محمد رفیق خاں صاحب ہیڈ ماسٹر ہسہ سرائے عالمگیر کے ہمراہ جناب صوفی محمد اشرف صاحب ہیڈ ماسٹر سرائے عالمگیر کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی مسجد واقع قصبہ کریالی کی زیارت کے لئے وہاں حاضر ہوا۔ سرائے عالمگیر سے گاڑی کا اہتمام حضرت مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی نے فرمایا۔

مسجد مذکور میں شیشہ کا کام خوبصورت اور قدیم طرز تعمیر کے مطابق ہو رہا ہے۔ مسجد کی اگوائی بھی قدیم میناروں سے مزین کی جارہی ہے۔ مولا کریم اسے حسنِ ظاہری اور حسنِ باطنی نصیب فرما۔

☆ مدرسۃ البنات جامعہ غوثیہ سرائے عالمگیر میں عاشورہ کی محفل میں شرکت کا موقع نصیب ہوا۔ مولا کریم اسے دینی مقاصد میں ترقی عطا فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ / ۶ اپریل ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔ عنوان یہ تھا "امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے دیگر رفقاء، اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی شہادت کی غرض وغایت"

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت زیب قرطاس فرمائیں۔

☆ اپریل ۲۰۰۱ء، کے پہلے ہفتہ میں الحاج چوہدری محمد شفیع گوندل نے اپنا قیمتی موٹر سائیکل عزیزی حافظ محمد محمود احمد سلمہ کو دیا۔ چوہدری صاحب موصوف نے اس سے پہلے بارہا مالی امداد فرمائی ہے۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر فی الدارین عطا فرمائے۔

☆ ۱۰ اپریل ۲۰۰۱ء، بروز منگل، ہیڈ رسول میں صاحبزادہ غلام محی الدین اور ان کے والدین کے مزارات پر حاضر ہوا۔ پھر ظہر تا عصر سرائے عالمگیر میں حضرت مستانہ صاحب کے سالانہ عرس میں شامل رہا۔ مولانا منیر احمد یوسفی نے خطاب فرمایا۔ وہاں سے جہلم والدہ صاحبہ کی تیمارداری کے لئے حاضر ہوا۔ اللہ تعالیٰ والدہ ماجدہ صاحبہ کو صحت و قوت عطا فرمائے۔

فقیر کے ہمراہ برادر عزیز مفتی محمد علیم الدین، صوفی غلام حیدر اور حاجی صادق حسین پیارا والے تھے۔ حاجی صاحب کی گاڑی میں سفر کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

فقیر غفرلہ کی صحت کئی ہفتوں / مہینوں سے رو بہ اضمحلال ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ / ۱۳ اپریل ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "ولی اللہ کے چند اوصاف لازمہ" کے عنوان سے ایمان افروز اور سبق آموز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۵ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ / ۲۰ اپریل ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق پُر مغز اور شاندار تاریخی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / ۲۷ اپریل ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔ عنوان یہ تھا: "جو شے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں محبوب و مقبول ہو جائے وہ دین بن جاتی ہے، اور رب کی محبوب و مقبول ٹھہرتی ہے"۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۷ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / ۲ مئی ۲۰۰۱ء بروز بدھ مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی ۸۶ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اور اپنے قائم کردہ دینی ادارہ میں دفن ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم تحریکِ پاکستان تحریکِ ختم نبوت ۵۳ء، ۷۴ء، تحریکِ نظام مصطفیٰ اور تحریکِ پاکستان کے صفِ اول کے مجاہد تھے۔ جمعیت علماءِ پاکستان کے صدر رہے۔ بھرپور مجاہدانہ زندگی بسر کی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

☆ ۷ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / ۲ مئی ۲۰۰۱ء بروز بدھ الحاج صوفی فدا حسین قادری پرانی جہلم میں انتقال کر گئے۔ مرحوم مذہب کا درد رکھنے والے اور حضرت مستانہ صاحب کے عاشق تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

﴿☆﴾ ۹ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / ۴ مئی ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الانعام کی آیت نمبر (۱۴۹) کی روشنی میں "مسائل عشرہ" کے اہم عنوان سے سبق آموز اور چشم کشا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۶ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / ۱۱ مئی ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الزخرف کی آیات (۶۸ و مابعد) کی تفسیر و توضیح پر "مشتمل اولیاء اللہ کے تصرفات روحانیہ" کے عنوان سے ایمان افروز اور اصلاحی خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۳ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / ۱۸ مئی ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بعنوان سابق (گذشتہ سے پیوستہ) ایمان افروز اور اصلاحی اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت یہ تحریر زیبِ قرطاس فرمائی۔

۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ / ۲۳ مئی ۲۰۰۱ء بروز جمعرات عزیزہ عابدہ بی بی بنت مفتی محمد علیم الدین مجددی کی شادی محترم مولوی ساجد مصطفیٰ کھاریاں اور عزیزہ حامدہ بی بی بنت مفتی صاحب کی شادی محترم مولوی عبدالغفور صاحب سے قرار پائی۔
خطبہ نکاح جناب حاجی پیر الحاج محمد عبدالواحد نے ارشاد فرمایا۔
نکاح کی تقریب دربار سلطانیہ کی جامع مسجد میں ہوئی۔ مولیٰ کریم بچیوں کی نئی زندگی مبارک فرمائے اور جانبین میں اتفاق و الفت پیدا فرمائے۔ آمین۔

﴿☆﴾ ۲۸ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ/۲۵ مئی ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "افضل الخلائق حضور پُر نور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ" کے نہایت ہی پاکیزہ عنوان سے بہت ہی شاندار اور محبت بھرا خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ربیع الاول تا جمادی الاخریٰ ۱۴۲۲ھ/ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۱ء ماہنامہ معارف رضا کراچی میں حضرت کے یہ مضامین شائع ہوئے۔
(۱) مظہر اسلام کے چند اولین فضلاء (۲) مظہر اسلام اپنے دورِ قیام کی اہم ضرورت (۳) مظہر اسلام کے چند مخلص معاونین۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۶ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/ ۲۹ مئی ۲۰۰۱ء، بروز بدھ، صوفی غلام حیدر کی بیٹی کی رخصتی پر پیارا حاضر ہوا۔ ابو محمد اعظم ہمراہ تھے۔

☆ چوہدری محمد شفیع صاحب کونڈل کی بہو کے نماز جنازہ میں شرکت کی مرحومہ کی نعش ناروے سے آئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

☆ جمعہ کو ختم قل شریف میں حاضر ہوا۔

☆ ۶ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/ ۲۹ مئی ۲۰۰۱ء، بروز بدھ، سورۃ آل عمران میں سے آیات احکام سے احکام ترتیب دینے اور اس کی تسوید سے فراغت نصیب ہوئی۔ مولا کریم اس خدمتِ دین کو قبول فرمائے اور فقیر کے لئے توشۂ آخرت بنا دے۔ عامۃ الناس اس سے استفادہ کر سکیں۔ نیز بقیہ قرآن مجید کے احکام کی ترتیب کی توفیق ارزانی نصیب ہو جائے۔

وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز.

﴿☆﴾ ۶ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/ ۳۰ مئی ۲۰۰۱ء، بروز بدھ، سورۃ آل عمران کی چند آیات کے احکام کی تسوید سے فراغت پائی۔

﴿☆﴾ ۷ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/ ۳۱ مئی ۲۰۰۱ء، بروز جمعرات، سورۃ النساء کی آیات کریمہ کے احکام کی تسوید کے کام کا آغاز ہوا۔

﴿☆﴾ ۸ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/ یکم جون ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ایک حدیث پاک کی توضیح پر مشتمل ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت نسب قرطاس فرمائیں۔

☆ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/ ۵ جون ۲۰۰۱ء، بروز منگل، عید میلاد النبی ﷺ کا مبارک جلوس حسب سابق مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر سے ۹ بجے چل کر اپنے مقررہ راستوں سے ہوتا ہوا ایک بجے مرکزی عیدگاہ کھاریاں میں پہنچا۔ راستہ بھر میں گیٹ سجے تھے۔ آرائشی محرابیں، جھنڈیاں، بینر اور خوبصورتی کا سامان مہیا تھا۔ شہر سجا تھا۔ علماءِ کرام، نعت خواں اور معززین شہر کے علاوہ کثیر تعداد میں مضافات کے دیہات کے جلوس اس میں شامل تھے۔

فقیر غفرلہ بوجہ علالت و نقاہت کے گاڑی میں سوار رہا۔

☆ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ/ ۵ جون ۲۰۰۱ء، بروز منگل، برادر بزرگ بھائی غلام علی ولد غلام محمد کا انتقال صبح میلاد کو ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم ایک عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ زندگی بھر باوجود افلاس و غربت کے خودداری قائم رکھی، خاندان میں ان کا نام عزت سے لیا جاتا تھا۔ فقیر غفرلہ کے ساتھ تعلق الفت و پیار کا رہا۔

۴ بجے بعد دوپہر جنازہ ہوا۔ نماز جنازہ کی امامت برادر مکرم مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی نے فرمائی۔ فقیر دعا اور نماز میں شریک رہا۔ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

﴿☆﴾ ۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ / ۸ جون ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "بعثت ورسالت کی وسعت اور مقاصد" کے پُرنور عنوان سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۲ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ / ۱۵ جون ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الجمعہ کی آیت نمبر ۲ کی روشنی میں "بعثتِ مصطفیٰ ﷺ کی وسعت، میلاد کے عملی تقاضے" کے عنوان سے نہایت ہی ایمان افروز اور شاندار خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ / ۲۲ جون ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ایمان افروز اور سبق آفرین خطاب فرمایا۔ عنوان یہ تھا: "نبی الانبیاء حضور سید الکونین ﷺ کا بے عیب مختار اور تمام کمالات کا جامع ہونا فرض ہے، ورنہ دین کی بنیاد نہ رہے گی"۔

﴿☆﴾ ۶ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ / ۲۹ جون ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے گیارھویں شریف کے حوالے سے شاندار خطاب فرمایا۔ عنوان یہ تھا۔ "اسلام کے مبلغ اور حامی ومحافظ اولیاء اللہ ہیں"۔

﴿☆﴾ ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ / ۶ جولائی ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "تعلیمات غوث الورٰی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ" کے خوبصورت عنوان سے نہایت ہی شاندار اور پُرمغز خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ / ۱۱ جولائی ۲۰۰۱ء بروز بدھ، عزیزی مولانا حافظ قاری محمد حبیب احمد سلمہ نے حفاظ کی جماعت کو تدریس کرنے کی ذمہ داری قبول کی۔ اور دار العلوم جامعہ حنفیہ رضویہ سرائے عالمگیر میں مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی کی سرپرستی میں پڑھانا شروع کیا۔ مولا کریم انہیں اخلاص محبت اور محنت سے پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح وہ اپنی دینی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ رزق مقسوم ہے، وہ رب قدیر کی طرف سے مل کر رہے گا۔

اس سے تقریباً تین ہفتے پیشتر ان کے برادر خورد مولانا حافظ مفتی محمد محمود احمد سلمہ نے اسی مدرسہ میں درسیات کی تدریس کا فریضہ اپنے ذمہ لیا۔ جواب تک بخیر وعافیت ادا کر رہے ہیں۔ مولا کریم ان کے علم وعمل، اخلاص ومحبت تقریر وتحریر، تدریس وتربیت، مال وجان، عزت وآبرو میں برکت عطا فرمائے۔ یہ عزیزان اپنے علمی خاندانی پس منظر کو ترقی دے سکیں۔ ان کا تعارف بطور عالم باعمل اور عارف ربانی کے ہو۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

اے میرے مولا کریم تو اپنے حبیب کریم کے طفیل میری تمام اولاد کی دینی دنیوی امور میں کفایت، حمایت، نصرت اور حفاظت فرما۔ انہیں ایسی بابرکت زندگی عطا فرما کہ اہل دین اور اہل دنیا سب ان پر رشک کریں۔

☆ ۲۱ رجمادی الثانی ۱۴۲۲ھ / ۱۰ ستمبر ۲۰۰۱ء، بروز پیر، کو عزیزی حافظ محمد حبیب احمد سلمہ کو حضرت صاحبزادہ مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی نے تدریس سے فارغ کر دیا۔

﴿☆﴾ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ / ۱۳ جولائی ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے حدیث شریف "حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَمَمَاتِيْ خَيْرٌ لَّكُمْ" کی

توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ قبل نماز جمعہ فقیر اپنے دروازے کے سامنے گلی میں گرا۔ چہرے، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور پاؤں پر چوٹیں آئیں۔ سامنے والے دانت ہل گئے۔ مولا کریم نے بڑے صدمات سے محفوظ فرمالیا۔

☆ ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۱۳ جولائی ۲۰۰۱ء، بروز جمعہ، مولانا غلام حیدر صاحب لالہ موسیٰ والے انتقال فرما گئے۔ مرحوم بزرگ متقی عالم دین تھے۔ تدریس شغل رہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مولا کریم مرحومین کی مغفرت فرمائے۔

☆ ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۱۴ جولائی ۲۰۰۱ء، بروز ہفتہ، مولانا حافظ غلام حسین سیالوی کی والدہ ماجدہ اپنے گاؤں نواں لوک نزد کھاریاں کینٹ ریلوے اسٹیشن وصال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مولانا مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی نے نماز جنازہ پڑھائی، فقیر حاضر تھا۔

﴿☆﴾ ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۱۶ جولائی ۲۰۰۱ء، بروز پیر، مرحومہ مذکورہ کے ختم قل شریف میں شرکت فرمائی اور خصوصی دعا فرمائی۔

☆ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۱۸ جولائی ۲۰۰۱ء، بروز بدھ، محترم حاجی محمد اسلم صاحب (آف کوال) وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم کی کھاریاں میں کپڑے کی دکان تھی۔ ۱۹۹۵ء میں انہوں نے حج کیا۔ فقیر بھی ان کے ہمراہ تھا۔ اور ان کی درخواست پر فقیر نے ان کی والدہ ماجدہ کا حج کیا تھا۔ مرحوم نہایت صاف گو، صاف معاملہ تھے۔ وضع داری کے ساتھ خدمت کا جذبہ بھی رکھتے تھے۔ سفرِ حج میں مرحوم کی بڑی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت فقیر کو ملی۔

☆ ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۱۷ جولائی ۲۰۰۱ء، بروز منگل، بابا محمد بوٹا دھوبی محلہ لطیف شاہ والا اچانک فوت ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت ملی۔

﴿☆﴾ ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۲۰ جولائی ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "نیکی قوی ترین طاقت ہے، عمل صالح مشکل کشا ہے، صالح مومن مشکل کشا ہے" کے عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ/ ۲۷ جولائی ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔ عنوان یہ تھا "غلامانِ مصطفیٰ ﷺ دونوں جہانوں میں ہر حال میں سرخرو ہوتے ہیں"۔

﴿☆﴾ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ/ ۳ اگست ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "اعمال کی صورت، وزن عمل" کے پُرنور عنوان سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ/ ۱۰ اگست ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے "سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مظہر محبوب مصطفیٰ ﷺ" کے مبارک عنوان سے، سورۃ الزمر کی آیات مبارکہ (۳۴،۳۳) کی روشنی میں ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ/ ۱۷ اگست ۲۰۰۱ء، مرکزی جامع

مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الم نشرح کی آیت نمبر ۴ کی روشنی میں رفعتِ ذکرِ شانِ مصطفیٰ ﷺ کے مبارک حوالے سے ایمان افروز اور وجد آفرین خطاب فرمایا۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر بطور یادداشت یہ تحریریں قلمبند فرمائیں۔

☆ ۲۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ/ ۱۵ر اگست ۲۰۰۱ء، بروز بدھ، عزیزہ دختر کیپٹن عبدالعزیز کھاریاں کا نکاح خرم الیاس دمنی سے ہوا۔ خطبہ نکاح فقیر نے پڑھایا۔

☆ ۲۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ/ ۱۶ر اگست ۲۰۰۱ء، بروز جمعرات محمد زبیر برادر خورد محمد طفیل بھدر گجرات کا نکاح نور عالم ولد محمد یونا کھاریاں کی دختر سے ہوا۔

﴿☆﴾ ۳ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۲ھ/ ۲۴ر اگست ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی آیت نمبر ۸ کی تفسیر و توضیح پر مشتمل ایمان افروز اور سبق آموز خطاب کا اجمالی خاکہ حسبِ معمول اپنی ذاتی ڈائری پر تحریر فرمایا۔ پس تحریر یہ لکھا ہے۔

نمازِ جمعہ اور وعظ ایک مولوی صاحب نے ادا کیا۔ جو غالباً مرکزی جامع مسجد عالمگیری کے ہونے والے خطیب ہیں۔ فقیر نے ان کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

﴿☆﴾ ۱۱ر جمادی الاخریٰ ۱۴۲۲ھ/ ۳۱ر اگست ۲۰۰۱ء مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے سورۃ الفتح کی پہلی آیتِ مبارکہ کی روشنی میں "صلح حدیبیہ" کے حوالے سے ایمان افروز خطاب فرمایا۔ حسبِ عادتِ مبارکہ مجوزہ خطاب کا اجمالی خاکہ اپنی ذاتی ڈائری پر تحریر فرمانے سے قبل یہ کلمات قلمبند فرمائے۔

مرکزی جامع مسجد عالمگیری کھاریاں شہر میں آج آخری مرتبہ نمازِ جمعہ پڑھانے کا موقعہ ملے گا۔ اپنی علالت وضعف اور دیگر معاملات کے پیشِ نظر مسجد کی انتظامیہ سے سبکدوش ہونے کی استدعا کی تھی، جو غالباً قبول ہو جائے گی۔ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ فقیر قادری عفی عنہ

☆ مذکورہ تاریخ کو نمازِ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کے بعد اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر زینتِ قرطاس فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

جامع مسجد عالمگیری کی انتظامیہ اور نمازیوں نے نہایت عزت و وقار سے خطابت کے فرائض سے سبکدوش کر دیا ہے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۳۰ر اکتوبر ۲۰۰۱ء/ ۱۳ر شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ/ ۱۴ر کاتک ۲۰۵۸ ب، بروز منگل، عزیزم محمد سعید احمد سلمہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ مولا کریم اسے خاندان اور والدین کے لئے مبارک فرمائے۔ ہر قسم کی بلیات سے محفوظ رکھے۔

۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء

﴿☆﴾ ۸ر ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ/ ۲۱ر فروری ۲۰۰۲ء، بروز جمعرات، سورۃ النساء کی آیاتِ کریمہ کے احکام کی تسوید و تبییض سے فراغت پائی۔ یوں دوسری جلد مکمل ہوئی۔

﴿☆﴾ ۹ر ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ/ ۲۲ر فروری ۲۰۰۲ء، بروز جمعۃ المبارک،

احکام القرآن کی تیسری جلد کا آغاز میں سورۃ المائدۃ کی احکام کے ترتیب وتالیف سے شروع ہوا۔

☆ ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ / ۲۷ فروری ۲۰۰۲ء بروز بدھ مولانا عبدالغفور + حامدہ بی بی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ مولا کریم اسے خاندان اور والدین کے لئے باعث خیر وبرکت بنائے۔ عمر، علم، عمل میں برکت دے، ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

☆ ۲۱ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ / ۴ اپریل ۲۰۰۲ء جمعۃ المبارک، مولانا قاری حافظ محمد حبیب احمد سلمہ کا نکاح مسنون چوہدو میں عزیزہ طاہرہ بی بی دختر طالب حسین کے ہمراہ قبل نماز جمعہ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ مولانا مفتی محمد محمود احمد سلمہ کا نکاح مسنون گجرات محلہ فتوپورہ میں عزیزہ علیمہ عنایت دختر حاجی محمد عنایت سے بعد نماز جمعہ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔

دونوں نکاح سنتِ مطہرہ کے مطابق منعقد ہوئے۔ غیر شرعی حرکات سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔

نکاح سے پہلے دونوں مقامات پر نعت شریف اور تلاوت ہوئی۔

☆ بروز ہفتہ ۲۲ محرم الحرام / ۶ اپریل کو دعوت ولیمہ بخیر وخوبی انجام پائی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

مولا کریم جل مجدہٗ سے دعا ہے کہ وہ زوجین کی خوشیوں میں اضافہ، ترقی اور دوامی برکت عطا فرمائے۔ اور نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور فرمائے۔ زوجین اپنے اپنے حقوق وفرائض کو اچھی طرح جانیں اور انہیں ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔ دونوں بھائیوں کے نکاح ان کے بڑے بھائی عزیزم قاضی محمد سعید احمد سلمہ نے اپنے کثیر معارف سے طے کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

چند تاریخی مادے فقیر غفرلہ القدیر نے استخراج کئے۔

شادی بحرین است	۱۴۲۳ھ
شادی گنجینۂ عشرت	۱۴۲۳ھ
شادی عشرت قلوب	۱۴۲۳ھ
شادی مخدوم خوش نما	۱۴۲۳ھ
شادی فرخندہ صاحب مرتبہ	۱۴۲۳ھ
بشاشت خورد	۱۴۲۳ھ
بشاشت زاویہ عشرت	۱۴۲۳ھ
معاشرت ایام نشاط	۱۴۲۳ھ
معاشرت ابتہاج	۱۴۲۳ھ
تذکار وساطت یوم الجمعہ	۲۰۰۲ء
تذکرہ مزاج شناسی یوم الجمعہ	۲۰۰۲ء
تذکرہ دولت ایزدی یوم الجمعہ	۲۰۰۲ء
بہجت خاتون سعادت	۲۰۰۲ء
بہجت فیض آثار	۲۰۰۲ء
عنبر تفضیل	۲۰۰۲ء
تضمین گلستان ارم	۲۰۰۲ء
معاشرت رفیق حبیب	۱۴۲۳ھ
خوش حال قاری محمد حبیب احمد	۱۴۲۳ھ
خیر وصلاح قاری محمد حبیب احمد	۱۴۲۳ھ
خوشی خوب قاری محمد حبیب احمد	۲۰۰۲ء
در فضیلت قاری محمد حبیب احمد	۲۰۰۲ء
وفور نشاط مفتی محمد محمود احمد	۱۴۲۳ھ
عالم الفت مفتی محمد محمود احمد	۱۴۲۳ھ

نگینۂ یاقوت مفتی محمد محمود احمد ۱۴۲۳ھ

تاریخِ زیبا مفتی محمد محمود احمد ۲۰۰۲ء

عزت وحشمت مفتی محمد محمود احمد ۲۰۰۲ء

عشرت سرا مفتی محمد محمود احمد ۲۰۰۲ء

مفتی محمد محمود احمد خوب خوب ہے ۲۰۰۲ء

کوکب درخشاں طاہرہ ۱۴۲۳ھ

اخترِ بے مثل طاہرہ ۲۰۰۲ء

تعویذ دفعِ بلیات طاہرہ ۲۰۰۲ء

آثارِ عزت طاہرہ بی بی ۱۴۲۳ھ

نذر کردہ طاہرہ بی بی ۱۴۲۳ھ

طاہرہ بی بی بسیار خوش ۱۴۲۳ھ

طاہرہ بی بی پیوستہ برحمت الٰہی ۱۴۲۳ھ

عطیہ عنایت مستفید شد ۱۴۲۳ھ

خوش بخت عطیہ ۲۰۰۲ء

﴿☆﴾ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۲ء، ماہنامہ معارف رضا کراچی میں حضرت کا یہ مضمون شائع ہوا۔ "امام احمد رضا کا نظریہ سائنس"

﴿☆﴾ عزیزی محمد طفیل ولد محمد حسین (نہریا) محلہ اسلام نگر گجرات کے ہاں عزیزہ صفیہ بی بی کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا۔ ۳۰ر جولائی ۲۰۰۲ء، بعد نماز مغرب/عشاء، ۱۹ (بلکہ ۲۰) جمادی الاولی ۱۴۲۳ھ، بروز منگل ۱۵ر ساون ۲۰۵۹ بکری نومولود مسعود اپریشن کے ذریعے حسن ہسپتال گجرات میں پیدا ہوا۔ نومولود مسعود کا نام "محمد عمیر" تجویز ہوا۔

☆ ۴ر رجب المرجب ۱۴۲۳ھ/۱۲ ستمبر ۲۰۰۲ء، نوادرات محدث اعظم پاکستان جلد دوم میں مولانا حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ نے تقریظ تحریر فرمائی۔

☆ ۹ر رجب المرجب ۱۴۲۳ھ/ ۱۷ر ستمبر ۲۰۰۲ء، نوادرات محدث اعظم پاکستان جلد دوم میں عرض مولف کے عنوان سے افتتاحی کلمات تحریر فرمائے۔

﴿☆﴾ ۲۸ر رجب المرجب ۱۴۲۳ھ/ ۶ اکتوبر ۲۰۰۲ء، عزیزی محمد زبیر بن مفتی محمد علیم الدین مجددی نے قرآن مجید حفظ کرلیا ہے۔ مولا کریم مزید دینی علوم وفنون میں مہارت عطا فرمائے۔ تاریخ حفظ قرآن مجید۔

عید حفظ قرآن	حفظ قرآن مجید واجب ہے
۱۴۲۳ھ	۱۴۲۳ھ
حفظ قرآن مجید نعمت الٰہی	حفظ مبارک موجب مسرت
۲۰۰۲ء	۲۰۰۲ء

﴿☆﴾ حاجی محمد عبداللہ والد حاجی محمد اعظم وحاجی محمد معظم کھاریاں ۳ر شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ/ ۱۰ر اکتوبر ۲۰۰۲ء، وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

﴿☆﴾ ۷ر شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ/ ۱۴ر اکتوبر ۲۰۰۲ء، بروز پیر، سورۃ الانعام کے احکامِ شرعیہ کی ترتیب وتالیف اور تسوید کا کام مکمل ہوا۔

﴿☆﴾ ۸ر شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ/ ۱۵ر اکتوبر ۲۰۰۲ء، بروز منگل، سورۃ الاعراف کے احکامِ شرعیہ کی ترتیب، تالیف اور تسوید کے کام کا آغاز کیا۔

﴿☆﴾ معروف عالمِ دین حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب (ڈنگہ شہر) کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ شوال المکرم ۱۴۲۳ھ/ دسمبر ۲۰۰۲ء، عالم باعمل صوفی باصفا مولانا حافظ ابو الضیاء محمد حنیف صاحب خطیب جامع عیدگاہ ڈنگہ کا وصال

ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم تقریباً پچاس برس سے مسجد مذکور میں خدمت کرتے رہے، علاقہ بھر میں آپ کے شاگرد وحفاظ کرام کی کثرت آپ کی دینی خدمت کا بین ثبوت ہے۔

مرحوم حضرت کیلانوالہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت تھے۔

آپ کے صاحبزادگان حافظ اور عالم باعمل ہیں، اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چل کر دین کی خدمت میں مصروف ہیں۔ دارالعلوم ضیاء القرآن جامعہ رضویہ ڈنگہ مرحوم کی دینی خدمات میں سے ہے۔ فقیر غفرلہ نے مادہ ہائے تاریخی کا استخراج کیا ہے۔

تاریخ وصال حضرت مولانا ابوالضیاء محمد حنیف صاحب ڈنگہ۔

ابوالضیاء محمد حنیف در بہشت		در بہشت ابوالضیاء محمد حنیف
۲۰۰۲ء		۲۰۰۲ء
فاضل ابوالضیاء محمد حنیف		بخشش خالق دو جہاں
۲۰۰۲ء		۲۰۰۲ء
بخشش نیک سیرت	قبا فضیلت	فضیلت عالی صفات
۲۰۰۲ء	۱۴۲۳ھ	۱۴۲۳ھ
افتخار علماء	لائق افتخار	محفل قدسی ابوالضیاء محمد حنیف
۱۴۲۳ھ	۱۴۲۳ھ	۱۴۲۳ھ
لیل ونہار ابوالضیاء محمد حنیف		چراغ ہدیٰ
۱۴۲۳ھ		۱۴۲۳ھ

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

﴿☆﴾ عزیزی عطاء اللہ ولد جیون خان، چک بختارو (لوہاریاں) کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطاء کیا ہے۔ بچہ کی پیدائش حنیفاً ہسپتال کھاریاں میں اپریشن سے ہوئی۔ نومولود کا نام تجویز ہوا ہے، محمد سمیع اللہ، مولا کریم نومولود کو صالح اور دراز عمر عطا فرمائے۔ خاندان والوں کیلئے باعث مسرت بنائے۔

﴿☆﴾ اپنے ایک دیرینہ ساتھی محترم صوفی محمد اشرف چشتی صاحب کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

۲۴ رشوال المکرم ۱۴۲۳ھ / ۲۹ دسمبر ۲۰۰۲ء، بروز اتوار، محترم مولانا الحاج صوفی محمد اشرف صاحب چشتی نظامی سینئر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول سرائے عالمگیر (قصبہ والے) کو ظالموں نے گولیوں سے شہید کردیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مرحوم چوہدری محمد فاروق ایم پی اے کے ساتھ دندی نظام میں فاتحہ کے بعد واپس آرہے تھے۔ ظالموں نے چوہدری محمد فاروق کو قتل کرنا تھا، ان کے ہمراہ دیگر پانچ افراد بھی شہید ہوگئے۔ چھ راہ گیر زخمی ہوئے۔

مرحوم صوفی محمد اشرف صاحب عالم باعمل تھے، وہ اپنے قصبہ میں مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرماتے تھے۔ ان کے اخلاق وتقویٰ کے غیر بھی معترف تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تاریخ وصال پُر ملال صوفی محمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

صوفی محمد اشرف، سال ختم ہوا	پاک خصلت صوفی محمد اشرف
۲۰۰۲ء	۲۰۰۲ء
باغ علم صوفی محمد اشرف	کنج استراحت صوفی محمد اشرف
۲۰۰۲ء	۲۰۰۲ء
بندۂ نیک بخت صوفی محمد اشرف	صوفی محمد اشرف پرتو سعادت
۲۰۰۲ء	۲۰۰۲ء

صوفی محمد اشرف جنت مکان ۱۴۲۳ھ

استاذ زماں صوفی محمد اشرف ۱۴۲۳ھ

﴿☆﴾ حضرت نے مولانا الحاج فضل الرحمٰن مدنی کی خبر رحلت سن کر اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

شوال المکرم ۱۴۲۳ھ، مولانا الحاج فضل الرحمٰن مدنی بن قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ مدینہ منورہ میں وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم اپنے والد کی واحد نشانی اور ان کے نقشِ قدم پر عمل پیرا تھے۔ ساری عمر مدینہ منورہ میں قیام رہا تاکہ مدفن مدینہ منورہ میں بنے، اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش پوری فرما دی۔ عالمِ اسلام، برِ عظیم پاک وہند، بنگلہ دیش، افغانستان، عرب، امریکہ، افریقہ اور یورپ کے آئے ہوئے زائرین راسخ العقیدہ کی عقیدت کے مرکز تھے۔ ان کا آستانہ ہر مسلمان کے لئے مفتوح ہوتا تھا۔ فقیر غفرلہ بارہا ان کی زیارت، دعوت، ملاقات اور مواعظ سے مستفید ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے امثال بشر پیدا فرمائے۔

۱۴۲۳ھ/سن ۲۰۰۳ء

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریریں بطور یادداشت قلمبند فرمائیں۔

☆ ۹ رذی قعدہ ۱۴۲۳ھ/۱۳ رجنوری سن ۲۰۰۳ء/۲۹ رپوہ ۲۰۶۹ بکرمی، بروز پیر، صبح ساڑھے آٹھ بجے، اللہ تعالیٰ جل وعلا کے فضل وکرم سے مفتی محمد محمود احمد سلمہ الاحد اور ان کی اہلیہ عطیہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ مولا کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل نومولود کو والدین اور تمام خاندان کے لئے مبارک فرمائے۔ ان کی زندگی صالح باعافیت ہو۔ نومولود دخترخانہ ہسپتال میں چھوٹے اپریشن سے پیدا ہوئی۔ نومولود کا نام تجویز ہوا ہے ''امینہ محمود''

☆ ۲۰ رذی قعدہ ۱۴۲۳ھ/۲۴ جنوری سن ۲۰۰۳ء/۱۱ ماگھ ۲۰۶۹ بکرمی، بروز جمعہ بوقت اڑھائی بجے بعد دوپہر اللہ تعالیٰ نے عزیزم حافظ محمد حبیب احمد سلمہ الاحد اور عزیزہ طاہرہ بی بی کو لڑکا عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین اور اہلِ خانہ کے لئے باعث خیر وبرکت بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ اور نومولود کی زندگی صالح باعافیت بنائے۔ عمر دراز اپنی اور اپنے حبیب کی رضا میں بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نومولود کا نام تجویز ہوا۔ ''محمد انیس احمد''

☆ ۳۰ رذی الحجہ ۱۴۲۳ھ/۴ رمارچ سن ۲۰۰۳ء، بروز منگل، عزیزم محمد انیس احمد سلمہ الاحد کا ختنہ مسنونہ ہوا۔

برآمد ختنہ مبارک ۱۴۲۳ھ — ختنہ مبارک نیک بخت ۲۰۰۳ء

ختنہ مبارک نمود ۱۴۲۳ھ

ختنہ مبارک نہاردم ۱۴۲۳ھ — ختنہ مبارک رحمت ایزدی سن ۲۰۰۳ء

☆ یکم رذی الحجہ ۱۴۲۳ھ/۳ رفروری سن ۲۰۰۳ء، بروز پیر، عزیز محترم مولانا حافظ قاضی محمد سعید احمد سلمہ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کے لئے عازم حرمین شریفین ہوئے۔

مولا کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ان کے اس سفر کو مبارک مقبول، مبرور فرمائے۔ آمین

عزیزم محترم چند روز پہلے امریکہ سے واپس ہوئے ہیں۔

☆ یکم ۲ رذی الحجہ ۱۴۲۳ھ/۳ رفروری سن ۲۰۰۳ء، بروز پیر، احکام القرآن مولفہ فقیر قادری عفی عنہ جلد دوم چھپ کر موصول ہوئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔
رب تعالیٰ اپنے حبیب کریم (جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم) کے صدقے اسے قبول فرمائے۔ فقیر غفرلہ کے لئے توشہ آخرت اور اولاد واحباب وقارئین کے لئے خیر و برکت وعافیت وہدایت کا باعث بنائے۔ آمین

☆ ۱۸ رذی الحجہ ۱۴۲۳ھ / ۲۰ رفروری ۲۰۰۳ء، بروز اتوار، عزیزی حافظ محمد سعید احمد سلمہ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کے مبارک سفر سے واپس خیریت سے گھر پہنچ گیا۔ مولا کریم اس سفر کو خیر و برکت کا باعث بنائے اور اس جیسے کثیر بابرکت سفر نصیب فرمائے۔ آمین

☆ ۲۵ رذی الحجہ ۱۴۲۳ھ / ۲۷ رفروری ۲۰۰۳ء، بروز جمعرات، عزیزہ رقیہ بی بی بنت جیون خان چک بختاور (لوہاریاں) کا نکاح عزیزم محمد شفیق ولد محمد فاضل ساکن ملک پور سے ہوا۔ مولا کریم طرفین اور ان کے اعزا واقارب میں مزید الفت ومحبت پیدا فرمائے۔ نکاح کی مسرت اور بابرکت سعادتوں اور خوشیوں کو دوام عطا فرمائے۔ نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور فرمائے۔

☆ ۱۴ رمحرم الحرام ۱۴۲۴ھ / ۱۸ رمارچ ۲۰۰۳ء، بروز پیر، محترمہ خالہ زینب ہمشیرہ والدہ محترمہ آمنہ بی بی کی دائیں آنکھ کا آپریشن بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر محمد اکرم (کھاریاں چھاونی) نے کیا۔
مولا کریم محترمہ کے نور بصارت وبصیرت میں ترقی واضافہ فرمائے۔ آپریشن کے مصارف عزیز مولانا حافظ محمد سعید احمد سلمہ نے برداشت کئے۔ مولا کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ ۱۴ رمحرم الحرام ۱۴۲۴ھ / ۱۹ رمارچ ۲۰۰۳ء، بروز منگل، ختم شریف حکیم حافظ رحمت اللہ مرحوم کے موقع پر کیرانوالہ سیداں میں حاضر ہوا۔ وہاں پاک وگھہ کی زیارت کی۔

اب وہاں جناب میاں صاحب کدھر شریف والے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ مسجد مغلیہ دور تعمیر کا نادر نمونہ ہوگی۔ اس کی لاگت پانچ کروڑ کے قریب ہوگی۔
۱۱۵۰ھ میں وہاں ایک بزرگ کی دعا سے حاضرین کو عالم بیداری میں حضور آقا ومولیٰ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ مسجد کی بنیاد ۱۹۹۸ء میں رکھی گئی۔

مسجد پاک وگھہ کیراں والا سیداں

وجود مسجد حضوری	۱۱۵۰ھ
زیب مسجد حضوری	۱۱۵۰ھ
وجود مسجد حضوری مبارک ہو	۱۴۲۴ھ
زیب مسجد حضوری مبارک ہو	۱۴۲۴ھ
گلشن حضوری	۱۴۲۴ھ
نور انجمن حضوری	۱۴۲۴ھ
دل فریب جمال مسجد حضوری	۱۴۲۴ھ
زیب مجلس علماء مسجد حضوری	۱۴۲۴ھ
گلشن جنت وجود مسجد حضوری	۲۰۰۳ء
گلشن جنت زیب مسجد حضوری	۲۰۰۳ء

بانی جناب میاں صاحب کدھر

صاحب کرم خوش خصال	۱۹۸۸ء
خوش خصال بانی ارجمند	۱۹۸۸ء
پاک جو بانی خوش بخت	۲۰۰۳ء
ماہر فن خوش خصال	۲۰۰۳ء

☆ ۸ رمحرم الحرام ۱۴۲۴ھ / ۱۲ راپریل ۲۰۰۳ء، بروز بدھ، سورۃ الانفال میں سے فقہی احکام سے متعلقہ آیات کریمہ کے احکام کی

تسوید، ترتیب اور تالیف سے فراغت پائی۔

☆ ۹ رمحرم الحرام ۱۴۲۴ھ / ۱۳ راپریل ۲۰۰۳ء، بروز جمعرات، سورۃ التوبۃ سے احکام القرآن کی جلد چہارم کا آغاز ہوا۔

سید محمد یعقوب رضوی کا انتقال

☆ ۲۴ رصفر المظفر ۱۴۲۴ھ / ۲۷ راپریل ۲۰۰۳ء، بروز اتوار، مولانا سید محمد یعقوب رضوی فاضل بریلی کیرانوالہ سیداں ضلع گجرات وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم عالم باعمل اور اعلیٰ پائے کے مدرس تھے۔ تمام عمر اپنے ہی گاؤں میں فی سبیل اللہ تدریس فرمائی۔ اگلے دن ان کا جنازہ ہوا جنازہ میں کثیر تعداد میں مشائخ عظام اور علماء کرام حاضر تھے۔ رَحْمَةُ اللهِ رَحْمَةً وَاسِعَةً كَامِلَةً

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کا انتقال

☆ معروف عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی خبر رحلت سن کر حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری میں یہ تحریر بطور یادداشت قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۸ رجمادی الاخری ۱۴۲۴ھ / ۲۸ راگست ۲۰۰۳ء، بروز منگل، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ حرکت قلب بند ہو جانے سے بعد نماز مغرب وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم ایک اعلیٰ درجہ کے استاذ، جامع معقول و منقول، جامع اصول، منتظم، مربی اور کام کرنے اور کام کروانے والے تھے۔ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے ناظم اور پھر صدر رہے۔

فتاویٰ رضویہ جدید انداز میں طبع کرانے کا بیڑا اٹھایا۔ ۲۵ رجلدیں شائع کروا چکے ہیں۔ بقیہ قریباً ۵ جلدیں باقی ہیں۔

مولا کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

☆ تاریخ وفات حسرت آیات حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بانی و مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، صدر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ رَحْمَةً وَاسِعَةً كَامِلَةً ۲۸ رجمادی الاخری ۱۴۲۴ھ / ۲۶ راگست ۲۰۰۳ء۔

☆ گرامئ عصر مفتی عبدالقیوم — ۱۴۲۴ھ
☆ راست گو ابو سعید محمد عبدالقیوم ہزاروی — ۱۴۲۴ھ
☆ بانی حسن جامعہ نظامیہ — ۱۴۲۴ھ
☆ صاحب سلیقہ بانی جامعہ نظامیہ — ۱۴۲۴ھ
☆ مدرس خورشید — ۱۴۲۴ھ
☆ خورشید محققانہ — ۱۴۲۴ھ
☆ مرگ جام خورشید — ۱۴۲۴ھ
☆ نادر بزم خورشید — ۱۴۲۴ھ
☆ خورشید قدر / قدر خورشید — ۱۴۲۴ھ
☆ رہبر ذی وقار — ۱۴۲۴ھ
☆ لبیب فضیلت مآب — ۱۴۲۴ھ
☆ بحضور لم یزل رسیدہ بود — ۱۴۲۴ھ
☆ بحضور محبوب جہاں رسیدہ بود — ۱۴۲۴ھ
☆ بخشش رب ودود — ۱۴۲۴ھ
☆ اطلاع بخشش عام — ۱۴۲۴ھ
☆ غفران النّاس — ۱۴۲۴ھ
☆ غفران لازم ہے — ۱۴۲۴ھ
☆ غفران الحمید — ۱۴۲۴ھ

☆ پاک قلب داخلِ خلد ۱۴۲۴ھ
☆ بخشش او بالیقین بود ۱۴۲۴ھ
☆ تاریخِ گنجِ علم ۱۴۲۴ھ
☆ بدارالقرار رفتہ ۱۴۲۴ھ
☆ غفرلہ الحکیم ۱۴۲۴ھ
☆ آہ! آہ! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۴۲۴ھ
☆ ذاتِ اقدس ابوسعید محمد عبدالقیوم ہزاروی ۲۰۰۳ء
☆ عالی شان مفتی اعظم ۲۰۰۳ء
☆ انتقالِ پُر ملال بانی جامعہ نظامیہ ۲۰۰۳ء
☆ ذکرِ خیر کعبہ معنوی ۲۰۰۳ء
☆ حاتم روزگار خورشید ۲۰۰۳ء
☆ چشمہ سعادت خورشید ۲۰۰۳ء
☆ خورشید حشمت دین و دنیا ۲۰۰۳ء
☆ الفراق! مفتی ذی شان ۲۰۰۳ء
☆ تاریخ وصال عاشق صادق ۲۰۰۳ء

تاریخ لوح مزار و آستانہ مفتی محمد عبدالقیوم علیہ الرحمۃ

☆ باغ مبارک! ابوسعید محمد عبدالقیوم ہزاروی ۲۰۰۳ء
☆ دربار ذی وقار ۱۴۲۴ھ
☆ خانقاہ مبارکہ گلزار ارم ۱۴۲۴ھ
☆ ریاضِ فیضِ محمدی ۱۴۲۴ھ

﴿☆﴾ ۲۷ر رجب المرجب ۱۴۲۴ھ/ ۲۵ر ستمبر ۲۰۰۳ء، بروز جمعرات، سورۃ التوبۃ میں سے فقہی احکام کی ترتیب اور تالیف سے فراغت حاصل کی۔

﴿☆﴾ ۲۸ر رجب المرجب ۱۴۲۴ھ/ ۲۶ر ستمبر ۲۰۰۳ء، بروز جمعۃ المبارک، سورۃ یونس میں سے فقہی احکام سے متعلقہ آیاتِ کریمہ کے احکام کی تسوید و تالیف کا آغاز ہوا۔

مفتی ظفر علی نعمانی کا انتقال

﴿☆﴾ علامہ مفتی ظفر علی نعمانی کی خبرِ رحلت سن کر حضرت نے بطور یادداشت اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریر قلمبند فرمائی۔

☆ ۲۰ر رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ/ ۱۶ر نومبر ۲۰۰۳ء، حضرت مولانا مفتی ظفر علی نعمانی، کراچی، مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی نے وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو پاکستان میں سب سے پہلے کنز الایمان اور حیاتِ اعلیٰ حضرت کی پہلی اشاعت کا شرف حاصل ہے۔

حقوقِ اہلِ سنت کے لئے زندگی بھر کوشاں رہے۔ محدثِ اعظم پاکستان حضرت ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ کے ایامِ علالت میں آپ ہی کے ایما اور کوشش سے کراچی میں زیرِ علاج رہے۔ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

﴿☆﴾ حضرت نے اپنی ذاتی ڈائری پر یہ تحریریں بطور یادداشت زیبِ قرطاس فرمائیں

☆ ۱۳، ۱۴ر شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ/ ۱۰، ۱۱ر اکتوبر ۲۰۰۳ء، بروز جمعہ، ہفتہ بعد نمازِ مغرب، عزیزہ عطیہ بی بی زوجہ مفتی محمد محمود احمد کی والدہ محترمہ سرور بیگم (زوجہ حاجی عنایت احمد) گجرات اچانک وصال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ ایک نیک سیرت نفس، کم سخن، مرنجاں مرنج خاتون تھیں۔ اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ ہمارے ساتھ ان کا تعلق مہر و محبت، وفا اور نبھا کا رہا۔ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے۔

مرحومہ کا جنازہ فقیر غفرلہ القدیر نے پڑھایا اور دعا مولانا محمد طفیل نعیمی نے کرائی۔

☆ ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ / ۷ نومبر ۲۰۰۳ء / ۲۲ کاتک ۲۰۶۰ بکرمی بروز جمعہ بعد نماز فجر، عزیزم مولانا حافظ محمد سعید احمد سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی عنایت فرمائی۔ مولا کریم نومولود کو خاندان بھر کے لئے باعث برکت بنائے اور اسے صالح، پاکیزہ طویل عمر عطا فرمائے۔

نومولود کا نام "عفیفہ سعید" تجویز ہوا۔

☆ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ / ۱۱ نومبر ۲۰۰۳ء، بروز ہفتہ، سورۃ یونس میں سے فقہی احکام سے متعلقہ آیات کریمہ کے احکام کی تسوید و تالیف سے فراغت پائی۔

☆ ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ / ۱۲ نومبر ۲۰۰۳ء، بروز بدھ، سورۃ ھود میں سے فقہی احکام سے متعلقہ آیات کریمہ کے احکام کی ترتیب و تسوید کا کام شروع ہوا۔

مولانا شاہ احمد نورانی کا انتقال

☆ ۱۶ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ / ۱۱ دسمبر ۲۰۰۳ء، بروز جمعرات، قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی بعارضہ قلب وصال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم ایک جید عالم دین، نامور گر پاکدامن سیاست دان تھے۔ ۱۹۷۰ء کے انتخاب میں ایم این اے بنے، پھر جمعیت علماء پاکستان کے صدر بنے اور تاحیات صدر رہے۔ ورلڈ اسلامک مشن کے چیئرمین تھے۔ کمال خوبیوں کے مالک تھے۔ ۶۸ برس قرآن مجید تراویح میں سنایا۔ ایسے عظیم انسان صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور انہیں اعلیٰ فردوس میں نبی پاک ﷺ کے دامنِ رحمت میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسا عالم دین اہل سنت کو عطا فرمائے، جو ان کی قیادت کر سکے۔

☆ ۱۷ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ / ۱۲ دسمبر ۲۰۰۳ء، بروز جمعۃ المبارک، عزیزم شہزاد انجم ولد حاجی عنایت احمد محلہ فتح پور گجرات کا نکاح عاصمہ سے ہوا۔ ایجاب و قبول اور خطبہ نکاح فقیر نے پڑھایا۔

مولا کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقہ زوجین کو نیکی کی توفیق دے، اتفاق و محبت سے رہیں اور انہیں نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور فرمایا جائے۔

☆ ۲۵ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ / ۲۰ دسمبر ۲۰۰۳ء، بروز ہفتہ، عزیز محترم چوہدری ندیم اختر رضا ولد چوہدری غلام علی کھٹانہ کھاریاں (انارکلی بازار) کا نکاح (ثانی) باؤلی شریف میں عاصمہ سے ہوا۔ مولا کریم زوجین اور ان کے متوسلین کو خوشیوں سے مالا مال کرے۔ اور نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور فرمائے۔

☆ ۳ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ / ۲۷ دسمبر ۲۰۰۳ء، بروز ہفتہ، سورۃ ھود شریف کے احکام کی ترتیب و تالیف سے فراغت پائی۔

۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۴ء

☆ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ / جنوری ۲۰۰۴ء، سورۃ یوسف سے احکام القرآن جلد پنجم کا آغاز ہوا۔

☆ ۲۲ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ / ۱۵ جنوری ۲۰۰۴ء، بروز جمعرات، الحاج چوہدری خوشی محمد منڈیر والے وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم ایک وضعدار، تہذیب مشرق کے امین اور دانا تھے۔ عمر کا اکثر حصہ کھاریاں میں گھڑی سازی کرتے رہے۔ ان کی زندگی شرافت دیانت اور دوستوں سے ہمدردی کی مظہر رہی۔ مولا کریم ان کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ نماز جنازہ بعد نماز عشاء فقیر غفرلہ نے پڑھائی۔

☆ ٢١ محرم الحرام ١٤٢٥ھ / ١٣ مارچ ٢٠٠٤ء، بروز ہفتہ، چوہدری محمد شفیع گوندل کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّـا لِلّٰهِ وَ اِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. نمازِ جنازہ بعد ظہر ٣ بجے ان کے آبائی گاؤں ڈیرہ عالم پور گوندلاں میں ادا کی گئی۔ امامت فقیر غفرلہ القدیر نے کی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو بخش دے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ مرحومہ کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆ ٢٦ محرم الحرام ١٤٢٥ھ / ١٨ مارچ ٢٠٠٤ء، بروز جمعرات، عزیزم حمید فاروق ولد صوفی محمد حسین نے کھاریاں میں اپنے لئے خوبصورت مکان میں رہائش اختیار کی۔ ان کا سابقہ مکان ڈنگہ میں تھا۔ اور اس سے سابق علی پور چٹھہ میں اور اس سے سابقہ مکان منڈی واربرٹن میں تھا۔

مولا کریم انہیں نئے مکان کی رہائش مبارک فرمائے۔ ان کے رزق، اسباب رزق، عزت اولاد اور حوصلہ میں اضافہ فرمائے۔ زمینی و آسمانی آفات ناگہانی بلیات سے حفاظت فرمائے۔

☆ ٧ صفر المظفر ١٤٢٥ھ / ٢٩ مارچ ٢٠٠٤ء، بروز پیر، مولانا حافظ محمد حبیب احمد اور عزیزم محمد یونس نے محلہ لطیف شاہ کھاریاں میں کریانہ و جنرل سٹور کا افتتاح کیا۔ دوکان کی کفالت مولانا حافظ محمد سعید احمد سلمہ ربہ نے کی۔

مولا کریم اپنے حبیب کریم (جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل اس تجارت میں برکت عطا فرمائے۔ اور رزق حلال بافراغت کے اسباب مہیا اور میسر فرمائے۔ کفالت کرنے والے عزیز محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور بھائیوں میں خیر و برکت اتفاق و محبت اور ایثار و وقار کی دولت ارزانی عطا فرمائے۔ آمین

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

﴿☆﴾ ٢٨ صفر المظفر ١٤٢٥ھ / ١٨ اپریل ٢٠٠٤ء، بروز اتوار، بعد نمازِ مغرب سورۃ یوسف کے احکام کی تسوید و ترتیب سے فراغت پائی۔

﴿☆﴾ ٢٩ صفر المظفر ١٤٢٥ھ / ١٩ اپریل ٢٠٠٤ء، بروز پیر، سورۃ الرعد کے احکام کی تسوید و ترتیب کا آغاز ہوا۔

حضرت کی والدہ ماجدہ کا وصال پُر ملال

☆ ١٤ ربیع الاول ١٤٢٥ھ / ٤، ٥ مئی ٢٠٠٤ء، بروز بدھ، (منگل، بدھ کی درمیانی شب) بوقت عشاء 7:50 پر حضرت والدہ ماجدہ آمنہ بی بی کا وصال بعمر قریباً سو سال ہو گیا۔ اِنَّـا لِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهَا وَقُدِّسَ سِرُّهَا الْعَزِيْز.

نمازِ جنازہ بروز بدھ دن گیارہ بجے جناب حاجی پیر خواجہ محمد عبد الواحد سلمہ الاحد صاحب آستانہ عالیہ کالا دیو نے ادا کرائی۔ نمازِ جنازہ میں کثیر مشائخ عظام، علماءِ کرام، سادات کرام اور عوامِ اہلِ سنت نے شرکت فرمائی۔ مولا کریم جل وعلا سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ اور مزار پُر انوار پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرمائے۔

﴿☆﴾ ٢٤ ربیع النور ١٤٢٥ھ / ١٥ مئی ٢٠٠٤ء، بروز ہفتہ، سورۃ ابراہیم شریف کی منتخب آیات کریمہ کے احکام کی تسوید و ترتیب مکمل ہوئی۔

﴿☆﴾ اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال پر ملال کے موقع پر احکام القرآن جلد پنجم میں یہ کلمات درج فرمائے۔

سورۃ ابراہیم کے احکام کی تسوید و ترتیب کے دوران اس فقیر غفرلہ القدیر کو ایک سانحہ فاجعہ ہائلہ پیش آیا۔ فقیر غفرلہ القدیر کی عفت مآب والدہ ماجدہ قُدِّسَ سِرُّهَا الْعَزِيْز وَ بَرَّدَ اللّٰهُ مَضْجَعَهَا وَ اَدْخَلَهَا فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ کا وصال پُر ملال بعمر قریباً ایک سو برس

۱۴ ربیع النور ۱۴۲۵ھ/ ۴، مئی ۲۰۰۴ء، بروز منگل (منگل، بدھ کی درمیانی رات سات بج کر پچاس منٹ پر) ہو گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهَا رَحْمَةً وَّاسِعَةً كَامِلَةً، اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَبْرَهَا بِنُوْرِ الْمُصْطَفٰى ﷺ اَللّٰهُمَّ تَرَحَّمْ بِهَا. اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتَهَا فِيْ قَبْرِهَا الْجَمِيْلَةَ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا. آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

حضرت والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا رابعہ صفت، مرنجان مرنج صحیح العقیدہ، باعمل اور مثالی ماں تھیں۔ زندگی بھر کسی سے دشمنی نہ کی۔ بلکہ انہیں دشمنی کرنے کا ملکہ ہی نہ تھا۔ اگر کسی نے انہیں ایذا دی تو بھی اس کے لئے خصوصی دعا فرماتیں۔ قارئین کرام سے دردمندانہ التماس ہے کہ اس کتاب سے جب وہ فائدہ اٹھائیں میرے والدین کریمین کے رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ فقیر غفرلہ القدیر ممنون ہوگا۔ حقیقت میں اس کتاب کی ترتیب وتسوید ان کی دعائیں ہر وقت میرے شامل حال رہی ہیں۔

﴿☆﴾ ۲۵ ربیع النور ۱۴۲۵ھ/ ۱۶ مئی ۲۰۰۴ء، بروز اتوار، سورۃ الحجر کی منتخب آیات کریمہ کے احکام کی تسوید وترتیب کا آغاز ہوا۔

﴿☆﴾ ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ/ ۶ جون ۲۰۰۴ء، بروز اتوار، سورۃ الحجر کے احکام ومسائل کی تسوید وترتیب مکمل ہوئی۔

﴿☆﴾ ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ/ ۷ جون ۲۰۰۴ء، بروز پیر، سورۃ النحل کی منتخب آیات کریمہ کے احکام کی تسوید وترتیب کا آغاز ہوا۔

☆ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ/ ۳۰ جولائی ۲۰۰۴ء، بروز جمعۃ المبارک، الحاج چوہدری محمد شفیع گوندل، صوفی حمید فاروق، صوفی محمد مشتاق، عزیزی مولانا محمد محمود احمد کے ہمراہ فقیر قادری عفی عنہ برادر مکرم مفتی محمد علیم الدین مجددی کے ہاں جہلم حاضر ہوئے۔ کھاریاں میں مفتی صاحب کے حصہ کا قطعہ اراضی/ بوسیدہ مکان کا سودہ طے پایا۔ جگہ اور ملبہ سمیت قیمت تولا کھ -/900000 روپے طے پائی۔ ان شاء اللہ چھ ماہ میں بالاقساط ادا کی جائے گی۔ مولا کریم قیمت ادا کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔

نیز گھر میں مشترکہ دور کی کتابوں کی تقسیم کی بات ہو مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

﴿☆﴾ ۷ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ/ ۲۴ اگست ۲۰۰۴ء، بروز منگل، سورۃ النحل کی منتخب آیات کریمہ کے احکام کی تسوید وترتیب سے فراغت پائی۔

﴿☆﴾ ۸ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ/ ۲۵ اگست ۲۰۰۴ء، بروز بدھ، سورۃ بنی اسرائیل کی منتخب آیات کریمہ کے احکام کی تسوید وترتیب کے کام کا آغاز ہوا۔

☆ ۲۹ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ/ ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۴ء، بروز جمعرات، بعد عصر حضرت مولانا محمد نواز نقشبندی فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پُر ملال گوجرانوالہ میں ہوا۔ مولانا موصوف زمانہ طالب علمی سے لے کر مولانا سید محمد جلال الدین (نابینا) کے ساتھ رہے۔ پڑھنے اور پڑھانے میں انہوں نے ہمراہی کا کمال حق ادا کر دیا۔

☆ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ/ ۲۹ اکتوبر ۲۰۰۴ء، حضرت مولانا سید محمد امیر شاہ گیلانی المعروف ''مولوی جی'' پشاور میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً.

مرحوم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے تھے۔ اور آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ آپ کا طریقت کا سلسلہ بھی

غوثیت پاک سے منسلک تھا۔

سید محمد بن علوی المالکی کا انتقال

☆ ۱۵ر رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ/۲۹ر اکتوبر ۲۰۰۴ء جمعۃ المبارک کو عالم اسلام کے عظیم محقق، مصنف، حضرت فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محمد بن علوی المالکی مکہ معظمہ میں وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

مرحوم حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کے خلیفہ اور اپنے والد حضرت شیخ علوی اور آپ کے دادا حضرت عباس علوی کو حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا بریلوی سے خلافت و اجازت حاصل تھی۔

مرحوم قادری مشرب اور مالکی مسلک کے بزرگ تھے۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً.

عمرہ کے موقعہ پر دو مرتبہ فقیر غفرلہ القدیر نے آپ کے درس حدیث میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے ازراہ عنایت درس حدیث و قرآن و سیرت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

☆ ۲۱ر رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ/۵ر نومبر ۲۰۰۴ء برطانیہ میں حضرت مولانا مفتی محمد اقتدار احمد خان بن حضرت مولانا مفتی احمد یار خان کا وصال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ. رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعَةً. مرحوم نے تفسیر نعیمی کو مکمل کرنے میں پوری کوشش فرمائی مگر مکمل نہ کر سکے۔

۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء

☆ یکم ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء حسب وعدہ برادر مکرم مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی مدظلہ کو ان کے مکان کی قیمت مبلغ نو لاکھ روپے نقد (تاریخ وعدہ سے پہلے) ادا کر دی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.

رقم کی ادائیگی الحاج چوہدری محمد شفیع زید مجدہٗ کے دست مبارک سے ہوئی۔ اس وقت مفتی صاحب اور چوہدری صاحب کے علاوہ ان کے صاحبزادہ ممتاز احمد عزیزان مولانا حافظ محمد حبیب احمد و مولانا حافظ محمد محمود احمد اور عزیزم فاروق حمید، فقیر کے ہمراہ تھے۔

دعا ہے کہ یہ جگہ عزیزان پسران خود کیلئے مبارک ہو۔ مذکورہ نو لاکھ رقم کے علاوہ پچاس ہزار روپیہ جناب حاجی پیر صاحب کو ادا کیا۔ یہ رقم ان سے ادھار لی تھی۔ پچاس ہزار مزید رجسٹری وغیرہ کے مصارف کے لئے موجود ہے۔

رقم ادھار کا انتظام یوں ہوا۔

الحاج چوہدری محمد شفیع صاحب ڈیرہ عالم پور گوندلاں کھاریاں (400000) چار لاکھ نقد

الحاج صوفی محمد رفیق خاں صاحب (600000)

قیمت مکان	900000/- نو لاکھ نقد
ادھار حاجی پیر صاحب	50000/-
مصارف رجسٹری وغیرہ	50000/-
مبلغ دس لاکھ روپے	1000000

مولا کریم اس رقم قرضہ کی ادائیگی کی جلد از جلد توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

﴿☆﴾ ۵ر ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ/۱۶ر جنوری ۲۰۰۵ء، بروز اتوار، عزیزم مولانا مفتی محمد محمود احمد کے ہاں دوسری بچی فائقہ ہسپتال کھاریاں میں پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز صالح اور خوشیوں کا باعث بنائے۔ نومولودہ کا نام "حفصہ محمود" تجویز ہوا۔

﴿☆﴾ ۱۹ر محرم الحرام ۱۴۲۶ھ/یکم مارچ ۲۰۰۵ء، بروز منگل، سورۃ

بنی اسرائیل کی منتخب آیات کریمہ کے احکام کی تسوید وترتیب کے کام کی تکمیل ہوئی۔

☆ ۲۰؍محرم الحرام ۱۴۲۶ھ/ ۲؍مارچ ۲۰۰۵ء بروز بدھ، سورۃ الکہف کی منتخب آیات کریمہ کے احکام کی تسوید وترتیب کے کام کا آغاز ہوا۔

☆ ۸؍صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ ۱۹؍مارچ ۲۰۰۵ء، بروز ہفتہ، محترمہ عزیزہ از جان طاہرہ بی بی کا نکاح مسنون قاری حافظ شہزاد احمد ولد فضل حسین ساکن محلہ اسلام نگر، گجرات شہر ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت شریف کے بعد حضرت پیر محمد افضل قادری مہتمم جامعہ قادریہ عالیہ گجرات نے نکاح کے چند احکام بیان فرمائے۔ عزیزہ طاہرہ بی بی کی منشاء کے مطابق فقیر غفرلہ القدیر نے ایجاب وقبول کرایا اور خطبہ پڑھا۔ حضرت مفتی محمد حبیب اللہ نعیمی مہتمم جامعہ حنفیہ سرائے عالمگیر نے دعا فرمائی۔

محترم شخصیات نکاح میں شریک ہوئیں۔ راستہ میں بارات کو پانی چوہدری حاجی اصغر علی بھلی نے اپنے ڈیرے پر پلایا۔ اور پھر عزیزہ زاہدہ بی بی زوجہ مہدی خاں قریشی نے اپنے مکان پر پانی پلایا۔

کھانے کی تیاری عزیزم محمد الیاس نے کی۔

تقریب نکاح بخیر وعافیت سنت کے مطابق ادا ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مولا کریم زوجین کو نیکی، تقویٰ، عافیت اور سکون کی زندگی عطا فرمائے۔ اپنے اپنے حقوق پہچانیں اور ادا کریں۔ نیز نکاح کی خوشیوں کو استمرار عطا ہو اور نکاح کے ثمرات سے بہرہ ور ہوں۔ آمین

چند مادہ ہائے تاریخی

پاک حسب فضیلت میاب ۱۴۲۶ھ
ہم پایہ فضیلت مآب ۱۴۲۶ھ
طاہرہ بی بی باعث راحت ۱۴۲۶ھ
ارمغان بے انتہا طاہرہ بی بی ۲۰۰۵ء
بحر سعادت قاری شہزاد احمد ۱۴۲۶ھ
قدسی صفات قاری شہزاد احمد ۱۴۲۶ھ
سراسر سعادت شہزاد احمد ۱۴۲۶ھ
نور رخ شہزاد احمد ۱۴۲۶ھ
مخدوم خوش حال شہزاد احمد ۲۰۰۵ء
بہجت آثار شدی ۱۴۲۶ھ
سرمدی بہجت آثار ۱۴۲۶ھ
بہجت آثار توفیق رفیق باد ۲۰۰۵ء
الم نشرح لک صدرک، بہجت آثار ۲۰۰۵ء
جواں بیدار مغز قاری شہزاد احمد ۲۰۰۵ء
فائدہ بخش بشاشت ۲۰۰۵ء
شادی بہجت آثار ۱۴۲۶ھ
شادی بہجت اثر ۱۴۲۶ھ

☆ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

قاری شہزاد احمد نے بلاوجہ ظلم شدید کرتے ہوئے عزیزہ طاہرہ بی بی کو طلاق ثلاثہ کیم اگست ۲۰۰۵ء کو دے دی۔ طلاق کے غم نے عزیزہ اور اس کے والدین، برادران، بہنوں، دیگر تمام رشتہ داروں اور واقف کاروں کو شدید غم سے دوچار کر دیا ہے۔

مولا کریم اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْہُ.

☆ ۱۹؍صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ ۳۰؍مارچ ۲۰۰۵ء، بروز بدھ، عزیزہ محترمہ

مولانا محمد سعید احمد سلمہ الاحد قریباً دو ماہ قیام کے بعد واپس امریکہ روانہ ہوئے۔ مولا تعالیٰ ان کا سفر آسان فرمائے اور بابرکت بھی۔ انہیں ان کے احباب ورفقاء کو ہر قسم کی آفت سے محفوظ رکھے۔ بامراد رہیں اور بامراد اپنے مطلوبہ وقت پر واپس آئیں۔

اس قیام میں موصوف نے انتہائی تگ ودو اور محبت واخلاص سے اپنی ہمشیرہ طاہرہ بی بی کی شادی کرائی ہے۔

☆ ۲۷ر صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ ۷ر اپریل ۲۰۰۵ء، بروز جمعرات، سورۃ الکہف میں سے احکام پر مشتمل آیات کریمہ سے احکام شرعیہ کے استخراج کا کام مکمل ہوا۔

☆ ۲۷ر صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ ۷ر اپریل ۲۰۰۵ء، بروز جمعرات، سورۃ مریم سے احکام القرآن کی جلد ششم کا آغاز ہوا۔

☆ ۱۰ر ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۱۷ر مئی ۲۰۰۵ء، فتاویٰ دیداریہ پر محققانہ تقدیم تحریر فرمائی۔

☆ ۱۶ر ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۲۵ر مئی ۲۰۰۵ء، بروز بدھ، سورۃ مریم کے احکام کا استخراج مکمل ہوا۔

☆ ۱۷ر ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۲۶ر مئی ۲۰۰۵ء، بروز جمعرات، سورۃ طٰہٰ کے احکام کے استخراج کا کام شروع ہوا۔

☆ ۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ/ ۲۱ر جون ۲۰۰۵ء، بروز منگل، سورۃ طٰہٰ کے احکام کی ترتیب پایہ تکمیل کو پہنچی۔

☆ یا حافظ یا وقار

عزیزم محمد شعیب سلمہ بن مستری محمد طفیل، محلہ اسلام نگر، گجرات نے ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۳۱ر جون ۲۰۰۵ء کو جامعہ حنفیہ رضویہ جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر (گجرات) سے حفظ قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیزم مذکور کو حفظ قرآن مجید کی دولت کی حفاظت نصیب فرمائے اسے مزید علم دین حاصل کرنے اور عالم باعمل اور حافظ صالح بنائے۔ ان کے والدین اور اعزہ واقارب کو ان سے فیض پہنچے۔

فقیر غفرلہ نے تاریخ حفظ قرآن کا مادہ تاریخ یوں مرتب کیا ہے۔

حافظ محمد شعیب مشرف ہوا ۲۰۰۵ء
صاحب لیاقت حافظ محمد شعیب ۲۰۰۵ء
حافظ محمد شعیب انمول تحفہ ہوا ۲۰۰۵ء
فرحت انجام اسلام نگر ۱۴۲۶ھ
سند دولت ارتقٰی ۲۰۰۵ء
حافظ نور قلیم ۱۴۲۶ھ
حافظ علی گوہر ۱۴۲۶ھ
جشن عید حافظ ۱۴۲۶ھ
قابل قدر حافظ ۱۴۲۶ھ
رضوی حافظ ۲۰۰۵ء
گلستان تمنا محمد شعیب ۱۴۲۶ھ
فضیلت طالب دین ۱۴۲۶ھ
خیر گجرات ۱۴۲۶ھ
خیر ظفریابی ۲۰۰۵ء
فیض سعادت ۱۴۲۶ھ
ارتقٰی آید ۲۰۰۵ء
مبہج آفتاب سرفراز ۲۰۰۵ء

☆ ۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ/ ۲۲ر جون ۲۰۰۵ء، بروز بدھ، سورۃ الانبیاء کے احکام کی ترتیب وتسوید کا کام شروع ہوا۔

☆ ۳ر جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۱۱ر جولائی ۲۰۰۵ء، بروز پیر، سورۃ

الانبیاء میں بیان شدہ احکام کی ترتیب سے فراغت پائی۔
☆ ۴ر جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۱۲ر جولائی ۲۰۰۵ء بروز منگل، سورۃ الحج میں بیان شدہ احکام کی ترتیب کا آغاز ہوا۔

حضرت کے فرزند غازی صاحب کی دستارِ فضیلت

☆ ۲۲ر رجب المرجب ۱۴۲۶ھ/ ۲۸ر اگست ۲۰۰۵ء بروز اتوار، عزیزم مولانا محمد مسعود احمد سلمہ الاحد کی دستارِ فضیلت کے جلسہ میں فقیر غفرلہ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ شاخ میں حاضر ہوا۔
مولا کریم کے فضل وکرم اور اس کے حبیب کریم کے فضل وکرم سے موصوف نے درسِ نظامی کی کتابیں اعلیٰ درجہ کے اساتذہ سے عمدہ ترین طریق سے پڑھ لی ہیں اور اعلیٰ علمی استعداد حاصل کرلی ہے۔
مولا کریم اسے عزت، علم، عمل، عفو، عرفان اور عافیت سے سرفراز رکھے۔

فضلت محمد مسعود احمد ۱۴۲۶ھ
فضیلت نامہ ۱۴۲۶ھ
اعزازی فضیلت ۱۴۲۶ھ
فضیلت کاملہ ۱۴۲۶ھ
کوکب غازی عصر ۱۴۲۶ھ
ممتاز مع الشرف عین مطلوب ۱۴۲۶ھ
ذی اعزاز ممتاز مع الشرف ۱۴۲۶ھ
عزو اقبال ممتاز مع الشرف ۱۴۲۶ھ
جلیل القدر غازی ۱۴۲۶ھ
صاحب وقار غازی ۱۴۲۶ھ
فضل رب قدیر ۱۴۲۶ھ
فضل عبدالقادر جیلانی ۱۴۲۶ھ

☆ ۱۵ر شعبان المعظم ۱۴۲۶ھ/ ۲۰ر ستمبر ۲۰۰۵ء، بروز منگل، عزیز محترم مولانا حافظ مفتی محمد محمود احمد سلمہ صوفی مشتاق احمد (ہمسایہ) کے ہمراہ عمرہ اور زیارت مدینہ منورہ کے لئے صبح پانچ بجے گھر سے روانہ ہوا۔ اسلام آباد تک ان کے ہمراہ عزیزان مولانا حافظ محمد حبیب احمد اور مولانا حافظ محمد مسعود احمد سلمہما گئے۔
مولا کریم ان کے سفر عمرہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ کو آسان فرمائے۔ اور قبول فرمائے۔ آمین۔

تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان کی اشاعتِ ثانیہ

☆ ۲۹ر رجب المرجب ۱۴۲۶ھ
عرسِ محدثِ اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز کے موقعہ پر تذکرہ محدثِ اعظم پاکستان بارثانی طبع ہوا۔ اس کی کمپوزنگ اور طباعت نیز اس کے مصارف عزیز القدر مفتی محمد محمود احمد سلمہ کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہیں۔ تذکرہ کی اشاعت کے اجر میں اللہ تعالیٰ نے مفتی صاحب مذکور کو عمرہ اور زیارت حرمین شریفین سے مشرف فرمایا ہے۔ دیگر فوائد اور ثمرات اس کے علاوہ ہوں گے، ان شاء اللہ۔
☆ ۱۱ر شوال المکرم ۱۴۲۶ھ/ ۱۴ر نومبر ۲۰۰۵ء، بروز پیر، عزیز محترم مولانا حافظ محمد مسعود احمد سلمہ ربہٗ نے دارالعلوم حنفیہ رضویہ سرائے عالمگیر میں تدریس کا آغاز کیا۔ مولا کریم اس کے علم، عمل، عرفان، تدریس، وعظ وخطابت میں برکت دے۔
خود اجر جزیل کا مستحق ہو اور دوسروں کو اس کی ذات سے دینی و دنیوی فوائد حاصل ہوں۔
☆ ۲۳ر شوال المکرم ۱۴۲۶ھ/ ۲۶ر نومبر ۲۰۰۵ء، بروز ہفتہ، عزیزی حافظ محمد حبیب احمد سلمہ کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔
مولا کریم نومولودہ کو ہمارے لئے باعث خیر و برکت بنائے۔ اسے

صالح اور عمر دراز عطا فرمائے۔ اس کی ساری زندگی سہولت و برکت سے گزرے۔ نومولودہ کا نام تجویز ہوا ہے۔ "نائلہ حبیب"

نومولودہ کی ولادت اپنے ننھیال موضع چوہدو میں ہوئی۔

☆ ۲۷ رذی الحجہ ۱۴۲۶ھ / ۲۸ ردسمبر ۲۰۰۵ء، بروز ہفتہ، عزیزہ طاہرہ بی بی کا عقد ثانی شہریز اختر ولد نیاز علی ساکن چک جانی کلاں (نزد ڈنگہ) سے ہوا۔ خطبہ نکاح فقیر غفرلہ القدیر نے پڑھا۔ مولا کریم اس عقد کو مبارک بنائے۔ اور خوشیوں کے لمحات کو استمرار و دوام عطا فرمائے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

جس روز طاہرہ بی بی کی بارات آرہی تھی۔ اتفاق سے اسی روز عزیزم حافظ محمد حبیب احمد کی چھوٹی بیٹی نائلہ حبیب اچانک فوت ہو گئی۔ نکاح کے بعد جنازہ ہوا۔

۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۶ء

☆ ۱۴ اپریل ۲۰۰۶ء، احباب کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین کے لئے تشریف لے گئے۔

☆ ۶ ربیع النور ۱۴۲۷ھ / ۵ راپریل ۲۰۰۶ء، بروز بدھ، سورۃ المومنون کے شرعی احکام کی تسوید و تالیف کے مراحل طے ہوئے۔

☆ ۷ ربیع النور ۱۴۲۷ھ / ۶ راپریل ۲۰۰۶ء، بروز جمعرات، سورۃ النور کے شرعی احکام کی تسوید و تالیف کا آغاز ہوا۔

سفر حرمین شریفین

☆ ۱۸ راپریل ۲۰۰۶ء، بروز ہفتہ عمرہ و زیارت حرمین شریفین کے سفر مقدس سے واپسی ہوئی۔ راقم الحروف اور میری والدہ محترمہ اور ماموں حمید فاروق ان کی اہلیہ محترمہ اور بیٹا علی رضا ہمراہ تھے۔

☆ ۲۶ رشوال المکرم ۱۴۲۷ھ / ۱۹ رنومبر ۲۰۰۶ء / ۴ رمگھر ۲۰۶۳ بکرمی، بروز اتوار، اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد سعید احمد سلمہ کو تیسری بیٹی عطا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ. مولا کریم نومولود کی عمر، علم، عمل، میں برکت و صلاحیت فرمائے۔

نومولودہ کا نام تجویز ہوا۔ فضہ سعید

۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء

☆ ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ / ۳ مئی ۲۰۰۷ء، بروز جمعرات، زیارت حرمین شریفین کے لئے گھر سے روانہ ہوئے۔ راقم الحروف اور میری والدہ محترمہ، ماموں حمید فاروق مع اہلیہ اور علی رضا ساتھ تھے۔ لیکن کچھ ہمراہیوں کے ویزہ کی مس پرنٹنگ کی وجہ سے حضرت بھی اس دن تشریف نہ لے گئے، بلکہ اسلام آباد ائیرپورٹ سے واپس ہوئے۔ واپسی پر استاذ العلماء علامہ عبدالرزاق بھترالوی صاحب کے پاس دن کا کھانا کھایا اور نماز ظہر ادا ہوئی۔

سفر زیارت حرمین شریفین

☆ ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ / ۱۳ مئی ۲۰۰۷ء، بروز اتوار، زیارت حرمین شریفین کے لئے روانہ ہوئے۔ راقم الحروف اور میری والدہ محترمہ، ماموں حمید فاروق مع اہلیہ اور بیٹا علی رضا ہمراہ تھے۔

☆ ۱۳ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ / ۳۱ مئی ۲۰۰۷ء، بروز جمعرات، عمرہ و زیارت حرمین شریفین کے مقدس سفر سے واپسی ہوئی۔

☆ ۱۶ رجون ۲۰۰۷ء، بروز ہفتہ، سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۰ کی تفسیر اور اس سے مستخرج احکام شرعیہ کی تسوید و تالیف کا کام مکمل ہوا۔

☆ ۲۱ رجمادی الثانی ۱۴۲۸ھ / ۷ رجولائی ۲۰۰۷ء، بروز ہفتہ راقم الحروف کے ماموں حافظ شوکت علی (چک بختاور) انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. بعد نماز ظہر تین بجے حضرت نے نماز جنازہ پڑھائی۔

☆ ۱۴ رشعبان المعظم ۱۴۲۸ھ / ۲۸ راگست ۲۰۰۷ء، بروز منگل،

سجادہ نشین باؤلی شریف مولانا صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی دن کو حضرت سے ملاقات وعیادت کے لئے تشریف لائے۔جبکہ حضرت سخت علیل تھے۔

﴿☆﴾ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ/ ۲۵ رستمبر ۲۰۰۷ء، بروز منگل، راقم الحروف کی نانی صاحبہ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. حضرت بعد ظہر تین بجے نماز جنازہ میں باوجود سخت علالت طبع کے، شریک ہوئے۔

﴿☆﴾ ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ/ ۴ اکتوبر ۲۰۰۷ء، بروز جمعرات، راقم الحروف کے ماموں حمید فاروق کے ہاں دعوت افطار میں حضرت شریک ہوئے۔

﴿☆﴾ ۱۹ رشوال المکرم ۱۴۲۸ھ/ یکم نومبر ۲۰۰۷ء، بروز جمعرات، حضرت کی سب سے چھوٹی دختر نیک اختر کی بارات ڈنگہ شہر سے آئی۔حضرت سخت علیل تھے۔آپ کے حکم کے مطابق آپ کے برادر اصغر مفتی صاحب نے نکاح پڑھایا۔

﴿☆﴾ ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ/ یکم دسمبر ۲۰۰۷ء، بروز ہفتہ فیملی ہسپتال اینڈ ہارٹ کلینک جنجن کسانہ جی ٹی روڈ کھاریاں میں سخت علالت کی وجہ سے بغرض علاج داخل ہوئے۔محترم جناب ڈاکٹر مبین احمد ملک نے نہایت اخلاص ومحبت وعقیدت سے علاج معالجہ کیا۔مگر قدرے افاقہ ہوتا۔پھر صحت خراب ہو جاتی۔

۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۸ء

﴿☆﴾ ۲۱ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ/ یکم جنوری ۲۰۰۸ء، بروز منگل، محترم ڈاکٹر مبین احمد ملک کی ہدایت وتجویز کے مطابق میو ہسپتال لاہور (شعبہ امراض اعصاب ودماغ) میں داخل ہوئے۔علاج ومعالجہ ہوتا رہا۔علماء ومشائخ، متعلقین واحباب عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔

وصال باکرامت

﴿☆﴾ ۱۰ رمحرم الحرام ۱۴۲۹ھ/ جنوری ۲۰۰۸ء، بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ۶ بجکر ۳۵ منٹ پر، میو ہسپتال لاہور (شعبہ امراض اعصاب ودماغ، کمرہ نمبر ۱، بیڈ نمبر ۱۶) میں وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

نماز جنازہ

﴿☆﴾ ۱۲ رمحرم الحرام ۱۴۲۹ھ/ ۲۰ رجنوری ۲۰۰۸ء، بروز اتوار، تین بجے سہ پہر، گورنمنٹ ہائی سکول جی ٹی روڈ کھاریاں شہر میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔سجادہ نشین خانقاہ عالیہ سلطانیہ حاجی پیر عبدالواحد نقشبندی نے امامت فرمائی۔جامعہ اسلامیہ جی ٹی روڈ تھلہ کھاریاں میں مزارِ پُر انوار مرجع خلائق ہے۔

ختم قل شریف

﴿☆﴾ ۱۶ رمحرم الحرام ۱۴۲۹ھ/ ۲۴ رجنوری ۲۰۰۸ء، بروز جمعرات، حضرت کی رہائش گاہ کے سامنے وسیع وعریض میدان میں ختم قل شریف کی تقریب (بوقت گیارہ تا ایک بجے دن) منعقد ہوئی۔
اسی روز آپ کی ہمشیرہ محترمہ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

ختمِ چہلم

﴿☆﴾ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ/ ۲۴ رفروری ۲۰۰۸ء، بروز اتوار، صبح ۱۰ تا ۱ بجے دن، حضرت کی رہائش گاہ کے سامنے وسیع وعریض میدان میں ختم چہلم شریف ہو رہا ہے۔ان شاء اللہ العزیز۔

آفتابِ علم وحکمت ضوفشاں جاتا رہا
ملتِ بیضا کا مخلص پاسباں جاتا رہا

استاذی المکرّم مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

تحریر: استاذ العلماء مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی

استاذ العلماء فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین [illegible] یہ کتاب شامل اشاعت کی جارہی ہے آپ نے حضرت کی حیات مبارکہ میں یہ کتاب تحریر کی تھی مگر بوجوہ شائع نہ ہو سکی۔ اب ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ ماہنامہ احکام القرآن)

عرض مرتب

مولانا محمد جلال الدین قادری علمی، ادبی اور تحقیقی حلقوں میں آج ایک معتبر نام ہے، کئی اکابر، جن کے کارناموں پر محققین کے تغافل کے باعث نسیان کی دبیز تہیں جم چکی تھیں، کو، آپ کی تحقیقی کاوشوں کے نتیجہ میں، تاریخ میں ان کا جائز مقام ملا، اس اہم فرض کفایہ کو سر انجام دے کر آپ نے اپنے لئے زندگی کا سامان مہیا کر لیا، آپ کی ثقاہت، دیانت اور اصول پسندی سب تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کی تحریرات عقلی و نقلی دلائل سے بھرپور اور تحقیقی اصولوں پر پورا اترتی ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ وہ ادبی چاشنی اور دل کشی کی حامل ہوتی ہیں، دل آزار کلمات سے پاک ہوتی ہیں۔ اس لئے سب حلقوں میں مقبول ہیں۔ آپ کی بعض تصانیف کا دوسری زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، اور عنقریب طبع ہوں گی۔ ان شاء اللہ تعالٰی۔

ان کی زندگی کے شب و روز فقر غیور کے آئینہ دار ہیں ان کے لباس فقر پر کسی کو پیوند تو دکھائی دے سکتے ہیں لیکن بحمدہ تعالٰی طلب دنیا کے دھبوں سے ان کا دامن فقر پاک ہے۔

ان کی طرز زیست سے یہ عیاں ہے کہ انہیں اس امر کے ایقان کی دولت حاصل ہے کہ علماء و مشائخ کی عزت کا باعث علم و عرفان ہے نہ کہ مال و زر۔ انہوں نے پوری زندگی اپنی خودی کا سودا مال و زر سے نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے زندگی بھر کسی امیر کبیر، وزیر، مشیر، اعلٰی عہدے دار، افسر سے ملاقات کی خواہش نہیں کی، راقم الحروف نے خود کئی دنیاداروں کے پندار غرور کو ان کی چوکھٹ پر خاک میں ملتے دیکھا اور انہیں دنیا کے امتحان میں سرخرو ہوتے دیکھا۔

دنیوی مال و دولت کو انہوں نے کبھی حصول عزت و جاہ کا ذریعہ نہ بنایا جو آیا انہوں نے اسے اللہ تعالٰی کی امانت سمجھا، اسے صلہ رحمی، اقربا پروری، غریب ہمسایوں کی دستگیری، دینی مصارف میں خرچ کر کے توشہ آخرت بنایا۔

آئندہ سطور میں آپ ملت اسلامیہ کے چند اکابر، علمائے کرام، مشائخ عظام، دانشوروں، ادیبوں، محققین اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے آپ کے بارے میں تاثرات ملاحظہ فرمائیں گے۔

ان میں بیشتر تاثرات ان خطوط سے ماخوذ ہیں جو وقتاً فوقتاً آپ کے نام آئے، ایسے خطوط کی کثیر تعداد ضائع ہو چکی ہے۔ آپ کی تحقیقی کاوشوں سے واقف حضرات جب ان کو پڑھیں گے تو یہ تاثرات ان کو اپنے دل کی صدا معلوم ہوں گی۔ ان شاء المولٰی تعالٰی۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش ناتمام کو اپنی رضا کا ذریعہ بنا کر راقم آثم کے لئے توشہ آخرت بنائے۔ وصلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وسلم۔

محمد علیم الدین نقشبندی عفی عنہ

دار العلوم سلطانیہ۔ نزد کالا دیو جہلم (۹ دسمبر، ۱۹۹۹ء بروز جمعرات)

تقدیم

(از مولانا محمد اشرف چشتی، قصبہ گریالی، ضلع گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاری محترم! قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ مقربین کی صفات بیان فرماتے ہیں۔

"رحمن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر آہستہ آہستہ اور جب گفتگو کرتے ہیں ان سے جاہل تو وہ صرف یہ کہتے ہیں سلامت رہو۔ اور جو رات بسر کرتے ہیں اپنے رب کے حضور بحالت سجدہ و قیام" (الفرقان ۔۶۳۔۶۴)

"اور جب خرچ کرتے ہیں تو کنجوسی کرتے ہیں نہ فضول خرچی۔ بلکہ اسراف اور بخل کے بین بین اعتدال سے خرچ کرتے ہیں"۔ (الفرقان ۔۶۷)

"اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب گزرتے ہیں کسی اور چیز کے پاس سے تو بڑے باوقار ہو کر گزر جاتے ہیں" (الفرقان ۷۲)

"بے شک بامراد ہو گئے ایمان والے وہ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں......اور وہ جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرنے والے (المومنون ۱تا۹)

اسی طرح بے شمار مقامات پر رب ذوالجلال والاکرام نے قرآن مجید فرقان حمید میں اپنے نیک بندوں کی صفات بیان فرمائی ہیں۔ کسی شخصیت پر تبصرہ انہی آیات بینات کی روشنی میں کیا جا سکتا ہے۔ اور کیا جانا چاہیے۔ کسی شخصیت کی عظمت کا معیار یہی آیات ہیں۔ آج حسن پرستی، مادہ پرستی، جاہ پرستی، اقتدار پرستی، نسل پرستی ولون ولسان پرستی کا چرچا تو ہے مگر حقیقت پرستی کے پیمانے بدل چکے ہیں۔ حب رسول اپر حملہ کرنے والے موحد، ظلم و ستم کے دلدادہ معزز، اللہ کے فرشتوں، جزا و سزا، معجزات نبوی (علی صاحبہا افضل التحیۃ والثناء) کے منکرین مصلحین کہلاتے ہیں۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے مجدد بنتے ہیں غیر مسلم سے موالات کے داعی اور مسلمانوں کو حرام اور کفریات کے مرتکب قرار دینے والے ابوالکلام کے نام سے شہرت پاتے ہیں۔

علیٰ ھذا القیاس ملمع کاری اس قدر ہے کہ لولو شاہوار نابغہ روزگار شخصیات دبیز پردوں میں ہیں۔ معاشرے کی بے اعتنائی، بے التفاتی اور عدم توجہی کا شکار ہیں۔ خصوصاً علمائے اہل سنت کے ساتھ ستم ظریفی رہی ہے۔ نتیجۃً تاریخ کے طالب علم نے تصویر کا صرف ایک رخ دیکھا ہے۔ تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک ترک موالات وغیرہ میں اصل فعال کردار سے وہ روشناس نہ ہو سکا۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمۃ نے اس خلا کو پر کیا اور اس محاذ پر کام کر کے اہل السنۃ والجماعۃ کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنے معاونین قلم کاروں میں جن فاضل شخصیات کا انتخاب کیا۔ ان میں ایک میرے ممدوح حضرت العلامہ المفتی حاجی الحرمین الشریفین مولانا محمد جلال الدین قادری رضوی دامت فیوضہ کی ذات شریفہ ہے۔ آپ کی وضع داری آپ کے استقلال کی دلیل ہے۔ آپ اپنی چال میں وقار و متانت کا پیکر ہیں۔ گفتگو میں عجز بھی ہے اور سادہ الفاظ میں دقیق نکات کی ترجمانی اور اسرار و رموز کی نقاب کشائی بھی۔ اس وقت تک تقریباً ساٹھ مطبوعہ و غیر

مطبوعہ کتب و رسائل کے مصنف ہیں مگر زبان سے کبھی مغرور لوگوں کی سی رعونت یا کم ظرف لوگوں کے سے چھچھورے پن کا اظہار نہیں کیا۔ کبھی کسی بات پہ الجھے نہیں۔ مگر غیرت ایمانی کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ آپ یقیناً

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

کا مصداق ہیں۔ آپ کی تقریر و تحریر معاند کے لئے زہر ہلاہل اور معاون کے لئے قند شیریں ہے۔ دوست کے لئے آپ باعث سکون و قرار اور دشمن (عدو اللہ و رسول) کے لئے خنجر آبدار ہیں۔

آپ کی تصانیف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کے مسلک کی ترجمان ہیں۔ آپ کو فقیر قادری اور رضوی ہونے پر فخر ہے۔ آپ کے قد کاٹھ کا اندازہ لگانے کے لئے یہ دیکھنا کافی ہوگا کہ آپ کے روابط کن عظیم علمی و روحانی شخصیات کے ساتھ ہیں اور آپ کس طرح شب و روز تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں اور خط و کتابت سے آپ اپنے ہم عصر اہل قلم احباب کی کس قدر معاونت فرماتے ہیں۔

مولانا محترم کے سر پر سلاسل طریقت کی خلافت کا تاج بھی ہے۔ آپ کا شماران مردان خدا خرقہ پوشوں میں بھی ہے جو اپنی آستینوں میں ید بیضا لئے بیٹھے ہیں۔ تفصیل کا وقت نہیں اجمال سے کام لیا ہے۔ سر دست میرے ذمہ صرف تحریر و تقریر کے پہلو تک محدود رہتے ہوئے معاصر علماء کے خطوط پر تبصرہ کرنا یا مقدمہ لکھنا ہے۔ اس میدان میں بھی مور بے مایہ کو شاہباز کی بلند پروازی پر تبصرہ کرنے کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہے۔ ایک نقال ایک محقق کے بارے میں کیا رائے زنی کر سکتا ہے؟ ماہر فن ہی کسی فنکار کے حسن و قبح کو واضح کر سکتا ہے۔

زیر نظر رسالہ مولانا کے برادر عزیز شاگرد رشید (صورت و سیرت میں آپ کا پرتو) حضرت العلامہ مفتی محمد علیم الدین دامت برکاتہ نے مرتب فرمایا ہے۔ اس رسالہ میں مولانا موصوف کے ساتھ معاصر علماء فضلاء کی خط و کتابت کو یکجا کیا گیا ہے۔ یہ ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان خطوط سے مولانا محمد جلال الدین قادری کی شخصیت کے ساتھ ساتھ معاصرین کا مختصر تعارف ان کی مصروفیات اور دینی خدمت کی تڑپ کی عکاسی بھی ہوتی ہے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری کی شہر آفاق کتاب "تذکرہ محدث اعظم پاکستان" پر تبصرہ نگاروں میں محدث اعظم رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے قاضی محمد فضل رسول حیدر اور مولانا غلام رسول رضوی شیخ الحدیث جامعہ سراجیہ رضویہ فیصل آباد شامل ہیں۔ جو صحت واقعات کی تصدیق فرماتے ہیں۔ "ابو الکلام آزاد کی تاریخی شکست" تحقیق رسالہ کی تصدیق معروف عالم دین مولانا تقدس علی خاں قادری، جو شرکاء جلسہ میں تھے نے فرمائی ہے۔ مفتی عبد المنان اعظمی۔ گھوسی اعظم گڑھ انڈیا سے بذریعہ مکتوب تذکرہ محدث اعظم پر جس خوبصورت انداز میں تبصرہ کیا وہ قابل داد ہے۔ انہوں نے حضور محبوب الٰہی ص کی فوائد الفواد سے دریوزہ گری کرتے ہوئے جو سپرد قلم کیا ہے۔ اسے معمولی ردوبدل کے ساتھ میں بھی مولانا کی نذر کرتا ہوں۔

"خوب تر نوشتہ ای عارفانہ نوشتہ ای محققانہ نوشتہ ای۔ از ہر لفظے نشید محبت و شیرینی انس می چکد۔ جزاک اللہ عنی و عن سائر المسلمین احسن الجزاء"

مسعود ملت پروفیسر مسعود احمد سے خط و کتاب اور باہمی انس و محبت و محض فی سبیل اللہ و فی حب رسول اللہ ﷺ کا علم ہوا تو بے اختیار کہنا پڑا۔

تیری عظمتوں سے ہوں بے خبر

یہ مری نگاہ کا قصور ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد جلال الدین قادری رضوی کے اوقات اور توانائیوں میں برکت عطا فرمائے۔ آپ کا قلم اہل السنہ والجماعۃ کی خدمت کرتا ہے۔ حضور اکے دربار عالیہ میں آپ کے علمی شاہپارے شرف قبولیت سے سرفراز ہوتے رہیں۔ آمین۔

احقر فقیر بے گلیم

خاکپائے نعال خواجگان چشت

محمد اشرف صدر معلم گورنمنٹ ہائی سکول قصبہ کریالی، گجرات

خطیب جامعہ رضویہ۔ بھوڑہ (یکم رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ)

خودنوشت

نام: محمد جلال الدین کنیت: ابوسعید

مولانا خواج دین کے ہاں یکم جمادی الاخری ۱۳۵۷ھ/ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء بروز جمعۃ المبارک اپنے آبائی گاؤں موضع چوہدو تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات میں پیدا ہوا۔

ابتدائی تعلیم

قرآن مجید اور فارسی کی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ ۱۹۵۸ء میں امتیازی حیثیت سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ امتحان سے فراغت کے فوراً بعد درس نظامی کی تعلیم کا آغاز کیا۔ لالہ موسیٰ میں مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ کے زیر اہتمام چلنے والے مدرسہ عربیہ غوثیہ میں داخلہ لیا۔ حضرت مولانا غلام یوسف صاحب گجراتی اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب (حال صدر المدرسین مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں) سے ابتدائی صرف ونحو سے لے کر درسیات میں معقول ومنقول کی انتہائی کتب تک پڑھیں۔ اسی دوران بقیہ السلف حضرت مولانا الحاج غلام رسول صاحب قادری (زیب آستانہ قادریہ نوشاہیہ پنڈی آوان ضلع گجرات) مقیم لالہ موسیٰ سے بھرپور اکتساب فیض کیا۔ چند ماہ مولانا غلام رسول سے مدرسہ نقشبندیہ علی پور ضلع سیالکوٹ سے انتہائی درجہ کی کتب درسیہ پڑھیں۔

۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء میں عمدۃ المحدثین قدوۃ السالکین شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رضی اللہ عنہ، سے دورہ حدیث پڑھا۔ اور احادیث کی اجازت حاصل کی۔ اسی سال رمضان المبارک میں وزیرآباد میں شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالغفور علیہ الرحمۃ اور شیخ الجامعہ حضرت مولانا محب النبی علیہ الرحمۃ سے قرآن مجید کی تفسیر پڑھی اور تفسیر کی اجازت حاصل کی۔

شوال ۱۳۸۰ھ/ مارچ ۱۹۶۱ء سے جمادی الاخری ۱۳۸۵ھ/ اکتوبر ۱۹۶۵ء تک قصور، جہلم، ننکری (ساہیوال) اور لالہ موسیٰ کے مدارس دینیہ میں معقول اور منقول کی جملہ کتب درسیہ متداولہ پڑھانے کا موقع نصیب ہوا۔ والدین اور اساتذہ کرام کی تربیت کے اثر سے جی بھر کر محنت کی۔ ایک وقت میں بیس سے زائد اسباق پڑھانے کی سعادت بھی ملی۔

تحدیث نعمت

جس طرح جملہ کتب درسیہ متداولہ کی تعلیم نہایت قلیل عرصہ میں میسر آئی اسی طرح تمام کتب متداولہ کی تدریس بھی قلیل عرصہ میں میسر آئی۔ یہ اللہ ورسول جل وعلا ﷺ کا کرم وفضل اور اساتذہ کرام کی شفقت تھی۔

مدارس عربیہ کے منتظمین حضرات کے ناگوار رویہ سے دل برداشتہ ہو کر ایک مختصر تربیت کے بعد محکمہ تعلیم میں شمولیت اختیار کی ہے

تاکہ قوت لایموت کی صورت بن سکے تاکہ اس کے بعد بھی فارغ اوقات مدارس دینیہ کے طلباء کو پڑھانے کی سعادت حاصل رہے۔ ساتھ ہی ساتھ مختلف مقامات پر حسبۃ للّٰہ جمعہ کے خطبہ دینے کا موقع بھی ملا۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

۱۹۶۸ء میں ایف۔اے پرائیویٹ طور پر اور ۱۹۶۹ء میں فاضل عربی کا امتحان نمایاں حیثیت سے پاس کیا۔

۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء میں بظاہر ہر قسم کے اسباب کے فقدان کے باوجود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے در اقدس پر حاضری کی اجازت مرحمت فرمائی اور مناسک حج کے ساتھ ساتھ حرمین شریفین اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ الحمد للہ علی احسانہ وکرمہ بطفیل حبیبہ ومحبوبہ والہ وصحبہ ﷺ)

بیعت وکرامت

جامعہ حنفیہ قصور میں تدریس کے دوران لائل پور (فیصل آباد) استاد گرامی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ فقیر کی درخواست پر آپ نے ۸ محرم الحرام ۱۳۸۱ھ / ۲۲ جون ۱۹۶۱ء کو اپنی غلامی میں قبول فرما کر سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ میں داخل فرمایا۔ اسی طرح یہ احقر "فقیر قادری" بن گیا۔

دارالعلوم جامعہ حنفیہ مدینہ مسجد منٹگمری (ساہیوال) کی تدریس کے دوران بعض امور کے لئے شاہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ حاضر کیا۔ جواب میں آپ نے بن طلب جو کرم فرمایا وہ آخری الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے۔

" میں آپ کو علی برکتہ المولیٰ تعالیٰ اجازت قرآن واجازت حدیث واجازت سلاسل ومجموعہ اعمال واذکار واشغال دیتا ہوں"

(فقیر مصطفیٰ رضا خان غفرلہ۔ شب ۳ رمضان المبارک)

سرائے عالمگیر میں اپنی نوعیت کا ایک بے مثال جلوس بسلسلہ جشن عید میلاد النبی ﷺ ہر سال نکلتا ہے۔ آداب شرعیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے تنوع، تنظیم اور بے مثال اجتماعات کے اعتبار سے یہ جلوس ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۹۷۰ء سے اس کے تنظیمی امور کی ذمہ داری بھی فقیر قادری پر رہی ہے۔

۱۹۷۷ء میں سرائے عالمگیر میں مجلس رضا فقیر قادری کی تحریک پر قائم ہوئی۔ اگرچہ فقیر قادری اس میں کسی عہدہ پر متعین نہیں کیا گیا تاہم عملاً بہت سی ذمہ داریوں کا بوجھ مجھ پر رہا۔ الحمد للہ علی احسانہ۔ مجلس رضا سرائے عالم گیر نے اپنی مختصر مطبوعات کے باعث ملک کے اکابر سے خراج تحسین وصول کیا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں حصہ لیا۔

تصانیف

۱۔ امام احمد رضا قدس سرہ اکابر کی نظر میں (مطبوعہ)
۲۔ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس (مطبوعہ)
۳۔ اسلامی تعلیمی پالیسی ایک نظر میں (مطبوعہ)
۴۔ چودھویں صدی کا مجدد (تقدیم وتحشیہ)
۵۔ ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست (مطبوعہ)
۶۔ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس (غیر مطبوعہ)
۷۔ گاندھی سے اندرا گاندھی تک (غیر مطبوعہ)
۸۔ تحذیر الناس اور مسئلہ ختم نبوت (تقدیم، غیر مطبوعہ)

☆☆☆☆☆

حضرت مولانا تقدس علی خان قادری

اتالیق پیر پارگاہ، پیر گوٹ، سندھ

﴿۱﴾

۷۸۶/۹۲

مکرم ومحتشم وعلیکم السلام

جناب کی مرسلہ کتاب (ابو الکلام کی تاریخی شکست) بذریعہ رجسٹری موصول ہوئی شکریہ، میں نے اس کا مطالعہ کیا، چونکہ میں اس موقعہ پر جناب سید سلیمان اشرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک اجتماعی شکل میں گیا تھا، مجھے ان واقعات کا بخوبی علم ہے، آپ کی معلومات حقائق پر مبنی ہیں، یہ کتاب پاکستانی نسل کے لئے مشعل راہ ہے، مجھے امید ہے کہ آپ کی پر خلوص سعی قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

(ا) حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چند خطوط مل گئے وہ حاضر کرتا ہوں، حضرت مولانا کی سوانح حیات ایک کتاب (موت کا پیغام دیوبندی مولویوں کے نام) میں تفصیلاً درج ہے، جو ۲۶ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں مولانا کے مناظرے اور کرامات اور خلفاء اور وصال کے متعلق تفصیل سے تذکرہ ہے، اس کو ملاحظہ کیجئے، محمد اسلم علوی نے سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائکپور سے شائع کی ہے، اگر آپ کی نظر سے نہ گزری ہو تو مجھے مطلع فرمائیں میرے پاس ہے، میں اس کو بھیج دوں۔

بریلی شریف سے واپسی پر میں علیل ہو گیا تھا، لاہور میں ۸ روز قیام کر کے پیر گوٹ آ گیا۔ اب بحمدہ تعالیٰ روبصحت ہوں، امید ہے آپ کا مزاج گرامی مع الخیر ہوگا۔

آپ کا دعا گو، تقدس علی خان قادری، ۹/ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ پیر گوٹ

﴿۲﴾

۷۸۶/۹۲

محبی ومخلصی زید معالیہ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوگا، میں بھی ان دنوں علیل رہا، اب خدا کے فضل و کرم سے بالکل صحت یاب ہوں، مولانا سردار احمد صاحب کا وہ خط جو حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ کی طرف ہے، انہوں نے لکھا تھا وہ میرے ایک دوست حامدی صاحب نے لیا تھا، اب اس دوران میں کسی وقت ایک روز کے لئے کراچی بموقعہ عرس قاری مصلح الدین صاحب صدیقی مرحوم گیا تھا، اسکی فوٹو سٹیٹ لے آیا ہوں، اب ارسال خدمت کر رہا ہوں وہ خط ان کے پاس کراچی میں ہے، وہ حضرت سے محبت کرتے ہیں، لہٰذا انہوں نے مجھ سے حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ کے خطوط حاصل کر لئے ہیں، حضرت حجۃ الاسلام کا یہ خط ۷/ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ کا ہے، میری لڑکی ریحانہ خاتون کا تاریخی نام تجویز فرمایا تھا۔

جبی ریحانہ خاتون ۱۳۵۱ھ

یہ زمانہ مولانا سردار احمد صاحب کی طالب علمی کا معلوم ہوتا ہے، اور یہ دیکھئے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ اور ان کے صاحبزادگان لفافہ و کارڈ پر پتہ ایسا الٹا تحریر فرماتے کہ انگریز کا سر نیچا رہے، میرے پاس متعدد خطوط حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ العزیز کے تھے، وہ آجکل کراچی میں محفوظ ہیں، آپ کی طبیعت اب ٹھیک ہو گئی ہوگی، زحمت انتظار جواب معاف۔

دعا گو، تقدس علی قادری، ۲۴/ جمادی الاخری ۱۴۰۲ھ

﴿۳﴾

۷۸۶/۹۲

محبی ومخلصی زید معالیہ   وعلیکم السلام

گرامی نامہ ملا مطلع ہو کر مسرت ہوئی جب نجدیوں نے مدینہ عالیہ پر بمباری کی تھی اور مقابر کے انہدام کا سلسلہ شروع کیا تھا، اس وقت لکھنؤ میں (خدام الحرمین) کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی تھی، جس کے سربراہ مولانا عبد الباری صاحب مرحوم تھے، اس وقت مسلمانوں میں بہت زیادہ ہیجان اور اضطراب تھا، اس کے لئے بہت بڑا اجتماع لکھنؤ میں بلایا گیا، اس میں بریلی شریف سے جماعت رضائے مصطفیٰ کا ایک بہت بڑا وفد علماء پر شامل حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ کی قیادت میں لکھنؤ پہنچا، مولانا عبد الباری صاحب نے بڑے استقبال کا اہتمام کیا تھا، جب حضرت ٹرین سے اتر رہے تھے تو مولانا عبد الباری صاحب نے مصافحہ کی کوشش کی، حضرت حجۃ الاسلام نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ میرے والد اعلیٰ حضرت کا فتویٰ آپ کے خلاف ہے، آپ سے ہاتھ نہیں ملا سکتا، میں آپ کے یہاں قیام نہیں کروں گا، میرے ایک دوست یہاں پر ہیں ان کی کوٹھی پر میرا قیام ہوگا، وہاں مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی اور مولانا نعیم الدین مرادآبادی تشریف لائے ان دونوں حضرات نے مولانا عبد الباری صاحب سے توبہ نامہ تحریر کرایا، پھر حضرت حجۃ الاسلام نے انہیں گلے لگا لیا اور مولانا عبد الباری صاحب حضرت حجۃ الاسلام اور ان کے رفقاء اپنا کھانا لے کر خدام کے ساتھ آئے اور خود کھڑے ہو کر کھلواتے رہے، یہ سب معاملات اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کے وصال کے بعد کے ہیں، یہ غالباً ۱۹۲۵ء کا واقعہ ہے۔

اس وفد میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور مولانا سید محمد میاں صاحب اور مولانا حشمت علی خان صاحب لکھنوی اور ممبران اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی شامل تھے، حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ کا شریک ہونا یاد نہیں، بہرصورت اس توبہ کے بعد اہلسنت کو مسرت ہوئی، میں یوم رضا کے موقعہ پر لاہور حاضر ہوں گا، اگر ہندوستان کے حالات درست پائے گئے تو بریلی شریف کا ارادہ ہے۔

دعا گو، تقدس علی...... یکم صفر المظفر ۱۴۰۷ھ

﴿۴﴾

۸۶/۹۲ء

محترمی   وعلیکم السلام

ابھی آپ کا خط ملا میں عمرہ سے مشرف ہو کر جدہ میں علیل ہو گیا، وہاں سے دوسرے روز کراچی آگیا، کراچی ایئر پورٹ سے سیدھا سول ہسپتال کراچی میں داخل ہوا، وہاں دو ماہ علاج کرا کے عید کرنے یہاں آگیا ہوں ...... کراچی بغرض علاج جا رہا ہوں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ یا صاحبزادگان کے زمانہ میں ذکر بالجہر آستانہ کی مسجد میں کبھی نہیں دیکھا، ہاں ذکر جلی وخفی پر تلقین حضرت حجۃ الاسلام کے شجرہ مطبوعہ میں ملتی ہے، شجرہ ان کا ملاحظہ فرمالیجئے۔   دعا گو

تقدس علی قادری...... ۲۵/ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ

﴿۵﴾

۸۶/۹۲ء

عزیزی المحترم دامت برکاتہ   وعلیکم السلام

آپ کا کرمنامہ جب آیا تو دوسری مرتبہ شدید علالت میں مبتلا تھا، اور کراچی زیر علاج رہا، اب بحمدہ تعالیٰ بالکل افاقہ ہے، اب اس قابل ہوا ہوں کہ آپ کے گرامی نامہ کا جواب تحریر کرسکوں، اب ارادہ کرلیا ہے کہ دار الشفاء مدینہ طیبہ حاضری دے کر بارگاہ بے کس

پناہ میں عرض و معروض کی جائے، چنانچہ خدا کے فضل و کرم اور حضور انور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طلبی پر فقیر ۱۷ اگست ۵ بجے شام بذریعہ پی آئی اے عازم حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما ہو رہا ہے، وہاں آپ صاحبان کے لئے دعائیں کرے گا، تا کہ آپ کو اس خدمت کا صلہ ملے اور مزید امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے مسلک کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے "امام احمد رضا اکابر کی نظر میں" بہت خوب ہے، مولیٰ تعالیٰ آپ کو اس کی جزاء خیر عطا فرمائے اور اہل سنت کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (۲۷ر شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ)

﴿۶﴾

۷۸۶/۹۲

مکرم بندہ وعلیکم السلام

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کے وصال کے بعد بھی بہت سے علماء اور مشائخ حرمین شریفین سے آتے رہتے ہیں، وہ بریلی شریف آتے ہوں گے، اور حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات ہوئی اور ان کی علمی خدمات و دیگر مصروفیات نے مدینہ طیبہ سے سند روانہ کی ہوگی، جسے خود حضرت مولانا احمد رضوانی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بریلی شریف سے آمد پر دلائل الخیرات کی اجازت عطا فرمائی، کیونکہ وہ شیخ الدلائل تھے، صاحب دلائل الخیرات کی اولاد میں سے تھے، ایسے واقعات اکثر ہوئے ہیں، اس میں کوئی تضاد نہیں ہے، امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوگا۔

اس بزرگ سے میری ملاقات نہیں ہوئی اس لئے ان کا تعارف نہیں لکھ سکتا۔

﴿۷﴾

۷۸۶/۹۲

محترمی جناب محمد جلال الدین صاحب قادری مدظلہ

وعلیکم السلام

آپ کو طویل انتظار جواب کے بعد یہ عریضہ لکھ رہا ہوں، آپ کا گرامی نامہ جب آیا تو میں بستر علالت پر تھا، پیٹھ میں کاربنکل نمونہ کا پھوڑا نکلا ہوا تھا، جو شوگر کے مریض کے لئے انتہائی خطرناک ہوتا ہے، بحمدہ تعالیٰ اس سے افاقہ ہوا تو عمرہ پر جانے کے لئے مجھے ایک ماہ کے قریب کراچی آنا ہوا تھا، وہاں سے سیدھا عمرہ کرنے کے لئے چلا گیا، نواں عمرہ تھا، آپ کا خط اور خطوط ہمراہ مدینہ شریف لے گیا کہ وہاں سے جواب دوں، لیکن معلوم ہوا کہ سکولوں کی چھٹیاں ہیں، یہ خط سکول کے پتے پر ہوگا شاید ضائع ہو جائے، عمرہ کے بعد سکولوں کا انتظار کیا اب معلوم ہوا کہ ۱۶ اگست سے سکول کھولے گئے لہٰذا، میں یہ عریضہ لکھ رہا ہوں، انتظار جواب کی معافی چاہتا ہوں۔

حضرت مفتی اعظم قدس سرہ العزیز کی تحریر صاف ہے، انہوں نے سلسلہ اوراد وغیرہ کی اجازت مرحمت فرما کر خلافت سے نوازا ہے، خدا تعالیٰ مبارک فرمائے اس میں تامل کی کوئی گنجائش نہیں ہے، یہ خط ساجد علی خان مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

جو حضرت مفتی اعظم قبلہ قدس سرہ کے داماد تھے، اس پر حضرت مفتی اعظم قبلہ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو اجازت نامہ تحریر فرمایا ہے۔

﴿۸﴾

۷۸۶/۹۲

محترمی وعلیکم السلام

میں نے اس سے قبل خلافت نامہ حضرت مفتی اعظم قدس سرہ

العزیز کے متعلق آپ کو اپنی رائے تحریر کی تھی، وہ خط آپ کو ملا یا نہیں ؟ بہر حال اب میں ۲۶ نومبر کو لاہور یوم رضا میں شریک ہونے کے ۲۴ نومبر کو روانہ ہو کر ۲۵ کی صبح پہنچوں گا، جامعہ نظامیہ والوں نے میرے قیام کا انتظام کر رکھا ہے، جلسہ کے بعد شاید مدرسہ رسولیہ کے چھت پر محمد خان غوری کے پاس بلال گنج میں شاید قیام کر سکوں، ۲۸ نومبر بریلی شریف کے لئے روانگی ہو جائے گی، امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے، ماشاء اللہ آپ کا عزم بہت مبارک ہے، خداوند قدوس آپ کو مزید توفیق عطا فرمائے۔ آپ کا دعا گو

تقدس علی قادری............۱۶ نومبر ۱۹۸۳ء

مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان

آستانہ عالیہ رضویہ بریلی انڈیا

مولیٰ تعالیٰ آپ کو دین پر مستقیم رکھے۔ علم نافع عمل صالح سے نوازے اور برکات دینی ودنیاوی سے مالا مال فرمائے آمین

علی برکۃ اللہ تعالیٰ آپ کو دلائل الخیرات شریف، شمع شبستان رضا و مجموعہ اعمال کی اجازت ہے، مولیٰ تعالیٰ آپ کو اور آپ سے دوسرے اہل سنت کو اس سے نفع بخشے۔ آمین

ماہ مبارک سے کچھ پہلے سفر سے آیا ہوں ڈاک بہت جمع ہے۔ جواب کی کوشش جاری ہے۔

میں آپ کو علی برکۃ المولیٰ تعالیٰ اجازت قرآن واجازت حدیث و اجازت سلاسل ومجموعہ اعمال واذکار واشغال دیتا ہوں۔

(شب ۳ رمضان ۱۳۸۴ھ)

حضرت قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فیصل آباد

حضرت سیدی ومرشدی قبلہ والد ماجد رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد خواہش ہوئی کہ آپ کی سیرت وسوانح کا کوئی جامع تذکرہ مرتب ہو، بعض حضرات نے اس سلسلہ میں چند مقالات لکھے مگر جامع تذکرہ کی انتظار تاہنوز باقی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری کو اس اہم اور نازک کام کے لئے منتخب فرمالیا۔ مولانا نے بڑی مشقت، محنت اور محبت سے حضرت سیدی والدی المکرم ؓ کی سیرت وسوانح کے واقعات کو جمع فرمایا اور انہیں حسین وجدید انداز میں اس طرح ترتیب دیا کہ زیر نظر کتاب سوانح محدث اعظم ؓ کی جامع تذکرہ ہے بلکہ یہ کتاب خزینہء علم وعرفان بنی۔

میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور سنا اور پڑھا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ حالات اور واقعات کو بالکل صحیح اور درست پایا۔

مولا کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس تذکرہ کو عوام وخواص کے لئے مشعل راہ بنائے۔ آمین۔ (مطبوعہ در تذکرہ محدث اعظم پاکستان جلد اول صفحہ ۲۴)

(۲۰ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ)

علامہ مولانا غلام رسول رضوی

سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

حال شیخ الحدیث جامعہ سراجیہ رضویہ فیصل آباد

فقیر پر تقصیر نے تذکرہ محدث اعظم پاکستان مختلف مقامات سے دیکھا جسے مولانا محمد جلال الدین صاحب نے بڑی خوش اسلوبی سے مرتب فرمایا ہے۔ موصوف کی مساعی جمیلہ قابل قدر اور لائق تحسین ہیں۔ اللہ انہیں جزائے احسن سے نوازے۔

مولانا الموصوف نے جو یہ تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے اسے شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

حضرت مولانا محمد اطہر نعیمی

سابق چیئرمین رویت ہلال کمیٹی

''پہلے آپ کی تالیف مدینہ منورہ میں حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین صاحب مدظلہ کے پاس دیکھی تھی۔ لیکن وہاں اتنی فرصت نہ تھی کہ بالاستیعاب اس کا مطالعہ کرتا۔ لہٰذا سرسری طور پر دیکھا تھا۔ آپ کی مطبوعہ کتاب بھی اب تک پوری نہیں پڑھی۔ کیونکہ وہ اب احباب میں گھوم رہی ہے۔

اس سلسلہ میں ایک شکایت البتہ ضرور ہے کہ مراد آباد سنی کانفرنس کا خطبہ صدارت جس کے آخری صفحات غائب تھے وہ قادری صاحب (محمد ایوب) کو میں نے فراہم کیا تھا۔ لیکن آپ نے اس کی دستیابی کا سہرا قادری صاحب کے سر باندھا ہے۔ بہر حال یہ شکایت محاورۃ ہے، حقیقت میں صرف آپ کی معلومات میں لانا مقصود ہے۔

آپ نے اوراق گم گشتہ کو یک جا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ کی سعی بلیغ کو قبول فرمائے۔ آمین

ابھی اس سلسلہ میں بہت کام کرنا ہے۔ میں اپنے مصروفیات اور کم علمی کے علاوہ عمر کے اس حصہ میں ہوں جب کہ ریٹائرمنٹ کی زندگی کی ابتداء ہوتی ہے۔ لہٰذا میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گا کہ یہ ذمہ داری آپ جیسے حضرات ہی کو سنبھالنی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر میری خدمات کی ضرورت ہو تو بلا تردد آپ مجھے مطلع فرمائیں۔ تا بہ حد امکان خدمت میں کوتاہی نہ کروں گا''۔

(۱۸-۳-۱۹۷۷)

﴿۲﴾

مکتوب آپ کو موصول ہو گیا۔ صرف یہی کہنا کافی ہوگا کہ دل للقلب من القلب دلیل والی مثال کی کار فرمائی ہے۔ میں آپ سے اور آپ مجھ سے متعارف نہ تھے۔ خدا تعالیٰ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کو جزاء خیر عطا فرمائے جو موصوف نے آپ کا تذکرہ فرمایا اور نام و پتہ بھی موصوف ہی نے لکھایا اسی نام پتہ پر میں نے خط روانہ کیا اسلاف کی روحانیت نے معاونت فرمائی اور خط کو آپ تک پہنچایا۔ (۱۸-۲-۱۹۷۷)

﴿۳﴾

عرصہ دراز سے آپ کی طرف سے خاموشی ہے اس کی وجہ سمجھ میں نہ آسکی۔ میں بھی اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے رابطہ نہ کر سکا۔ کئی مرتبہ اسلام آباد گیا اور سوچتا رہا کہ واپسی کا سفر ٹرین سے ہو اور اس دوران آپ احباب سے ملاقات کرتا ہوا کراچی آؤں۔ لیکن پروگرام نہ بن سکا۔ آج پرانے کاغذات تلاش کر رہا تھا کہ آپ کا ایک مکتوب ملا جس سے آپ کا کھاریاں والا پتہ لکھا ہوا ملا تو یہ خط لکھ رہا ہوں۔ چند روز قبل ایک نشست میں آپ کا ذکر خیر رہا۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ ایک ہندوستانی ہندو خاتون'' برصغیر کی تحریک آزادی میں علمائے اہل سنت کے کردار'' کے عنوان پر امریکہ کی کسی یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہی ہیں۔ وہ گذشتہ ہفتہ کراچی میں تھیں۔ وہ میرے پاس بھی ڈاکٹر مسعود احمد کے حوالہ سے آئیں۔ دو دن مسلسل کئی گھنٹے نشست رہی اور آپ کے جمع کردہ خطبات پر گفتگو رہی۔ جب میں نے انہیں اصل خطبات دکھائے تو موصوفہ نے کہا یہ ذخیرہ مولانا محمد جلال الدین صاحب کے پاس بھی موجود ہے یا آپ کے پاس سے منتقل ہوا۔ میں نے کہہ دیا کہ موصوف کے پاس بھی بہت سا ذخیرہ ہے۔ توقع ہے کہ وہ آپ سے رابطہ کریں گی۔ (۱۵-۱۱-۱۹۸۷)

﴿۴﴾

عرصہ دراز سے سلسلہ خط و کتابت بند ہے۔ مجھ میں نہیں آتا کہ کوتاہی کس طرف سے ہے۔ بہر حال یہ بات طرفین کی جانب سے غیر مناسب ہے۔ اس لئے میں اس سلسلہ میں سبقت کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اس سلسلہ کو جاری رکھیں گے۔.........

علاوہ ازیں ایک بات اور بھی ہے کہ میں نے اوائل فروری ۱۹۸۲ء میں صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ لکھنا شروع کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد طبیعت خراب ہوئی اور خاصی خراب ہو گئی ....اس سلسلہ میں آپ کے پاس کچھ مواد مل سکتا ہے؟ اگر ہے تو کیا ہے؟ مطلع فرمائیں۔

﴿۵﴾

ایک دن لیٹے لیٹے خیال ہوا کہ آپ کے مرتبہ خطبات جو المماری کی زینت بنے ہوئے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے۔ چنانچہ جب ان کا تحقیقی نقطہ نظر سے جائزہ لیا تو بے ساختہ دل سے دعائیں نکلیں۔ میں نے اس کتاب کو سرسری نظر سے دیکھ کر رکھ دیا تھا۔ اب اس کی افادیت محسوس ہوئی.........اب اس سلسلہ میں آپ کے پاس جو مواد ہو جس سے صدر الافاضل کی شخصیت کی بھرپور عکاسی ہوتی ہو تو راقم الحروف کو ارسال فرمائیں۔ آپ کی امانت کی تفصیلات کا اب تک منتظر ہوں۔ خدارا اب مزید امتحان نہ لیں۔

(لفافہ پر ۱۱ اکتوبر ۸۲ کی ڈاکخانہ کی مہر ہے)

﴿۶﴾

آپ نے میرے ساتھ زیادتی کی تھی کہ جوابی لفافہ ارسال فرمایا۔ کیا آپ کا خلوص اس امر کا متحمل ہو سکتا ہے کہ مکتوب موصول ہونے پر جواب نہ دوں؟.........آپ کے مکتوب نے تازیانہ کا کام کیا ہے۔ ان شاء اللہ تعمیل ارشاد کروں گا۔ (۱۹۸۳-۹-۱۳)

﴿۷﴾

مجھے یہ لکھتے ہوئے سخت ندامت اور افسوس ہو رہا ہے کہ احباب اہل سنت میں سے صرف آپ کی ذات تو ایسی ہے جس نے دست تعاون بڑھایا ہے ورنہ ہر شخص نے حوصلہ شکنی کی ہے، نہ کچھ کرتے ہیں نہ دوسرے کو کرنے دیتے ہیں۔ (۱۹۸۳-۴-۲۹)

حضرت حکیم محمد حسین بدر

ڈیرہ نواب بہاول پور ڈویژن

آپ نے جواب کے لئے لفافہ بھیجا ہے، یہ دیکھ کر مجھے دکھ ہوا ہے کہ آپ مجھ سے اتنی توقع بھی نہیں رکھتے کہ ایک دینی اور قومی کام کے لئے چالیس پیسے کا لفافہ آپ کو بھیج سکوں۔ قادری صاحب! جتنے لوگ بھی ایسے ملی کام کر رہے ہیں میرا دل تو چاہتا ہے کہ اگر وہ مجھ سے میری جان مانگیں تو اس سے بھی گریز نہ کروں گا۔

(۳ فروری ۱۹۸۲ء)

حضرت مولانا مفتی عبدالمنان اعظمی

مدرسہ شمس العلوم گھوسی، اعظم گڑھ، انڈیا

ایک مہینہ قبل ہفتہ واری چھٹی میں جب گھر گیا تو کتابوں کی الماری کے اوپر دو خوبصورت جلدیں دیکھیں۔ دل میں یہ خیال آیا یہ کس نے الماری سے کتابیں باہر نکالی ہیں۔ بیگ رکھ کر سب سے پہلے انہی کتابوں کو دیکھا اور دیکھتا رہ گیا۔ دو بجے دن سے رات کے گیارہ بجے تک مسلسل یہی مشغلہ رہا۔ کھانے اور نماز کے اوقات کا استثناء ہے۔ جب آنکھیں دکھنے لگیں اور سر بوجھل ہو گیا تب سویا۔ تقریباً ایک ثلث حرفاً حرفاً اور بقیہ فہرست ابواب اور جستہ جستہ پڑھا۔

دوسرے دن بعد نماز جمعہ قاری محمد یحییٰ صاحب خطیب جامع مسجد اور سابق ناظم دار العلوم اشرفیہ تشریف لائے، ان کی نگاہ حیران

کتابوں پر پڑی تو دنیا و مافیہا سے بے خبر اسی میں غرق ہو گئے۔ اور ان کا استغراق دیکھ کر مجھے کہنا پڑا۔ صاحب! کتاب لے جایئے پڑھ کر واپس کر دیجئے گا۔ کتاب ہاتھ میں لینے سے قبل انہوں نے چوما پھر آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھا۔ پڑھنے کے بعد فرمایا یہ ان چند کتابوں میں سے ہے جن کو حرفاً حرفاً پڑھا۔

اس درازنفسی سے مقصد آپ کی مساعی جمیلہ کے حسن قبول کا اظہار ہے۔ آپ نے اہل پاک ہی نہیں اہل ہند کے سر سے بھی حضرت قدس سرہ کا یہ قرض اتارا۔ زمینوں کی تقسیم سے دین و مذہب تقسیم نہیں ہوتے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہم سب کی مشترکہ دولت تھے۔

ما کان قیس فقدہ فقد واحد

ولکنہ بنیان القوم تھد ما

مصنف صاحب کی نذر حضور محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کا وہ جملہ ہے جو انہوں نے فوائد الفواد دیکھ کر ارشاد فرمایا تھا۔

"خوب ترجشتہ اند درویشانہ جشتہ اند نام ہم خیلے خوب داشتہ"

میں انہی سے دریوزہ گری کر کے کہتا ہوں۔

خوبتر نوشتہ اند عارفانہ نوشتہ اند محققانہ نوشتہ اند نام ہم خیلے خوب داشتہ اند۔ از ہر ہر سطر نشید محبت و شیرینی انس می چکد جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔ (۲۹ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ)

نوٹ: یہ مکتوب حضرت مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی مدظلہ کے نام ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ نے اس کی فوٹو کاپی اپنی تحریر کے ساتھ ارسال فرمائی۔ جس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

"تذکرہ پر تاثراتی تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔ کیسے کیسے لوگ آپ کو دعائیں دے رہے ہیں" (۱۷-۸-۱۹۸)

جناب پروفیسر رفیق افضل

ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد
حال ڈین سوشل سائنسز۔ قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

آپ کا ارسال کردہ مواد مل گیا ہے۔ آپ کے اس تعاون و مہربانی کا بے حد ممنون ہوں۔

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ آپ نے یہ ایک بے حد مفید کام سر انجام دیا ہے۔ اور اس کی حیثیت بنیادی ماخذ کی ہے۔ امید ہے کہ سنی کانفرنس کی تاریخ بھی آپ جلد مکمل کر سکیں گے۔ جس کی افادیت اپنی جگہ مسلم ہو گی۔

جمعیت (علمائے پاکستان) کا مواد جو آپ نے کمال مہربانی فرما کر مجھے بھیجا ہے اس کا میں شکر گزار ہوں۔ منشور جو آپ نے بھیجا ہے اس پر کوئی تاریخ نہیں، شاید یہ منشور ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے سلسلے میں جاری کیا گیا تھا۔ یا اس کے بعد۔ پارٹی کا کوئی دستور نہیں بنا تھا؟ اس کی کاپی کہیں دستیاب نہیں۔ کیا وہ کہیں سے مل سکتی ہے؟............ (۱۳ فروری ۱۹۸۲ء)

جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد

گورنمنٹ کالج، مٹھی، ضلع تھرپارکر (سندھ)

احقر نے الاجازات المتینہ کے ایک قلمی نسخہ سے استفادہ کیا تھا۔ غالباً احقر کو التباس ہو گیا۔ اور شیخ عبد اللہ کے ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد کا اسم گرامی بھی لکھ دیا گیا۔ آپ اور تحقیق فرمائیں۔ اگر احقر کا اندیشہ صحیح ہے تو فاضل بریلوی اور علمائے حجاز کے جدید ایڈیشن میں شیخ احمد کی جگہ حسن العجیمی کا اسم گرامی داخل کرا دیں۔

(۲۳ نومبر ۱۹۷۶ء)

﴿۲﴾

میرے خیال میں آپ مختلف مجموعہ ہائے فتاویٰ کا تقابلی مطالعہ پیش

کریں اور عنوان یہ رکھیں۔

''فتاوی رضویہ، فتاوی رشیدیہ، فتاوی امدادیہ، فتاوی عزیزیہ، (مفتی عزیز الرحمن دیو بندی) کا تقابلی مطالعہ''

اس عنوان کے تحت ایک ہی سوال پر چاروں حضرات کے فتووں کا تقابلی جائزہ پیش کریں جس سے یہ بات روشن ہو جائے کہ فقاہت میں اعلیٰ حضرت کا کیا مقام ہے۔اس تقابل میں طعن وطنز اور جذبہ مسابقت سے بالکل پرہیز کریں۔خالص علمی مطالعہ فرمائیں۔

دوران مطالعہ فتاوی رضویہ میں سوانحی اہمیت کی کوئی چیز نظر آئے تو مفصل حوالے کے ساتھ تحریر فرمائیں، ممنون ہوں گا۔اپنی خیریت سے ضرور مطلع فرمائیں، فکر ہو گیا ہے، مولائے کریم آپ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔آمین۔(۱۰ مئی ۱۹۷۶ء)

﴿۳﴾

نہ معلوم امام احمد رضا پر مقالہ کا آغاز فرمایا یا نہیں؟ جان جاناں (ﷺ) میں علمی نوعیت کی کوئی غلطی ہو تو ضرور مطلع فرمائیں۔

(۱۶ اپریل ۱۹۹۰ء)

﴿۴﴾

آج نوازش نامہ ملا۔کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔آپ نے بڑی محنت کی ہے۔جزاکم اللہ احسن الجزاء

کرم کردی الٰہی زندہ باشی

آج ہی لاہور سے حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ نے بہت سے رسائل و جرائد جمع کر کے ارسال کیے ہیں۔یہ ذخیرہ ساتھ ہی ملا بہت خوشی ہوئی۔

فتاوی رضویہ میں جہاں جہاں سوانحی مواد نظر آئے نوٹ فرمالیں۔اقتباسات کے اوپر کتاب کا مفصل حوالہ پھر ترتیب وار اقتباسات مع حوالہ صفحہ اور اس کے بعد قوسین میں اپنے تاثرات بیان کرنا چاہیں تو بیان کریں تا کہ متن اور حواشی میں فرق کر سکوں۔

(۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء)

﴿۵﴾

مجھے احساس ہے کہ آپ کو بہت انتظار کرنا پڑا۔اور آپ نے تکلیف اٹھائی۔اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے آمین۔آپ نے اقتباسات نقل کرنے میں بڑی جانفشانی سے کام لیا ہے۔جزاکم اللہ احسن الجزاء (۱۹۷۵-۱۹-۱)

﴿۶﴾

آپ کے مرسلہ اقتباسات احقر کی عدم موجودگی میں کلرک نے کہیں رکھ دیئے تھے۔آج خیال آیا تو احقر کو دیئے۔افسوس ہے کہ بروقت شکریہ کا خط نہ لکھ سکا۔نوازش پیہم کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔آمین (۲ نومبر ۱۹۷۵ء)

﴿۷﴾

صحت کی خبر نے مسرور کیا۔مولیٰ تعالیٰ ہمیشہ بعافیت رکھے۔آمین درس تفسیر قرآن کی خبر نے بھی مسرت بخشی۔خدا تعالیٰ آپ کے دینی و روحانی فیض سے لوگوں کو مستفیض فرمائے آمین۔

(۱۵ جون ۱۹۷۸ء)

﴿۸﴾

عرصہ ہوا آپ نے فتاوی رضویہ کی چاروں جلدوں سے اہم اقتباسات نوٹ فرما کر بھیجے تھے۔حال ہی میں ایک مقالے کے سلسلے میں ان سے استفادہ کیا۔ان جلدوں کے سنین طباعت اور مقام طباعت تحریر نہیں، از راہ کرم تحریر فرمائیں تا کہ مفصل حوالے دے سکوں۔(۱۹۷۹-۷-۱۶)

﴿۹﴾

آپ کی عنایات بھی برسات سے کم نہیں، کبھی رک رک کر اور کبھی موسلا دھار، جزاکم اللہ احسن الجزا۔

عنایت و کرم کا ممنون ہوں، قبلہ حکیم صاحب کا بھی شکریہ ادا کردیں وہ پردہ غیب سے عنایت فرماتے رہتے ہیں۔ (۱۴۔۱۔۱۹۸۰)

﴿۱۰﴾

مقالہ (امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم) اور عنایت نامہ موصول ہوئے۔ نوازش و کرم کا ممنون ہوں۔ آپ نے یہ مقالہ محنت سے لکھا ہے۔ جزاکم اللہ۔ ترتیب پر ایک نظر اور ڈال لیں۔

تعلیم نسواں کے سلسلے میں لکھنے کی ممانعت سے متعلق پیراگراف نکال دیں تو مناسب ہے۔ جدید قاری اس کا متحمل نہیں۔

(۱۲ جنوری ۱۹۸۳ء)

﴿۱۱﴾

آپ نے بڑا کرم فرمایا اور ایک قیمتی ذخیرہ ارسال فرمایا۔ جزاکم اللہ، واقعی یہ بات تواتر سے ثابت ہو گئی کہ امام احمد رضا اور ان کے متوسلین و معتقدین انگریز سے نفرت کرتے تھے۔

امام احمد رضا کے نزدیک تکریم تصاویر حرام ہے۔ اس لئے ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ (۳۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء)

﴿۱۲﴾

یہ پڑھ کر نہایت مسرت ہوئی کہ آپ نے شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد سردار احمد علیہ الرحمہ پر ایک ضخیم کتاب تیار کرلی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ (۲۰ اپریل ۱۹۸۷ء)

﴿۱۳﴾

مقامع الحدید مبارک پور سے مل گئی ہے۔ آپ کی تحریک پر بہت مفید کام ہو گیا ہے، آپ بھی ثواب سے محروم نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(۳ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ)

﴿۱۴﴾

امام احمد رضا پر جب کام کیا جائے تو توفیق الٰہی شامل حال رہتی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ مقالہ مکمل فرمالیں گے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ جب فرصت میسر آئی۔ تبصرہ پیش کردیا جائے گا۔ آپ نے بڑی محنت کی ہے۔ اور اہل سنت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ جزاکم اللہ

(۲۵ مئی ۱۹۹۰ء)

﴿۱۵﴾

آپ نے جس غلطی کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ صحیح ہے۔ اصلاح کی ضرورت ہے۔ بہتر یہی ہے کہ حاشیے میں ایک سطری نوٹ دے دیا جائے کہ جدید تحقیق کی رو سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ دو قومی نظریہ کی داغ بیل ۱۹۲۰ء سے بہت پہلے ۱۸۹۷ء میں ڈال دی گئی تھی۔ تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں۔ مقالہ...... مولفہ مولانا محمد جلال الدین قادری مطبوعہ...... مسعود (۲۸ جولائی ۱۹۷۶ء)

﴿۱۶﴾

کتاب "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" جستہ جستہ دیکھی ہے۔ معلومات کا ذخیرہ اور مورخین کے لئے ایک قیمتی دستاویز ان شاء اللہ جب فرصت ملی تبصرہ بھی پیش کروں گا۔ دو تین نسخے ارسال فرما دیں تو اور تبصرے لکھوا کر بھیج دیئے جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

(۱۴ دسمبر ۱۹۷۸ء)

﴿۱۷﴾

مکرمی مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب نے بڑی محنت سے

تذکرہ مرتب کیا ہے۔ ملی زندگی کے لئے تاریخ کی تدوین لازمی ہے۔ فاضل مصنف نے زندگی کا سامان فراہم کر کے ہم سب پر احسان فرمایا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو اس محنت و جانفشانی کا صلہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو ان کی علمی کاوش سے مستفید و مستفیض فرمائے۔ آمین۔ دلی مبارکباد پیش کر دیں اور سلام کہہ دیں۔

(بنام شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، ۹ جون ۱۹۹۷ء)

﴿۱۸﴾

فاضل مؤلف علامہ محمد جلال الدین قادری زید عنایۃ اہل سنت کے قابل اعتماد محقق اور قلمکار ہیں۔ ان کی کئی نگارشات منظر عام پر آچکی ہیں .... پیش نظر تالیف و تحقیق بھی اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے جس میں آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۲۵ء تا ۱۹۴۷ء) کی تاریخ و خدمات کو سمیٹا گیا ہے۔

(تقدیم بر تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس ۵۰ مئی ۱۹۹۷ء)

﴿۱۹﴾

تحفہ، مرغوب و محبوب نظر نواز ہوا، یاد آوری اور کرم فرمائی کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ فقیر تصنیف، تالیف میں مصروف رہا اس لئے غیر معمولی تاخیر ہوگئی۔ اور شکریہ بھی ادا نہ کر سکا۔ (۶ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ)

﴿۲۰﴾

فقیر دہلی حاضر ہوا تھا آپ کے متخرجہ مادہ ہائے تاریخ برادر مرحوم کے صاحبزادے ڈاکٹر مجیب احمد صاحب کو دیئے تھے۔ فقیر اس کرم نوازی کا ممنون ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی بعد سلام مسنون شکریہ ادا کیا ہے۔

آپ کی علالت کی طرف سے تشویش ہے مولائے کریم شفائے کاملہ عطا فرمائے اور آپ علمی کاموں کی تکمیل فرماتے رہیں۔ آمین

(۲۰ اگست ۱۹۹۲ء)

جناب خلیل احمد

نعمان اکیڈمی جہانیاں، ضلع ملتان

میں علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی والد گرامی علامہ شاہ احمد نورانی کی سوانح حیات مرتب کر رہا ہوں۔ کتاب کا نام پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب نے "حیات شاہ عبدالعلیم" رکھا ہے۔ اس کتا کی تقدیم بھی انہوں نے ہی لکھی ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ سوانح لکھنے کے دوران جہاں ۱۹۲۱ء، ۱۹۲۲ء کے حالات آئے وہاں یہ بھی لکھنا پڑا کہ آپ نے تحریک خلافت و تحریک ترک موالات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریک خلافت کے سلسلہ میں حضرت علامہ صدیقی علیہ الرحمہ نے اپنے برادر بزرگ علامہ شاہ احمد صدیقی اور علامہ نذیر احمد خجندی کے ساتھ مل کر ۳ لاکھ کا چندہ خلافت فنڈ میں جمع کرایا

(علامہ محمود قادری تذکرہ علمائے اہل سنت)

علامہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ نے مولانا محمد علی جوہر، شوکت علی مولانا فاخر الہ آبادی، مولانا نثار احمد کانپوری، مولانا عبدالماجد قادری بدایونی کے ساتھ تحریک خلافت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

(امام احمد رضا، ارباب علم و دانش کی نظر میں، مولانا یسین اختر مصباحی)

اس کے علاوہ تحریک ترک موالات کے سلسلہ میں آپ قید بھی ہوئے جس کا تذکرہ آپ کے برادر بزرگ مولانا نذیر احمد خجندی نے مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے نام خط میں کیا۔

(نقوش مکاتیب نمبر)

مجھے قبلہ حکیم محمد موسیٰ صاحب مدظلہ نے لکھا ہے کہ مزید معلومات کے لئے جناب محمد جلال الدین قادری مجلس رضا سرائے عالمگیر ضلع گجرات سے مشورہ کریں، ان کے پاس بہت مواد اور

معلومات ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے موقف کے لئے الحجۃ المؤتمنہ کا مطالعہ کیجئے اور جناب محمد جلال الدین قادری کی طرف رجوع کریں۔ حکیم صاحب نے لکھا ہے کہ چند دن قبل بہت اہم رسائل کی فوٹو کاپیاں جناب محمد جلال الدین صاحب کو بھیجی ہیں انہیں لکھیں کہ اس مواد میں سے اگر کوئی مفید بات آپ کے مطلب کی ہو تو نقل کر کے بھیج دیں۔ اب آپ سے التماس ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ضرور ہماری مدد فرمائیں۔ اہل سنت پر احسان ہوگا۔

(۲۱-۵-۱۹۷۹)

﴿۲﴾

احقر کو کتاب تفریح الخاطر عربی مطبوعہ مصر مولفہ شیخ عبد القادر اربلی علیہ الرحمہ پشاور کے ایک دوست نے فوٹو کاپی کے لئے دی تو احقر نے ٹریسنگ پیپر پر اس کی کاپی کرائی تاکہ طبع کرنا آسان رہے۔ اصل میں یہ کتاب حضرت شیخ محمد صادق السعدی الشہابی احمد آبادی (گجرات، کاٹھیاواڑ، بھارت) نے فارسی میں لکھی تھی، شیخ عبد القادر اربلی نے اسے عربی میں منتقل کیا، شیخ محمد صادق قادری احمد آبادی کے حالات بھی نہیں مل رہے۔ کوشش کر رہا ہوں اگر آپ کے پاس صوفیائے دکن یا اولیائے دکن کتاب ہو یا روضۃ الاولیاء ابراہیم بیجاپوری کی ہو تو اس میں حالات دیکھ کر مطلع فرمائیں۔ بہر حال اس کا اردو میں ترجمہ کرنے والے مولانا ابو المنصور محمد صادق قادری رضوی کے حالات کے لئے کوشش ضرور کریں۔

(۲۶ دسمبر ۱۹۹۶ء)

جناب ناسخ سیفی

ایڈیٹر روزنامہ سعادت، فیصل آباد

اب انتخابات کی گہما گہمی شروع ہونے والی ہے۔ اس امر کا امکان ہے کہ بیرونی سرمایہ بھی جمعیت العلماء پاکستان کے خلاف استعمال ہو۔ اس سلسلہ میں قبلہ نورانی صاحب کو تفصیل سے آگاہ کر رہا ہوں مگر جمعیت میں جو عناصر موثر حیثیت رکھتے ہیں وہ اخبارات کی ضرورت محسوس نہیں کرتے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ تمام اخبارات بُری بھلی خبریں شائع کر دیتے ہیں۔ مزید ضرورت نہیں۔ حالانکہ جمعیت کی ترجمانی یعنی وکالت کرنا ضروری ہے اور یہ کام مسلک کے ترجمان ہی کر سکتے ہیں۔ مگر جمعیت کو صحافتی شعور عطا کون کرے؟ آپ کو اگر موقع ملے تو جمعیت کے ارباب اختیار کی ضرور رہنمائی فرمائیں۔ (۱۷-۴-۱۹۷۹)

حضرت مولانا محمد الیاس قادری رضوی

امیر دعوت اسلامی

مبلغ دعوت اسلامی، دیوانہ مدینہ، عزیزی عمر حیات قادری کی زبانی آپ کے سفر مدینہ کا پتہ چلا کہ آپ رمضان المبارک میں حاضری کے لئے گئے تھے۔ آہ!

روتا ہوا پہنچا تھا روتا ہوا لوٹا ہوں
ہیں وصل کی چند گھڑیاں پھر ہجر مدینہ ہے

محترم عمر حیات صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ آں حضور مجھ گناہ گار سے ملاقات فرمانے کے لئے فیضان مدینہ (کراچی) تشریف لائے تھے۔ مگر حضور واقعی یہ تو میری شومئی قسمت ہے کہ میں آپ کی زیارت سے محروم رہا...... جس کسی نے جب کبھی بھی میرے تعلق سے آپ کے ساتھ عدم تعاون کیا برائے خاک مدینہ اسے بھی اور مجھے بھی معاف فرما دیں۔ بڑا کرم ہوگا۔ امید ہے معافی کی قبولیت کا مژدہ جانفزا جلدی روانہ فرمائیں گے۔

(۱۳ شوال المکرم ۱۴۱۳ھ)

راؤ سلطان مجاہد الطاہری

سینئر انجینئر، اوکاڑہ

آپ کی مختلف کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ماشاء اللہ انداز تحریر بے حد پیارا اور وزنی ہوتا ہے۔ ہلکے اور بازاری الفاظ سے مبرا تحریریں ہی آج کے دور میں قابل قبول و ستائش رہ گئی ہیں۔ ایسی تحریریں ہر طبقہ میں پسند کی جاتی ہیں اور پراثر ہوتی ہیں، دوسرے پر بے جا قید اور بے جا جملے دراصل صحیح موقف کو کمزور کر دیتے ہیں اور پڑھے لکھے لوگوں میں یہ تحریریں آج کل نفرت کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔

ماشاء اللہ آپ کی تحریریں ان آلائشوں سے پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت آپ کو دی ہے، اس کا شکر ہے۔ آپ کو مبارک باد ہو۔

آپ کی بے شمار مصروفیات ہوں گی اور آپ نے مختلف کام کرنے کی ترجیحا ر کھی ہوں گی۔ مگر میں یہ گستاخی کر رہا ہوں کہ آپ تمام کام کریں۔ مگر ایک عظیم کام یہ بھی کریں کہ برصغیر کی ایک صحیح تاریخ پر مشتمل کتاب لکھیں جس میں مخالفین کا ذکر بھی کریں اور دل کھول کر کریں مگر ان کا جتنا کردار تاریخ میں تھا وہی بیان کریں جس سے یہ نہ ہونے پائے کہ کسی تعصب یا جانبداری کے سبب یہ کتاب لکھی ہے۔ بلکہ تعصب اور جانبداری سرے سے ذہن میں موجود ہی نہ ہو، یہ تاریخ منظر عام پر آنے کے بعد ہمیں ایک صحیح تاریخ نصیب ہو جائے گی اور آئندہ نسلوں پر آپ کی یہ خدمت ایک موثر انعام ثابت ہوگی۔ (۸-۲-۱۹۸۶)

پروفیسر غلام سرور رانا

چوبرجی پارک، لاہور

محترمی و مکرمی، جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور ظہور صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ سے رابطہ قائم کیا جائے۔ کیونکہ تحریک پاکستان کے سلسلہ میں آپ نے خاصا کام کیا ہے۔ میں بھی پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مقالہ تحریک پاکستان میں مشائخ کرام کے رول پر لکھ رہا ہوں۔ آپ اس سلسلے میں جو اعانت فرما سکیں اس سے نوازیں۔ خاکسار ممنون و متشکر ہوگا۔

(بدون تاریخ لفافہ کی پشت پر ڈاکخانہ کی مہر میں ۲۱ فروری ۱۹۸۶ء درج ہے)

پروفیسر محمد ایوب قادری

﴿۱﴾

آپ کا ارمغان علمی مولانا ابو الکلام آزاد (کی تاریخ شکست) موصول ہوا۔ جس کے لئے تہہ دل سے شکر گذار ہوں۔ ابو سلمان صاحب کو ان کا حصہ پہنچا دیا تھا۔

(۱۴ اگست ۱۹۸۰ء، بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور)

﴿۲﴾

آپ کی تازہ تالیف ''ابوالکلام کی تاریخی شکست'' ملی۔ آپ تحریک آزادی سے متعلق مواد شائع کر کے مفید علمی کام کر رہے ہیں۔ اس میں تاریخی پس منظر بھی ہوتا ہے۔ اور تحقیق و تلاش بھی مذکورہ رسالہ بھی ان خصوصیات کا حامل ہے.......... بہر حال آپ کی مساعی جمیلہ قابل مبارک باد ہیں۔ (۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء)

ظہور الدین خان

سیکرٹری مرکزی مجلس رضا، لاہور

﴿۱﴾

احقر کے پاس الفاظ نہیں جن سے شکریہ ادا کرے کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت صرف کر کے کتاب کی شوکت میں چار چاند لگا دیئے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ انڈیا سے مطبوعہ امام احمد رضا نمبر مل چکے ہیں اس لئے جو نمبر آپ کے پاس موجود ہے۔ وہ اب آپ کی نظر

ہے۔(۷۷۔۱۔۹)

﴿۲﴾

آج کل ہمارے مخالفین نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت "اتحاد" میں انتشار کی وجہ سے پروپیگنڈہ کا آغاز کر دیا ہے۔ ابتدائی کاروائی آپ گذشتہ ہفتہ کے شمارہ صحافت لاہور میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ اس کے علاوہ مولانا حشمت علی خان علیہ الرحمۃ کی کتب و رسائل کا بڑے زور و شور سے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ ایک کتابچہ تحریک پاکستان میں بریلوی کا کردار (آپ کے پاس موجود ہے) کی مہم بھی چلانی شروع کر دی ہے۔ اور اہل حدیث بھی اپنی جگہ سرگرم نظر آرہے ہیں۔ چونکہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ان کا پراپیگنڈہ تیز تر ہوتا جائے گا۔ اس لئے حکیم صاحب نے فیصلہ کیا ہے کہ "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کو فوری طور پر یعنی ایک دو ماہ کے اندر شائع کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں نیازی صاحب نے آپ کو زبانی بھی پیغام دیا ہوگا۔ جو کچھ آپ اب تک تحریر فرما چکے ہیں اور جو بقیہ آئندہ تحریر فرمائیں گے اس کو "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" کے نام سے شائع کیا جائے گا اور مذکورہ خطبات بھی اس میں شامل ہوں گے۔ امید ہے کہ آپ بھی اس مفید تجویز سے اتفاق کریں گے۔ اور مخالفین جو طوفان اٹھانا چاہتے ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز بند ہو جائے گا۔

(۱۴ فروری ۱۹۷۸ء)

﴿۳﴾

حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب قبلہ نے حضرت والد مرحوم کی تاریخ وفات نکالی ہے۔ جو ارسال خدمت ہے۔

حکیم صاحب فرمارہے ہیں کہ آپ کا یوم رضا کے روز ۹ بجے صبح موجود ہونا ضروری ہے، وہ اس لئے کہ اہل سنت کے جتنے بزرگ گذشتہ سال کے دوران انتقال فرما گئے ہیں ان سب کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کرنی ہے اور حسب سابق یہ ڈیوٹی آپ کے ذمہ ہے۔

۷۸۶

تاریخ وفات حضرت مولانا خواج دین رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم = ۷۸۶

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ = ۶۱۹

۷۸۶ + ۶۱۹ = ۱۴۰۵ھ

﴿۴﴾

آپ نے خلفائے (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) در حرمین شریفین میں قابل قدر تفصیلی اضافے فرمائے، جس کے لئے احقر آپ کا بے حد ممنون و مشکور ہے۔ آپ نے گذشتہ سال تقریب کے طور پر کچھ صفحے تحریر فرمائے تھے لیکن بدقسمتی سے ضائع ہو گئے تھے۔ اس لئے آپ اب تحریر فرما دیں تو ان کو مسعود صاحب کے افتتاحیہ کے بعد لگا دیا جائے۔ احقر کی خواہش ہے کہ آپ ضرور تحریر فرمائیں اگرچہ بظاہر آپ اس میدان میں نو وارد سہی لیکن حقیقت میں آپ کی تحریر میں بہت خوبیاں ہیں۔ این سعادت بزور بازو نیست

(۹ رمضان المبارک ۱۳۹۷ھ)

﴿۵﴾

قبلہ حکیم صاحب نے (جو آپ نے سلطان اور خلیفہ کی بحث بالکل وضاحت فرمائی) بہت پسند کی ہے۔ بہر حال آپ کا مضمون صادق قصوری صاحب کو برائے اضافہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ احقر عنقریب یعنی دس پندرہ روز میں آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوگا۔ ان شاء اللہ (۲۹ جولائی ۱۹۷۶ء)

﴿۶﴾

"تقریب" کے لئے احقر آپ کا تہہ دل سے ممنون ہے۔ ماشاء اللہ خوب۔ تمام تاریخ کو بڑے احسن طریقہ سے سمیٹا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کی اس پرخلوص کوشش کو قبول فرمائے اور عامۃ الناس اس رہنمائی سے فائدہ اٹھائیں۔ (۲۴ رمضان المبارک یوم جمعۃ الوداع سن ندارد)

﴿۷﴾

جناب پروفیسر (محمد مسعود احمد صاحب مظہری) کا مکتوب محررہ ۳۱ اگست ۱۹۷۷ء ابھی ابھی موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے۔ مکرمی مولانا محمد جلال الدین صاحب کا خط آیا تھا۔ انہوں نے بعض قیمتی علمی تحفے بھیجے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین (۲۰ رمضان۔ سن ندارد)

﴿۸﴾

آپ کے اضافوں کے ذکر سے آپ کی مراد شاید تقریب میں ذکر کرنے کی ضرورت ہے۔ احقر تو اس بات کا قائل ہے کہ ایک حقدار کو اس کا حق ضرور ملنا چاہیے۔ اور اس کا بہترین طریقہ یہ تھا کہ آپ کا اسم گرامی کتاب کے سرورق پر صادق قصوری کے نام کے ساتھ آنا چاہیے۔ اور مجھے اس سلسلے میں مولانا عبدالحکیم شرف صاحب نے بھی کہا، احقر بھی ایسا ضرور کرتا، لیکن صادق صاحب شاید برا منائیں۔ کیونکہ یہ اضافے احقر نے اپنی مرضی سے کرائے ہیں۔ بہر حال احقر اب صرف اتنا کر رہا ہے کہ نظر ثانی کے ساتھ آپ کے اسم گرامی کی کتابت ضرور کرائے گا۔ باقی اللہ تعالیٰ آپ کو اس خلوص کا اجر عطا فرمائے۔ (۱۵ رمضان المبارک۔ سن ندارد)

﴿۹﴾

آپ نے جن ۳۷ خلفائے حرمین شریفین کی الاجازات المتینہ اور ملفوظ حصہ دوم کے حوالے سے نشان دہی فرمائی ہے۔ دونوں مذکورہ کتابوں پر پنسل کے ساتھ نشان لگا دیں۔ ہم قصوری صاحب سے ان کا جتنا تذکرہ آسکا کتاب میں کرا دیں گے۔ قصوری صاحب نے دونوں کتب الاجازات المتینہ اور ملفوظ حصہ دوم کا بالکل مطالعہ نہیں کیا۔ اس سلسلے میں آپ کی رہنمائی قابل داد ہے۔

(۱۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

﴿۱۰﴾

آپ کی پرخلوص مساعی جمیلہ رنگ لا رہی ہیں۔ اس کا دوسرا ایڈیشن جلد شائع کرنا پڑے گا۔ (۲۷ جنوری، ۱۹۸۱ء)

صوفی عبدالستار طاہر مسعودی مظہری، لاہور

﴿۱﴾

ایک اندازے کے مطابق تقویۃ الایمان کے رد میں لکھی گئی کتب کی تعداد پچاس سے تجاوز کر چکی ہے۔ براہ کرم اس سلسلہ میں اب تک لکھی گئی کتب کی معلومات مع نام مصنفین درکار ہیں۔ درج ذیل کے علاوہ، جس قدر آپ کے علم میں ہوں، براہ کرم مطلع فرمائیں۔

۱۔ معید الایمان — مولانا مخصوص اللہ (قلمی)
۲۔ حجۃ العمل فی اثبات الحیل — مولانا محمد موسیٰ
۳۔ شرح الصدور، مولانا شاہ مخلص الرحمٰن عرف جہانگیر شاہ
۴۔ تقویۃ الایمان اور اسماعیل دہلوی، حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی
۵۔ نور و نار — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
۶۔ تعارف تقویۃ الایمان — مولانا مفتی محمد امین
۷۔ تقویۃ الایمان کا تحقیقی جائزہ — علامہ اختر شاہ جہانپوری (قلمی)

امید ہے آپ اس سلسلہ میں ضرور تعاون فرمائیں گے۔

(۲۲ جمادی الآخر ۱۴۰۹ھ)

﴿۲﴾

میں ان دنوں "کنز الایمان ارباب علم و دانش کی نظر میں" پر کام کر رہا ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ براہ کرم اپنے خزینہ علم سے مجھ دریوزہ گر پر بھی کچھ مرحمت فرمائیں۔ وہ یہ کہ مخالفین اعلیٰ حضرت جن میں وہابیہ، اہل حدیث وغیرہ شامل ہیں کے تاثرات برائے کنز الایمان شریف۔ یوں تو میں نے اپنی تحریر مقدور بھی مکمل کر لی ہے۔ لیکن پھر بھی آپ ایسے ثقہ اہل علم صاحبان سے جو مل جائے اسے برکت کے لئے شامل کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ویسے بھی میں طفل مکتب ہوں آپ ایسے مخلصین کی دعاؤں کے طفیل آڑھی ترچھی لکیریں کھینچ لیتا ہوں۔ (۲ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ)

﴿۳﴾

آپ سے استدعا ہے کہ براہ کرم وعنایت آپ قبلہ حکیم صاحب سے ملاقاتوں، خط و کتابت کے آئینے میں اپنی یادداشتیں قلم بند فرما کر مرحمت فرمائیں تا کہ چراغ راہ کا کام دیں۔ خدارا اس استدعا کو موانعات میں محصور نہ کیجئے گا۔ (۲-۶-۱۴۱۱ھ) بمطابق (۲۰-۱۲-۱۹۹۰ء)

﴿۴﴾

پاکستان میں ترویج و اشاعت رضویات کی تحریک تو حضرت محمد معصوم شاہ صاحب سے ہوئی۔ ان کا رضوی کتب خانہ نور رضویات کو خواص تک پہنچانے کا منبع بنا اور اس کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رضوی قدس سرہ العزیز کی مساعی آب زر سے لکھی جانے کے قابل ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ عوام الناس تک اور گلی گلی، قریہ قریہ، مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام کے نغمے الاپنے اور دلوں میں اس کے خالق کی محبت کے گلزار کھلانے میں حکیم اہل سنت، فخر الاطباء، شفاء الملک، مخدوم ملت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ثم لاہوری دامت برکاتہم العالیہ کا تحریکی رول کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ اس سفر تاریخ کے عینی شاہد ہیں۔ بلکہ اس قافلہ سالار کے ساتھ ساتھ رہے ہیں، چلے ہیں، اٹھے بیٹھے ہیں۔ آپ کا سینہ اس تحریک اور بانی تحریک سے وابستہ یادوں کا خزینہ ہے۔ اس خزینہ کو دفن نہ کیجئے، اسے مبرہن کیجئے۔ ہم نوجوانوں کو اور آج کی نسل کو اسلاف سے اور ان کے سنہرے کارناموں اور ان کی مطہرہ حیات سے بے بہرہ نہ رکھیے۔ تاریخ کا یہ قرض انہوں نے ہرگز نہیں اتارنا جن کے تعاقب اور سرکوبی میں قبلہ حکیم صاحب کے جلو میں آپ حضرات سرگرم عمل رہے۔ یہ کام آپ متعلقین ہی کے کرنے کا ہے۔ یہ علالت، نقاہت اور سن پیری کسی کے سندیسے ضرور ہیں لیکن اس قرض کو ہم تو اتارنے سے رہے۔ (یکم رجب المرجب ۱۴۱۱ھ)

محمد صادق قصوری برج کلاں قصور

﴿۱﴾

یہ سن کر از حد خوشی ہوئی کہ خلفاء اعلیٰ حضرت کا مسودہ جناب کی نظر اقدس سے گذرا۔ اور آپ نے اس میں کچھ ترامیم کیں اور چند ایک غلطیوں کی اصلاح بھی کی۔ میں اس عنایت و کرم کے لئے از حد شکر گذار ہوں اور دعا گو۔ اگر مزید ترامیم بھی درکار ہوں تو آپ فراخدلی سے کریں۔ مجھے از حد خوشی ہو گی۔ میں ان لوگوں سے نہیں ہوں جو اپنی غلطیوں، کمزوریوں اور خامیوں پر چراغ پا ہو جاتے ہیں۔ میں تو اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا برملا اعتراف کر کے روحانی فرحت محسوس کرتا ہوں۔ (۲۰ ستمبر ۱۹۷۶ء)

﴿۲﴾

والد ماجد علیہ الرحمہ کی رحلت کا غم واقعی جانگاہ ہے۔ لیکن صبر و شکر کے سوا کوئی چارہ نہیں .... آپ کی خدمت میں جن مقالات کے لئے عرض کیا تھا وہ فل سکیپ کے دس، دس صفحات سے زیادہ نہ ہوں۔ اشد ضروری ہے۔ (۱۲ فروری ۱۹۸۵ء)

مولانا محمد حسن علی قادری رضوی

میلسی

آپ کے اخلاص و اخلاق کا معترف اور خصوصی محبت و شفقت پر شکر گزار ہوں .... آپ کا مجموعہ مرتبہ (تذکرہ محدث اعظم) کی ہر دو جلدیں بہت خوب ہیں۔ چند ایک باتوں کے سوا بہت پسند آیا۔ انداز اور زبان بھی بریلی شریف کی ہے۔ آپ کے لئے خلوص دل سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ آپ کے مرتبہ مجموعہ میں کافی ایسا مواد ہے جو میرے زیر ترتیب مجموعہ میں بھی تھا۔ اور میرے پاس پہلے کافی مواد جمع تھا اب بعض باتوں میں تو فی الواقع مجھے آپ کے مجموعہ سے استفادہ کرنا پڑے گا۔

(۱۳ رمضان المبارک، ڈاک کے لفافہ کی پشت پر ۱۹ مارچ ۱۹۹۰ء کی مہر ثبت ہے)

﴿۲﴾

یہ آپ کا کرم ہے کہ گاہے گاہے یاد فرماتے رہتے ہیں۔ ماشاء المولیٰ آپ دھن کے پکے اور جفاکش طبیعت کے مالک ہیں۔ سید الحاج مرشدی مولائی آقائے نعمت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی حیات طیبہ پر بڑے حسن تدبیر اور حسن ترتیب سے بہترین مواد جمع فرما دیا ہے۔ بے شک مواد و مسودہ فقیر کے اس زیادہ ہوگا۔ لیکن شاید یہ فقیر بھی ایسی دلنشین ترتیب سے اپنا مجموعہ مرتب نہ کرے۔ آپ سے تعاون کو دل چاہتا ہے۔ آپ وسیع القلب اور وسیع النظر بھی ہیں۔ بخل سے کام نہیں لیتے۔ کاش فقیر شروع ہی میں آپ کے حق میں دست بردار ہو جاتا۔

(۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ)

﴿۳﴾

آپ حضرات مبارک باد کے اور مسلسل دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ...... آپ حضرات کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے اور بہت اچھا اچھا مواد آ گیا۔ (بنام مولانا مفتی محمد عبد القیوم قادری، ۱۰ شعبان سن ندارد)

﴿۴﴾

مولانا محمد جلال الدین قادری کا مرتبہ مجموعہ محدث اعظم پاکستان آپ کے اور برادرم مولانا مفتی عبد القیوم صاحب کے بے دریغ تعاون سے ماشاء المولیٰ العزیز بہت شاندار چھپا ہے اور طبیعت بہت خوش ہوئی۔ روحانی کیف و سرور حاصل ہوا۔

(بنام حضرت صاحبزادہ قاضی فضل رسول صاحب تاریخ ندارد)

﴿۵﴾

سیدی آقائے نعمت سرکار محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز کی حیات مبارکہ کا مجموعہ جو آپ نے مرتب فرمایا ہے فرصت کے لمحات میں اکثر دیکھتا رہتا ہوں۔ یقین کیجئے روحانی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ آپ نے بخل سے کام نہیں لیا۔ اگر فقیر نے آپ سے قلمی معاونت نہیں کی، اپنا مجموعہ چھپوانے کا عزم ہے اور اس سلسلہ میں اوائل ہی سے فقیر نے کافی مواد جمع کیا ہوا ہے۔ مگر آپ نے جس اخلاص و بے نفسی سے یہ مجموعہ مرتب فرمایا وہ قابل داد ہے۔ آپ نے گذشتہ سال تیسرے حصہ کے متعلق مژدہ سنایا تھا۔ وہ کیا ہوا؟ چھپ چکا ہے یا چھپنا باقی ہے؟ کتنے روز تک متوقع ہے؟ ضرور اور جلد مطلع فرما دیں۔ (۸ جمادی الاخریٰ، سن ندارد)

عبدالحی رضوی

بنارس، انڈیا

مقدمہ (تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ) شرف صدور لایا۔ ذرہ نوازی کا ممنون ہوں۔ حضرت نے ایک بہت بڑی کمی کو پورا فرمایا ہے۔ جو آپ ہی کا حق تھا۔ ان شاء اللہ العظیم وہ مقدمہ کتاب کو سمجھنے میں معاون وعقدہ کشا ثابت ہوگا۔ موصوف نے یہ مقدمہ ارسال فرما کر فقیر کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ جب کہ ہر طرف سے ناامید ہو گیا ہے۔ اس ناامیدی میں چراغ امید بن کر حضرت کی رجسٹری ملی..... حضرت سے ہمیشہ راقم الحروف دعا کا طالب رہے گا۔ امید ہے کہ حضرت مجھے فراموش نہ فرمائیں گے۔ (۱۱-۶-۱۹۸۸)

﴿۲﴾

حضرت کا خط موصول ہوا۔ پڑھ کر نہایت خوشی ہوئی اور تحقیقی سفر فرما کر آپ نے گراں قدر نوازشات سے مطلع فرمایا۔ یقیناً رب قدیر کی نگاہ میں حضرت کا وہ سفر باعث اجر و ثواب ہوگا۔ (۲۸ جنوری ۱۹۸۸ء)

سید محمد حسن گیلانی

نوری کتب خانہ، لاہور

گرامی نامہ ملا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ مدت کے بعد کسی مرد خدا کو مرد کامل کے حالات زندگی کی طرف خیال ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت عطا فرمائے۔

ان شاء اللہ بندہ کی ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ کل ان شاء اللہ گجرات اپنے آبائی گاؤں جا رہا ہوں۔ وہاں چار پانچ روز قیام ہوگا۔ پھر واپس آ کر اپنی ہمت کے مطابق لکھوں گا۔ مجھے تو یہ ہی بہت خوشی ہوئی ہے کہ کسی مرد خدا نے حضرت کے حالات زندگی کے متعلق سوچا ہے۔ کیونکہ دوسرے حضرات تو مرنے کے بعد بہت جلد کتابیں لے آتے ہیں۔ بلکہ مرنے سے پہلے ہی وہ مسودہ تیار رکھتے ہیں۔ مگر ہم برسوں تک بھی خیال نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ لکھنے کی ہمت عطا فرمائے۔

اگر وقت ملے تو بروز اتوار مورخہ ۱۹۸۶-۱-۵ کو چک سادہ تشریف لائیں تو ملاقات بھی ہوجائے گی۔ چک سادہ شاہ دولہ گیٹ سے تین چار میل مشرق کو ہے۔ تانگہ، ویگن عام مل سکتے ہیں۔ جس جگہ تانگہ سے اتریں گے وہاں ان شاء اللہ ہم موجود ہوں گے۔ (۱۹۸۶-۱-۲)

مورخ لاہور، محمد دین کلیم قادری

کرمی شاہو، لاہور

راقم الحروف ایک کتاب بنام "تذکرہ مشائخ قادریہ" ترتیب دے رہا ہے جو ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اپنے قادری بزرگان کے حالات ارسال کردیں تاکہ شامل کتاب کئے جائیں۔ (۱۵-۳-۱۹۸۷)

محمد حامد ہاشمی

نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی، لاہور

بندہ ناچیز حقیر پر تقصیر، نائب اعلیٰ حضرت ومحدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بعنوان "محدث اعظم پاکستان کی دینی وملی خدمات" ایک مقالہ لکھ رہا ہے۔ جس میں دینی وملی خدمات کے متعلق مواد چاہیے۔ اور خاص طور پر آپ کی زندگی کے ابتدائی حالات تحریک پاکستان میں کردار اور بیت اللہ پاک میں جو نجدیوں کے ساتھ مباحثہ علم الغیب یعنی نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب پر جو مناظرہ ہوا تھا۔ اس کی دستاویز یا دستاویز کی فوٹوسٹیٹ چاہیے۔ اور خاص طور پر وہ دستاویز جو آپ نے گورنر مکہ سے بطور

سند حاصل کی تھی اس کی فوٹوسٹیٹ چاہیے۔ تاکہ مقالہ میں یہ بات ظاہر کی جاسکے کہ واقعی مکہ والوں نے آپ کو محدث تسلیم کیا اور ھذا محدث ھذا ولی اللہ اور ھذا شیخنا کے نعروں سے پکارا تھے۔

(لفافہ کی پشت پر ۸ مئی ۱۹۸۶ء ڈاک خانہ کی مہر بمشکل پڑھا جاتا ہے)

سید صابر حسین شاہ بخاری

برہان شریف اٹک

بندہ ایک کتاب بعنوان "امام احمد رضا قدس سرہ مخالفین کی نظر میں" اور دوسری "امام احمد رضا مشائخ عظام کی نظر میں" مرتب کر رہا ہے۔ آپ سے استمداد کی اپیل کی جاتی ہے۔ براہ کرم اس سلسلے میں امداد فرمائیں۔

(۴-۳-۱۹۸۸)

ڈاکٹر ابوسلیمان شاہ جہانپوری

ا/۸ علی گڑھ کالونی، کراچی ۳۱

جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی پر ایک نوٹ لکھنا ہے۔ بقدر ڈیڑھ دو صفحہ فل اسکیپ سائز کے۔ اس سلسلے میں میں نے حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری اور محمد عالم مختار حق صاحب کو خط لکھا تھا۔ انہوں نے آپ سے رجوع کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ اس موضوع پر کام کر رہے ہیں۔ آپ کا کام یقیناً بہت مفصل ہوگا۔ میرے پیش نظر اتنی تفصیل نہیں، البتہ یہ ضروری ہے کہ اس کے قیام کی تاریخ، قیام کے مقاصد اور خدمات کے مختلف پہلو سامنے آجائیں اگر اس کی مطبوعات کی فہرست بھی مرتب ہو جائے تو کیا کہنا۔

اگر آنجناب اس سلسلے میں بنیادی معلومات اور اہم ڈاکومنٹس سے استفادہ کا موقع عنایت فرمائیں تو بڑا کرم ہوگا۔ اس سلسلے میں آپ جو ڈاکومنٹس مہیا فرمائیں ان کے فوٹو اسٹیٹ ضروری ہوں گے اور اس سلسلے میں جو بھی خرچ ہو نیز اگر کچھ رسائل قیمت سے مہیا ہو سکیں اور دیگر اخراجات جو بھی متوقع ہوں مجھے پہلے ہی لکھ دیجئے تاکہ آپ اس سلسلے میں زیر بار نہ ہوں۔ مطلوبہ رقم فوراً روانہ کر دی جائے گی۔

جماعت رضائے مصطفیٰ کے علاوہ مرکزی انجمن حزب الاحناف، لاہور کے بارے میں نیز اہل السنت والجماعت (بریلوی مکتبہ فکر) کے کسی اور ادارے یا انجمن نے ملک کی آزادی کے لئے اور تحریک پاکستان میں کوئی کسی قسم کی کم یا بیش خدمت انجام دی ہو، اس کے بارے میں ڈاکومنٹری انفرمیشن سے استفادہ کا موقع دیں۔

(۲۱-۹-۱۹۸۵)

﴿۲﴾

گرامی نامہ اور تحفہ سامی رسالہ "امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم" نے شاد کام کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس محبت و اخلاص کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

مفکر و ماہر تعلیم آج کل جن معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان معنوں میں تو اعلیٰ حضرت مفکر تعلیم یا ماہر تعلیم نہ تھے۔ لیکن ہمارا قدیم نصاب ذہن و فکر کے جو خصائص پیدا کر دیتا تھا اس نہج پر حضرت کی حیثیت کا جائزہ لینا کچھ بعید از عقل بھی نہیں۔ لیکن اس رسالے کی تالیف میں اصل اظہار آپ کی مولفانہ خوبیوں کا ہوا ہے ۔ آپ نے زیرہ افکار کو جمع کر کے ذخیرہ بنا دیا ہے۔ اس کی داد دینا چاہیے۔ لیکن چوں کہ یہ میرا میدان نہیں اس لئے اگر میں داد دوں بھی تو یہ ایک سخن ناشناس کی داد ہوگی۔ (۱۹۸۵-۱۱-۱۶)

﴿۳﴾

اب میں نے آپ کے مرسلہ صفحات علیہ و تاریخیہ و رسالہ نادرہ کے فوٹو اسٹیٹ بنوالئے ہیں۔ اور جب یہ خط پوسٹ کیا جائے گا تو ساتھ ہی آپ کے مرسلہ تمام میٹریل بھی بذریعہ رجسٹری روانہ

خدمت کر دیا جائے گا۔ اور یہ خط اور رجسٹری آگے پیچھے یا ساتھ ساتھ ہی خدمت میں پہنچے گی۔

آپ نے جو چیزیں روانہ فرمائی تھیں اور اب یہ واپسی ڈاک خدمت میں پہنچیں گی وہ نہایت قیمتی علمی مواد ہے۔ میں ان مفید معلومات کے مطالعہ سے محظوظ ہوا اور طبیعت نہایت مسرور ہوئی، لیکن میں اس حظ و سرور کے مقابلے میں آپ کے اخلاق کریمانہ اور عنایات و اکرام سے متاثر ہوا۔ آپ نے ایک دور افتادہ طالب و شائق علم پر جو اعتماد فرمایا اس کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

آپ نے اپنے علو اخلاق اور ایثار بے مثال سے مجھے اپنا عقیدت کیش و نیاز مند بنا لیا۔ میں نے پوری احتیاط سے آپ کے کاغذات کا ایک ایک پرزہ رجسٹرڈ روانہ کیا ہے۔ ان شاء اللہ اس میں کوئی ذرا سی بھی کمی آپ نہ پائیں گے۔

میں اس دوران میں اس بات سے خوف زدہ رہا کہ کوئی پرزہ ادھر ادھر نہ ہو جائے۔ اب جب تک آپ کا گرامی نامہ نہ آ جائے برابر فکر مند رہوں گا۔ براہ کرم رجسٹری کی وصولی سے فوراً مطلع فرمائیے۔

ایک گذارش آپ سے یہ ہے کہ آئندہ اپنی جماعتوں اور دیگر تحریکوں کے بارے میں کوئی مفید حوالہ نظر سے گذرے تو اس سے استفادے میں خاکسار کو بھی شریک فرما لیجیے۔ اور کبھی کوئی نایاب کتاب یا رسالہ ہاتھ آئے تو خاکسار کو نہ بھولیے گا۔ (۳۔۱۱۔۱۹۸۵)

﴿۴﴾

کل آپ کا گرامی نامہ پہنچا اور ساتھ ہی چند کتابوں کی فوٹو اسٹیٹ چند صفحے رسالہ اشرفی، چند صفحے رسالہ تحذیر الحنفیہ اور چند صفحے برکات مارہرہ و مہمانان بدایوں کے ایک صفحے پر آپ نے روزنامہ خلافت بمبئی کی ایک خبر کا اقتباس بھی اپنی قلم سے نقل فرمایا ہے۔ آپ کی اس عنایت کے لئے بہ صمیم قلب آپ کا شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس علمی تعاون کے لئے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آپ نے گرامی نامہ میں بھی نہایت مفید معلومات سے استفادے کا موقع بہم پہنچایا ہے۔ (۱۱۔۱۰۔۱۹۸۵)

﴿۵﴾

جو چیزیں آپ نے ارسال فرمائی ہیں انہیں دیکھ کر طبیعت خوش ہوئی۔ بلاشبہ ان میں میرے لئے بعض نئی معلومات ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ جس چیز نے قلب کو متاثر کیا وہ آپ کے اخلاق کریمانہ ہیں۔ آپ نے للہ فی للہ اس خاکسار پر جو اعتماد فرمایا ہے۔ اس کا اصل اجر تو خدا کے پاس ہے وہ ضرور اپنی عنایت و توجہ سے آپ کو نوازے گا۔ (۲۳۔۱۰۔۱۹۸۵)

سید غلام محی الدین اندرابی

کمیانی محلہ غربی، گوجرانوالہ

﴿۱﴾

دو کتب موصول ہوئے نہایت شکریہ، دعا ہے اللہ کریم و رحیم آپ کو مع جملہ کارکن حضرات جنہوں نے اس کار خیر میں کوشش بلیغ سے کام لیا ہے۔ اجر جزیل اور خیر دارین عطا فرما کر زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ (۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ)

﴿۲﴾

آپ نے "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" تحریر فرما کر سواد اعظم کا ایک عظیم فریضہ ادا کیا ہے۔ جزاک اللہ تعالیٰ احسن الجزاء وفی الدارین خیرا کثیرا۔ (۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ)

﴿۳﴾

الٰہی بخت تو بیدار بادا

ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گل اقبال تو دائم شگفتہ
بچشم دشمنانت خار بادا

(۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ)

ملک رشید احمد ایم۔ اے علیگ

پرنسپل ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، افضل پور

نتیجہ تو آپ نے دیکھ ہی لیا ہوگا۔ آپ فسٹ ڈویژن میں ۵۱۷ نمبر لے کر کامیاب ہوئے۔ مبارک باد۔ خوشی کے ساتھ افسوس بھی ہے کہ آپ ۸ نمبروں کی کمی پر ریجن میں سیکنڈ آئے ہیں۔ آئندہ اتوار میرے ساتھ ضرور ملاقات کریں۔

(کارڈ پر ۲۳ جون ۱۹۶۶ء، ڈاک خانہ کی مہر پڑھا جاتا ہے)

محمد ارشد، محلہ غلام خان، حسن ابدال

آپ کی عظیم تالیف "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" پڑھی۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ بہت ہی قابل قدر اور قیمتی کتاب ہے۔ ان شاء اللہ اب کوئی مورخ یہ گلا نہ کر سکے گا کہ سنیوں کی تحریک پاکستان کے بارے میں خدمات پر مواد دستیاب نہیں ہوگا۔
اب آل انڈیا سنی کانفرنس کی خدمات کو نظر انداز کر کے تحریک پاکستان کی کوئی تاریخ مرتب نہیں ہو سکے گی۔
یہ مواد آج سے بہت پہلے منظر عام پر آ جانا چاہیے تھا۔ اس ضمن میں تاخیر سے اہل سنت و جماعت کو بہت نقصان پہنچا۔ بہر حال اب بھی اس کی اشاعت سے تعصبات کا گرد و غبار بہت جلد صاف ہو جائے گا۔ آپ کی زیر ترتیب "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس"، جس قدر جلد ممکن ہو منظر عام پر آنی چاہیے۔ اس وقت ایسی کتاب کی اشد ضرورت ہے۔

نظریہ پاکستان کے بارے میں نصابی کتابوں میں مناسب حذف و اضافہ اور ترمیم و تنسیخ کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی بنائی ہے۔ آپ تحریک پاکستان کے سلسلہ میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی گرانقدر خدمات کو نصاب میں مناسب مقام دلانے کی کوشش فرمائیں۔ اس کمیٹی کے سامنے متعلقہ مواد پیش کریں تا کہ آئندہ ہمارے تمام طلبا بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ (۱۶۔۱۔۱۹۷۹)

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور / مدیر جہان رضا، لاہور

﴿۱﴾

حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری کی مجالس میں بیٹھنے والا کون سا اہل ذوق ہے جسے آپ سے متعارف نہ کرایا گیا ہو۔ پھر آپ کے رشحات قلم مرکزی مجلسِ رضا کی وساطت سے ملک کے گوشے گوشے کو منور کر رہے ہیں۔ جس سے دور دراز رہنے والے حضرات بھی آپ سے واقف ہو گئے۔ راقم بھی حکیم صاحب اور میاں زبیر صاحب اور دوسرے احباب کی مجالس میں آپ کی علمی شناسائی کا دعویٰ دار ہے۔ آج "امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم" دیکھا تو آپ کی یاد تازہ ہوئی۔ اس موضوع پر ایک عرصہ سے نگاہیں مطالعہ کی منتظر تھیں۔ مجھے آپ کی غیر مطبوعہ کاوش کی ایک جھلک دیکھتے ہوئے ترجمہ فتوحات مکیہ جلد اول (نصف) ۱۹۷۰ء سے دلچسپی پیدا ہوئی کہ اس ترجمہ کو زیور طبع سے آراستہ کیا جائے، اس سے پہلے کئی سال ایک قادیانی کا ترجمہ چند جزو میں طبع ہوا۔ مگر خالی از نور و لطف تھا۔ ان دنوں ہمارے ایک فاضل پروفیسر محمد صدیق آف فیصل آباد ترجمہ کر رہے ہیں۔ مگر مجھے ان کا اسلوب نگارش اتنا پسند نہ آیا۔ کیا آپ مکتبہ نبویہ کو یہ اعزاز بخشیں گے کہ ابن عربی کی یہ

نادر کتاب اردو میں اس کی نگرانی میں چھپے۔ کیا آپ اس مسودہ کو ۱۹۷۶ء کے مسودات سے نکال کر از سر نو جلوہ بدرہ کی طرف قدم اٹھائیں گے۔ (۱۶ نومبر ۱۹۸۵ء)

نوٹ: افسوس یہ ترجمہ ضائع ہو گیا۔ اور میرزادہ صاحب کی پیش کش کو پورا نہ کیا جا سکا۔

﴿۲﴾

آپ کو یاد ہو گا کہ ایک سال پیشتر میں نے گذارش کی تھی کہ آپ اعلیٰ حضرت پر کچھ لکھ کر بھیجیں۔ مگر آپ نے طبیعت کی خرابی کی وجہ سے میری گذارشات کو التوا میں رکھا۔ وقت آ گیا ہے کہ آپ سے دوبارہ التماس کی جائے کہ آپ جہان رضا کے لئے کوئی مقالہ لکھ کر کرم فرمائیں۔ (۱۷۔۵۔۱۹۹۴)

﴿۳﴾

آپ نے ایک تحقیقی مضمون ارسال کیا ہے۔ جس کے لئے ممنون ہوں۔ ان شاء اللہ جہان رضا میں چھپے گا اور "ملائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے" آپ کا مضمون چند علماء نے جو اس وقت مکتبہ میں موجود تھے پڑھا اپنی اپنی استعداد کے مطابق رضا اور رضا پر بڑی اچھی گفتگو ہوئی۔ میرا خیال ہے مضمون چھپنے پر اہل ذوق قلم اٹھائیں گے۔ (۶۔۴۔۱۹۹۳)

﴿۴﴾

میرا دل چاہتا ہے کہ آپ جیسا صاحب علم و قلم عالم دین اس موضوع پر قلم اٹھائے اور برصغیر پاک و ہند میں خدمات و اشاعت احادیث پر جو کام ہوا ہے اسے سامنے لائے۔ ہمارے اکثر علماء ان موضوعات پر سنجیدہ نہیں۔ (۲۶۔۶۔۱۹۹۵)

﴿۵﴾

لاہور تشریف آوری کے دوران مکتبہ میں آمد کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ آپ کی آمد سے دلی مسرت ہوئی۔ اس طرح آپ کی وساطت سے آپ کے احباب سے بھی ملاقات ہو گئی۔ دوران گفتگو آپ نے حضرت ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری کے خطوط کا ذکر کیا تھا۔ اگرچہ آپ نے ان کے فوٹو اسٹیٹ بھیجنے کا وعدہ ایفا کر دیا ہو گا۔ مگر صرف یاد دہانی کے طور پر عرض گذار ہوں کہ فرصت اول میں یہ تحفے روانہ فرمائیں۔ میں انہیں علی گڑھ بھیجنا چاہتا ہوں۔ (۲۹۔۱۲۔۱۹۹۳)

﴿۶﴾

میرا یہ گلہ اپنی جگہ کسی حد تک درست ہے کہ آپ کی نظر التفات سے محروم ہوں۔ آج بمبئی کا سہ ماہی "افکار رضا" آیا تو آپ کا ایک مضمون "گورداسپور کا ایک نوجوان" پڑھا، دل خوش ہو گیا۔ آپ نے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و خدمات کو جس انداز میں بیان کیا ہے۔ وہ آپ کا کمال ہے۔ آپ کی تحریر سے مجھے راحت ہوتی ہے۔ آپ نے ایک نوجوان کو جس انداز سے فیصل آباد میں اہل سنت کی فقہی دنیا کا امام بنا کر پیش کیا ہے۔ اس پر داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ بس مبارکباد قبول ہو۔ (۱۸۔۸۔۱۹۹۹)

﴿۷﴾

آپ (مولانا محمد جلال الدین قادری) علماء اہل سنت میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ صاحب علم و قلم ہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر بڑا کام کیا، اور آپ کی شخصیت پر بڑے مغز مقالات لکھے، "مرکزی مجلس رضا" کے مستقل رفیق قلم ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے نظریات کے ترجمان حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ، فیصل آبادی کے حالات پر دو ضخیم جلدیں لکھ چکے ہیں۔ اپنی تدریسی مصروفیات کے باوجود خیابان

رضوی کی آبیاری میں مصروف رہتے ہیں۔(دسمبر ۱۹۹۱ء ص ۸)

﴿۸﴾

کتاب "خلفائے اعلیٰ حضرت" میں میاں محمد صادق قصوری صاحب نے ابتداء میں ۵۳ خلفاء کے حالات شامل کئے تھے۔ بعد میں مولانا محمد جلال الدین قادری زید مجدہ نے ۳۵ خلفاء کے حالات کا اضافہ کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء" (جنوری ۱۹۹۲ء ص ۱۸)

محمد سلیم قادری رضوی

معرفت محمد یوسف ۱۸/۲۷۷، اے بی نیو کراچی

آپ کی کتاب "محدث اعظم پاکستان" پڑھی۔ حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر عظیم کتاب ہے، اس کتاب کے لکھنے پر میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر عظیم کتاب لکھ کر آپ نے اہل سنت پر احسان عظیم کیا ہے۔(۱۲ رجب المرجب ۱۴۱۴ھ)

محمد نیاز صدیقی

۳/۸۹۸ لیاقت آباد، کراچی نمبر ۱۹

میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلوی صاحب کا عقیدت مند ہوں اور ان کے نظریہ تعلیم پر ایم فل کی سطح پر جامعہ کراچی سے تحقیق کرنا چاہتا ہوں۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر مسعود صاحب نے مجھے آپ کا پتہ فراہم کیا اور آپ سے رابطے کے لئے کہا کہ آپ نے بھی اعلیٰ حضرت کے نظریہ تعلیم پر مقالہ لکھا ہے۔ میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ تحقیق کے سلسلے میں ابتدائی خطوط واضح ہو سکیں۔ اور اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر تحقیق کا کام آگے بڑھ سکے۔

امید ہے آپ مجھے اپنے مقالے کی ایک کاپی عنایت کر کے میری اولین رہنمائی فرمائیں گے۔(۱۹۸۸-۸-۴)

حاجی محمد حنیف طیب

سابق وفاقی وزیر

اسلامی تحقیقاتی ومشاورتی بیورو نے نظام تعلیم کی اصلاح کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ٹھوس بنیادوں پر کام شروع کیا ہے۔ اس سلسلے میں وہ آپ کے تعاون کے بجا طور پر مستحق ہیں۔ ویسے بھی یہ قومی وملی فریضہ ہے۔

ادارہ کے سیکرٹری ڈاکٹر خالد علی انصاری کا مکتوب آپ کو موصول ہو چکا ہوگا۔

امید ہے کہ آپ ان سے قلمی وعلمی تعاون فرمائیں گے۔ جس کے لئے میں ذاتی طور پر آپ کا ممنون ہوں گا۔(۱۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

شاہ محمد اشرف رضا قادری

خلف الرشید حضرت شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی

ایک مسئلہ پر آپ کی راہنمائی درکار ہے۔ امید ہے مدد فرمائیں گے۔ میں ایک مقالہ "امام احمد رضا بریلوی اور اعلیٰ حضرت گولڑوی اعتقادی، فکری اور سیاسی ہم آہنگی" تحریر کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سے گذارش ہے کہ ان کتب کے نام تحریر فرمادیں جو میرے مقالہ سے متعلق ہوں۔(۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ)

محمد شہاب الدین رضوی

مدیر سنی دنیا، محلہ سوداگران، بریلی شریف

﴿۱﴾

احقر کی کتاب "مفتی اعظم اور ان کے خلفاء" چھپ گئی ہے۔ اس میں آپ کا تذکرہ بھی شامل ہے۔ آپ کی کتاب "محدث اعظم پاکستان" پڑھ رہا تھا اس میں آپ نے مسجد شہید گنج، لاہور کا ذکر کیا

ہے اور حاشیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے تفصیل سے ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے، عرض ہے کہ اگر یہ کتاب چھپ چکی ہے تو بھیج دیں اور اگر نہیں چھپی تو قلمی کی فوٹو کاپی روانہ کرنے کی زحمت فرمائیں۔ احقر آپ کے اس مقالہ سے استفادہ کر کے کچھ لکھ دے گا۔

آپ کی ایک مشہور و معروف کتاب ''تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس'' کا نام بہت سنا اور پڑھا مگر اب تک زیارت سے محروم رہا ہوں۔ اگر مناسب سمجھیں تو ضرور روانہ کر دیں۔ چوں کہ آپ جیسے اہل علم سے یہی امید وابستہ ہے۔ حضرت مفتی اعظم ہند کے قلمی خطوط اور قلمی سندیں اگر آپ کے پاس ہوں تو عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ (۲۹ فروری ۱۹۹۲ء)

﴿۲﴾

آپ نے اپنی تصنیف ''تذکرہ محدث اعظم پاکستان'' میں کمال کر دیا ہے۔ ابھی تک احقر کی نظر سے ایسی کتاب نہ دیکھنے کو ملی۔ یہ کتاب ایک مثالی کتاب ہے۔ تحقیق و تدقیق کے دریا بہا دیئے ہیں۔ اس میں آپ کو کافی محنت و مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔ آپ اپنے حالات بالضرور ارسال کریں۔ احقر اپنی کتاب میں شامل کر کے کتاب میں چار چاند لگائے گا اور اپنے تلامذہ اور خلفاء مشہور و معروف بھی لکھیں۔ (یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء)

مجیب احمد، جونیئر ریسرچ اسسٹنٹ

قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

حال: لیکچرر شعبہ تاریخ، ایف جی قائد اعظم کالج چکلالہ، راولپنڈی کینٹ

﴿۱﴾

میں قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد کے شعبہ تاریخ میں ایم فل کا طالب علم ہوں اور میں جمعیت علماء پاکستان پر مقالہ لکھ رہا ہوں اس سلسلے میں مجھے آپ کے علمی و عملی تعاون کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کے پاس جے۔ یو۔ پی کے بارے میں کوئی تحقیقی مواد یا پرانے رسائل و جرائد ہوں تو براہ مہربانی اگر ہو سکے تو بذریعہ ڈاک بھیج دیں یا آگاہ فرمائیں میں کسی دن حاضر ہو کر آپ سے وصول کر لوں گا۔

میں مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی کا پوتا ہوں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ مسلک اور جمعیت کے اس کام میں مجھ سے ضرور تعاون فرمائیں گے۔

﴿۲﴾

یہ خبر آپ کے لئے باعث مسرت ہوگی کہ میں نے J.U.P (جمعیت علمائے پاکستان) پر اپنا مقالہ مکمل کر کے فسٹ کلاس میں ایم فل پاس کر لیا ہے۔ مقالہ ۳۶۰ صفحات سے زائد پر مشتمل ہے۔ مقالہ میں میں نے آپ کے تعاون اور خلوص کا ذکر کیا ہے۔ ایک بار پھر میں آپ کے تعاون اور مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(۱۰-۳-۱۹۹۱)

﴿۳﴾

آپ نے ماہنامہ طریقت (لاہور) کے دو صفحات فوٹو کاپی کرا کے مجھے بھیجے ہیں۔ ان کا بھی شکریہ، بہر حال آپ نے میرے کام کو یاد رکھتے ہوئے میرے لئے زحمت گوارا کی اس کے لئے ممنون ہوں۔

سید نور محمد قادری

چک ۱۵ شمالی، گجرات

﴿۱﴾

حضرت قاضی (سلطان محمود اعوان شریف) صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سے متعلق آپ نے جو اقتباس طریقت سے نقل کر کے بھیجا ہے۔
اس کے لئے تہہ دل سے ممنون ہوں۔
آپ دونوں بھائیوں کو حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مقدسہ سے جو محبت وعقیدت ہے میں اس سے بہت متاثر ہوں۔ حضرت قاضی صاحب واقعی اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔...... مافی الاسلام کی جلد دوم کی دو کاپیاں میرے پاس حسنِ اتفاق سے جمع ہو گئیں ہیں ایک آپ حضرات کی نذر ہے۔
(یکم مئی ۱۹۸۵ء)

﴿۲﴾

سفر نامہ اقبال، امام احمد رضا خاں صاحبؒ کا نظریہ تعلیم اور بہت سے اخبارات مل گئے ہیں۔ ذرہ نوازی کا شکریہ۔ اعلیٰ حضرت کی ڈائری بھی مل گئی ہے۔ یہ ڈائری نہیں بلکہ نوٹ بک ہے.........
مولانا محمد جلال الدین کی کتاب بہت اچھی اور وقت کی اہم ضرورت ہے۔ (۱۶ نومبر ۱۹۸۵ء) (محمد بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری)

﴿۳﴾

زیر نظر کتاب میں فاضل مرتب نے نہ صرف اس تاریخی مناظرہ کی روداد شائع کی ہے۔ بلکہ مسئلہ کے مالہ و ماعلیہ کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ایسی متعدد تحریریں بھی اس میں جمع کر دی ہیں جن کا مطالعہ تحریک پاکستان کی تاریخ میں نہایت اہم مواد کا کام دے سکتا ہے۔
(تبصرہ بر کتاب ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست)

حکیم محمد موسیٰ امرتسری (رحمۃ اللہ علیہ)

۵۵ ریلوے روڈ لاہور

﴿۱﴾

آپ نے یوم رضا پر مقالہ پڑھنا ہے۔ جس کا عنوان "اعلیٰ حضرت کا نظریہ تعلیم" ہوگا۔ آج ہی تیاری کر دیجئے۔ پھر اس مقالے کو کتابی صورت میں طبع کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ، کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ (۱۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

﴿۲﴾

کاغذات کی چھانٹی کے وقت ایک پرزہ ملا۔ اس پر حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قطعہ تاریخ ہے۔ یہ کس کا ہے؟ پتہ نہیں۔

مادہء تاریخ خوب ہے۔ افضل و سردار
حضرت سردار احمد تھے محدث بے مثال
جا بسے فردوس میں وہ صاحب فضل و کمال
سن کے رحلت کی خبر ہاتف نے مجھ سے یوں کہا
افضل و سردار ہے، بے مثل تاریخ وصال (۱۹۸۷-۶-۲۵)

﴿۳﴾

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی عطا کرے اور ایک عالم ربانی پر آپ جو کام کر رہے ہیں۔ وہ جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچے۔ میں آپ سے ناراض نہیں متفکر تھا کہ دیگر مہربانوں کی طرح آپ بھی ناراض نہ ہو گئے ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ نے بایں سبب مکاتبت نہیں چھوڑ رکھی۔ الحمد للہ علی ذالک
آپ میرے خاتمہ بالایمان کے لئے دعا کیا کریں۔ آج بھی ایک سنگ دے ساتھی کے ختم قل میں شریک ہوا ہوں۔
(لفافہ پر ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کی ڈاک خانہ کی مہر ثبت ہے)

﴿۴﴾

جب وقت ملتا ہے کاغذات چھانٹتا ہوں اور جس کے مطلب کی جو چیز ہوتی ہے اسے بھیج دیتا ہوں۔ اگر مزید کچھ برآمد ہوا تو آپ کی نذر کردوں گا۔ اس لئے کہ اب یہ چیزیں میرے لئے نہ صرف بے

کار بلکہ زہر ہیں۔ کچھ چیزیں عجائب گھر کو دی ہیں اور مزید دے دوں گا۔ ان شاء اللہ۔ میں نے اپنی دل کی بات بتادی ہے۔ اس سے اندازہ فرمالیں کہ میں مجلس کا کیا کام کروں گا۔ جو کچھ اعلانات ہورہے ہیں۔ غلط ہیں۔
بہرحال خاتمہ بالایمان کی دعا کرتے رہیں۔ (۱۹۸۷-۶-۳۰)

﴿۵﴾

یہ افسوس ناک اطلاع مل کر از حد افسوس ہوا کہ جناب کے والد ماجد قبلہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔
انا للہ و انا الیہ راجعون
اللہ تعالیٰ طفیل نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین ثم آمین، بجاہ سید المرسلین ﷺ
والد کے سایہ ہماپایہ سے محرومی باعث صد قلق و رنج ہے۔ مگر جب کہ والد نمونہ سلف ہو تو مقام صد حسرت و یاس ہے۔ بہرحال اس ظاہری جدائی کے ساتھ یہ حقیقت ڈھارس دلاتی ہے کہ نیک والدین کی ارواح اولاد کی اعانت و راہنمائی کے لئے ہر وقت مستعد رہتی ہیں۔ میری دعا ہے کہ حضرت مرحوم و مغفور کی روح مقدس ہر وقت آپ کے ساتھ رہے۔ آمین
اس موقع پر احقر پر لازم تھا کہ خود حاضر ہو کر تعزیت کرتا مگر میری مجبوری مانع ہے۔ امید ہے کہ اس عریضے کو میری حاضری تصور فرمائیں گے۔ (۱۹۸۴-۱۰-۲۰)

﴿۶﴾

خیریت جانبین نیک نصیب باد۔ مکتوب گرامی باصرہ نواز ہوا۔ آپ کی رہنمائی کا بے حد شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور احقر کو عمل کی توفیق نصیب کرے۔ (۱۹۹۳-۳-۲۸)

﴿۷﴾

آپ کا یہ مکتوب ظہور الدین صاحب نے پڑھ لیا ہے۔ نظریہ تعلیم اب جلد ہی طبع ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ مکتوب کے دیگر مندرجات پر بھی عمل ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ
حضرت شیخ العرب والعجم شاہ ضیاء الدین قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں صرف تاثرات یا مشاہدات لکھ کر چند روز میں بھجوا دیں۔ ممنون ہوگا۔ (۱۹۸۵-۷-۳۱)

مستقیم احمد امروہی

ڈونگری، بمبئی، انڈیا

عالی جناب مفتی محمد اختصاص الدین اجملی (سنبھلی) قبلہ کے توسط سے حضرت کی شخصیت سے متعارف ہوں۔ زیر نظر کتابچہ آفتاب احمد سیفی کے نام ہے جس کا تعلق رشید احمد گنگوہی کو وہابی ثابت کرنے کی بحث سے متعلق ہے۔ نیز جس کی علمی وادبی حیثیت محض چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ و ناکارہ جملوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ ارسال خدمت کرنے کی جسارت بے جا کا مرتکب ہو رہا ہوں۔ جس کے مطالعہ سے متعلق حضرت سے تبصرے کی درخواست ہے۔
(۱۹۹۳-۹-۲۰)

عابد حسین شاہ

بہاء الدین زکریا لائبریری، چکسی، ضلع چکوال

﴿۱﴾

ہفت روزہ الفقیہ امرتسر کے جو پرچے آپ کے ذخیرہ کتب میں موجود ہیں۔ احقر انہیں ایک نظر دیکھنا چاہتا ہے۔ اور ان میں سے حضرت علامہ محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ کے مقالات اور ان

سے متعلق خبروں پر مشتمل صفحات کے فوٹو اسٹیٹ بنوانا چاہتا ہے۔ اگر آپ مجھے الفقیہ کے تمام پرچے دیکھنے کی اجازت دیں تو شکر گزار ہوں گا۔ (۸ تمبر ۱۹۹۲ء)

﴿۲﴾

میں آپ کی میزبانی، لطف و کرم ہر ممکن تعاون پر آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ اور عمر طویل عطا فرمائے۔ (۲۸ راگست ۱۹۹۳ء)

صاحبزادہ مولانا محمد نور المصطفیٰ

خانقاہ ڈوگراں، ضلع شیخوپورہ

﴿۱﴾

آپ نے کرم و شفقت فرماتے ہوئے حضرت مفتی تقدس علی تقدس سرہ کا ایک مکتوب عطا فرمایا تھا، جو انتہائی اہم ہے۔ مگر فوٹو کاپی سے کچھ لفظ حذف ہو گئے ہیں، دوسرا حضرت کی تحریر بھی پڑھنا مشکل ہے۔ اس لئے از راہ کرم اس خط کو خود علیحدہ تحریر فرما کر بھجوا دیں۔ ایک طرف کاتب سے لکھوا کر لگا دیا جائے گا اور دوسری طرف خط کا عکس لگا دوں گا۔ (۷ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ)

﴿۲﴾

"تذکرہ محدث اعظم پاکستان" کی اشاعت پر مبارک باد قبول فرمائیے۔ آپ نے جس محنت شاقہ اور خلوص و عقیدت سے مواد مہیا کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ پھر تدوین و ترتیب میں جس حسن ذوق کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل صد تحسین ہے۔

حضرت محدث اعظم قدس سرہ العزیز کے سوانح حیات لکھ کر آپ نے اہل سنت پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

دعا گو ہوں مولیٰ تعالیٰ آپ کی سعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عوام اہل سنت کو اس کتاب سے مستفیض ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ امین ثم امین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۲۸ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ)

پروفیسر فیاض کاوش

میر پور خاص، سندھ

فاضل مولف مولانا محمد جلال الدین قادری قابل صد مبارک باد ہیں کہ انہوں نے بڑی کاوش سے اس تاریخی دستاویز (خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس) کو مرتب کر کے ملت اسلامیہ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ بلاشبہ یہ ان کی سالہا سال کی علمی جستجو کا مایہ ناز شاہکار ہے۔ جو آنے والے محققین کی رہنمائی کے لئے مینارہ نور ثابت ہو گا۔ فاضل مولف نے یہ کارنامہ انجام دے کر وقت کے نہایت اہم تقاضے کو پورا کیا ہے۔ (تبصرہ بر "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس")

﴿۲﴾

آپ نے احقر کو یہ کہہ کر کیوں کانٹوں میں گھسیٹا کہ میں آپ کی رہنمائی فرماؤں۔ بھلا میری جرأت! آپ تو خود علمی معلومات کا بحر ذخار ہیں۔ ہم سب آپ کی معلومات کی وسعت دیکھ کر ششدر رہ گئے ہیں۔ بھلا اب ممولے شہباز کی رہنمائی کریں گے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

ملت اسلامیہ کے اکابرین کی مساعی جمیلہ کا آپ جس قدر وسیع ریکارڈ رکھتے ہیں وہ آپ کی رہنمائی کے لئے کافی شافی ہے۔ بلکہ سرمایہ صد افتخار ہے۔ حضرت والا آئندہ جوابی مکتوب ارسال فرما کر احقر کو شرمسار نہ کیجئے گا۔ اس قدر تو گئے گذرے نہیں کہ آپ ہم کو لفافہ ارسال کرنے کی سعادت سے بھی محروم فرما دیں۔ (تاریخ درج نہیں)

خواجہ رضی حیدر

سورتی اکیڈمی، ۳۰۳/۵ ،۱/۱۶-۵ ناظم آباد، کراچی

بصد معذرت عرض یہ ہے کہ آپ کا ۲۳ مئی ۱۹۸۳ء کا مکتوب میرے کاغذات میں دب گیا۔ اور آج اچانک اس پر نظر پڑی، ندامت سے سر جھک گیا۔ اب معذرت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ آپ کی محبت اور شفقت سے امید ہے کہ آپ اس صریح غیر ذمہ داری سے درگذر فرماتے ہوئے راقم کو سرفرازی کا موقع دیں گے۔

اعلیٰ حضرت نے اصلاح نصاب پر جو مضمون پڑھا مجھے بھی نہیں مل سکا البتہ اس کے حوالے کئی جگہ ملے۔ (۲۰ دسمبر ۱۹۸۳ء)

محبوب احمد چشتی

درجہ حدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

راقم جامعہ نظامیہ رضویہ میں درجہ حدیث کا طالب علم ہے اور تنظیم المدارس کی طرف سے تجویز کردہ درج ذیل عنوان پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ "گذشتہ بیس سال میں علماء اہل سنت پاکستان کی قلمی خدمات"

براہ کرم! آپ اپنے مختصر تعارف کے ساتھ اپنی نگارشات کی تفصیلی فہرست بھجوا کر ممنون فرمائیں ...... ۱۹۷۲ء سے ۱۹۹۲ء تک زیر طبع تصانیف ضرور لکھیں۔

مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

﴿۱﴾

ارسال کردہ خطبہ حجۃ الاسلام کی کاپی موصول ہوئی۔ کرم فرمائی کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں۔ (۱۹۸۸-۵-۲)

﴿۲﴾

شرافت صاحب (شریف احمد شرافت نوشاہی) کا قطعہ تاریخ ارسال ہے۔

جناب حضرت سردار احمد ۔۔۔ بہ گلزار شریعت غنچہ بشگفت

زہے شیخ الحدیث آں مرد کامل ۔۔۔ کہ در اسرار دیں در ہا بسفت

محدث ہم مفسر ہم فقیہے ۔۔۔ کہ در تدریس کردہ سعی با مفت

ز دنیا رخت بستہ سوئے فردوس ۔۔۔ بہ بزم عاشقان ذات حق جفت

شرافت جست تاریخش ز ہاتف ۔۔۔ بجنت رفت سلطان زمن رفت

(۱۳۸۲ھ)(۸-۲-۱۹۹۸)

﴿۳﴾

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات کے ایک گاؤں چوہدو میں یکم جمادی الاخریٰ ۲۹ جولائی ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد مولانا خواجہ دین مجددی رحمۃ اللہ علیہ درویش منش اور متقی شخصیت تھے۔

ناظرہ قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی کتابیں اپنے تایا مولانا فضل دین (مجددی) رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ شعبان المعظم، مارچ ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء کو میٹرک پاس کرنے کے بعد درس نظامی پڑھنے کیلئے پہلے جامعہ غوثیہ لالہ موسیٰ پھر دارالعلوم نقشبندیہ علی پور سیداں میں داخل ہوئے۔ مولانا غلام رسول گجراتی، مولانا غلام یوسف گجراتی اور مولانا غلام رسول قادری نوشاہی سے درس نظامی کی کتابیں پڑھیں۔ پھر دارالعلوم غوثیہ نظامیہ وزیر آباد میں شیخ الجامعہ علامہ محب النبی اور شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمہما اللہ تعالیٰ سے دورہ قرآن پڑھا۔

حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ سے دورہ حدیث پڑھ کر شعبان المعظم/فروری ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء میں سند فراغت حاصل کی۔ ۸ محرم الحرام/ ۲۲ جون ۱۹۶۱ء کو حضرت محدث اعظم کے دست

مبارک پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ رمضان المبارک/ اپریل ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی قدس سرہ نے اور اد و اشغال تمام سلاسل اور حدیث کی سند عطا فرمائی۔

شوال/اپریل ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء سے رجب المرجب/نومبر ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء تک جامعہ حنفیہ قصور۔ دار العلوم اہل سنت مٹین محلہ جہلم، جامعہ حنفیہ گلزار مدینہ اور جامعہ محمودیہ رضویہ لالہ موسیٰ میں درس نظامی پڑھاتے رہے۔ صفر المظفر/جون ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء سے اب تک گورنمنٹ ہائی سکول سرائے عالمگیر اور کھاریاں میں خدمت تدریس انجام دے رہے ہیں۔ اسی دوران فاضل عربی اور ایف اے کے امتحانات پاس کیے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری بڑے ذہین اور انتھک محنت کرنے کے عادی ہیں۔ ان کی ذہانت اور محنت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے صرف ڈھائی سال میں درس نظامی پڑھ لیا جب کہ دوسرے طلباء بالعموم سات آٹھ سال میں پڑھتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں سے:۔

☆ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اکابر کی نظر میں (۱۹۷۷ء)

☆ اسلامی تعلیمی پالیسی پر ایک نظر (۱۹۷۷ء)

☆ خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۷۸ء)

یہ کتاب تحریک پاکستان میں علماء اور مشائخ اہل سنت کی خدمات جلیلہ کا دستاویزی ثبوت ہے۔

☆ ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست

☆ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ تعلیم (چھپ چکی ہے)

اور متعدد تصانیف منتظر اشاعت ہیں۔

☆ سب سے بڑا کارنامہ پیش نظر کتاب ہے۔ جس میں انہوں نے حضرت محدث اعظم کی حیات کے ہر پہلو پر معلومات فراہم کی ہیں۔ اور آخر میں انتہائی اہم خطوط اور تحریرات کا عکس دے کر کتاب کی اہمیت کئی گنا بڑھا دی ہے۔ مستقبل میں حضرت محدث اعظم قدس سرہ پر لکھنے والا مورخ اس کتاب کو نظر انداز نہیں کر سکے گا۔ حضرت مولف نے حضرت محدث اعظم کے اساتذہ و تلامذہ کے حالات لکھ کر اس کی افادیت کا حلقہ بہت وسیع کر دیا ہے۔

پیش نظر کتاب کی تالیف ان کا قابل داد کارنامہ ہے۔ جس پر وہ تمام قوم کی طرف سے ہدیہ تبریک کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور علم و تحقیق کے میدان میں ملت اسلامیہ کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (تقدیم بر کتاب محدث اعظم پاکستان، ۲۲ شوال ۱۴۰۸ھ/۳۰ مئی ۱۹۸۸ء)

﴿۴﴾

حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی (کھاریاں) اہل سنت کے وسیع المطالعہ اور محقق مصنف ہیں۔ جن کی تحریرات ہر طبقے میں احترام کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔ ''خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس'' کے بعد تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس'' لکھ کر آپ نے اہل سنت و جماعت پر احسان کیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل امام احمد رضا بریلوی کے مشہور زمانہ سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

کی شرح لکھنی شروع کی جس میں حل لغات اور بیان مطالب کے علاوہ قرآن پاک کی آیات و احادیث مبارکہ اور ائمہ دین کے ارشادات کی روشنی میں سلام رضا کے مطالب کو واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی ابھی صرف چار اشعار کی شرح لکھ پائے تھے کہ

کسی نے بتا دیا کہ فلاں فلاں عالم اس کی شرح لکھ رہے ہیں۔ تو انہوں نے قلم روک دیا اور دوسرے علمی مشاغل میں مصروف ہو گئے ......اس کے باوجود فقیر کی مولانا علامہ محمد جلال الدین قادری صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ سلام رضا کی شرح مکمل کر دیں۔ اگر چہ مختصر ہی ہو، کیونکہ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگراست (۳۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء)

محترمہ پروین پیرزادہ صاحبہ

بیگم پیر صاحب مانکی شریف / مانکی ہاؤس، نوشہرہ، سرحد

آپ کا نوازش نامہ ملا۔ خوشی ہوئی کہ آپ تحریک پاکستان کے مشائخ عظام اور علمائے کرام کی ان خدمات کو تاریخ کے اوراق پر منتقل فرما رہے ہیں۔ اور نئی پود اور بے خبر لوگوں کو ان پوشیدہ کار ہائے عظیم سے روشناس کر رہے ہیں جو کہ عرصہ دراز سے بعض تاریخ نویس ان کو قصداً پوشیدہ اور مخفی رکھنا چاہتے تھے۔ اور تا حال منظر عام پر نہ آسکے۔ یقیناً آپ ایک نیک مقصد کے لئے کوشاں ہیں اور اس قوم پر احسان فرما رہے ہیں۔ جو آج تک شاید اپنے تاریخ کے نقوش اور رموز سے صحیح طور پر واقف نہیں ہیں۔ اور جو خدمات آپ انجام دے رہے ہیں ان اکابرین اور علمائے کرام کی ارواح کو خراج تحسین پیش کرنے کا بہترین ذریعہ ہے جنہوں نے اپنی حیات میں قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ مل کر اپنی تکالیف کو پس پشت ڈال کر اس انگریز سے ٹکر لی جو اپنے وقت میں (لوگ کہتے ہیں) پہاڑ سے ٹکر لینے کا مترادف سمجھا جاتا تھا۔ (۱۸-۳-۱۹۷۸)

مولانا علی اصغر چشتی

اندرون شاہ عالمی، لاہور

کل گذشتہ میں حضرت حکیم موسیٰ صاحب کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت مرشد پاکاں سید محمد حسین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر ہوا۔ فقیر نے (ان کا) ایک تذکرہ لکھا ہے۔ وہی تذکرہ حضرت حکیم صاحب کے زیر مطالعہ تھا۔ تو آپ نے فرمایا کسی صاحب نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد کے بارے میں استفسار کیا تھا۔ تو آپ نے (مولانا صاحب) ان کو صوفی صاحب کے عقائد پر ایک خط لکھا تھا۔ اس کے بعد حکیم صاحب نے فرمایا وہ خط مولانا محمد جلال الدین صاحب کے پاس ہے۔ ان کو خط لکھ کر نقل طلب کر لیں۔ جب تک وہ خط تذکرہ میں نقل نہیں کیا جائے گا تذکرہ نامکمل ہوگا۔ لہٰذا حضور والا سے مودبانہ عرض ہے کہ اس خط کی نقل کروا کر فقیر کو بھیج دیں۔ (۲۶-۹-۱۹۸۹)

مولانا پیر غلام محی الدین مستانہ (رحمۃ اللہ علیہ)

سرائے عالمگیر، ضلع گجرات

آپ کی خدمت میں دست بستہ عرض ہے کہ اگر میں واپس پاکستان نہ پہنچ سکوں تو آپ میرے بچوں پر دست شفقت ضرور رکھیں گے۔ تا کہ وہ اللہ و رسول ﷺ سے دور نہ ہو سکیں۔ حالات دنیا کے بڑے خطرناک ہیں۔ لوگ دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ انگلینڈ اور یہاں عرب میں پہنچ کر دیکھا ہے کہ خفیہ طور پر اسلام کو زک پہنچایا جا رہا ہے۔

ایسے حالات میں آپ جیسے بزرگوں کے وجود ہائے مبارکہ اللہ کی نعمت ہیں۔ گلہ ہے بڑا ہے غریب خانہ پر تشریف لے جا کر انہیں کچھ سمجھا بجا آیا کریں۔ وہ بھی ان شاء اللہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہیں گے۔ (تاریخ ندارد)

مولانا مرید احمد چشتی

چک جانی پنڈ دادن خان، جہلم

﴿۱﴾

بندہ آج کل "فوز المقال فی خلفاء پیر سیال" کی جلد دوم کی تیاری میں مصروف ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ کے پاس حضرت خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی اور حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہما متعلق کسی رسالہ، اخبار وغیرہ کا مواد ہو تو بندہ کو فراہم فرمائیں۔ (۲۳ راگست ۱۹۹۰ء)

﴿۲﴾

الفقیہ کی فوٹو سٹیٹ مع قلمی تحریر دستیاب ہوئی اس معاونت پر ہزار بار سپاس گذار ہوں۔

بندہ امید رکھتا ہے کہ آئندہ بھی یہ کرم فرمائی جاری رہے گی۔ الغرض حضرات سیال شریف اور ان کے خلفاء و متعلقین کے بارہ میں نادر مواد بھجواتے رہیے گا۔ (۱۹۹۱-۱۲-۲۳)

﴿۳﴾

تبرکات کی ترسیل کا بہت بہت شکریہ۔ شاید آپ نے انہیں نارو والی شریف سے حاصل کیا ہے۔ (۱۹۹۳-۱۲-۲۳)

﴿۴﴾

ماہنامہ صوفی منڈی بہاء الدین اور دبدبہ سکندری وغیرہ رسائل سے سیال شریف سے متعلق مواد علیحدہ کر رکھیں۔ علاوہ ازیں "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" اور "نظریہ تعلیم" کی ایک ایک کاپی اپنے دستخطوں سے میرے لئے مزین فرما رکھیں۔ C.M.H کھاریاں سے فراغت پر آپ کی خدمت میں حاضری ہوگی۔ خلفاء پیر سیال شریف پر اپنی رائے کا اظہار ضرور بالضرور قلمبند کرنا ہے۔ یہ بندہ کے لئے انتہائی مسرت وشادمانی کا باعث بنے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں سرخرو کرے۔ صحت کاملہ عاجلہ نصیب کرے آپ کی نگارشات سے قوم کو مستفید ہونے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین، بجاہ سید المرسلین ﷺ (۱۹۹۸-۱-۱)

﴿۵﴾

کتاب دیکھتے ہی نظریں اس پر جم گئیں اور دیر تک سبحان اللہ کا ورد زبان پر جاری رہا۔

حضرت امام احمد رضا بریلوی ؒ اور آپ کے تلامذہ کو حضور ﷺ اور اسلامی اقدار سے غایت درجہ پیار تھا۔ کتاب دو نشستوں میں پڑھی۔ بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے، قادری صاحب کا انداز تحریر پر تاثیر اور دلکش ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

کتاب صوری و معنوی دونوں لحاظ سے خوبصورت اور دیدہ زیب ہے، مکتبہ رضویہ کے اراکین اور جناب قادری صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ (۱۹۸۰-۹-۷)

راجہ محمد طاہر قادری رضوی ایڈووکیٹ

صدر ادارہ معارف رضا، جہلم / ناظم اعلیٰ مرکزی سنی علماء کونسل، جہلم
رکن مجلس عاملہ جمعیت علمائے پاکستان، صوبہ پنجاب

﴿۱﴾

آپ کے ہاں مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے کس قدر عمدہ مرتب فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق بخشے۔ (۱۹۸۹-۴-۵)

﴿۲﴾

"ابو الکلام آزاد کی تاریخی شکست" کا نسخہ موصول ہوا۔ کتاب دیکھ کر مسرت ہوئی۔ آپ کی صحت اور علم و فضل میں ترقی اور عمر درازی

کی دعا دل سے نکلی۔ کتاب کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ ابھی ۲۵۔۳۰ صفحات پڑھے ہیں۔ بہت لطف آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ عرصہ سے اس کتاب کے مطالعہ کی خواہش تھی۔ جواب پوری ہوئی۔ یہ جان کر مسرت ہوئی کہ کتاب کا دوسرا حصہ بھی ان شاء اللہ شائع ہوگا۔

(۱۲۔۶۔۱۹۹۷)۔

﴿۳﴾

ماشاء اللہ آپ نے بہت محنت سے کتاب (تذکرہ محدث اعظم پاکستان) مرتب فرمائی ہے۔ جوں جوں مطالعہ کرتا ہوں حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت بڑھتی جاتی ہے اور سوچتا ہوں کہ ان کے قول و فعل میں کتنی مطابقت تھی اور کس طرح انہوں نے مسلک حقہ کا کام کیا۔ مگر افسوس آج ہم ان کے عقیدت مند کہلوانے والوں کے قول و فعل میں کتنا تضاد ہے۔ ان شاء اللہ جب موقع ملا تو حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلک کے علماء کو حضرت محدث اعظم کی سیرت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں آپ کو "تذکرہ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ" مرتب کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ نے ایک دور کی تاریخ کو محفوظ کر دیا ہے ورنہ ہم حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مکمل تعارف سے لاعلم رہتے۔ آپ کا اہل سنت پر عظیم احسان ہے۔ دو جلدیں دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے مواد اکٹھا کرنے میں کس قدر محنت کی ہے۔ (۱۳۔۱۲۔۱۹۹۱)

﴿۴﴾

آپ کے حسب الحکم آفس سیکریٹری صاحب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کو خط تحریر کیا ہے۔ ۱۹۹۶ء کا مجلہ معارف رضا آپ کی خدمت میں ارسال کریں اور "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کا انگریزی ترجمہ کب شائع ہو رہا ہے۔ اس سے بھی آپ کو مطلع فرمایا جاوے۔ (۱۹۔۸۔۱۹۹۶)

﴿۵﴾

آپ کی کتاب "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کا انگریزی ترجمہ ایک ماہر سکالر جدید ترتیب سے کر رہے ہیں۔ ادارہ کو آپ کی کتاب "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کے ۲ نسخے درکار ہیں جو ہدیۃً لینا چاہتے ہیں۔ (۲۶۔۸۔۱۹۹۶)

﴿۶﴾

"ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست" کا مطالعہ کیا۔ آپ نے بڑی محنت سے تاریخی حقائق جمع کر کے نوجوان نسل تک پہنچائے تاکہ آنے والی نسلوں کو علم ہو کہ ان کے اکابرین نے دو قومی نظریہ کے تحفظ کے لئے کیا کارنامے سرانجام دیئے اور کانگریس نواز حلقوں کا کیا کردار رہا ہے؟ کتاب کے مطالعہ سے میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ آپ نے نوجوان نسل پر احسان فرمایا ہے کہ تاریخی حقائق سے روشناس کرایا۔

اب تو بے چینی سے کتاب کے دوسرے حصہ کے منظر عام پر آنے کا انتظار ہے۔ آپ کو کتاب ترتیب دینے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اللہ کرے کتاب کا حصہ دوم بھی جلد منظر عام پر آئے۔ تاکہ مزید تاریخی معلومات میں اضافہ ہو۔ امید ہے وہ حصہ بھی تاریخی حقائق سے بھرپور ہوگا۔ (۱۵ جولائی ۱۹۹۷ء)

محمد فیاض احمد

ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ، لاہور

﴿۱﴾

ہمارے استفتاء کے جواب میں آپ کا ارسال کردہ درود و سلام پر محققانہ شان کا مضمون وصول پایا۔ اس عظیم کرم فرمائی پر اس ناچیز اور جملہ احباب ادارہ کی طرف سے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ارادہ ہے کہ اس مضمون مبارک کی چند کاپیاں کروا کر مختلف علماء کرام کی خدمت میں ارسال کریں گے۔ اور راجہ صاحب کو بھی۔ اگر راجہ صاحب نے اپنے مضمون پر نظر ثانی نہ فرمائی تو پھر عربی عبارات کے ترجمہ اور وضاحت کے ساتھ ان شاء اللہ العزیز ادارہ کی طرف سے شائع کریں گے۔ بصورت دیگر راجہ صاحب کا ذکر حذف کر کے آپ بزرگوں کی دعاؤں سے مضمون ذیشان کو شایان طریقے سے ادارہ کی طرف سے شائع کرنے کی کوشش کریں گے۔ ایک دوست جس نے آپ کا درود و سلام والا مضمون پڑھا ہے۔ آپ کی خدمت اقدس میں یک صد روپیہ ہدیۃً بھیجا ہے۔ قبول فرمائیں تو نوازش ہوگی۔ (۲۱ جولائی ۱۹۹۳ء)

﴿۲﴾

حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب مدظلہ کی دینی و قلمی خدمات کے پیش نظر ادارہ کی طرف سے ایک عظیم کتاب شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ از راہ کرم آپ اپنا تاثر تحریری طور پر مضمون کی شکل میں ارسال فرمائیں۔ تا کہ مذکورہ کتاب کی زینت بن سکے۔

(۱۹۹۲-۲-۸)

محبوب سلطان قادری شمسی

اسسٹنٹ چیف پوسٹ ماسٹر/سب اکاؤنٹ، لاہور کینٹ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام العصر علامہ الشاہ احمد رضا قادری محدث بریلوی کے نظریہ تعلیم پر ایک مقالہ لکھا ہے۔ براہ مہربانی ارسال فرمایئے۔

میں "برطانوی عہد میں تعلیمی پالیسی کے مسلمانوں پر اثرات" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھ رہا ہوں۔ علاوہ ازیں اس عنوان سے متعلق کوئی اور مواد بھی آپ کے پاس ہو تو ارسال فرمائیں بہت مہربانی ہوگی۔ (۷ انومبر ۱۹۹۱ء)

نشاط احمد شاہ ساقی

مجلس حسان ساہیوال

آپ کی مرتب کردہ کتاب "تذکرہ محدث اعظم پاکستان" زیر مطالعہ ہے۔ آپ نے یہ کتاب مرتب کر کے حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اور معتقدین پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ (۱۵ مارچ ۱۹۸۹ء)

فیض احمد قادری رضوی

مہتمم دار العلوم حسینیہ رضویہ فتح پور تحصیل کروڑ ضلع لیہ

حضور سیدی محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے تمام احباب و خدام و تلامذہ پر احسان عظیم ہے کہ آپ نے جو عقیدت و محبت ہمارے دلوں میں موجود تھی اس کو تازہ فرما دیا ہے۔ دعا ہے مولا کریم آپ کو سعادت دارین سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (۴ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ)

چوہدری مختار احمد ایڈووکیٹ

شالیمار ۲/۸، اسلام آباد

آپ نے ایک گراں قدر خدمت اسلام سرانجام دی ہے۔ اور یہ آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ میں آپ کو دلی مبارک باد پیش

کرتا ہوں۔ ایک ولی کامل کی بابت یہ شرف آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے طفیل بخشا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد روحانی کمالات عطا فرمائے گا۔ (۱۹۸۹-۴-۲۰)

مولانا نذیر احمد قادری رضوی

جامعہ غوثیہ رضویہ چک ۱۲ ایل ۱۱۳/ چیچہ وطنی ساہیوال

رضوی جامع مسجد سے جو دستار مبارک لے کر آئے ہو مبارک ہو۔ عرس محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے واپسی پر کتاب مستطاب محدث اعظم لے کر آیا اور بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ اللہ جل وعلا اولیائے کرام کے طفیل آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کی خوشنودی مبارک ہو۔ (۱۲ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ)

مولانا محمد فضل قدیر ندوی

۲۳ ظفر علی روڈ، لاہور

یہ کارکن بولا مگر مولانا سلیمان اشرف نے ایک ایسا اعتراض کیا کہ جس کا جواب مولانا ابوالکلام سے نہ بن پڑا۔ وہ اعتراض یہ تھا۔ نہ لگا کہ عبدالرزاق اندر آ گئے۔ جب میں سرحد قبائل کا جائزہ سنا کر باہر نکلا تو وہ کارکن جا چکا تھا۔ فراغت پا کر ٹرین سے لکھنؤ روانہ ہوا اور ندوہ پہنچا مجھے اس اعتراض کی ٹوہ رہی۔ جس کا جواب ابوالکلام نہیں دے سکے۔ یہ تشنگی آپ نے تاریخی شکست بھیج کر دور کر دی ...... آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے ایک یادگاری تحفہ عنایت کیا۔ (۶ ستمبر ۱۹۸۰ء)

وارث سرہندی

کچہری روڈ، ضلع سیالکوٹ

چند روز قبل آپ کا ارسال کردہ کتابچہ بعنوان ''ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست'' ملا۔ اس عنایت کے لئے شکر گزار ہوں۔ میں نے کتابچہ میں شامل مباحث کا بالاستیعاب اور بغور مطالعہ کیا۔ جس سے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہونے کے ساتھ ساتھ صحیح صورت حال کا علم ہوا۔ اس مناظرہ کی روداد کی مکرر اشاعت تاریخی اہمیت اور افادیت کی حامل ہے۔ (۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء)

ڈاکٹر معین الدین عقیل

۱۴۸۳/۱۵ بی کورنگی، کراچی ۳۱

''ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست'' واقعی ایک فراموش کردہ باب تھا۔ جسے آپ نے ناقابل فراموش کر دیا ہے۔ اس کی اشاعت اس موضوع پر تحقیق کرنے والوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ (۱۶ ستمبر ۱۹۸۰ء) (بنام ناظم مکتبہ رضویہ سوڈیوال کالونی، لاہور)

مولانا محمد عبدالوہاب خان قادری رضوی

مولی چوک، لاڑکانہ سندھ

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا محمد جلال الدین صاحب کو جنہوں نے اپنا قیمتی سرمایہ اوقات قربان فرما کر اس کتاب کو مزید اضافات سے آراستہ کر کے گم شدہ متاع دین و دنیا قوم و ملت کے حوالے کر دیا۔ اس پرآشوب ماحول میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس قسم کا مواد قوم و ملت کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ اگر غیر نہ رک سکیں گے تو کم از کم اپنے تو محفوظ رہیں گے۔ یہ مسلمانوں کی بہترین اعانت و دستگیری ہے۔

(۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ)

جناب سید الطاف علی بریلوی

بی۔ اے علیگ سیکریٹری آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس، کراچی

﴿۱﴾

آخر الذکر کتاب (ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست) میں جس

مناظرہ کا ذکر ہے۔ اس میں میں خود حاضر تھا۔ بہت سے مناظر آنکھوں میں پھر گئے۔ اللہ تعالیٰ محمد جلال الدین قادری صاحب کو جزائے خیر دے۔ آمین (۲۴۔۸۔۱۹۸۰)

(مدام ناظم مکتبہ رضویہ سوڈی وال کالونی، لاہور)

﴿۲﴾

اپنی کتاب "ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست" میں آپ نے جو مواد فراہم کیا ہے۔ اس میں اضافہ ممکن نہیں۔ (۲۶۔۹۔۱۹۸۱)

خواجہ افتخار

ادارہ اشاعت حکایات ملی نسبت روڈ، لاہور

میں شرمندہ ہوں کہ آپ کی شفقت خاص کا تاخیر سے شکریہ ادا کر رہا ہوں۔ مجھے اول تو فرصت ہی کم ملی۔ دوم میں چاہتا تھا کہ ان کتابوں کے مطالعہ کے بعد آپ کو مفصل خط لکھوں۔

آپ کی ارسال کردہ دونوں کتابیں (ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست اور کانگرسی مسلمان اور حقائق قرآن) پڑھ کر ایمان تازہ ہو گیا۔ آپ نے جس محنت سے انہیں ترتیب دیا ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ (۲۵ اکتوبر ۱۹۸۰)

(مدام ناظم مکتبہ رضویہ سوڈی وال لاہور)

چوہدری عبدالعزیز

ایم اے، ایم او ایل ریٹائرڈ کلکٹر آف کسٹمز کراچی ۳۹

آپ کا فرستادہ ہدیہ کتابچہ بعنوان "ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست" مرتبہ جناب محمد جلال الدین قادری موصول ہوا۔ بندہ آپ کے ذی قیمت ہدیہ کا شکر گذار ہے۔ جزاکم اللہ عنی فی الدارین۔

اگرچہ بندہ کا ذوق مناظرہ و مباحثہ سے اجتناب ہے۔ لیکن چوں کہ خدمت اسلام اور انکشاف حقیقت اور ہندؤں کے ہاتھ بکے ہوئے بزعم خویش نیشنلسٹ مولویوں کا پول کھولنے پر کتابچہ مبنی ہے۔ لہٰذا یہ اقدام قابل صد ستائش و آفرین ہے۔ بالخصوص نئی نسلوں کو حقیقت حال سے باخبر کرنے کے لئے۔ خداوند کریم آپ کو ان مساعی جمیلہ کا اجر عظیم عطا کرے۔ نیز دو قومی نظریہ تحریک پاکستان سے منسلک ہے۔ لہٰذا یہ بھی تحریک پاکستان کا ایک ناقابل فراموش باب اور مخالفوں کے لئے دیدہ عبرت وا کرنے کے لئے بہت سودمند ہے۔ عبارت شستہ اور سنجیدہ ہے۔ کہیں آداب نگارش اور تمیز کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور اصلی واقعات کو طشت از بام کر دیا ہے۔

(۲۱۔۹۔۱۹۸۰)

پروفیسر محمد اکرم رضا

نامور محقق مولانا محمد جلال الدین قادری ہر لحاظ سے مستحق مبارک باد ہیں کہ انہوں نے عشاق مصطفیٰ ﷺ کے لئے زیر تبصرہ تصنیف پیش کر کے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ مصنف کا انداز تحریر جاذب نظر ہے۔ انہوں نے محققانہ استدلال، تاریخی مباحث اور قدم قدم پر ماخذ ذکر کر کے کتاب کو ہر لحاظ سے تحقیقی شہ پارہ بنا دیا ہے۔ مصنف نے محدث اعظم پاکستان کے خاندانی پس منظر، تعلیمی سفر اور تکمیل تعلیم سے لے کر آپ کی استادانہ مہارت، فقہی رفعت، غیر معمولی ہر دل عزیزی، بد مذہبوں سے مناظرے کی تفصیل، تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں آپ کی یادگار خدمات، دینی و تبلیغی مساعی، فیصل آباد میں تاریخ ساز دینی درس گاہ کے قیام سے لے کر آپ کے محترم اساتذہ اور معزز معاصرین پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ آپ کے وصال انور سے متعلقہ حصہ نہایت رقت آمیز ہے۔ کتاب میں آپ کی یادگار جامعہ

رضویہ، جامع مسجد، شاہی مسجد، آپ کے مزار مبارک کی رنگین اور دل آویز تصاویر کے علاوہ مشاہیر اہل سنت کی تحریروں کے عکس بھی دیئے گئے ہیں۔ کتاب کا آخری حصہ آپ کو منظوم اور نثر میں خراج عقیدت پر مشتمل ہے۔ ہمارے خیال کے مطابق یہ کتاب محدث اعظم کے حضور بہترین ارمغان عقیدت ہے۔ (ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ)

(تبصرہ کتاب محدث اعظم پاکستان مندرجہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ)

مولانا محمد احمد مصباحی

رکن المجمع الاسلامی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، انڈیا

﴿۱﴾

ہمارے دیرینہ کرم فرما علامہ عبد الحکیم شرف قادری اور مولانا محمد منشا تابش قصوری کے ذریعہ زیر تبصرہ تذکرہ موصول ہوا۔ یہ تذکرہ ایسی اہمیت کا حامل ہے کہ اس سے عوام و خواص کو روشناس کرایا جائے تاکہ وہ اس کا مطالعہ بھی کر سکیں اور اپنے لئے نمونۂ عمل بھی بنا سکیں۔

یہ دیکھ کر بے پناہ مسرت ہوئی کہ مولانا محمد جلال الدین قادری نے ایک شخصیت (محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ) کا قرض بڑی حد تک اتار دیا ہے۔ اور تمام وابستگان ابو الفضل کے تشکر و امتنان کا واجبی حق حاصل کر لیا ہے۔

یہ کتاب سوانح کے ترقی یافتہ معیار اور عصری تقاضوں سے ہر طرح عہدہ برآ ہوتی نظر آتی ہے۔ اور حق یہ ہے کہ اتنی محنت و جامعیت کے ساتھ ایسی کسی شخصیت کا کوئی تذکرہ اب تک مرتب نہ ہوا۔ جہاں یہ کتاب محدث اعظم قدس سرہ کا دلکش اور ہمہ گیر تعارف کراتی ہے وہیں دوسرے تذکروں کے لئے بھرپور رہنمائی کرتی ہے۔ (محررہ ۱۴۱۰ھ ـ ۱۹۸۹/۸ ـ ۳۱ ـ ۸)

(تبصرہ بر تذکرہ محدث اعظم پاکستان مطبوعہ ماہنامہ اشرفیہ انڈیا نومبر ۸۹ء)

﴿۳﴾

شروع میں ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ایک معلوماتی مقدمہ مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب کا لکھا ہوا بھی شامل کتاب ہے، جس نے کتاب کو اور وقیع بنا دیا ہے۔ موصوف نے سلاسل اولیاء اور ان کے تذکروں پر تاریخی انداز سے جو کچھ قلمبند فرمایا ہے۔ اہمیت کا حامل ہے۔ (تبصرہ تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ ماہنامہ اشرفیہ انڈیا)

ابو النصر پیر مفتی محمد ریاض الدین

پرنسپل و شیخ الحدیث، جامعہ غوثیہ معینیہ رضویہ، ریاض الاسلام، اٹک

﴿۱﴾

حمد لے حد مر خدا را کہ یزدان است
درود بر حبیب او کہ سید انس و جان است
تہنیت بود از ریاض اے جلال الدین قادری
در حق تالیف کہ محدث پاکستان است

(۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ ـ ۷ نومبر ۱۹۹۳ء)

﴿۲﴾

بلاشبہ آپ لائق تحسین و آفرین ہیں جن کے حصے میں بارگاہ کرم سے یہ عظیم خدمت آئی ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست — تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کا بہترین بدلہ عطا کرے۔ خیر الدارین سے نوازے۔ (۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ ، ۸ نومبر ۱۹۹۳ء)

مولانا محمد منشا تابش قصوری

شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ایک ایسے صاحب قلم عالم کی ضرورت تھی جس نے زندگی کا ایک حصہ حضرت محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں گذارا ہو۔ جس

نے بڑے قریب سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے شب و روز کا مطالعہ کیا ہو۔ جو عقیدت سے ہٹ کر زندگی کے مختلف پہلوؤں پر گہری نظر رکھتا ہو۔ جو روایت و درایت کے معیار پر تذکرہ مرتب کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہونے کیساتھ ساتھ اس کے لئے وقت بھی نکال سکے۔

چنانچہ مفتی (محمد عبدالقیوم) صاحب کی سالہا سال کی محنت شاقہ رنگ لائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دیرینہ آرزو کو پذیرائی بخشی۔ تکمیل کا وقت قریب آیا۔ حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری کھاراتی مدظلہ جو اکثر جامعہ نظامیہ رضویہ تشریف لایا کرتے تھے۔ مفتی صاحب نے ان کی تاریخی تصنیف "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" پر مبارک باد دیتے ہوئے انہیں تذکرہ محدث اعظم کو مرتب کرنے پر آمادہ کر لیا۔ مولانا موصوف نے حامی بھر لی۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے کئی سالوں میں جمع کردہ مواد ان کے سپرد کر دیا۔ مولانا محمد جلال الدین قادری نے "تذکرہ محدث اعظم پاکستان" مرتب کرنا شروع کیا۔ مفتی صاحب سے مسلسل رابطہ رکھا جو تازہ مواد حاصل ہوتا ان کی خدمت میں پہنچایا جاتا۔ ابتدا سے انتہا تک ہر مرحلہ پر رابطہ کا تسلسل قائم رہا۔

الحمد للہ تعالیٰ علی منہ و کرمہ آج یہ عظیم و ضخیم تذکرہ قارئین کرام کے ہاتھ میں ہے۔ اس پر مرتب، محرک، معاونین اور ہر فرد جو کسی بھی طرح اس سے متعلق رہا ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا جاتا ہے۔

راجہ رشید محمود

مدیر ماہنامہ نعت، لاہور

میں حضرت بلھے شاہ قادری علیہ الرحمۃ کی زندگی اور شاعری پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مقالہ لکھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کے پاس پنجاب، قصور، سلسلہ شطاریہ قادریہ، اور خصوصاً حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کوئی پمفلٹ، مضمون یا مخطوطہ ہو یا آپ میرے لئے اپنے کسی دوست سے حاصل کر سکتے ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ (۱۹۸۱-۲-۱۷)

پروفیسر منظور الحق صدیقی

سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

کتابوں کا تحفہ ملا۔ میں نے سوچا ان کتابوں کو پڑھ کر پھر شکریہ ادا کروں۔ "مولانا ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست" نے میرے علم میں مفید اضافہ کیا۔ خدا حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری کو جزائے خیر دے۔ (آمین) (۱۹۸۱-۶-۲۵) (بنام راقم الحروف علی عنہ)

مولانا محمد عبدالکریم قادری نعیمی

مدرس عربی بیجالیہ، اسلامیہ علقت گنج ضلع فرید پور، بنگلہ دیش

یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" پر کام کروا رہے ہیں۔ اور حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب کار خیر میں مصروف ہوگئے ہیں۔ مولانا موصوف کو میرا نیاز مندانہ سلام تحیت پہنچا دیں۔ نیز ان کو آگاہ کریں کہ بندہ نے ان کا مرتبہ رسالہ چودھویں صدی کے مجدد جو جناب پروفیسر مسعود احمد صاحب نے ارسال کیا تھا اس کا بنگالی ترجمہ انجام دیا۔ اب اسے چھپوانے کی کوشش جاری ہے۔ دعا فرما دیں۔ (۱۲ جون ۱۹۸۰ء)

(بنام جناب ظہور الدین خان صاحب، سیکرٹری مرکزی مجلس رضا، لاہور)

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ساہن پال۔ گجرات

صد شکر کہ ایں کتاب کامل

مجموعہ خطبہ ہائے جانی

از صدر جماعت علی شاہ — ہم فکر علی حسین بانی
علامہ حامد رضا خان — ہم شاہ نعیم دین مکانی
شاہ عبد علیم میرٹھی داں — ہم امجد اعظمی عیانی
عبد الحامد بدایونی خوب — آل محرم جلوہ نہانی
ہم سید محمد محدث — مصباح حسن شر جہانی
از سعی جلال دیں محمد — شد نشر فیوض جاودانی
گوسال طباعتش شرافت — خطبات جواہر معانی

(قطعہ تاریخ طباعت، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس) ۱۳۹۸ھ

ابو الطاہر فدا حسین فدا

مدیر اعلیٰ مہر و ماہ لاہور

جلال دین قادری کی واللہ ہے کیا ہی تالیف دل نشیں یہ
کہ جس کا ہر لفظ در حقیقت حقیقتوں کا ہے شاہ پارا

جناب حامد رضا و حضرا امیر ملت کے جذب دل کا
دل عدو کی رگوں پہ بے شک سدا ہی چلتا رہے گا آرا

کہاں ہیں وہ مرد حق مجاہد کہاں وہ عزم عمل سراپا
تھا درد ملت دلوں میں جن کے، تھا جن کا عشق نبی سہارا

تڑپ اک آزادی وطن کی تھی۔ جن کی رگ رگ میں کارفرما
چمک رہا دم قدم سے ان کے وطن کی قسمت کا ہے ستارا

رہا فکر غوطہ زن جو فدائے تاریخ کو ہوا تو
سن طباعت یہ اس کے ملہم وقائع تاریخ ہے پکارا

(قطعہ تاریخ طباعت خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس) ۱۳۹۸ھ

مختار جاوید

سمن آباد، لاہور

پیش نظر رسالہ روداد مناظرہ مطبوعہ ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء مذکورہ پر فتن نازک اور جذباتی دور کی عکاسی کرتا ہے۔ اس سے یقیناً تاریخ کے کچھ ایسے گوشے بے نقاب ہوتے ہیں جو اپنوں کے تساہل اور غیروں کی کرم فرمائی سے اب تک عوام کی نظروں سے اوجھل تھے۔ مقام شکر ہے کہ بعض مخلص اہل قلم تاریخی دھاندلیوں کے ازالہ کے لئے کمر بستہ ہیں۔ جناب محمد جلال الدین قادری کی اس پر خلوص سعی کو تاریخ سے دل چسپی رکھنے والے اہل وطن یقیناً قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ (۱۳ اپریل ۱۹۸۲ء) (تقریظ بر "ابو الکلام آزاد کی تاریخی شکست")

سید تابش الوری

مولانا محمد جلال الدین قادری نے زیر نظر کتاب میں تحریک پاکستان کے حوالے ایک خاموش گوشے کو بے نقاب کیا ہے۔ محمد جلال الدین قادری نے ہندو مسلم قومیت کے موضوع پر مولانا ابو الکلام آزاد اور مولانا سید سلیمان اشرف کے درمیان ایک تاریخی مناظرے کی روداد ہی اس کتاب میں پیش نہیں کی بلکہ تحریک کے حوالے سے بہت سے اقتباسات، تبصرے، دلائل اور حقائق بھی ایک جا کر دیئے ہیں۔ جن سے دو قومی نظریئے اور پاکستان کی موافقت و مخالفت کے کئی گوشے آئینہ ہو گئے ہیں۔ (۵ اگست ۱۹۷۶ء)

(تقریظ بر "ابو الکلام آزاد کی تاریخی شکست" پر تبصرہ مطبوعہ بار دوم)

استاذ العلماء مولانا محمد یعقوب ہزاروی

استاذ حدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

رئیس القلم حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری دامت برکاتہم

کا ایمان افروز تحقیقی مقالہ "دیدار مصطفیٰ ﷺ" بعض مقامات سے بندہ نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ الحمد للہ احادیث صحیحہ، اقوال محققہ و معتمدہ مرضیہ پر مشتمل پایا۔ مولیٰ عزوجل موصوف کی عمر وعلم وفیض میں برکت فرمائے اور مزید کتب وافیہ وشافیہ وصافیہ تالیف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (تقریظ بر "دیدار مصطفیٰ ﷺ")

پروفیسر حبیب الرحمٰن خان

صدر شعبہ سیاسیات، گورنمنٹ کالج، جڑانوالہ

آپ کی کتاب "خطبات" بندہ نے خرید رکھی ہے۔ لیکن جس کتاب کا زیادہ بے تابی سے انتظار ہے وہ ابھی تک شاید چھپ ہی نہ سکی ہو۔ یعنی "مہاتما گاندھی سے [illegible] تک" مہربانی کرکے اس کے بارے میں آگاہ کریں۔ (۱۳-۱۱-۱۹۸۵)

سید عارف محمود رضوی ایڈووکیٹ

گجرات

﴿۱﴾

احقر کی خواہش ہے کہ حکیم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر ان کے گجراتی احباب سے مضمون لکھوا کر کتابی شکل میں شائع کروں۔ اس ضمن میں پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین قلعہ داری صاحب ایک تفصیلی مضمون لکھ چکے ہیں اور مزید اہل علم لکھ رہے ہیں۔ قبلہ حکیم صاحب کے ساتھ آپ کے دیرینہ تعلق ووابستگی کا تقاضا ہے کہ آپ بھی اپنی یادوں اور ملاقاتوں کے حوالے سے ایک مفصل مضمون اولین فرصت میں تحریر فرمائیں تا کہ اسے شامل کتاب کیا جاسکے۔ (۹-۱۲-۱۹۹۱)

﴿۲﴾

چند سال قبل پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بی ایڈ اور ایم ایڈ کے طلبہ کو مشاہیر اہل علم کے تعلیمی نظریات پر مقالات لکھنے کا موضوع دیا گیا۔ اس فہرست میں امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی بھی شامل تھا۔ چنانچہ جو طلبا امام احمد رضا پر مقالہ لکھنا چاہتے تھے انہوں نے مواد کے حصول کے لئے جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی طرف رجوع کیا۔ حکیم اہل سنت نے اس ضرورت کو محسوس فرماتے ہوئے شعبہ تعلیم سے منسلک محقق اور مورخ جناب محمد جلال الدین قادری کو اس طرف متوجہ کیا، سوان کی تحقیق وجستجو، "امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم" کی صورت میں آپ کے پیش نظر ہے۔ محترم قادری صاحب جس محنت اور لگن کے ساتھ اس منفرد اور وقت طلب موضوع پر منتشر مواد کو یک جا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اس پر انہیں بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ اس کتاب کی علمی افادیت کے پیش نظر یہ مطالبہ بے جا نہ ہوگا کہ پنجاب یونیورسٹی اسے بی۔ ایڈ اور ایم۔ ایڈ کے تعلیمی [illegible] کے لئے ایک راہنما کتاب قرار دے۔ (۲۳ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ / ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

﴿۳﴾

ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں میں ایک گاؤں چوہدو نام کا ہے۔ اس گاؤں کی ایک درویش منش شخصیت مولانا خواجہ دین کے ہاں یکم جمادی الآخرہ ۱۳۵۷ھ بمطابق ۲۱ جولائی ۱۹۳۸ء کو ایک بچہ پیدا ہوا۔ جو آگے چل کر دنیائے علم وادب میں ایک خاص مقام کا مالک ہوا۔

میری مراد اس سے جناب محمد جلال الدین قادری کی ذات ہے۔ جو کہ زیر نظر کتاب کے مصنف ہیں۔ آپ بیک وقت منجھے ہوئے ماہر تعلیم، مایہ ناز ادیب، حق گو محقق اور دیانت دار مورخ کے حوالے سے اہل علم میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ دینی ودنیاوی تعلیم سے

آراستہ اور نابغۂ روزگار اکابر سے فیض یافتہ ہیں۔ ذہانت کا یہ عالم ہے کہ صرف اڑھائی سال میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔ آج کل گورنمنٹ ہائی سکول، کھاریاں میں طلباء کا مستقبل سنوارنے میں مصروف ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ تحقیق وتحریر کی شمعیں بھی روشن رکھے ہوئے ہیں۔ جن کے چراغاں سے اندھیرے کافور ہو رہے ہیں۔ اور تاریخ کے دامن سے بد دیانتی کے داغ مٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کتاب کے علاوہ کئی موضوعات پر گرانقدر کتابیں تحریر کر چکے ہیں۔ (۲۳ محرم ۱۴۰۵ھ/۱۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

(تقدیم امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم)

پروفیسر محمد اشفاق جلالی

گورنمنٹ ڈگری کالج، جی ٹی روڈ، جہلم

بندہ ناچیز کا حضرت علامہ (مولانا محمد جلال الدین قادری) زید مجدہ کی ذات گرامی ...... سے دیرینہ تعلق ہے اور عرصہ دراز سے حضرت کی علمی مجلسوں میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہے۔ اس ضمن میں اس حقیقت کا اعتراف ضروری سمجھتا ہوں کہ ایم۔ اے عربی کے مقالہ بعنوان "شیخ احمد بخش حیاتہ وشعرہ" کی تحریر کے دوران حضرت زید مجدہ کے علمی تعاون اور حوصلہ افزائی نے ایک مہمیز کا کام دیا۔ مجھے بندہ مقالہ مذکورہ کی تحریر میں کامیاب ہوا۔

بندہ ان دنوں عربی زبان وادب کے عظیم سکالر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی زیر نگرانی پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالہ بعنوان "الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقی للشیخ احمد رضا خان قادری ..... المتوفی ۱۳۴۰ھ" کی تکمیل میں مصروف ہے۔ اس سلسلے میں حضرت زید مجدہ کی کمال مہربانی یہ ہے کہ آپ نے مذکور کتاب کا قلمی نسخہ محدث اعظم علیہ الرحمۃ لائبریری فیصل آباد سے حاصل کر کے عطا فرمایا۔ اور اس پر کام کرنے کے لئے مجھے حکم فرمایا۔ حضرت زید مجدہ کی مسلسل علمی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی بدولت یہ کام جاری ہے۔

حضرت علامہ زید مجدہ ایک عظیم عالم دین بہترین مصنف اور محقق ہیں۔ آپ کی کتب بالخصوص تذکرہ محدث اعظم پاکستان، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم، ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست، اہل علم سے داد وتحسین وصول کر چکی ہیں۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ حضرت زید مجدہ کی دیگر تالیفات ان دنوں تیزی سے زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آرہی ہیں۔ اس سلسلہ میں محترم صاحبزادہ محمد محمود احمد صاحب خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ جن کی بدولت یہ عظیم کام ہو رہا ہے۔ "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" مورخین و محققین کے لئے ایک بہترین دستاویز ہے۔ بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کی خدمات جلیلہ میں اور زیادہ اضافہ فرمائے۔

(۱۶ رجب ۱۴۲۰ھ/۲۶ اکتوبر ۱۹۹۹ء)

محمد علیم الدین نقشبندی مجددی

(مؤلف کتاب ہذا)

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی تعلیم وتعلم سے عبارت ہے۔ سکول کے زمانہ کے وہ بہترین طالب علم تھے۔ پرائمری سے قابلیتی وظیفہ حاصل کیا اور مابعد تمام امتحانات میں نمایاں ترین پوزیشنیں حاصل کیں۔ میٹرک کے بعد درس نظامی کو انتہائی کم مدت میں مکمل طور پر پڑھا اور کچھ عرصہ تک اسی شعبہ سے منسلک رہے۔ اس میدان میں تدریسی مہارت کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے ساتھ پڑھنے والے چند طلبہ نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

قدرت کے اپنے فیصلے ہوتے ہیں۔ قضا وقدر کے انہی فیصلوں کے نتیجے میں آپ کی تعیناتی ہائی سکولوں میں ایک استاد کی حیثیت سے ہوئی۔ آپ کی عظیم علمی، عملی اور روحانی شخصیت نے آپ کے طلبہ اور ہم مرتبہ اساتذہ پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اس فضا میں آپ کو قدرت نے منفرد مقام پر فائز فرمادیا کہ آپ کے ہم مرتبہ بلکہ کئی سینئر اساتذہ نے آپ کے سامنے اپنی علمی اور روحانی تشنگی کے دامن پھیلا دیئے۔ بعض نے تو آپ کی شاگردی اختیار کی اور بعض اس سے بڑھ کر حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ کئی گم کردہ راہ اور متردد افراد کو آپ کی تربیت سے استقامت کی دولت نصیب ہوئی۔

ملازمت کے پورے عرصے کے دوران فرائض منصبی کے علاوہ آپ نے مشنری انداز میں دین کی تبلیغ اور سربلندی کے لئے مضبوط ٹھوس کام کیا۔ نوجوان اور ہم نشیں ساتھیوں کو دین کی خاطر کام کرنے کا والہانہ جذبہ اور شوق عطا کیا۔ مختلف اوقات میں دینی معلومات کے متعدد کورسز کا اہتمام فرمایا۔ اور پوری تندہی کے ساتھ کامیاب کیا۔ مثلاً تفسیر قرآن مجید کا کورس، قرآن مجید کے ترجمہ کی متعدد کلاسیں وغیرہ وغیرہ۔ ان کے مفید اثرات آج بھی محسوس ہوتے ہیں۔

اس پس منظر میں یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے۔ کہ قدرت کاملہ نے آپ کی ذات میں وہ تمام خوبیاں جمع فرمادی ہیں جو ایسے نصاب کے مرتب کرنے والی شخصیت میں ہونی ضروری ہیں۔

(۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء)(حرف ہائے گفتنی آسان اسلامی معلوماتی کورس)

﴿۲﴾

استاد محترم حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری نے مفید مشوروں سے نوازا۔ باوجود شدید علالت ونقاہت کے نہایت وقیع مقدمہ تحریر فرمایا جو استنباط مطالب میں ایک اچھوتا اور کامیاب تجربہ ہے۔

(۷ رمضان ۱۴۱۳ھ)(احوال واثار حضرت قاضی فتح اللہ شطاری، احوال وآثار)

محمد رفیق اشرفی

ناظم حلقہ اشرفیہ، پنجاب ۲۲۲ شادمان، لاہور

ماہنامہ آستانہ کراچی کی مجلس مشاورت نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ جنوری ۱۹۹۹ء کے آستانہ کا خصوصی شمارہ حضرت محمد محدث پکھوچھوی کی قومی، ملی، دینی، روحانی، تدریسی، سیاسی خدمات پر شائع کیا جائے۔ تاکہ اہل علم وقلم حضرات کے سامنے حضرت محدث صاحب کی زندگی کے مختلف گوشوں کو پیش کریں تاکہ نئی نسل اپنے بزرگوں کے کارناموں سے استفادہ کرے۔ آپ سے گذارش ہے کہ آپ بھی حضرت صاحب کی زندگی پر اپنے خصوصی قلم سے ہدیہ تحریک پیش کریں۔ (۱۹-۱۱-۱۹۹۸)

سید وجاہت رسول قادری

صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی

یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کی تصنیف "آل انڈیا سنی کانفرنس کی تاریخ" تدوین کے مراحل سے گذر کر طباعت کی منزل پر ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

آپ نے پاک وہند کے اہل سنت کی تاریخ کی اہم تصنیفی اور تحقیقی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

یقیناً آپ کی یہ تصنیف اور تحقیقی کاوش آنے والے فضلا ومورخین اور اہل تحقیق کے لئے رہنما کا کام دے گی۔ (۱۶ اگست ۱۹۹۷ء)

﴿۲﴾

آپ کے دو کرم نامے یکے بعد دیگرے موصول ہوئے۔ مورخہ ۲۷ اگست اور ۲ ستمبر کتب کی وصولیابی کی اطلاع ملی۔ ساتھ ہی آپ کی فرستادہ "اسلامی معلوماتی کورس" آپ کی اپنی تصنیف لطیف اور محمد سعید احمد نقشبندی صاحب کی "قادیانی فتنہ اور علمائے حق" ملیں۔

ابھی مطالعہ نہیں کر سکا ہوں لیکن آپ کی تصنیف کے عنوانات کی فہرست دیکھی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے ہر اہم موضوع کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ / ۹ ستمبر ۱۹۹۸ء)

﴿۳﴾

آپ کی آسان اسلامی معلوماتی کورس دیکھی کہیں کہیں سے مطالعہ بھی کیا۔ راقم کے خیال میں آپ نے تین بابوں میں تمام اہم اسلامی معلومات جن کا تعلق عقائد، ایمانیات، اسوۂ حسنہ اور ضروری فقہی مسائل سے ہو سکتا ہے جس کی ایک نوجوان کو عام طور سے ضرورت پڑ سکتی ہے۔ آپ نے جمع فرما دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اس طرح "قادیانی فتنہ اور علمائے حق" ایک مختصر مگر مفید تصنیف ثابت ہوگی۔ قاری کے لئے تاریخ قادیانیت سے لے کر قادیانی عقائد باطلہ کے اہم نکات اور اس کے رد و ابطال میں دلائل و براہین کی بھرمار اکابر علماء اہل سنت والجماعت اور فتنہ قادیانی کے فرو کرنے میں بیش بہا تصنیفی اور تحریکی خدمات یہ تمام قیمتی معلومات تاریخی پس منظر کے ساتھ مہیا کر دی گئی ہیں۔ اس کے مطالعہ کے بعد یقیناً قاری کو اس کے دوسرے حصہ کا شدت سے انتظار رہے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ تمام حضرات اس کے مرتبین اور مقالہ نگار کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

(۱۳ جمادی الآخر ۱۴۱۹ھ / ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء)

سید افتخار حیدر

سجادہ نشین حضرت سید احمد علی، کوٹ حاجی شاہ، منڈی بہاؤالدین

ہم نے مزارات بنوانے کے لئے ایک آدمی کو کہہ دیا ہے۔ اس پر کتبے لگانے ہیں۔ تاریخیں لکھ کر ساتھ روانہ کر رہا ہوں۔ چاہے مادہ تاریخ یا ۴،۴ لائنوں کے شعر رباعی کی صورت میں مہربانی فرما دیں۔ تاکہ ساتھ لکھوا کر لگا دیئے جاویں۔ اور آپ کی یاد ہماری نسلوں تک زندہ رہے۔ چہلم کی مجلس شریف میں آپ کی آمد ہمارے لئے باعث سعادت ہوگی۔ محفل شریف میں آپ کا خطاب بھی ہوگا۔ چاہے حضرات کی موجودگی میں مختصر ہی ہو۔

ہم حاجی محمد عبداللہ صاحب کے تہہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے قل شریف کے موقع پر آپ کی ملاقات کروائی۔ بے شک غائبانہ تعارف اور ایک دفعہ سرائے عالمگیر ملاقات اور میرے شاہ جی کے رسالہ میں آپ کی حضرت غریب النواز شاہ جی ؒ کی تاریخ وصال کی صورت میں واقفیت حاصل تھی۔ (تاریخ ندارد)

محمد نوید اطہر

گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

آپ کی تصنیف لطیف موسوم بہ "آسان اسلامی معلوماتی کورس" نظر سے گذری۔ جدید دور کے تقاضوں کے پیش نظر یقیناً یہ ایک اہم کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جدوجہد کو شرف پذیرائی عطا فرمائے۔

(۱۹۹۸-۱۰-۳)

اعجاز اشرف انجم اعظمی

اشرف بک ڈپو چوک سبزی منڈی، پنڈ دادن خان جہلم

میں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری کے موقع پر زائرین کے تاثرات و محسوسات اور واردات قلبی "خیر البشر ﷺ کے حضور" کے نام سے ترتیب دیئے ہیں۔

اس مجموعہ جذب و عشق میں حضور نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی "محمد ﷺ" کے اعداد ۹۲ کی نسبت سے ۹۲ زائرین کے تاثرات و محسوسات شامل

ہیں۔

میری خواہش ہے کہ آپ اس مجموعہ جذب دمشق پر اظہار خیال فرمائیں۔ کیا آپ اپنی مصروفیات سے وقت نکال سکیں گے؟ آگاہ فرمایئے تاکہ مسودہ ارسال خدمت کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں آپ سے استدعا ہے کہ اگر آپ کو بارگاہ نبوی ﷺ سے شرف باریابی سے سرفراز کیا جا چکا ہے تو اپنے سفر مدینہ اور حاضری کے تاثرات محسوسات عطا فرمائیں تاکہ دوسرے حصے "رحیم وکریم کے حضور" میں شامل کئے جا سکیں۔ (۱۹۹۸-۱۰-۱۰)

ماہنامہ فیض الاسلام، راولپنڈی

صفر المظفر ۱۴۰۲ھ، دسمبر ۱۹۸۱ء، جلد ۳۳، شمارہ ۴

ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست پر تبصرہ

اس کے باوجود کتاب کا مغز نکالا جائے تو اس میں بہت سی کام کی باتیں ملتی ہیں جو ہماری جدوجہد آزادی کی تاریخ کا اہم حصہ ہیں۔ جو لوگ ایسے مباحث کا ذوق رکھتے ہیں ان کے پاس بطور دستاویز اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔

ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور

﴿۱﴾

اللہ کا شکر ہے کہ مولانا محمد جلال الدین قادری نے اس ضرورت کو پورا کرنے کی قابل قدر کوشش کی ہے۔ ہمارے ہاں ایسی مقتدر شخصیات کے کردار اور کارناموں کو مرتب کرنے میں جس بے نیازی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اس پس منظر میں فاضل مولف کی اس کاوش کی قدر و قیمت میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے بے شمار بکھرے ہوئے واقعات اور حالات کو یک جا کرنے کی جو سعی کی ہے وہ بلاشبہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اور فاضل مصنف بجا طور پر اہل سنت کے شکریے کے مستحق ہیں۔ کتاب دیکھنے سے ہی ان کی محنت اور دقت نظر کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ (مئی ۱۹۸۹ء)

(تبصرہ بر کتاب محدث اعظم پاکستان، ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور صفحہ ۹۴، ۹۵)

﴿۲﴾

اس تیز رفتاری میں اکثر لوگوں کے پاس اتنا وقت نہیں رہا کہ وہ بڑی بڑی کتب کا مطالعہ کر سکیں اور اسلام کے بارے میں اپنی معلومات کا دائرہ وسیع کر سکیں۔ ایسے مصروف لوگوں کی سہولت کے لئے مفتی محمد جلال الدین قادری نے اسلامی عقائد، سیرت مصطفی اور فقہی مسائل پر مشتمل ایک چالیس روزہ کورس مرتب فرمایا ہے۔ جس سے ہر خاص و عام مستفید ہو سکتا ہے۔ (مارچ ۱۹۹۳ء، ص ۹۵-۹۶)

ہفت روزہ فیملی میگزین، لاہور

۱۵ تا ۲۱ فروری ۱۹۹۸ء

زیر نظر کتاب نہ صرف ایک تاریخی دستاویز ہے۔ بلکہ اسے تحریک پاکستان کا ایک ناقابل فراموش باب بھی کہا جا سکتا ہے۔

محمد جلال الدین قادری نے ان خطبات، تقاریر اور تحریروں کو تین حصوں میں ترتیب دیا ہے۔ جن میں تین مختلف ادوار کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تحریک پاکستان کے حامیوں کے لئے اس کا مطالعہ مفید اور معلومات آفریں ہوگا۔ اور انہیں احساس ہوگا کہ قیام پاکستان کی راہ میں حائل کیا کیا رکاوٹیں تھیں اور انہیں کیسے دور کیا گیا۔

(تبصرہ بر ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست طبع دوم)

روزنامہ جنگ، کراچی

امام احمد رضا کی شخصیت اور کارناموں پر متعدد کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ زیر نظر کتاب مجلس رضا کراچی نے شائع کی ہے۔ اس میں مصنف نے نظریہ تعلیم کو پہلے قرآن حکیم، حدیث

مبارکہ اور کلمات اکابر کی روشنی میں واضح کیا ہے اور پھر ماہرین تعلیم، امام غزالی، ابن خلدون، شاہ ولی اللہ اور علامہ اقبال کے تعلیم کے بارے میں نظریات شامل کئے ہیں بعد ازاں فاضل مصنف نے امام احمد رضا کے نظریہ تعلیم کے بارے میں نظریہ مرکزیت، نظریہ افادیت، نظریہ حکمت، نظریہ عظمت، نظریہ حرمت، نظریہ عبادت، نظریہ للٰہی، جلب منفعت، نظریہ روحانیت، نظریہ شعر و ادب، نظریہ ابتدائی تعلیم، تعلیم نسواں، غیر ملکی امداد، کتاب اور تعلیم، ذریعہ تعلیم، اور تعلیم میں غیر متعلقہ امور جیسے عنوانات پر تفصیلی بحث کی ہے۔

(مطبوعہ ۶ دسمبر ۱۹۸۵ء)(جسارت ایڈیشن)(تبصرہ برامام احمد رضا کا نظریہ تعلیم)

روزنامہ امن، کراچی

پیش نظر کتاب میں فاضل مولف جناب محمد جلال الدین قادری نے مولانائے مغفور کے نظریہ تعلیم پر مستند حوالوں اور شاہ احمد رضا خاں کی نگارشات عالیہ کی روشنی میں سیر حاصل مقالہ مرتب کیا۔ جسے حکیم محمد موسیٰ امرتسری صاحب کی فرمائش پر مزید حوالوں کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کر دیا گیا ہے۔ جو ہر مکتب فکر کے مسلمانوں خصوصاً عصر حاضر کے ناقص نظام تعلیم اور پریشان کن ماحول میں ہمارے ماہرین تعلیم اور مسلم دانشوروں کے لئے مطالعہ کے لائق ہے...... یقیناً قادری صاحب کا مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو خراج عقیدت اور اعتراف حقیقت ہی نہیں بلکہ خود ان کا ایک قابل قدر علمی کارنامہ اور رضویہ فکر و تدبر کے حوالے سے ملت اسلامیہ کی علمی و دینی خدمت ہے۔ (مطبوعہ ۸ دسمبر ۱۹۸۵ء اتوار)

(تبصرہ نگار عاقل بریلوی تبصرہ بر امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم)

درویش صفت شخصیت

حضرت میاں خواجہ دین رحمۃ اللہ علیہ، کھاریاں کے ایک قریبی گاؤں ملک پور چھپرو سے تعلق رکھتے ہیں آپ چند برس پہلے کھاریاں تشریف لے آئے اور کھاریاں رہائش پذیر ہو گئے۔

حضرت میاں خواجہ خواج دین رحمۃ اللہ علیہ ایک خدا ترس انسان تھے۔ آپ نہایت محنتی اور دیانت دار انسان تھے۔ آپ نے ساری زندگی محنت مزدوری کی ہے آپ کا ہی بسر کی۔ آپ نے دیانتداری کے اصول کو ساری زندگی اپنائے رکھا۔ آپ کے چھوٹوں صاحبزادوں جناب حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین صاحب قادری اور حضرت علامہ مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کو بھی اسی اصول پر کاربند رہنے کی تلقین کی۔

بقول حضرت مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی ایک مرتبہ موصوف نے بروہیوں میں کسی کھیت سے کچھ کانٹے دار لکڑیاں اٹھائیں اور گھر لے آئے۔ حضرت والدہ ماجدہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے خوب ڈانٹا اور اسی جگہ رکھ آنے کو کہا جہاں سے اٹھا کر لایا تھا۔

حضرت میاں خواج دین رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم انسان تھے۔ آپ کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ دن بھر محنت و مشقت کرتے تھے اور رات کو مطالعے کی پیاس بجھاتے تھے۔ بقول حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری صاحب میں جب بھی رات کو کسی کام کی غرض سے اٹھتا تو حضور مطالعہ میں محو نظر آتے۔ آپ کو تفسیر مظہری سے بڑا پیار اور لگاؤ تھا۔ آپ اکثر تفسیر مظہری کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔

حضرت میاں خواجہ خواج دین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔ اپنے اہل و عیال کو حلال کی روزی سے پالا پوسا۔ آپ جب گاؤں کی مسجد کے خزانچی تھے تو نہایت دیانتداری سے مسجد کا حساب رکھتے تھے۔ حتی کہ جب کوئی شخص آپ کو مسجد کے لئے رقم پیش کرتا تو آپ صحن

میں اسے درج کرتے اور یہ بھی لکھتے تھے کہ انڈہ کس قسم کا ہے۔

آپ نے اپنے دونوں صاحبزادوں سے کہہ رکھا تھا کہ آپ کے پاس آکر کوئی نہ بیٹھے اور نہ آپ نے کسی کے پاس جا کر بیٹھنا ہے۔ اس طرح یہ دونوں صاحبزادے گھر کے مذہبی ماحول میں پرورش پانے لگے۔ حضرت میاں خواجہ خواج دین رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں مرغیاں تک نہ رکھنے دیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ بچوں کی پڑھائی اور تعلیم میں رکاوٹ بنتی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کے بچے یکسوئی کے ساتھ تعلیم حاصل کریں۔

آج ہمارے معاشرے کی صورت حال دیکھیں۔ گھروں میں والدین خود تفریح اور اخلاق کو بگاڑنے والے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ بچوں کو ناجائز اور حرام روزی سے پال رہے ہیں۔ ٹی وی، ڈش، وی سی آر جیسی مہلک اور زہریلی اشیاء فراہم کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچے یکسوئی کے ساتھ تعلیم حاصل نہیں کر رہے اور نہ بچوں کو آج پڑھائی سے دلچسپی اور لگاؤ ہے۔ دور دور تک ایسا ماحول نظر نہیں آتا۔

میاں خواج دین رحمۃ اللہ علیہ ایک پاکباز، دیانتدار، ملنسار اور پرہیزگار انسان تھے۔ آپ جہاں کہیں بھی کام کرتے تھے باوضو کام کرتے تھے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے نصیب میں میاں صاحب جیسی نیک سیرت شخصیت آئی۔ اگر جمعۃ المبارک کام کے دوران آجائے تو آپ وقت پر جمعہ کی نماز ادا فرماتے اور جتنا وقت نماز میں صرف ہوتا آپ کام کو اتنا زائد وقت دیتے تھے۔ میاں صاحب کے بارے میں یہ چند الفاظ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب اور مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کو جو عزت اور علمی مقام، تقویٰ و پرہیزگاری ملی۔ یہ سب حضرت میاں خواج دین صاحب کی کمائی ہے۔ یقیناً جو والدین حلال روزی سے اپنے اہل و عیال کی پرورش کرتے ہیں۔ اللہ و رسول کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری اور حضرت مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی جیسی باعمل، صاحب بصیرت، صاحب تقویٰ اولاد عطا فرماتا ہے۔ یہ سب میاں جی صاحب کا فیضان ہے کہ حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین صاحب قادری نے ساری عمر پرخلوص اور بے لوث تبلیغ اسلام میں اور عشق رسول ﷺ میں صرف کی۔

حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب سے میں نے ۱۹۸۱ء میں تعارف حاصل کیا۔ میں اس وقت ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔ آپ سرائے عالمگیر سے گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں تبادلہ کروا کر تشریف لائے تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں ان دنوں سر درد میں مبتلا تھا۔ آپ نے دم فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔

آپ نہایت مہربان اور شفیق استاد تھے۔ اسمبلی ہو یا جماعت موقع پر غلطی کی نشاندہی فرماتے اور بڑے احسن انداز میں اصلاح فرماتے۔ جماعت میں بڑے باوقار انداز سے تشریف لاتے اور تمام پیریڈ بڑی دلچسپی اور دلجمعی سے طلباء کو پڑھاتے۔ آپ کسی کو ناجائز سزا نہ دیتے اور حتی المقدور درگزر فرماتے۔

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری دامت برکاتہم العالیہ ہمیشہ وقت پر سکول تشریف لاتے تھے۔ اور اسمبلی میں تشریف لاتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی۔ تمام سروس آپ نے بچوں کو ٹیوشن کی طرف رغبت نہ دی۔ بلکہ فی سبیل اللہ بچوں کی رہنمائی فرماتے۔

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری دوران سروس تصنیف و

تالیف میں بھی مصروف رہے۔ دورہ پڑھا چکنے کے بعد آپ مختلف مذہبی حوالوں سے کام سر انجام دیتے۔ مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب عوام میں ایک گمنام مگر علماء اور علمی شخصیات میں ایک معروف شخصیت ہیں۔ ایک محقق اور عظیم دانشور کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کا پیر خانہ فیصل آباد ہے۔ آپ نے اپنی تعلیم کے آخری برس عاشق رسول ﷺ، عالم با عمل، رادِ تجدیت، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت صالح میں گزارے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب اپنی تعلیم کے دوران اپنی توجہ تعلیم کی طرف دیتے، اگرچہ آپ نے جامعہ رضویہ فیصل آباد دورہ حدیث کیا۔ اس کے باوجود آپ فیصل آباد کی گلیوں اور بازاروں کے سوا کوئی گلی یا محلہ نہیں جانتے جن سے گزر کر آپ جامعہ رضویہ تشریف لے جاتے۔

بقول موصوف آپ کو اکثر شدت سے یہ خیال آتا کہ کسی عالم با عمل اور اللہ والے درویش سے رشتہ قائم ہونا چاہیے۔ یعنی کوئی مرشد کامل تلاش کرنا چاہیے۔ اس خیال سے میں نے تگ و دو شروع کر دی۔ اسی دوران مجھے معلوم ہوا کہ اگر درود شریف کی کثرت کی جائے تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ میں نے یہ عمل شروع کر دیا۔ اللہ رب العزت نے مجھے راستہ دکھا دیا۔ اور اشارہ مل گیا کہ حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد محدث اعظم فیصل آباد کی غلامی اختیار کر لی جائے۔ میں نے آپ کے دست حق پر بیعت کی۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ جب میں آپ کی غلامی میں آ گیا تو اس کے بعد تمام ذہنی الجھنیں اور خیالات ختم ہو گئے۔ اس کے بعد بھی بڑی بڑی بھاری بھرکم شخصیات ملیں۔ بڑے بڑے رعب والے بزرگوں کی زیارت نصیب ہوئی۔ پاکستان میں، مکہ شریف اور مدینہ منورہ میں مگر میرے دل اور دماغ نے کبھی مجھے یہ نہ کہا کہ کاش میں فلاں بزرگ کا مرید ہو جاتا۔

مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب نے اپنے پیر و مرشد اور محترم استاد صاحب سے گہری عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے دو جلدوں پر مشتمل ضخیم تذکرہ تالیف فرمایا۔ اس کے لئے آپ کو بڑی تگ و دو کرنا پڑی۔ یہ خصوصی انعام اور خوش نصیبی مولانا موصوف کو حاصل ہوئی۔ حالانکہ مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بڑے فاضل اور محقق تلامذہ موجود تھے۔ مگر آپ کی نگاہ فیض سے یہ کام مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب نے سر انجام دیا۔

احقر (محمد سعید احمد قادری) کو کئی مرتبہ عرس محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب کی معیت میں فیصل آباد جانے کا موقع ملا۔ آپ آتے جاتے نماز کا بڑی فکر کے ساتھ اہتمام کرتے۔ مجھے فرماتے سفر اس طرح شروع کریں کہ ظہر کی نماز گوجرانوالہ میں پڑھیں اور واپسی پر صبح کی نماز گوجرانوالہ میں ادا کریں۔

مولانا موصوف مزار شریف پر فوراً حاضری دیتے۔ اپنے پیر و مرشد کی قبر انور کے سامنے ادباً کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھتے۔ اپنی عرض گزاریاں پیش کرتے۔ مولانا صاحب جب بھی عرس شریف میں تشریف لے جاتے ہمیشہ اپنا چہرہ مزار شریف کی طرف کر کے بیٹھتے۔ یہ آپ کی اپنے استاد اور شفیق مرشد کامل کی تعظیم ہے۔ جو قابل تقلید ہے۔ راستے میں آتے جاتے پر تکلف کھانوں سے مکمل پرہیز کرتے۔ سوائے چائے کی پیالی کے آپ کچھ نہ لیتے۔ یہ آپ کی سادگی ہے۔

آپ کو اپنے ملک پاکستان سے بے حد محبت ہے۔ جب ان کا تذکرہ آپ کے سامنے ہو آپ بڑی دلچسپی اور خوشی سے سماعت فرماتے ہیں، مولانا محمد سرار احمد صاحب ہر اس عاشق رسول ﷺ سے ملنے جاتے جو حج یا عمرہ کی سعادت سے مشرف ہوتا۔ آپ اس سے سب سے پہلے یہ سوال کرتے کہ کیا تم روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے؟

مولانا محمد جلال الدین قادری کا بھی یہ معمول ہے کہ چھوٹا ہو یا بڑا جو مسلمان بھی علاقے کا حج یا عمرہ کر کے واپس آتا ہے اس سے ملنے ضرور جاتے ہیں۔ اور ان سے اپنے محبوب آقا کے روضہ کی اور مدینہ منورہ کی باتیں پوچھتے ہیں۔ ان سے حضور اکرم کی پیاری پیاری باتیں کرتے ہیں۔ انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔

ہمارے علاقے کے اکثر لوگ حج یا عمرہ کے لئے جانے سے پہلے آپ سے اس بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ رہائش گاہ اس جی۔ٹی۔ روڈ کھاریاں میں کئی برس سے مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب اور مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی حج پر جانے والے مسلمان بھائی بہنوں کو مکمل حج کے ارکان اور روضہ رسول پر حاضر ہونے کے آداب سے آگاہ کرتے ہیں۔ یہ کام بڑا محنت طلب ہے۔ یہ نشست کئی گھنٹے تک مسلسل ہوتی ہے۔ یہ بڑی مفید اور دلچسپ ہوتی ہے۔ حاجیوں کو بے حد فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ مولانا موصوف اپنی بیماری اور مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر مسلمان بھائی اور بہنوں کی حج کے حوالے سے تربیت کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کوئی مسلمان بھائی یا بہن ان سے مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے تو وہ آپ کے گھر جا کر پوچھ لیتا ہے۔ آپ کئی کئی گھنٹے مہمان کے پاس بیٹھے رہتے ہیں۔ جب تک کوئی مہمان اپنی مرضی سے اٹھ کر نہ جائے تو آپ وہیں بیٹھے رہتے ہیں۔

احقر ان کے ساتھ ۱۹ سال سے وابستہ ہے۔ کبھی آپ نے ناراضگی یا ناپسندیدگی کا اظہار نہ فرمایا۔ مجھے آپ نے بڑی محبت اور محنت سے ایم۔اے اسلامیات کی تیاری کروائی۔ بیماری میں کئی کئی گھنٹے میرے پاس رہتے۔ آپ بڑے شفیق اور مہربان شخصیت ہیں۔ آپ ہمیشہ بچوں اور بڑوں کی بات غور سے سنتے اور مناسب انداز سے راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ احقر نے عرض کی کہ مولانا صاحب! میں مسجد میں بچوں کو قرآن پاک پڑھانا چاہتا ہوں۔ تو آپ بڑے خوش ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ علمائے کرام جمعہ پڑھاتے ہیں۔ جمعۃ المبارک پر وعظ کرتے ہیں۔ تقریریں کرتے ہیں۔ یہ کوئی بڑے کمال کی بات نہیں ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ اگر ہم لوگ کسی کام پر مزدور مقرر کریں تو شام کو اسے اس کی مزدوری ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم مخلوق ہونے کے ناطے ایسا کرتے ہیں۔ تو اگر ہم اس کی مخلوق کی خدمت کریں، دین کی تبلیغ کریں تو وہ خالق ہماری روزی کیسے رکھ سکتا ہے؟ ہماری روزی کیسے روک سکتا ہے؟

آپ کی باتیں بڑی پر اثر اور ایمان افروز ہوتی ہیں۔ ایک مرتبہ میرا ایک دوست کسی مسئلے میں پریشان تھا۔ اس نے اپنا مسئلہ پیش کیا۔ تو فرمانے لگے کہ کیسی عجیب بات ہے کہ ہمیں جال اور شکاری نظر نہیں آتا۔ جو کہ ایک نقصان دہ چیز والا ہوتا ہے مگر اس کے دانے جو کہ بڑے باریک ہوتے ہیں وہ نظر آ جاتے ہیں۔ یہ بات کہنے کا مقصد یہ تھا کہ بد مذہبوں کی ظاہراً اور پر کشش باتیں تو ہم بڑی جلدی قبول کر لیتے ہیں مگر ان کے مذموم عزائم اور مقاصد پر ہماری نگاہ نہیں جاتی۔

مولانا موصوف نے جون ۱۹۹۱ء میں نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک پروگرام کا اہتمام کیا۔ یہ پروگرام جون ۱۹۹۱ء سے اگست ۱۹۹۱ء تک چلتا رہا۔ اس پروگرام میں کالج اور سکولوں کے اساتذہ اور مختلف سکولوں کے طلباء شریک ہوئے۔ اس پروگرام میں مولانا صاحب روزانہ قرآن پاک ترجمہ و تفسیر پڑھاتے تھے۔ اس کے علاوہ نور الایضاح، عربی کا معلم، علم القرآن اور مختلف موضوعات پر چند رسولوں کی تدریس کرتے رہے۔

ایک مرتبہ آپ شدید بیمار پڑ گئے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ سبق سے فراغت لیں، آپ آرام کریں تو آپ نے مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ گویا سبق بیماری سے زیادہ اہم ہے۔ آپ کو اسہال کی تکلیف تھی۔ آپ صبح ۷ بجے مسجد کو تشریف لائے۔ آپ کے لئے میں ڈاکٹر سے دوا لینے چلا گیا اور عرض کیا کہ آج آرام کریں۔ جب میں دوا لے کر واپس آیا تو سبق شروع ہو چکا تھا۔ آپ دو گھنٹے تک مسلسل سبق پڑھاتے رہے۔ لیکن رفع حاجت کے لئے اپنی نشست سے نہ اٹھے۔ آپ کی محبت اور صبر پر حیرت ہوتی ہے۔ نہ معاوضہ کی کوئی غرض صرف دین سے لگاؤ اور یہ شوق اور ہمدردی ہے کہ کاش لوگ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانیں اور گمراہوں سے بچیں۔ اپنی آخرت سنوار لیں۔ آپ ہمیشہ اپنے بیمار عزیزوں اور رشتہ داروں کو جو مختلف دیہاتوں میں رہتے ہیں اپنے گھر لے آتے ہیں۔ تا کہ ان کا علاج معالجہ ہو سکے۔ آپ اپنے رشتہ داروں سے بے حد صلہ رحمی کرتے ہیں۔

آپ بلا کے صابر اور ہمت والے انسان ہیں۔ ایک مرتبہ آپ کے گھر کسی کی فوتگی ہو گئی۔ جمعہ کا روز تھا۔ آپ نے اس کا اظہار نہ کیا۔ بلکہ اعلان تک نہ کروایا۔ بلکہ جمعۃ المبارک پڑھانے کے بعد خاموشی سے گھر تشریف لے گئے۔ مجھے کئی گھنٹوں بعد معلوم ہوا کہ آپ کے گھر فوتگی ہو گئی ہے اس کے بعد ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔

آپ کی بڑی خواہش تھی کہ نوجوانوں کی اصلاح کے لئے کوئی مؤثر اور باقاعدہ پروگرام شروع کیا جا سکے۔ اس کے لئے مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب کی زیر صدارت کئی روز تک آپ کی رہائش گاہ پر غور و فکر ہوتا رہا۔ بحث ہوتی رہی۔ اس بحث میں الحاج عبداللہ خان صاحب، جناب بشیر احمد سیالوی صاحب، جناب مفتی محمد علیم الدین نقشبندی صاحب، مدیم اختر رضا، محمد جمیل نواز اور احقر شامل رہے۔ اس کے بعد کھاریاں شہر کی تمام مساجد کے خطباء اور آئمہ کرام کا اجلاس ہوا اور ہفتہ وار درس قرآن کا آغاز ہو گیا۔ یہ پروگرام مختلف گھروں اور مساجد میں بفضل ﷲ ۱۱-۲۳-۱۹۹۳ سے شروع ہوا اور اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اختتام پذیر ہوا۔ سات پانچ برسوں میں ۱۵۰ ہفتہ وار درس قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔ مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب نے اپنی بیماری اور مصروفیات کو بالائے طاق رکھ کر ان پروگراموں کی سرپرستی فرمائی اور عملی طور پر تشریف لاتے رہے۔

آپ نے موسم، بیماری، حالات کی پرواہ کئے بغیر ان پروگراموں میں شرکت کی۔ ان پروگراموں میں دیگر کئی علمائے کرام نے شرکت کی۔ ان میں جناب مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی، مولانا محمد منظور قادری صاحب، مولانا منیر احمد جلالی، مولانا محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا محمد فاروق احمد جلالی نمایاں ہیں۔ ان پروگراموں میں سے جناب حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب نے بنفس نفیس ۷۳ پروگراموں میں خود درس قرآن دیا۔ آپ کا درس قرآن سننے کے لئے لوگ بڑی خوشی اور شوق سے

وقت سے پہلے جمع ہو جاتے تھے۔ جی چاہتا آپ متواتر درس قرآن دیتے رہیں اور ہمارے دل و دماغ ان سے سیراب ہوتے رہیں۔

۲۹ دسمبر ۱۹۹۶ء کی بات ہے کہ محلہ ستار پورہ میں ہمارے ایک سادہ اور نہایت شریف انسان جناب بھائی سلیم کریانے والے ان کے گھر درس قرآن تھا۔ ان دنوں شدید سردی تھی۔ بارش بھی خوب ہوتی تھی۔ دھند بھی شدید تھی۔ درس قرآن کے لئے کھاریاں میں کوئی عالم میسر نہ ہو سکا۔ ایک مولانا صاحب گھر (ڈسکہ) تشریف لے گئے تھے۔ اور ایک اور نوجوان مولوی صاحب فرمانے لگے کہ مجھے سر درد ہے۔ میں نے پونے سات بجے جناب مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب سے عرض کیا کہ درس دینے کے لئے کوئی ذمہ دار آدمی موجود نہیں ہے۔ آج ہم محفل نعت کا انعقاد کر لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں آ رہا ہوں۔ میں نے نہایت ادب سے عرض کی کہ آپ بیمار ہیں شدید سردی ہے۔ پھر آپ کے گھر کے قریب کیچڑ ہے۔ نظر کمزور ہے۔ آپ تشریف نہ لائیں۔ لیکن آپ کی ہمت اور لگن کے آگے کون ٹھہر سکے؟ آپ شدید سردی اور بیماری میں پیدل ریلوے لائن کے پار سے تشریف لے آئے اور موٹر سائیکل تک استعمال نہ فرمائی۔ کیونکہ ڈبل سواری پر پابندی تھی۔ آپ نے اس درس قرآن میں کسی تکلیف یا ناگواری کا اظہار نہ فرمایا۔ بڑی محبت اور دلجمعی کے ساتھ درس قرآن دیا۔ اور مالک رہائش سے فرمانے لگے کہ "سعید مجھے کہہ رہا تھا کہ پروگرام میں مت آؤ۔ میرا حلوہ MISS ہو جاتا" آپ نے خوش طبعی سے یہ بات فرمائی۔ حالانکہ آپ نہایت سادہ اور معمولی غذا کھاتے ہیں۔ یہ اظہار کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بھائی مجھے تیرے گھر آ کر بڑی خوشی ہوئی۔ آپ دوسروں کی خوشیوں میں شامل ہو کر بڑی خوشی محسوس کرتے۔ اگر آپ کا کوئی ملنے والا بیمار ہو جائے تو آپ بڑے بے چین ہو جاتے ہیں۔ بیماروں کی بیمار پرسی فوراً کرتے ہیں۔

آپ کی گفتگو بڑی میٹھی، سادہ اور ایمان کو تقویت دینے والی ہوتی ہے۔ آپ کی گفتگو وعظ، بوڑھوں، بچوں اور نوجوانوں سب کو سمجھ آ جاتا ہے۔ آپ کا انداز گفتگو بہت پیارا اور سمجھانے والا ہوتا ہے۔ جس سے ہر آدمی بڑی آسانی سے سمجھ جاتا ہے۔

مولانا صاحب کی شخصیت کے اتنے پہلو ہیں کہ ان کا مکمل احاطہ کرنے کے لئے دفتروں کے دفتر درکار ہیں۔ ان کا ایک نمایاں وصف جو انہیں دوسرے علماء سے ممتاز کرتا ہے وہ یہ کہ آپ باعمل عالم دین ہیں۔ بلکہ سنت رسول ﷺ پر عمل آپ کی شخصیت کا خاصہ بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زبان حق ترجمان سے جو بات نکلتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کانوں میں رس گھولتی ہوئی جسم و جان کا حصہ بن گئی ہے۔ وہ جب خطاب فرما رہے ہوتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ابر کرم برس رہا ہے اور سامعین و حاضرین صحرا کی طرح ہیں اور اس ابر کرم کو جذب کر رہے ہیں۔ یہ ابر کرم ان کی ایمان کی سوکھی سڑی ڈالیوں میں نئی جان ڈال دیتا ہے۔ عشق رسول ﷺ مولانا صاحب کی شخصیت کا سب سے نمایاں وصف ہے۔ اپنے آقا ﷺ کی شان و توصیف جس انداز سے بیان کرتے ہیں میرا ایمان ہے کہ ہم سب کے آقا ﷺ کی روح مبارک تحسین فرماتی ہوگی۔ جھوم جاتی ہوگی۔ آپ کے سامعین کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی چنگاریاں کوٹ کوٹ کر بھرتے ہیں۔ آپ اپنے آقا کی باکمال توصیف بیان کرتے ہیں۔

آپ بڑی مدلل گفتگو سے ثابت کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی ہر آیت اصل میں آقا کی نعت ہے۔

آپ کا شمار بلاشبہ ان ہستیوں میں کیا جاسکتا ہے۔ جنہوں نے اپنے آقا ﷺ کی توصیف و مدح کرنے کا فن قرآن پاک سے سیکھا ہے۔

مولانا صاحب کی ذات کا ایک اور نمایاں وصف آپ کی حق گوئی اور بے باکی ہے۔ اپنے موقف کو اتنے مضبوط اور ٹھوس دلائل سے پیش کرتے ہیں کہ باطل نظریات کے پرخچے اڑا دیتے ہیں۔ قدرت نے آپ کو یہ صلاحیت بڑی فیاضی سے دی ہے آپ نے یہ صلاحیت صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ا کی شان بیان کرنے کے لئے استعمال کی۔

آپ اپنے مخالفوں کو برا بھلا نہیں کہتے۔ بلکہ ایک بزرگ کی حیثیت سے ان کے کج رویہ پر سرزنش کرتے ہیں۔ بیماری اور کمزوری کے باوجود آپ کی آواز میں بلا کی گرج ہے۔ جو دلوں کو خوف زدہ نہیں کرتی بلکہ دلوں میں ایمان کے چراغ جلاتی ہے۔ لوگ آپ کا خطاب سننے کے لئے ہفتہ بھر انتظار کرتے ہیں۔ اور دور دراز سے تشریف لاتے ہیں۔ لوگ آپ کے خطاب سے ذرا بھر نہیں اکتاتے۔ بلکہ آپ کی گفتگو سے سیر نہیں ہوتے۔ خواہش ہوتی ہے کہ آپ گفتگو فرماتے رہیں۔ جب آپ خطاب فرماتے ہیں تو سامعین کے رگ و پے میں درود و سلام کے نغمے گونجنے لگتے ہیں۔ لوگ آپ کا بیان سنتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو بہاتے ہیں۔ یہ آپ کی زبان کی اثر آفرینی کا زندہ ثبوت ہے۔ مولانا صاحب نہایت صفائی پسند ہیں۔ اگرچہ آپ سادہ لباس زیب تن فرماتے ہیں مگر وہ ہمیشہ صاف ستھرا ہوتا ہے۔

مولانا صاحب نہایت عاجز اور ملنسار ہیں۔ آپ شیریں گفتار ہیں۔ آپ کا یہ معمول ہے کہ جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد تمام نمازیوں سے مصافحہ فرماتے ہیں اور بڑی محبت اور شفقت سے ان کے احوال دریافت کرتے ہیں۔ آپ ایک عظیم الشان اور عظیم نکتہ دان ہیں۔ غیر مسلک لوگ بھی آپ کی علمی صلاحیتوں کے معترف ہیں۔ آپ کی شخصیت غیر متنازعہ ہے۔ کوئی شخص بھی کسی حوالے سے آپ پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ آپ نے بڑی سادہ اور بڑی احتیاط سے زندگی بسر کی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے اور تادیر آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

(احقر ڈاکٹر سعید احمد قادری کھاریاں (۱۹۹۹-۱۱-۶))

مجلہ کاروان قمر، کراچی

قمر الاسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن

فاضل مرتب اس اعتبار سے لائق تعریف ہی نہیں قابل تقلید بھی ہیں کہ انہوں نہ صرف اس تاریخی مناظرہ کی روئیداد اس کتاب میں پیش کی ہے بلکہ تحریک کے حوالے سے بہت سے اقتباسات تبصرے، دلائل، حقائق، عکس نوادرات بھی یکجا کر دیئے ہیں۔ ان تمام تفصیلات سے دو قومی نظریئے اور پاکستان کی موافقت و مخالفت کے کئی گوشے وا ہو گئے ہیں۔

ہم فاضل مرتب کی اس کاوش اور کوشش پر انہیں ھدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ قدیر و بصیر خدا ان کی سعی جمیل کو قبولیت عامہ اور تامہ عطا فرمائے اور انہیں حصہ دوم کی ترتیب اور اشاعت کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اکتوبر ۱۹۹۰ء) (تبصرہ بر کتاب ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست)

ڈاکٹر محمد باقر

پروفیسر ایمریطس یونیورسٹی آف پنجاب

وائس پریذیڈنٹ اقبال اکیڈمی گورنمنٹ آف پاکستان

.....''اتمام حجت تامہ'' ایک تاریخی اور قابل قدر دستاویز ہے۔ جو

ملت اسلامیہ کی ہمیشہ رہنمائی کرتی رہے گی۔ ابوالکلام آزاد کو فوت ہوئے اک عرصہ گذر گیا، کاش ہم موجود دور کے راہنمایان ملک و ملت کو اس پیلنے سے ناپ سکیں۔ جو محولہ بالا دو فاضل اکابرین نے مقرر فرمایا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ پاکستان میں مشرکین سے روابط قائم کر کے ہم کہاں کھڑے ہیں۔ (۹ ستمبر ۱۹۸۵ء)

ماہنامہ افکار، کراچی

مجریہ نمبر، ۱۳۱

"ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست" کو ایک کتابچے کی صورت میں شائع کیا گیا۔ اور اس کتابچے کا مقصد یہ ہے کہ بریلی کے ایک جلسے میں جو مناظرہ ہوا اس میں ابوالکلام آزاد مرحوم کی فرضی کامیابی کی جو افواہ اڑادی گئی تھی اس کی تردید ہو جائے اور صحیح صورت حال سامنے آجائے تاکہ تاریخی ریکارڈ درست رکھا جا سکے۔ اس سلسلے میں محمد جلال الدین قادری صاحب کی محنت کی داد دی جائے گی کہ انہوں نے وہ تاریخی سوال نامہ بھی تلاش کر کے اس کتابچے میں چھپا دیا جو اس جلسے سے قبل مشتہر کیا گیا تھا اور جس کا جواب دینے سے ابوالکلام آزاد اور ان کے ساتھیوں نے احتراز کیا تھا۔ لیکن جلسہ عام میں چند علمائے دین نے ان کے سامنے چند سوالات رکھے تھے۔ جن کو سن کر وہ زچ ہو گئے تھے اور بظاہر ان کی شکست واقع ہو گئی تھی۔ اس کتابچے کو پڑھ کر یہی تاثر ابھرتا ہے۔

امید ہے کہ تحریک پاکستان سے دل چسپی رکھنے والے حضرات کے لئے یہ کتابچہ سود مند ثابت ہوگا۔ (تبصرہ نگار ممتاز احمد خان)

حمید راہی (محمد حمید اللہ)

ہاؤس نمبر ۱۱۰۷، آر اے بازار راولپنڈی چھاؤنی

جناب محمد جلال الدین صاحب قادری کا نام "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" کے حوالے سے علمی حلقوں میں جانا پہچانا ہے۔ موصوف جس لگن اور خلوص کے ساتھ تحریک آزادی میں علمائے حق کی عظیم خدمات کے فراموش شدہ باب کو اجاگر کرنے کی سعی کر رہے ہیں وہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔ ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست ان کی تازہ کاوش ہے۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید سلیمان اشرف اور مولانا ابوالکلام آزاد کے مابین بریلی شریف میں ہونے والے ایک مناظرہ کی روئیداد کی ترتیب دیتے ہوئے فاضل مؤلف نے اس کتاب کے ابتدائی حصہ میں مسلمانان پاک و ہند کی قومی جدو جہد کے ایک انتہائی اہم دور کی تصویر سامنے رکھی ہے کہ کس طرح خلافت کے نام پر اٹھنے والی تحریک آہستہ آہستہ ہندو ذہنیت کی عیاری کا شکار ہو کر ایک ایسی راہ پر چل نکلی جو سراسر تعلیمات اسلامی کے منافی تھی۔

کتاب کا دوسرا حصہ "علماء اہل سنت بنام ابوالکلام آزاد" ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ فاضل مولف نے بطریق احسن ان کاوشوں کا ذکر کیا ہے جو علمائے اہل سنت نے نہایت دلسوزی سے تحریک ترک موالات کے حامی مسلم رہنماؤں کو ہندو مسلم اتحاد کی خطرناک روش پر چل نکلنے سے باز رکھنے کے سلسلے میں کی تھیں۔ اتمام حجت نامہ جو کہ جماعت رضائے مصطفیٰ کی طرف سے تحریک خلافت کے رہنماؤں پر ستر اعتراضات و سوالات پر مشتمل ہے ان علمائے حق کی علمی ثقاہت اور سیاسی بصیرت کا بین ثبوت ہے۔ ...... کتاب کا تیسرا حصہ روئیداد مناظرہ پر مشتمل ہے۔

جناب محمد جلال الدین صاحب قادری اور مکتبہ رضویہ، لاہور کے ناظم جناب قمر الدین صاحب بجا طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ تحریک آزادی کے ایک ایسے گوشے کو منظر عام پر لے آئے ہیں

سے بے نقاب کرنے کی جرات ہمارے قلم کار آج تک نہ کر سکے ہے۔ (۱۳ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ)

سید معین الحق

ڈائریکٹر پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی

مناظرہ بریلی سے متعلق جو کتاب آپ نے بھیجی ہے وہ بھی مل گئی ہے۔ میں نے اس کو پڑھا۔ اس میں شک نہیں کہ روئیداد مناظرہ ایک اہم تاریخی دستاویز ہے۔ اس کتاب میں بیان کردہ واقعات کا خلاصہ اور روئداد اگر انگریزی میں بھی شائع کی جائے تو تاریخ کے طلبہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس تجویز کو عملی شکل دینے کے سلسلے میں آپ کوئی رائے قائم فرمالیں۔ (۲۸ جنوری ۱۹۸۰ء)

(بنام حکیم محمد حسین بدر چشتی۔ بی۔ اے۔ سابق نیوز ریڈر ریڈیو پاکستان نواب صاحب، بہاولپور، ملتان)

قطعہ تاریخ طباعت

از جناب طارق سلطانپوری "معاشن خیر" ۱۴۲۰ھ

حلقہ ہائے علم میں معروف ہے ذات مولانا جلال الدین کی
حق تعالیٰ نے عطا کی ہے انہیں دولت عرفان و علم و آگہی
عمدہ و نادر کتب تصنیف کیں آں مکرم نے بہ لطف ایزدی
پایہ تحقیق ان کا ہے بلند ان کا اونچا ہے مقام آگہی
ان کا دینی فہم تاریخی شعور ہر جہت سے معتبر ہے واقعی
معترف ہیں ان کے ارباب نظر قدر جوہر جانتے ہیں جوہری
ہے ہویدا اس کتاب خوب سے منزلت ہے جو ان عالی قدر کی
اس کی تاریخ طباعت کی رقم ایک "شخصیت لبیب و متقی"

۲۰۰۰ء

محمد عبداللہ قادری

اہل سنت کے مایہ ناز ادیب جناب مولانا محمد جلال الدین قادری یکم جمادی الآخر ۱۳۵۹ھ بمطابق ۲۹ جولائی ۱۹۴۰ء کو بمقام چھدرو تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ والد مکرم کا نام مولوی خواج دین ہے۔ جو علاقہ کی جانی پہچانی شخصیت ہے۔

مولانا قادری نے مروجہ علوم اسلامی کی تحصیل مدرسہ عربیہ غوثیہ لالہ موسیٰ (گجرات) اور مدرسہ نقشبندیہ علی پور سیداں (سیالکوٹ سے) کی۔ دورہ حدیث دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام میں مولانا محمد یوسف گجراتی، مولانا غلام رسول قادری، شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی اور محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہم، جیسے صاحبان علم و فضل شامل ہیں۔

مولانا قادری سلسلہ قادریہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد سے بیعت ہیں۔ شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلوی نے بھی آپ کو جمیع سلاسل طریقت کی خلافت سے نوازا ہے۔

مولانا قادری نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ۱۹۵۸ء میں میٹرک ۱۹۶۸ء میں ایف اے اور ۱۹۶۹ء میں فاضل عربی کے امتحانات درجہ اول میں پاس کئے۔ ۱۹۶۰ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک مختلف اسلامی مدارس مثلاً دارالعلوم حنفیہ قصور، دارالعلوم اہل سنت و جماعت جہلم، جامعہ حنفیہ ساہیوال، جامعہ محمدیہ غوثیہ، لالہ موسیٰ میں بطور مدرس خدمات سرانجام دیں۔

۱۹۶۶ء میں بطور ایس وی ٹیچر محکمہ تعلیم سے منسلک ہو گئے اور آج کل گورنمنٹ ہائی سکول، کھاریاں ضلع گجرات میں تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا تصنیف و تالیف کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ آپ کی کتابیں چھپ کر مقبول عام ہو چکی ہیں۔

مولانا قادری کے مشاہیر علم وادب سے مراسم ہیں۔ خصوصاً حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صدر مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ لاہور۔ پروفیسر محمد مسعود احمد پی ایچ ڈی، حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری، ظہور الدین خاں اور فقیر کے والد سید نور محمد قادری سے ان کے نہایت ہی گہرے تعلقات ہیں۔ والد صاحب کی وجہ سے مجھ پر نہایت شفقت ورحمت سے پیش آتے ہیں۔ اور جب بھی لاہور تشریف لاتے ہیں تو اکثر میرے پاس ہی مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ کے صدر دفتر واقع نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور میں ٹھہرتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے اپنی آٹوگراف بک میں آٹوگراف کے لئے کہا تو انہوں نے باکمال شفقت، نوازش حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مصرع تحریر کیا۔ آبروئے مازنام مصطفیٰ است (اقبال)

مولانا قادری کی بھاری بھرکم علمی شخصیت اس دور میں غنیمت ہے۔ مولائے کریم سے دعا ہے کہ وہ انہیں اپنے مسلک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

مولانا کا مستقل پتہ ہے:

محلہ لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات۔ (ماخوذ از جہان رضا)

ڈاکٹر بشیر احمد چوہدری

ایم بی بی ایس۔ پی ایچ ایس ا(ایس) آر، ایم پی.
نزد نیشنل بنک آف پاکستان، مین بازار کھاریاں شہر

مولوی محمد جلال الدین صاحب ایک انتہائی اونچے درجے کے عالم دین ہیں ان کی دینی تعلیم کا یہ حال ہے کہ ہر وقت مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور کتابیں رکھتے ہیں، ان کے پایہ کا عالم شاید ہی تحصیل کھاریاں میں ہو، انہوں نے اپنی تعلیم کو ذریعہ معاش نہ بنایا تھا۔ اور محکمہ تعلیم میں ملازمت کی اور بیماری کی وجہ سے قبل از وقت Retaerment لے لی۔ کافی عرصہ سے دل کے مریض ہیں۔ آج کل ان کی طبیعت کچھ زیادہ خراب ہے۔ گناہ گار ہوں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے سچے عالموں کو لمبی اور صحت مند زندگی عطا کرے، ان کے بھائی مفتی صاحب بھی اونچے پایہ کے عالم اور نیک انسان ہیں شرافت ان کو اپنے والد مولوی خواجہ دین صاحب سے ورثہ میں ملی ہے۔

دکھ کی بات یہ ہے کہ اس علاقہ میں دین کی خدمت جتنی کی ہے کسی نے نہیں کی۔ سچی بات کرتے ہیں۔ چھوٹے بڑے چوہدری اور دولت مند کی پرواہ نہیں کرتے، لیکن اپنے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا، سفید پوش کی طرح زندگی گزار رہے ہیں۔ دکھ کی بات یہ ہے اچھے انسان کی اس مادی دور میں اتنی قدر نہیں جتنی ہونی چاہیے۔ دولت مند چاہے علم سے بے بہرہ ہو اس کا مقام اونچا ہوتا ہے، چاہے کردار میں ہزاروں کمزوریاں ہوں۔

﴿۲۱﴾

"خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" پاکستان اور ہندوستان کی تاریخ اور سیاست میں ایک اہم اضافہ ہے۔ فاضل مصنف مولانا جلال الدین قادری نے ملت اسلامیہ پر احسان عظیم فرمایا کہ ان کو اپنی تاریخ سے باخبر کیا اور ان میں خود اعتمادی اور عزت نفس کے جذبات پیدا کئے۔ اس کتاب کی ترتیب و تدوین، طباعت، و کتابت اور جلد بندی وغیرہ جاذب نظر ہے۔ اس دور جمال میں باطن کے ساتھ ساتھ ظاہر کا حسین ہونا بھی ضروری ہے۔

فاضل مصنف نے کتاب کے مقدمے (پاکستان اور سنی علماء و مشائخ) میں علمائے اہل سنت کی دینی اور سیاسی خدمات کا ذکر کیا ہے اوران بکثرت علماء و مشائخ کے نام اور کارنامے پیش کئے ہیں۔

جنہوں نے تحریک احیائے اسلامی اور تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ ایک طویل فہرست ہے۔ جس کا اس مختصر تبصرے میں سمانا مشکل ہے۔

سیاسی خدمات کے سلسلے میں فاضل مصنف نے الجمعیت العالیہ المرکزیہ (مراد آباد) کا ذکر کیا ہے۔ جو ۱۹۶۵ء میں مراد آباد میں قائم ہوئی اور پھر ہندوستان اور پاکستان میں اس کی شاخیں قائم ہوئیں اور پے درپے اجلاس ہوتے رہے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس کا نقطہ عروج ۱۹۴۶ء کی وہ بنارس کانفرنس تھی جس میں ہندوستان اور پاکستان کے ہزاروں علماء و مشائخ اور مسلمانوں نے حصہ لیا۔

فاضل مصنف نے جہاں علمائے اہل سنت کا ذکر کیا ہے وہاں علمائے دیو بند کے کردار کا بھی جائزہ لیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے پاکستان کی مخالفت میں دیو بند کے مشہور عالم مولانا حسین احمد اور ہندوستان کے مشہور مفتی مولانا کفایت اللہ کے فتووں کا ذکر کیا۔

(ص ۶۳۔۵۹)

فاضل مصنف نے مولانا شبیر احمد عثمانی کے کردار کا بھی جائزہ لیا۔ مولانا مرحوم ۱۹۱۹ء سے ۱۹۴۵ء تک جمعیت العلمائے ہند کے اہم رکن تھے۔ یہ جمعیت وہی ہے جس نے پاکستان کی مخالفت کی اور ہندوؤں سے بھرپور تعاون کیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی ۱۹۴۵ء کے آخر میں مسلم لیگ میں شامل ہوئے، پھر جب جنوری ۱۹۴۶ء میں جمعیت العلمائے اسلام بنی تو آپ اس کے صدر منتخب ہوئے۔ مولانا نے پاکستان کی حمایت کے سلسلے میں جو وضاحت کی وہ یہ ہے۔ کہ امام محمد کی کتاب "سیر الکبیر" نے ان کو اس طرف متوجہ کیا۔ لیکن یہ تعجب کی بات ہے کہ اس سے قبل ۲۶ سال تک وہ اس طرف توجہ نہ فرما سکے۔ ایک مورخ کے لئے یہ وضاحت نا قابل فہم ہے۔ خصوصا ایسے حالات میں جب کہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مساعی نقطہ عروج پر پہنچ چکی تھیں۔

مقدمہ کے بعد فاضل مصنف نے آل انڈیا سنی کانفرنس۔ اس پس منظر اور اس کے مقاصد کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اجلاس بنارس (۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء) کا شرح وبسط کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ کے خطبات پیش کیے ہیں۔ جن کو پڑھ کر ان کی سیاسی بصیرت اور مذہبی جوش و جذبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۔ سید محمد علی حسین اشرفی (خطبہ ۱۹۲۵ء)
۲۔ مولانا محمد حامد رضا خان (خطبہ ۱۹۲۵ء)
۳۔ پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری (خطبہ ۱۹۲۵ء)
۴۔ پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری (خطبہ ۱۹۲۵ء)
۵۔ سید مصباح الحسن مودودی (خطبہ ۱۹۴۶ء)
۶۔ سید محمد محدث پکھوچھوی (خطبہ ۱۹۴۶ء)

فاضل مصنف نے یہ بھی ذکر کیا کہ جب ۱۹۳۰ء میں ڈاکٹر اقبال نے سیاسی پلیٹ فارم سے تقسیم ہند کی تجویز پیش کی تو طبقہ علماء میں سب سے پہلے فاضل بریلوی کے خلیفہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے جنوری ۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر اقبال کی پرزور تائید کی۔ اس سلسلے میں فاضل مصنف نے دستاویزی ثبوت پیش کیا ہے۔

فاضل مصنف نے ۲۱۔۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء کو مین پوری (یو۔پی۔ بھارت) میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے اجلاس کا ذکر کیا ہے۔ جس کی روداد صدر سٹی مسلم لیگ نے تحریر کی۔ شرکاء کی فہرست میں مولانا شاہ احمد نورانی کا ذکر ملتا ہے۔ اس طرح فاضل مصنف نے علامہ عبد المصطفیٰ ازہری کے مقالے کا ذکر کیا ہے۔ جس کا عنوان تھا "علمائے

اہل سنت اور سیاست ہند کے تین دور" یہ مقالہ ۱۷ جون ۱۹۷۷ء کو منظر عام پر آیا۔ اور اس میں تحریک پاکستان میں علمائے اہل سنت کے کردار کا ذکر، فاضل مصنف نے تحریک پاکستان میں علمائے اہل سنت کی خدمات کے سلسلے میں بہت سی تصاویر۔ اشتہارات اور خطبوں کے اقتباسات پیش کیے ہیں۔ مثلاً

۱۔ ۱۹۳۶ء کا ایک خطبہ پیش کیا جس میں بکثرت علماء اور مشائخ اہل سنت نے کانگریس کی مخالفت کرتے ہوئے تحریک پاکستان کی حمایت وموافقت کی۔

۲۔ سید محمد محدث کچھوچھوی کا ایک مکتوب پیش کیا ہے جو پیر مانکی شریف کے نام لکھا گیا ہے۔

۳۔ سید محمد محدث کچھوچھوی کے ایک خطبے کے اقتباسات پیش کیے ہیں۔ جو ۸ جون ۱۹۴۶ء کو پاکستان کی حمایت میں اجمیر شریف میں دیا تھا۔

۴۔ فاضل بریلوی کے عرس (۳۰۔۲۸ جنوری ۱۹۴۶ء) میں پاکستان کی تائید میں جو قرارداد پاس کی گئی) اس کو پیش کیا ہے۔

۵۔ پھپھوند (ضلع اٹاوہ یو۔پی، بھارت) میں ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء کو مولانا نعیم الدین مرادآبادی اور مولانا عبدالحامد بدایونی نے جو تقاریر کیں ان کے اقتباسات پیش کئے ہیں۔

۶۔ خواجہ قمر الدین سیالوی کی تقریر (۳ مئی ۱۹۴۶ء) کا اقتباس شامل کیا ہے۔

۷۔ مفتی محمد دانش علی فریدی نے مئی ۱۹۴۶ء میں شاہ جہاں پور میں جو تقریر کی تھی اس کا بھی اقتباس ہے۔

۸۔ مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی نے ۱۳۔۱۲ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو جو تقریر کی اس کے بھی اقتباسات شامل ہیں۔

اس کے علاوہ اور بہت سے اخبارات، رسائل، اشتہارات اور خطبات کے عکس شامل ہیں۔ مختصر یہ کہ کتاب مورخین کے لئے ایک تاریخی دستاویز ہے۔ جس کو پڑھ کر ایک نئی روشنی ملتی ہے۔ اور حیرت انگیز طور پر ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا یہ اعتراف حقیقت سامنے آتا ہے۔

"میں نے محسوس کیا کہ جو کچھ تحریک جہاد کے بارے میں اب تک لکھا گیا ہے وہ سب یک طرفہ ہے"

(ماہنامہ فیضان، لائل پور مارچ ۱۹۷۸ء، ص ۳۶)

ضرورت ہے کہ اس کتاب میں مندرجہ حقائق کی روشنی میں تحریک پاکستان کی تاریخ کا از سر نو جائزہ لیا جائے اور ہمارے مورخین سے جو فروگذاشتیں ہوگئی ہیں ان کا جلد از جلد ازالہ کیا جائے۔ نجی اور سرکاری تحقیقی ادارے اس طرف متوجہ ہوں اور سنجیدگی سے ان حقائق وشواہد کا مطالعہ کریں جنہوں نے مورخ کو ایک نیا زاویہ نگاہ دیا ہے۔ اور تحقیق کے لئے نئی راہیں کھولی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو اس مخلصانہ اور بے لوث خدمت کا پورا پورا صلہ عطا فرمائے اور کتاب کو مقبول ومحبوب قلب ونظر بنائے۔ (آمین)

الاعتذار

ماہنامہ احکام القرآن بحمدہ تعالیٰ آپ احباب کے تعاون اور دعاؤں سے گذشتہ تقریباً دو سال سے مسلسل اپنی اشاعت وطباعت کے مراحل طے کر رہا ہے۔ گذشتہ ماہ فروری ۲۰۰۹ء حضور مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت یقیناً ہم سب کے لئے ایک عظیم سانحہ تھی۔ جس کے باعث اس مرتبہ فروری اور مارچ دونوں مہینوں کا اکٹھا شمارہ مفسر قرآن نمبر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ انتظار کے لئے تہہ دل سے معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ ماہنامہ احکام القرآن)

مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول علامہ مولانا مفتی محمد طیب ارشد مدرس مدرسہ تحسین سرائے عالمگیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دارِ دنیا، اس میں ہر شئی فانی ہے۔ موجودات اجسام، اشخاص ہوں یا اعراض، اوصاف اور مناصب، اعزازات ہوں ان کا وجود عارضی، مستعار ہے۔ بقاء صرف خداوندِ قدوس کی ذات کیلئے ہے۔ خالقِ کائنات نے ہر ایک کیلئے وقتِ اجل مقرر کر دیا ہے، ہر انسان نے اپنے وقتِ اجل کو لبیک کہنا ہے اور موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ افراد انسان میں تفاوت مراتب ہے تو ان کی حیات و وفات میں بھی فرق مدارج ہے۔ کئی لوگ اس حال، شان سے زندگی گزارتے ہیں کہ قرآن مجید میں ان کی زندگی کو حیاتِ طیبہ سے ملقب کیا گیا ہے مومنین کی یہ وہ جماعت ہے جن کا ظاہر، باطن پاکیزہ اور ان کا ہر عمل سنتِ مصطفوی کے مطابق ہوتا ہے، ان کی جسمانی قوتیں، فکری صلاحیتیں خداوندِ کریم، رسول رؤف الرحیم کی اطاعت، علوم اسلامیہ کی تعلیم، تعلم میں صرف ہوتی ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ ان کی بیداری اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے ہوتی ہے تو ان کی نیند، سو عابد کی نفلی عبادت پر فضیلت رکھتی ہے، وہ شریعتِ مطہرہ کے رنگ میں یوں رنگے ہوتے ہیں کہ ان کا قول، فعل لوگوں کیلئے حجت ہوتا ہے، قرآن مجید، احادیث مبارکہ کے علوم، محبوب رسول مقبول ﷺ کے نور سے جس طرح اپنے دلوں کو روشن کرتے ہیں۔ وہ بندگانِ خدا کے سینوں میں بھی اسی نور کی روشنی پہنچانے کی سعی جمیل کرتے ہیں، وہ احیاءِ دین، اماتت بدعات کے لئے کبھی مسندِ تدریس، افتاء پر رونق افروز ہوتے ہیں، کبھی سجادۂ رشد و ہدایت کی زینت ہوتے ہیں، کبھی ممبر وعظ و تبلیغ پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ تو کبھی تصنیف و تالیف میں علم و عرفان کے موتی جمع کر رہے ہوتے ہیں، وہ پاکیزہ نفوس ہیں، جن کی عظمت پر ملائکہ رشک کرتے ہیں، حورانِ بہشت ان کی ملاقات کی متمنی رہتی ہیں۔ حجر و شجر اور بحر و بر کی مخلوق ان کے لئے طلب رحمت کرتی ہے۔ انہی محبوبانِ خدا کو عباد الرحمٰن، عباد المصطفےٰ کہا گیا ہے۔ یہ لوگ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا، وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا. اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا، آیات قرآنیہ کی عملی تفسیر ہوتے ہیں، عملی عظمت اور روحانی رفعت سے مزین زندگی گزارنے والے ان حضرات کو یہ شرف بھی حاصل ہوتا ہے کہ اپنے اسلاف کے اخلاقی، روحانی اقدار کے امین و مبلغ ہوتے ہیں، درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور قیامِ مراکز مخصوص مجالس میں اپنی اولاد، بلکہ کئی طالبانِ علوم کو زیورِ علم سے مزین کرتے ہیں، یہ خوش نصیب لوگ اپنی زندگی میں علمی و روحانی دنیا آباد کر چکے ہیں، اور علوم اسلامیہ کے کئی وارث تیار کرتے ہیں، خداوندِ قدوس انہیں دنیاوی زندگی میں شرف و کمال اور عزت و منزلت عطا فرماتا ہے تو رب کریم انہیں وفات، وفات کے بعد بھی کئی اعزازات اور امتیازی شان عطا فرماتا ہے۔ انہی میں سے ایک روشن ستارے ممتاز عالم دین مفسر قرآن بقیۃ السلف حجۃ الخلف حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کی پوری زندگی علوم اسلامیہ کی تعلیم و تعلم، درس و تدریس، وعظ و تبلیغ، تصنیف و تالیف، افتاء اور زہد و تقویٰ سے عبارت ہے۔

ان کی سندِ حدیث ایک واسطہ سے امامِ اہلِ سنت مجددِ دین وملت الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے تو انہیں روحانی نسبت بھی امامِ اہلِ سنت تک ایک واسطہ سے حاصل ہے۔

حضرت جلال الملۃ والدین رحمۃ اللہ علیہ متبحر عالمِ دین، صوفی کامل اور ممتاز مصنف تھے۔ آپ کا تصنیف و تالیف کے لئے عنوان کا انتخاب اور طرزِ تحریر کا ایک الگ حسن ہے۔ آپ کی کوئی بھی تصنیف پڑھی جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس موضوع پر اس جامعیت کے ساتھ پہلے کوئی تحریر نہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت اور اپنے مشائخ کی نظرِ عنایت سے حضرت محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی ملی تو وہ حیاتِ طیبہ ہے۔ آپ کی وفات تکمیل وعدۂ الٰہی تھی، بارگاہِ الٰہی میں آپ کی مقبولیت و محبوبیت کے روشن آثار آپ کی نمازِ جنازہ میں بھی ظاہر ہوئے۔ نمازِ جنازہ کی امامت شیخ طریقت، متبع سنت، مبلغ شریعت، حضرت علامہ صاحبزادہ حاجی محمد عبدالواحد صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین کالا دیو شریف نے فرمائی۔ نمازِ جنازہ میں درجنوں جید علماءِ کرام، سینکڑوں مشائخ عظام، صوفیاءِ اور ہزاروں عوامِ اہلِ سنت شامل تھے۔

پھر یہ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصانیف قیمتی سرمایہ ہیں، لیکن قرآنِ مجید کی تفسیر "احکام القرآن" علماء وطلباء اور عامۃ المسلمین کے لئے علمی خزانہ، تحقیقات، نقات کا مجموعہ اور متحیر، متردد لوگوں کے لئے منارۂ نور ہے، جو رہتی دنیا تک رشد و ہدایت کے نور کی ضیاء پاشیاں جاری وساری رہیں گی۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وفات سے کچھ عرصہ پہلے عظیم درسگاہ کی بنیاد ایک وسیع قطعۂ اراضی میں رکھی جو کہ بحمدہ تعالیٰ تعمیراتی سلسلہ میں بھی اور تعلیمی سلسلہ میں بھی جاری ہے۔

حضرت قبلہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیاں بھی علوم اسلامیہ کی دولت سے مالا مال ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ولی کامل کی میراث علومِ قرآن، احادیث میں تصانیف، عالم اولاد اور دینی مدرسہ کا قیام ہے۔ اور حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تین چیزیں میراث ہیں اور یہ میراث تمام اہل السنۃ والجماعۃ کے لئے ہے۔

خداوندِ قدوس حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات عام فرمائے۔ آپ کے سرچشمہ علم و عرفان کو تا قیامِ قیامت قائم دائم رکھے۔ آمین۔

محمد طیب ارشد

خادم فی درجۃ التدریس والافتاء مدرسہ اسلامیہ تھوں سرائے عالمگیر

عکسِ سلفِ صالحین، آبروئے محققین، باعمل عالمِ دین،

حضرت علامہ مولانا مفتی **محمد جلال الدین قادری** رحمۃ اللہ علیہ

مختار جاوید منہاس

ضلع گجرات مردم خیزی میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ ادبی، علمی سیاسی، فوجی اور روحانی میدانوں میں شہرت کی بلندیوں کو چھونے والی بہت سی نابغۂ روزگار شخصیات کے مولد و مدفن ہونے کا اسے شرف حاصل ہے، حضرت شاہ دولا ولی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ انوار اگر مرجع خلائق ہے تو نشانِ حیدر میجر عزیز بھٹی شہید اسی سرزمین کے سپوت ہیں۔ پیر سید ولایت شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اگر یہاں

روحوں کو بالیدگی عطا کرنے کی سعی کی تو حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ علم و عرفان کے گراں بہا موتی لوٹتے رہے۔

اسی ضلع گجرات کی تحصیل کھاریاں میں ''چوہدو'' نام کا ایک گاؤں ہے۔ اس گاؤں کے ایک دین دار بزرگ حضرت مولانا خواج دین مجہودی رحمۃ اللہ علیہ، نے زندگی بھر قَالَ اللّٰہُ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کی شمع فروزاں کئے خدمتِ دین کے لئے کوشاں رہے۔

انہی مولانا خواج دین رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۵۷ھ، بمطابق ۲۹ رجولائی ۱۹۳۸ء، بروز جمعۃ المبارک، ایک بیٹے سے نوازا، جس کا نام محمد جلال الدین رکھا گیا۔

ایک مردِ حق آگاہ کی فرزندی ہی کم قابلِ فخر نہ تھی۔ والدِ گرامی کی توجہ اور تربیت نے، ایک روشن مستقبل کی پختہ بنیاد فراہم کر دی۔ آپ نے اپنے عہد کے بہترین اساتذہ سے کسبِ فیض کیا اور بیک وقت دینی و دنیوی علوم کے خزانے سمیٹے۔

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار گہر بار سے آپ نے حصہ وافر پایا۔ اپنی خداداد ذہانت کا لوہا آپ نے یوں منوایا کہ محض اڑھائی برس کی مدت میں درسِ نظامی کی تکمیل کا اعزاز حاصل کیا۔

پیشے کے طور پر آپ نے تدریس کا انتخاب کیا اور سرکاری سکولوں میں نئی نسل کا مستقبل سنوارنے کی سعی کرتے رہے۔ خدمتِ دینِ متین، بہر حال ہمیشہ ان کی اولین ترجیح رہی۔ اور ایک دُور افتادہ گاؤں میں کلمۂ حق کی سربلندی کی جوت جگائے، دمِ واپسیں تک سرگرم عمل رہے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ، دراصل تحقیق کے آدمی تھے۔ تحقیق و جستجو کی یہی خُو، انہیں سُو بہ سُو اور کُو بہ کُو لئے پھری، اور وہ ستر برس کی پیرانہ سالی میں بھی افراط و تفریط کی آلودگیوں کی چھان پھٹک کی محنتِ شاقہ جھیلتے رہے کہ تاریخ کا اصل چہرہ، پوری آب و تاب کے ساتھ سامنے آ سکے۔

تحریکِ آزادئ ہند اور تحریکِ قیامِ پاکستان سے متعلق بعض نام نہاد مؤرخین کی جعل سازیاں اور تاریخ نویسی کی بجائے تاریخ تراشی کی مجرمانہ وارداتیں، واقفانِ حال کو ہمیشہ خون کے آنسو رلاتی رہیں۔ تحریکِ پاکستان کے بدترین مخالفوں کو ذرائع ابلاغ پر قبضہ کی بدولت ہیرو بنا کر پیش کیا گیا۔ اور جان نثارانِ پاکستان کو الزامات کے چھینٹوں سے مجرم بنا ڈالا گیا۔ تاریخ کے ساتھ یہ کھلا فریب، شاید ہی دنیا کے کسی اور حصہ میں روا رکھا گیا ہو گا۔ مگر افسوس کہ پاکستان بنانے والوں کے حقیقی جانشینوں نے حالات کی سنگینی کا ادراک نہ کیا اور کذاب کھیل کھیلتے رہے۔

جس منظم اور منصوبہ بند طریقہ سے یہ واردات کی گئی اس کا من حیث الجماعت نہ تو پاکستان کی خالق مسلم لیگ نے کوئی توڑ کیا اور نہ ہی صاحبانِ قلم نے اس کا مناسب نوٹس لیا۔ نتیجہ یہ کہ غلط بیانیوں کی گرد تہ در تہ حقائق کو چھپاتی چلی گئی۔

قدرتی طور پر اکا دکا درد مند اصحاب فکر و نظر اس پر مضطرب اور بے کل رہے۔ ان حضرات نے اپنی بساط کے مطابق سعی و جہد بھی کی۔ ایسے ہی اربابِ حق آشنا میں نمایاں ترین نام پاکستان میں فکرِ رضا کے سب سے بڑے نقیب اور مرکزی مجلسِ رضا کے بانی، عظیم محقق و سکالر جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

حکیم صاحب مرحوم و مغفور نے تاریخ قیامِ پاکستان کو اپنے اصل خدوخال کے ساتھ اُجاگر کر کے نئی نسل کو گمراہی سے بچانے کے

لئے تن تنہا سفر کا آغاز کیا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے اہل قلم کو اپنے ساتھ ملایا جو اس کار خیر میں ان کے دست و بازو بن سکیں اور اس قومی فریضہ کی ادائیگی میں ہاتھ بٹا سکیں۔ مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یگانگت کے نہایت باہم ربط اور کاوش کی بدولت عہد آفریں تصنیفات و تالیفات منصۂ شہود پر آئیں۔ جو تاریخ کے طالب علموں کیلئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔

مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی عرق ریزی و جانفشانی ان کی تحقیقی تالیفات کے ایک ایک لفظ سے عیاں ہے۔ ان کی نمایاں ترین کتب میں "خطبات آل انڈیا سُنی کانفرنس"، "ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست" اور "امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ تعلیم" اپنی اثر آفرینی کے باعث ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے آخری برسوں میں ضعیفی اور علالت کے باعث اپنے گاؤں تک محدود ہو کر رہ گئے تھے۔ لیکن ان حالات میں بھی ان کا عزم و استقلال پوری طرح جواں رہا اور علمی و تدریسی امور کے لئے مقدور بھر کوشاں رہے، تاریخ پاکستان کے طالب علموں اور اس میدان میں کام کرنے والوں کے لئے مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی کام نشان راہ کے طور پر نسل در نسل کام آتا رہے گا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد ۱۳ جنوری ۲۰۰۸ء، بروز ہفتہ، میو ہسپتال لاہور میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو اپنے قائم کردہ دینی مدرسہ "جامعہ اسلامیہ کھاریاں" کے احاطہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

قحط الرجال کے اس دور میں مولانا جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ جیسے صاحب علم و دانش اور بے لاگ محقق کا اٹھ جانا ایک عظیم قومی نقصان ہے، جس کا بدل کہیں دور دور تک نظر نہیں آتا۔ اللہ کریم کے حضور حضرت کی بلندی درجات کی دعا کے ساتھ ساتھ آرزو ہے کہ ان کے جانشین، اس بلند مرتبہ مسند کا حق ادا کر سکیں۔ آمین

مختار جاوید منہاس
علامہ اقبال روڈ لاہور

احکام القرآن مصنفہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ پر تبصرہ (مبصر، پروفیسر اکرم ہمدانی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ. اَمَّا بَعْدُ

آج ہی میری نظر سے حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرتب کردہ پانچ جلدوں پر مشتمل "احکام القرآن" گزرے، ان کے ظاہری و باطنی حسن و جمال نے میری تمام توجہات کو اپنی طرف مبذول کر لیا۔ میں نے انہیں بہت عمدہ پایا۔ میں اپنے انتہائی معزز دوست و رفیق ڈاکٹر پروفیسر اشفاق جلالی مدظلہ العالی کی فرمائش پر مختصر سا تبصرہ قلمبند کر رہا ہوں۔

میں اپنے تبصرے کا آغاز درود شریف کی اس رباعی سے کر رہا ہوں جس سے حضرت علامہ نے اپنی ہر جلد کا افتتاح کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَامِ

(اے میرے اللہ اپنے اس محبوب رسول پر درود بھیج جو چودھویں

رات کے مکمل چاند، ظلمتوں کے اجالے، دارالسلام جنت کی چابی
اور پوری مخلوق کی شفاعت فرمانے والے ہیں)

حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مرتب کردہ احکام القرآن گوناگوں خوبیوں کے حامل ہیں۔ میں ان کی چند نمایاں خصوصیات کو آشکارہ کررہا ہوں۔

۱۔ حسن ترتیب

ان احکام کی ترتیب بہت احسن، دلکش و دلربا ہے۔ پہلے متعلقہ آیات دی گئی ہیں۔ پھر ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ پھر حل لغات اور آخر پر مسائل شرعیہ مستخرجہ ہیں۔ ان مسائل کو تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث اور تفسیر القرآن و الحدیث والفقہ کے اصولوں کے تحت مستنبط کیا گیا ہے۔

۲۔ کثرت استخراج

علامہ موصوف نے احکام والی آیات سے بھرپور استخراج کیا ہے۔ اس کی چند ایک مثالیں پیش خدمت ہیں۔

(i) باب نمبر ۵۲۔ "قرض، شہادت، دستاویز اور رہن" کے تحت صرف ایک آیت مدین سے ۹۵ مسائل شرعیہ کا استخراج کیا ہے۔ (جلد اول، ص ۷۳۶ تا ۷۶۵)

(ii) باب نمبر ۹۳۔ "محرمات، سورۃ نساء کی متعلقہ آیات سے ۶ مسائل کا استنباط کیا ہے۔ (جلد دوم، ص ۲۵۷ تا ۲۹۶) اس کے آخری دو مسائل جو متعہ کی حرمت کے بارے میں ہیں قابل دید ہیں۔ مسئلہ نمبر ۵۹ میں آپ نے متعہ کو سافح (زانی) قرار دیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۰ میں لکھا ہے "مدت معینہ اور غیر معینہ کے لیے نکاح کرنا متعہ ہے اور یہ حرام ہے۔ اسی طرح نکاح موقت بھی حرام ہے یعنی ایک مدت مقرر کے لئے نکاح۔ نکاح ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے مشروع ہوا ہے۔ اسے طلاق ظہار، خلع اور ایلاء سے ختم کیا جا سکتا ہے موت اس کے انقطاع کا باعث ہے"۔

یہاں سے عبرت پکڑیں اہل تشیع جو متعہ کے قائل ہیں اور عبرت پکڑیں وہ اہل تسنن جنہوں نے حلالہ کے ذریعے مطلقہ عورتیں حلال کرنا شروع کر دی ہیں۔ حالانکہ مروجہ حلالہ ایک مشروط اور عارضی نکاح ہے جو قطعاً حرام ہے۔ حدیث پاک میں "حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی گئی ہے"۔ اس لئے جو آدمی تین طلاقیں دے کر اپنی بیوی کو فارغ کرتا ہے اسے اپنی بیوی سے الگ ہو جانا چاہئے۔ نکاح ثانی کی صرف وہی صورت مشروع ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہے۔ وہ یہ کہ مطلقہ عورت کہیں دوسرا نکاح کرے پھر دوسرا شوہر اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے پھر وہ بعد از عدت اپنے سابقہ شوہر کی طرف لوٹ سکتی ہے۔

(iii) باب نمبر ۱۳۸ "حالتِ احرام میں شکار" کے تحت ۴۴ مسائل کا استنباط کیا ہے۔ (جلد سوم، ص ۲۳۷ تا ۲۴۸)

(iv) باب نمبر 88 "وراثت" کے تحت ۴۰ مسائل کا استخراج کیا ہے۔

(v) باب نمبر ۱۳۱ "راہزنی اور دہشت گردی کی سزا" کے تحت ۳۸ مسائل اخذ کیے ہیں۔ (جلد سوم، ص ۱۶۹ تا ۱۷۷)

اسی طرح انہوں نے آیت کریمہ سے درجنوں ممکنہ مسائل مستنبط کئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ جو احادیث تائید میں پیش کی ہیں ان سے بھی مسائل کا استخراج کیا ہے۔

۳۔ آیات کا شانِ نزول اور اطلاقِ عام:

علامہ موصوف نے ہر آیت کا شان نزول قلمبند کیا ہے اور پھر حکم

آیات کا اطلاق عام بیان کیا ہے کیونکہ قرآن کی آفاقی اور دائمی تعلیمات کو کسی خاص واقعہ یا کسی خاص زمانے سے مقید نہیں کیا جا سکتا۔

۴۔ خوبصورت تراجم الابواب:

مجھے حضرت علامہ کے تراجم الابواب بہت پسند آئے ہیں۔ یہ انتہائی خوبصورت، معنی خیز اور جامع ہیں، چند ایک نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ اباحتِ اصلیہ ۲۔ محبوب اشیاء کا صدقہ

۳۔ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ سے استمساک

۴۔ قانونِ ازالہ حقیقتِ عرفی

۵۔ تکلیف مالایطاق خطاء اور نسیان وغیرہ

۵۔ مستند مراجع ومصادر:

حضرت علامہ نے حل لغات میں مفردات امام راغب، مصباح المنیر، تاج العروس، اور المنجد وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔ اپنے استنباط میں تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر، تفسیر خازن، تفسیر مدارک، تفسیر انوار التنزیل، تفسیر روح المعانی، تفسیر صاوی، التفسیرات الاحمدیہ، احکام القرآن (قرطبی)، احکام القرآن (ابوبکر جصاص)، تفسیر مظہری اور تفسیر جلالین وغیرہ کو تصرف میں لائے ہیں۔

مذکورہ تمام کتب عالمِ اسلام کے مستند مراجع ومصادر ہیں۔

۶۔ تحقیقی انداز:

علامہ موصوف نے احکام القرآن میں تحقیقی انداز اپنایا ہے۔ انہوں نے ہر جلد کے آغاز میں مندرجہ ذیل معلومات دی ہیں۔

۱۔ ہر سورت کی منتخب آیات کی تعداد جن سے احکام کا استخراج ہوا۔

۲۔ تعداد احکام مستخرجہ

۳۔ تعداد آیات مقدسہ مؤیدہ احکام مستخرجہ

۴۔ تعداد احادیث طیبہ مؤیدہ احکام مستخرجہ

۵۔ مذکورہ احکام کو زینت دینے والے حوالہ جات کی تعداد

خوشی کی بات یہ ہے کہ یہ تعداد صحیح بھی ہے۔ جن لوگوں کو تحقیق سے واسطہ پڑا ہے انہیں بخوبی اندازہ ہوگا کہ یہ کام کتنا مفید اور کتنا کٹھن ہے۔ افسوس کہ امتِ مسلمہ نے اعداد وشمار دیتے وقت تحقیق سے زیادہ ظن وتخمین اور سماع سے کام لیا ہے۔ حیرت ہے کہ قرآنی آیات کی مشہور تعداد، قرآن میں مذکورہ صلوٰۃ کی تعداد، اوامر ونواہی کی آیات کی مشہور تعداد وغیرہ سب تحقیق کے بعد غلط ثابت ہوتی ہیں۔

۷۔ علامہ کی شخصیت کے چند درخشاں پہلو:

میں آپ سے ملا نہیں لیکن صرف احکام القرآن سے آپ کی شخصیت کے چند درخشاں وتاباں پہلو میرے سامنے آگئے ہیں۔ ان پر مختصراً اظہارِ خیال کرتا ہوں۔

۱۔ حبِّ مصطفےٰ ﷺ:

علامہ صاحب کی تحریر میں حبِ مصطفےٰ ﷺ جھلک رہی ہے۔ اور اہل علم وعرفان سے مخفی نہیں کہ حُبِّ مصطفےٰ ﷺ ہی ایمان کی جان ہے۔ حُبِّ رسول ﷺ اصلِ ایمان اور اتباعِ رسول ﷺ کمالِ ایمان ہے۔ آپ کی تحریروں میں حبِ مصطفےٰ ﷺ کی غمازی اس بات کا ثبوت ہے کہ علامہ موصوف سچے اور پکے مومن تھے۔

۲۔ تبحر علمی:

احکام القرآن سے آپ کا علمی تبحر ظاہر ہو رہا ہے۔ انہیں عربی اور اردو پر یکساں عبور حاصل ہے۔ انہوں نے عربی عبارات کے بہت خوبصورت تراجم کیے ہیں۔

۳۔ سنیت کا دفاع:

علامہ صاحب نے احکام کی تمام آیات میں عقائد اہل سنت کا دفاع کیا ہے اور انھیں برحق ثابت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہماری طرف سے بہترین اجر عطا فرمائے۔

۴۔ عاجزی وانکساری:

میرے خیال میں بندے کا کمال یہی ہے کہ وہ تکبر ونخوت چھوڑ کر عاجزی وانکساری اپنا لے۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی فقر و بادشاہی کا اختیار ملنے پر فقر وعاجزی کو ہی اختیار فرمایا تھا جو آپ کے قاب قوسین اوادنیٰ تک عروج کا باعث بنا۔ علامہ صاحب نے جلد چہارم کی تکمیل کے بعد ایک عبارت لکھی ہے جو ان کے توکل علی اللہ، استعانتِ رسول ﷺ اور اولیاءِ کاملین کی توجہ طلبی کے ساتھ ساتھ ان کے عجز وانکسار پر شہادت دے رہی ہے۔

۔ اگر اللہ تعالیٰ جل وعلا کی توفیق شامل حال رہی۔

۔ اگر رسول معظم نبی اکرم ﷺ کی اعانت شامل حال رہی۔

۔ اگر ائمہ مجتہدین، اولیاءِ کاملین اور اساتذۂ کرام کی توجہات کریمانہ شامل حال رہیں۔

۔ اگر احباب ومعاونین کا تعاون شامل رہا۔

۔ اور اگر ضعیف قویٰ اور امراض مزمنہ نے وقفہ دیا تو ان شاء اللہ العزیز الغالب احکام القرآن کے بقیہ احکام وقت پر ہوتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

اب علمی خلفاء سے چند معروضات:

میں حضرت علامہ کے نسبی خلفاء صاحبزدگان سے متعارف نہیں۔ اور مجھے معلوم بھی نہیں کہ وہ کن اوصاف سے متصف ہوں گے۔ اور کس کس ذوق سے مزین ہوں گے۔ لیکن مجھے اتنا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنی بڑی علمی شخصیت کو ایسے علمی خلفاء ضرور نصیب فرمائے گا جو آپ کے ادھورے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ آپ کے ان حقیقی خلفاء کے حضور چند معروضات پیش کر رہا ہوں۔

۱۔ بے شک احکام القرآن ان تصانیف میں سے ہے جو اہل سنت کے لیے سرمایہ افتخار ہیں۔ لیکن یہ کام ادھورا رہ گیا ہے۔ آپ کے شاگردوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ احکام القرآن کو مکمل کریں۔ بلحاظ حجم تقریباً آدھا کام ہو گیا ہے لیکن حقیقت میں آدھے سے کہیں زیادہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ زیادہ تر احکام بیان ہو گئے ہیں اور اب احکام کی کم تعداد باقی رہ گئی ہے جن کو دو تین جلدوں میں سمیٹا جا سکتا ہے۔

☆ یہاں ایک تاریخی واقعہ بھی آپ کو یاد کرواتا چلوں۔ حضرت جلال الدین محلی تفسیر جلالین لکھ رہے تھے جب تقریباً آدھی لکھ چکے تو آپ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کے شاگرد رشید حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے باقی آدھا کام کر کے تفسیر جلالین کو مکمل کر دیا۔ جو آج تک علمی حلقوں میں مقبول ومتداول ہے۔ بالکل اسی طرح حضرت علامہ جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی تقریباً آدھا کام کر کے ملکِ عدم کو سدھار گئے ہیں۔ اب کوئی ہے ان کا شاگرد جو جلال الدین ثانی بن کر آپ کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ جو یہ چیلنج قبول کرے گا بے شک وہ انعامات جلیلہ پائے گا۔

۲۔ آپ کے اس علمی کارنامے کو وسیع پیمانے پر متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔ اس پر اخبار اور ٹی وی پر تبصرے کروائیں۔

۳۔ چونکہ احکام القرآن اس وقت کئی مصنفین کے دستیاب ہیں اس لئے ان کی انفرادیت وامتیاز کے پیش نظر اگر ان کا نام ''احکام

القرآن الجلالیہ" احکام القرآن القادریہ" رکھ دیا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا۔

۴۔ احکام القرآن کی مرتبہ پانچوں جلدوں کو ایک مرتبہ بنظرِ عمیق پڑھنے کی ضرورت ہے۔ مجھے سرسری نظر میں کتابت کی کئی غلطیاں نظر آئی ہیں جن میں سے چند ایک کی نشاندہی کر رہا ہوں

نمبرشمار	جلدنمبر	صفحہ	لائن	غلطی	تصحیح
۱۔	دوم	۵۳۳	۸	اعمال حمیلہ	اعمال جمیلہ
۲۔	سوم	۱۷۷	آخری سیریل		۳۷ کے بعد دوبارہ ۳۷ ہے
۳۔	پنجم	۷	پہلی	ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ	۱۳۶۴ھ

شخصیت کو خراجِ تحسین:

آخر پر میں علامہ موصوف کی خدمتِ عالیہ میں چند جملوں کا خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اے جلال الدین! آپ کا نام والدین نے جلال الدین رکھا۔ آپ نے اپنے عمل، کردار، خدمتِ قرآن اور خدمتِ دین سے ثابت کیا ہے کہ آپ واقعی دینِ اسلام کی شان ہیں۔ آپ نے اپنے پورے کام میں اسلام کا اتباع کیا ہے جو محفوظ اور محمود راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادھورے کام پر پورا اجر عطا فرمائے بے شک وہ کثیر عطاؤں والا "الوھّاب" اور بہت قدردان "الشکور" رب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلفا کو یہ توفیق مرحمت فرمائے کہ وہ آپ کے احکام القرآن کو منزلِ تمام پر پہنچا سکیں۔ آمین

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

تحریر: حاجی محمد مُرید احمد چشتی

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

محبّ گرامی برادرِ طریقت حضرت الحاج حافظ غلام حسین سیالوی مدظلہ العالی کا تقاضا تھا کہ حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ پر اپنے تاثرات قلمبند کروں لہٰذا ان کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے چند کلمات سپردِ قلم کر رہا ہوں۔

حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ سے خاکسار کا تعارف مرکزی مجلسِ رضا لاہور کے توسط سے ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ ایک مقالہ "امام احمد رضا کا نظریۂ تعلیم" قلمبند فرما رہے تھے۔ بندہ لاہور سے واپسی پر ان کی خدمت میں سرائے عالمگیر حاضر ہوا جہاں وہ شعبۂ تدریس سے وابستہ تھے۔

لمبا قد، گندمی رنگ، اعضائے جسمانی موزوں و متناسب اور خوبصورت گول متشرع ریشِ مبارک، سفید شلوار و قمیص میں ملبوس، سر پر دستار سجائے اور پیشانی سے رعب ٹپکتا تھا، بڑے تپاک اور خوش اخلاقی سے ملے، تعارف ہوا بڑے خوش ہوئے، چند ثانیے بعد سکول سے چھٹی ہوئی تو اپنے چند احباب کے ہمراہ ایک صاف ستھرے ہوٹل میں داخل ہوئے۔ کھانا کھلایا، یہ ہمراہی احباب جو تھے ان پر آپ نے گہرے اسلامی اثرات چھوڑے تھے۔ یہ آپ کے والا و شیدا تھے۔ کھانے کے بعد آپ نے مجلس رضا سرائے عالمگیر کے چند مطبوعہ رسائل عطا فرمائے۔ اور یوں میں ان کی شخصیت سے

متاثر ہوئے رخصت ہوا۔

مرکزی مجلسِ رضا لاہور نے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ کے عرس مبارک پر خیابانِ رضا شائع کرائی تو مجھے بھی دعوت نامہ ارسال فرمایا۔ اس عرس پاک پر حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مقالہ "امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم" پڑھا جو بے حد پسند کیا گیا۔

بعد ازاں جب بھی لاہور جانا ہوتا تو واپسی پر کھاریاں آپ کے ہاں زیارت کے لئے جاتا۔ موصوف بڑی خاطر مدارات فرماتے، اپنی تصانیف اپنے دستخطوں سے نذر کرتے، حضرت موصوف گونا گوں خوبیوں کے حامل بزرگ تھے۔ دھیمی آواز سے گفتگو فرماتے اور گفتگو میں قرآن و حدیث کے حوالے ہوتے۔ آپ کی زبان میں بہت مٹھاس ہوتی جو دلوں کو موہ لیتی تھی۔ آپ نے اپنے صاحبزادگان والا شان کی تربیت اسلامی نہج پر کی۔

انہیں اسلامی علوم سے آراستہ پیراستہ کیا۔ ماشاء اللہ اپنے والدِ ماجد کے نقشِ قدم پر ہیں، شریعت کی پابندی ان کا خاصہ تھا اور اس کی چھاپ آپ کے افرادِ خانہ پر بھی ہے۔ ایک بار میری موجودگی میں ایک شخص طلاق کا مسئلہ پوچھنے آیا، آپ نے بڑے مدلل طریقہ سے اس کا جواب مرحمت فرمایا۔ جاتی دفعہ اس نے کچھ رقم پیش کرنا چاہی تو آپ نے بڑے احسن انداز میں اسے قبول کرنے سے انکار فرمادیا۔

مولانا موصوف بندہ کے علمی کام سے نہایت خوش تھے اور داد و تحسین سے نوازتے۔ میرے برادرانِ طریقت کو اس کام کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ فرماتے اور قدر افزائی کی تلقین فرماتے۔ موصوف علمی دوستی میں لاجواب تھے۔ کئی دفعہ مجھے کتب کے ساتھ کرایہ بھی نذر کرتے حالانکہ خود سفید پوشی کی زندگی۔ ار رہے تھے۔ ان کے برادر اصغر حضرت مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مدظلہ بھی اسلامی معاشرت کا چلتا پھرتا نمونہ ہیں۔

الغرض حضرت موصوف کے بارے میں بندہ کی دیانتدارانہ رائے ہے کہ آپ بیک وقت جید عالم باعمل، مدرس، مفتی، محدث، مفسر، مؤرخ، سوانح نگار اور ایک عظیم مردِ مومن تھے۔

بندہ حضرت کے جنازے میں شریک ہوا۔ تاحدِ نظر مخلوق کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔ جنازے کا جلوس کلمہ شریف اور درود پاک کی گونج میں ہائی سکول کے گراؤنڈ میں پہنچا۔ نمازِ جنازہ میں عوامِ اہلِ سنت کے علاوہ علماء و مشائخ کی کثیر تعداد موجود تھی۔

آپ کے لبوں پر ملکوتی تبسم کھیل رہا تھا اور چہرے کی رنگت پہلے سے زیادہ سرخ و سفید و پرکشش تھی۔

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لبِ اوست

درویش بے ریا

از قلم: حافظ غلام حسین سیالوی

حضرت مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کا گاؤں چوہدو اور راقم الحروف کا موضع فتح گڑھ (نواں لوک) اڑوس پڑوس واقع ہیں۔ ایوبی دور میں سرکاری طور پر عید کا اعلان ہوا مگر شرعی شہادت نہ ہونے کے باعث مولانا نے روزہ رکھوایا اور دوسرے روز چوہدو میں نمازِ عید پڑھائی۔ رویت کے شرعی تقاضے پورے نہ ہوتے تو علماءِ حق حکومت کے اعلان پر عمل نہ کرتے اور اسی صورت میں بعض اوقات علماء کو قید و بند کی صعوبتوں سے بھی

واسطہ پڑتا۔ حکومت کی جانب سے عید الفطر کا اعلان ہوا تو حضرت نے حکم دیا کہ چونکہ رویتِ ہلال میسر نہیں لہٰذا کل تیسواں روزہ ہوگا۔ راقم الحروف نے اپنے برادران سمیت اگلے روز حضرت کی اقتداء میں چھبہ میں نمازِ عید ادا کی۔ یہ حضرت کی شریعت کی پابندی اور جرأت و دلیری کی دلیل ہے۔ حضرت شریعت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔

۱۹۶۵ء میں راقم الحروف جامعہ محمودیہ رضویہ متن بازار لالہ موسیٰ میں شعبہ حفظ میں زیرِ تعلیم تھا اور حضرت اور ان کے برادرِ اصغر حضرت مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مدظلہ العالی درسِ نظامی کی کلاسز کو پڑھاتے تھے۔ اس دوران حضرت کی صحبت میں کثرت سے حاضری کا موقع ملتا رہتا تھا۔ اس دور میں حضرت کی مجالس سے فیض یابی کا موقع ملا۔ حضرت کی تربیت اور فرمودات پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو بہتر بنانے کا کافی زریں موقع نصیب ہوا۔ اور میری تربیت میں دونوں برادران کا بہت بڑا حصہ ہے۔

چک سکندر نمبر ۳۰ مضافات کھاریاں میں مسلمانوں اور قادیانیوں کا تنازعہ ہوا تو عیدگاہ کھاریاں میں حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی اور حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زیرِ سرپرستی ختمِ نبوت کورس منعقد ہوا ریفریشر کورس کی نشست نمازِ مغرب کے بعد ہوئی۔ کورس کے منتظمین میں چوہدری محمد افضل آف دھنی، چوہدری محمد ندیم رضا آف کھاریاں اور چوہدری عامر شاکر آف کھاریاں کے نام نمایاں ہیں۔ سامعین کے کھانے اور دوسرے لوازمات کا انتظام ان کے ذمہ تھا۔ راقم کو نمازوں کی امامت کی سعادت ان ایام میں حاصل رہی۔ اور اس میں مختلف حضرات علماءِ کرام نے مقالات پڑھے۔ حضرت کے مقالے کا عنوان تھا۔

”ختمِ نبوت میں علماء و مشائخ کا کردار“

حضرت کا مقالہ نہایت جاندار اور معلوماتی تھا۔ سامعین نے بہت پسند فرمایا۔ بعد از فراغت بندہ نے عرض کیا کہ آج بڑا لطف آیا ہے۔ جواباً ارشاد ہوا۔ آپ نے لطف اندوز تو ہونا تھا کہ اس مقالہ میں حضرت مجاہدِ اعظم ضیاء العارفین خواجہ حافظ الحاج محمد ضیاء الدین سیالوی قدس سرہ کی خدمات اور عظیم کردار کا تذکرہ ہے یاد رہے کہ حضرت مجاہدِ اعظم سیالوی نے قادیانیوں کے رد میں ایک کتاب ”معیار المسیح“ لکھی تھی۔

۱۹۸۹ء میں راقم کی تقرری گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں میں ہوئی تو حضرت گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں میں تدریس فرما رہے تھے۔ اس ناطے بھی آپ سے اکثر ملنے کے مواقع حاصل رہے۔ ہر ملاقات پر آپ کی سبق آموز اسلامی تعلیمات سے مستفیض ہوتا رہا۔ علالت کے باوجود آپ ہر ایک سے نہایت شفقت اور مہربانی سے پیش آتے، ایک دفعہ راقم آپ کے مکان پر حاضر ہوا تو اپنے لختِ جگر کو کچھ ارشاد فرمانے لگے تو عرض کیا کہ حضرت کوئی تکلف نہ فرمائیں۔ جواباً ارشاد ہوا۔

حافظ جی! جب ہمارے ہاں کوئی مہمان تشریف لاتا ہے تو ہم باہر نہیں دوڑتے بلکہ گھر میں جو ماحضر ہوتا ہے، وہ مہمان کے آگے حاضر کر دیتے ہیں، ورنہ سادہ پانی کا گلاس پیش کر دیتے ہیں۔ اس ملاقات میں آپ نے دسترخوان پر پیپتا سجایا۔ آپ بے حد مہمان نواز، شفیق اور منکسر المزاج شخصیت کے حامل بزرگ تھے۔

میرے پیر و مرشد حضور شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ حافظ الحاج محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال مبارک کے بعد جب بھی آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تو ارشاد فرماتے۔

حافظ صاحب! کیا حضور شیخ الاسلام سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کام ہو رہا ہے؟ آخر حضرت نے میری سرزنش کی کہ آپ ہی بسم اللہ کریں۔ عرض گزار ہوتا کہ مجھ میں اتنی لیاقت کہاں ہے کہ میں حضور شیخ الاسلام کے بارے کچھ عرض کروں۔ آپ فرماتے کسی سے بات تو کریں۔ آپ کی تحریک پر میں نے شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب، حضور ضیاء الامت الازہری اور دیگر کئی اہل قلم سے بات کی۔

آخر کار چند سالوں کے بعد جب ہمارے قابل فخر برادر طریقت حضرت حاجی محمد مرید احمد چشتی سلمہ کی کتاب "فوز المقال فی خلفاءِ پیر سیال" جلد اول طبع ہو کر آئی تو کچھ روشنی کے آثار نظر آئے۔

فوز المقال فی خلفاء پیر سیال جلد چہارم کی طباعت پر میں نے عرض کیا۔ حضرت آپ کی خواہش کی عملی تکمیل ہو گئی ہے تو ارشاد فرمایا۔

"یہ بڑا قیمتی آدمی ہے جو کام اس نے کیا ہے، بڑے بڑوں سے وہ کام نہیں ہو سکو ہے۔ اس کی جتنی خدمت ہو سکے کرو! حافظ صاحب آپ خوش بخت ہیں کہ اس کے ساتھ آپ کا رابطہ ہے"۔

آپ نے اپنی اولاد کو دینی علوم کے زیور سے آراستہ کیا جب آپ کے فرزندِ خورد حضرت مولانا محمد مسعود احمد سلمہ جامعہ نظامیہ لاہور سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو آپ نے اس خوشی میں اپنے جملہ احباب کو مدعو کیا۔ اور پُر تکلف دعوت کے ساتھ ساتھ اپنے کتب و رسائل لفافہ جات میں پیک کر کے بطور تحفہ پیش کئے۔

(غالباً) ۲۱ رشوال المکرم ۱۴۱۷ھ / یکم مارچ ۱۹۹۷ء، بروز ہفتہ، کو عمر ہاؤس جی ٹی روڈ کھاریاں میں حاجی عبداللہ صاحب کے مکان پر حجاج کرام کی تربیت کے لئے کورس ہوا۔ جس میں فقیر نے بھی حاضری کی سعادت حاصل کی۔

پہلی نشست میں مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی صاحب نے مناسکِ حج کی تربیت کے حوالے سے خطاب فرمایا۔

جبکہ بعد نماز ظہر دوسری نشست میں حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری قدس سرہ نے مدینہ منورہ کی حاضری کے آداب پُر کیف طریقے سے ارشاد فرمایا۔ آپ زار و قطار رو رہے تھے حتیٰ کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر تھی۔ ان وجد آفرین اور پُر سوز روحانی لمحات میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا اور بار بار صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے متعلق فرماتے رہے۔ کیف و سرور کی ان لافانی ساعتوں میں بندہ کو دعا کے لئے فرمایا۔

فقیر نے سوچا یہ حضرات حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ کے لئے جا رہے ہیں۔ میں ان کے لئے دعا کروں؟ بہر حال حسب الحکم نہایت ہی حسن نیت اور اخلاص سے فقیر نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی صاحب کی اس بے مثال روحانی کیفیت کے صدقے، جو کہ پوری محفل پر طاری تھی، کرم فرمایا کہ دوسرے سال بندہ کو بھی حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت ہمہ صفت موصوف بزرگ تھے۔ آپ کا جملہ خاندان اسلامی رنگ میں رنگا ہوا ہے اور اس کی چھاپ آپ کے متوسلین و متعلقین پر بھی نظر آتی ہے۔

آپ کے جنازہ کا ایک خاص وصف یہ تھا کہ اس میں ابرار لوگ شامل ہوئے اور یہ شمولیت بوجہ عقیدت اور اخلاص تھی۔

آپ کا چہرۂ مبارک ظاہری حیات کے سے بڑھ کر نہایت سرخ و سفید تھا اور ہونٹ متبسم نظر آتے تھے۔ اقبال نے سچ کہا ہے

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لبِ اوست

محقق دوراں، مفسر قرآن استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی

محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

(علم و ادب، تحقیق، زہد اور تقویٰ کا حسین مرقع)

تحریر: استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری، جامعہ اسلامیہ غوثیہ لاہور

موت ایک اٹل حقیقت ہے، جو دولت دیکھتی ہے نہ افلاس، علم دیکھتی ہے نہ جہالت، اقتدار دیکھتی ہے نہ خدمت گاری، قرب دیکھتی ہے نہ بُعد، اپنائیت دیکھتی ہے نہ غیریت، بڑھاپہ دیکھتی ہے نہ جوانی، اپنے وقتِ مقرر پر ڈیرہ ڈالتی ہے اور حکمِ خداوندی کی تعمیل میں روگردانی اور نافرمانی کے تصور سے ماوراء ہو کر قیمتی ہیروں اور چمکتے دمکتے موتیوں کو بھی اٹھا لیتی ہے۔

لیکن وہ لوگ بارگاہِ الوہیت کے مختار، دررسالت کے منتخب اور ملتِ اسلامیہ کی آنکھوں کا تارا ہوتے ہیں جو مر کر مرتے نہیں زندہ رہتے ہیں، اپنے چاہنے والوں کو محروم نہیں، نفع رسانی کی منزل سے آشنا کرتے ہیں، وہ زندہ ہوتے ہیں اپنے خوبصورت تذکروں کے ساتھ، وہ زندہ جاوید ہوتے ہیں اپنے خوبصورت تذکروں کے ساتھ، وہ زندہ جاوید ہوتے ہیں اپنی خوبصورت اور نفع بخش تصانیف کی شکل میں، وہ حیات جاودانی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اپنے فاضل تلامذہ اور ان کی علمی خدمات کی صورت میں بلکہ ان کا جسد مبارک بھی زمین کی دستبرد سے محفوظ رہتا ہے اور وہ "فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً" کا مظہر اتم ہوتے ہیں۔

انہی نفوسِ قدسیہ میں ایک مبارک نام مفسر قرآن، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ کا ہے، جو اپنی قیمتی تصانیف، فاضل اولاد اور قابل تلامذہ کی صورت میں زندہ ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک ان کا ذکر خیر باقی رہے گا۔

راقم کو حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا بارہا شرف حاصل ہوا اور وصال سے چند گھنٹے پہلے میو ہسپتال لاہور میں عیادت کی سعادت بھی حاصل ہوئی، ان کے لباس کی سادگی اور علم کی چمک دمک کے ساتھ ساتھ ان کا زہد و تقویٰ دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہوتی تھی۔

آپ کی تصانیف کی جولانگاہ کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ آپ کا قرآن مجید سے رشتہ کس قدر مضبوط تھا، تاریخ اہل سنت پر کس قدر گہری نظر تھی، قلم و قرطاس کے تقاضوں سے وہ کس قدر آشنا تھے اور اردو ادب میں کس شانِ رفیع کے مالک تھے۔

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رضی اللہ عنہ کی تفسیر قرآن کی چھ جلدیں زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ اس تفسیر کی افادیت اور جامعیت کو تسلیم کرنا عدل و انصاف کا اہم تقاضا ہے، اس وقت راقم کے سامنے "ماہنامہ احکام القرآن" ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ کا شمارہ ہے، جس میں آپ کا درسِ قرآن سورۃ البقرہ کی آیات ۱۹۷ تا ۱۹۹ پر مشتمل ہے، آپ نے ایک ایک لفظ کی لغوی تحقیق ذکر کرنے کے بعد حج کے مسائل کا ذکر کیا، گویا یہ تفسیر جہاں آیاتِ قرآنیہ کے مفہوم کو واضح کرتی ہے، وہاں اس کا قاری لغات القرآن اور احکامِ فقہیہ کی علمی روشنی سے بھی اپنے آپ کو منور کرتا ہے۔

آپ کو لکھنے کا سلیقہ بارگاہِ خداوندی سے ودیعت ہوا تھا، اسی شمارے میں آپ نے اپنے استاذ گرامی حضرت محدث پاکستان علامہ سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر "توحید و رسالت کا مفہوم کلمہ طیبہ کی روشنی میں" کو جس انداز میں حوالہ جات اور تعلیقات کے زیور سے

مرصع کرکے مرتب کیا، اس سے آپ کے تحریری سلیقہ اور ادبی ذوق کا پتہ چلتا ہے۔ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس اور تذکرہ محدث اعظم پاکستان ایسی کتب کی تالیف آپ کی تاریخ دانی، مسلکی وابستگی اور اپنے اساتذہ واکابر کی محبت اور ادب واحترام کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پھر آپ کے چاروں صاحبزادگان حضرت صاحبزادہ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی، حضرت صاحبزادہ قاری محمد حبیب احمد نقشبندی، حضرت صاحبزادہ مفتی محمد محمود احمد اور حضرت صاحبزادہ مولانا محمد مسعود احمد غازی زید مجدہم العالی کی علوم دینیہ سے وابستگی اور تعلیم وتعلم کا سلسلہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کے نزدیک سب سے بڑی دولت علوم دینیہ کی دولت ہے اور آپ نے اپنی اولاد امجاد کے ساتھ اس انداز میں حسنِ سلوک اور تربیت اولاد کے حوالے سے اپنے فرض کی ادائیگی میں جس حسنِ انتخاب کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا جوئی کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

آپ کی تربیت کی جھلک آپ کے برادر اصغر اور شاگرد رشید حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مدظلہ العالی کی صورت میں اور آپ کے صاحبزادگان کی شکل میں واضح ہے۔ حضرت صاحبزادہ محمد سعید احمد نقشبندی کے قلم سے لکھا ہوا احکام القرآن کا اداریہ اس نوجوان کی علمی ادبی شخصیت کو نمایاں کرتا ہے۔ اور آپ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا محمد مسعود احمد غازی ایک عرصہ تک جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دوران تعلم علوم دینیہ، راقم کے ساتھ بھی وابستہ رہے۔ ان کی علمی قابلیت اور ذہنی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ اساتذہ کا احترام اور طلباء ساتھیوں کے ساتھ ان کا حسنِ سلوک کو دیکھ کر ان کے والد ماجد کی تربیت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے گھومتا ہے۔

اگر چہ دوسرے صاحبزادوں کے ساتھ زیادہ ملاقاتیں نہیں لیکن کسی کو سمجھنے کے لئے اس کی ملاقات بھی کافی ہوتی ہے اور زبان خلق تو بہت بڑی شہادت ہے۔

حضرت استاذ العلماء علامہ محمد مفتی جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ اسلامیہ کے نام سے دینی ادارہ قائم کرکے علوم دینیہ کے فیضان کو عام کیا اور وصال سے پہلے کشادہ جگہ خرید کر ایک خوبصورت اور وسیع وعریض عمارت تعمیر کرنے کا پروگرام شروع کیا اور اسی مقام پر آپ کی تدفین ہوئی۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ آپ کے ان علمی منصوبوں اور مشن کی تکمیل کے لئے کسی شخصیت کو درآمد کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ کے صاحبزادگان آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کی بھرپور صلاحیتوں سے مالا مال ہیں۔

ان شاء اللہ آپ کی روحانی توجہ سے زیر تعمیر ادارہ جلد از جلد اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کو ان کے جاری کردہ اہم علمی منصوبہ جات کی تکمیل کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْنَ بِجَاہِ نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ التَّحِیَّۃِ وَالتَّسْلِیْم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ العالی

شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ ضلع گجرات تحصیل کھاریاں کے ایک گاؤں چوہدو میں یکم جمادی الاخری ۲۹ر جولائی ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار مولانا خواجہ دین مجددی رحمۃ اللہ علیہ دُرویش منش اور متقی شخصیت تھے۔ ناظرہ قرآن مجید اور ابتدائی کتابیں اپنے تایا مولانا فضل

الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ دیگر افاضل اساتذۂ کرام سے درسِ نظامی کی تکمیل کے بعد ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء میں محدثِ اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا سردار احمد قدس سرہ العزیز سے کتبِ احادیث پڑھیں۔ اسی سال رمضان المبارک میں وزیر آباد میں شیخ القرآن حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی اور استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا محب النبی رحمہما اللہ تعالیٰ سے قرآن مجید کی تفسیر پڑھی اور تفسیر کی اجازت حاصل کی۔ ۸ محرم الحرام، ۲۲ جون، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء کو حضرت محدث اعظم پاکستان کے دستِ اقدس پر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے۔ رمضان المبارک اپریل ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قدس سرہ نے اوراد و اشغال تمام میں سلاسل اور حدیث کی سند عطا فرمائی۔

آپ بہت سی مفید اور نافع کتابوں کے مصنف ہیں۔ ضخیم چھ جلدوں میں آپ کی تفسیر احکام القرآن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

آپ کی رحلت دنیائے علم میں ایک بڑا نقصان ہے۔ رب کریم مولانا محمد جلال الدین قادری نور اللہ مرقدہ کو جنت الفردوس میں بلند و بالا مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کی اولاد، احباب کو سلامت رکھے اور ان کے صاحبزادگان کو مولانا مرحوم کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ یٰسین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

محمد یعقوب ہزاروی ۱۷ فروری ۲۰۰۸ء

پروفیسر شہباز احمد چشتی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ ضیاء الاسلام، چیئرمین ضیاء الاسلام فاؤنڈیشن پاکستان

حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ وہ عالم باعمل تھے جن کے وجود سے زمانے میں برکات خداوندی کا نزول ہوتا ہے۔ ایسی یکتائے روزگار شخصیت کے وجود سے جہاں کو رزق نصیب ہوتا ہے۔ مفتی صاحب مفسر قرآن بھی تھے اور عارف کامل بھی تھے، آپ کے وصال کے بعد بھی آپ کے اعمال صالحہ اور توفیقات خیر کا سلسلہ جاری ہے۔ حدیث نبوی کے مطابق مرنے والے شخص کے تین اعمال ایسے ہیں جن کا ثواب قبر میں پہنچتا رہتا ہے صدقہ جاریہ، علم نافع اور نیک اولاد جو ماں باپ کی بخشش کی دعا کرے۔ یہ تینوں چیزیں اللہ تعالیٰ نے مفتی صاحب کو عطا فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جامعہ اسلامیہ کو صبح قیامت تک قائم و دائم رکھے اور آپ کے صاحبزادہ مفتی محمد محمود احمد صاحب اور قاضی محمد سعید احمد صاحب کو آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دین کی توفیق عطا فرمائے۔ بر موقع ختم قل شریف۔

پیر سید محمد مظہر قیوم شاہ صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین

حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری صاحب ایک بزرگ عالم دین تھے ساری زندگی دین متین کی خدمت میں بسر کی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ صاحبزادگان کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ ایک بلند پایہ محقق، مفتی اور نامور عالم دین تھے، آپ کا تشریف لے جانا ایسا خلا ہے جو دیر تک محسوس ہوتا رہے گا۔

سید محمد مظہر قیوم شاہ

☆☆☆☆☆

مختصر روئیدادِ ختمِ قل شریف

تحریر و ترتیب: مفتی محمد محمود احمد

مفسرِ قرآن، محققِ دوراں حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ رحمۃ الباری کی رہائش گاہ (واقع محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات) کے سامنے وسیع و عریض کھلے میدان میں، ۱۷ جنوری ۲۰۰۸ء/ ۷ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، بروز جمعرات، گیارہ تا ایک بجے دن، آپ کے ختم قل شریف کا انعقاد ہوا۔ اس بابرکت تقریبِ سعید کے آغاز سے پہلے موسم ابر آلود بلکہ بارش کا تھا، یخ بستہ ٹھنڈی ہوا کے ساتھ ہلکی بارش برس رہی تھی، لیکن آپ کی خصوصی برکت و توجہ خاص اور مولا کریم کے فضل و کرم سے عین وقت پر موسم نہایت خوشگوار ہو گیا اور تا اختتام بلکہ حضرت کے مہمانوں کے رخصت ہونے تک موسم نہایت خوشگوار رہا، لیکن اس کے ساتھ ہی ایک حادثہ فاجعہ یہ ہوا کہ آغازِ تقریب سے چند لمحات پہلے حضرت کی چھوٹی ہمشیرہ محترمہ فضل نور صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ خبرِ وحشت اثر جملہ حاضرین کرام کے لئے سخت باعثِ ملال ہوئی۔ مرحومہ حضرت کے یومِ وصال سے حضرت کی قیام گاہ پر برائے اظہارِ افسوس تشریف فرما تھیں کہ خود ہمیں داغِ مفارقت دے گئیں۔ شاید وہ اپنے برادرِ اکبر و محسن و مربی کی فرقت کا غم برداشت نہ کر سکیں، اور چل بسیں، بہر حال حضرت کے ختم قل شریف کی تقریب میں شمولیت کے لئے مہمانانِ گرامی قدر تشریف لانے لگے۔ چنانچہ اس پاکیزہ محفل کا آغاز یوں ہوا کہ پہلے قل خوانی کی گئی۔ بعد ازاں قرآن مجید کی آیاتِ بینات کی تلاوت کی گئی۔ پھر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے بعد علماء و مشائخ اور دانشور حضرات نے حضرت کے متعلق اپنے جذبات و تاثرات کا اظہار فرمایا۔ اس بابرکت محفل میں کثیر تعداد میں حاضرین کرام تشریف فرما ہوئے۔ جن حضرات کے خطابات ہوئے ان میں سے مشاہیر کے تاثرات کو من و عن ذیل میں قلمبند کر دیا گیا ہے۔ نقابت کے فرائض معروف سکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد اشفاق احمد جلالی مدظلہ نے باحسن انداز سر انجام دیئے۔

پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء

حضرت علامہ پیر محمد افضل قادری صاحب

جامعہ قادریہ عالیہ مراڑیاں شریف، ضلع گجرات

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَ عَلٰی اَصْحَابِہِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ. صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ. عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَقَالَ اَیْضًا اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ اَوْ کَمَا قَالَ ﷺ.

حمد و صلوٰۃ کے بعد میری جماعت کے ممتاز علماء و مشائخ، سادات عظام، میرے بزرگو، دوستو، شمعِ رسالت کے پروانو! آج ہم بہت کم

ہے، موسم خراب اور وقت کی پابندی کو بھی ملحوظ رکھنا ہے، 1 بجے دعا کا ٹائم ہے۔ ابھی بہت سے علماء نے بیان کرنا ہوگا تو تفصیل کی بجائے بڑے اجمال کے ساتھ میں کچھ چیزیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ مفسر قرآن زبدۃ الاتقیاء، عالم ربانی اور صحیح معنوں میں وارث الانبیاء، حضرت مولانا علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ، مجھے ایک عرصہ تک ان کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ختم نبوت میں خصوصی طور پر کئی سال ہم نے اکٹھے کام کیا ہے اور میں نے ان کو بہت قریب سے دیکھا ہے، بہت سی ان کے اندر صفات تھیں۔ بہت مہمان نواز تھے، دستر خوان بڑا وسیع تھا جو کچھ ما حاضر ہوتا، مہمانوں کو، آنے والے علماء کو مجبور کیا کرتے کہ کھانا کھا کر جانا اور بڑے سخی تھے اور بڑے مہربان تھے اپنے ساتھیوں پر، ہر جائز بات کو مان لینے والے اور بہت کرم نوازی کرنے والے۔ ایک مرتبہ ختم نبوت پر مقالے لکھے جا رہے تھے، میں ان کی سخاوت علمی کے بارے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں نے کہا میرے پاس ٹائم نہیں ہے مقالہ لکھنے کا لیکن میں بھی اس میں حصہ ڈالنا چاہتا ہوں تو آپ خود ہی لکھیں اور میری طرف منسوب کر دیں، لکھ کر مجھے دے دیں۔ ایک ہوتا ہے ناجی آٹے کی بوری خریدی بازار سے کسی کو دے دی، کپڑے کا جوڑا خریدا کسی کو دے دیا، ایک ہوتا ہے علمی کام کر کے کسی کو دے دینا، میں نے کہا کہ یہ علمی کام کر کے آپ مجھے دے دیں۔ فرمایا ٹھیک ہے، مجھے منظور ہے۔ تو ایک مقالہ لکھا ختم نبوت پر، بڑا زبردست، اور پھر کتاب میں وہ باقاعدہ میری طرف منسوب کر دیا، میں نے ان سے لے لیا، انہوں مجھے ہبہ کر دیا اور یہ ہبہ علمی بھی جائز ہے، جیسے ہبہ مالی جائز ہے اسی طرح ہبہ علمی بھی جائز ہے۔ اب میں مختصراً ان کے بارے میں بیان کرتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں فلاں شخص آیت اللہ تھا۔ جو لوگ صحابہ کو گالیاں دینے والے ہوتے ہیں وہ آیت الشیطان ہوتے ہیں، وہ آیت اللہ نہیں ہوتے۔ لوگ خمینی کو کہتے ہیں، خمینی آیت اللہ تھا۔ جو شخص حضور ﷺ کی عزت پر حملہ کرے اور آپ کی عزت پر ہاتھ ڈالے وہ آیت الشیطان ہوتا ہے، مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب آیت اللہ تھے، یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ تقویٰ جو ہے، تقویٰ کے وہ سمندر تھے، پرہیزگاری کے، عبادت کے اور سلف صالحین کا نمونہ تھے، جن علماء کو کہا جاتا ہے، علماء ربانیین، قرآن کریم میں کہا گیا میری امت کے علماء جو ہیں وہ بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں۔ مثل سے مراد مرتبہ میں نہیں ہیں، یہ جو تشبیہ ہوتی ہے ایک آدھ وصف میں ہوتی ہے، جب کہا جاتا ہے کہ فلاں شیر کی مثل ہے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ ہر چیز میں شیر کی مثل ہے، اس کا معنی شجاعت میں۔ تو جب سرکار نے فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں تو اس کا معنی ہے کہ تکلیفیں کاٹنے میں انبیاء بنی اسرائیل کی طرح میری امت کے علماء تکلیفیں کاٹیں گے اور کردار ادا کریں گے۔ یہ معنی ہے اس حدیث پاک کے، مولانا محمد جلال الدین قادری بھی اس حدیث پاک کے مصداق تھے۔ اور جو باتیں میں کہنا چاہتا ہوں۔ تاثرات میں بیشک لکھیں۔ قرآن کریم کے مفسر تو وہ تھے ہی، انھوں نے اردو میں وہ کام کیا جو ان سے پہلے کسی نے بھی اردو میں نہیں کیا، تفسیریں لکھی گئیں، حاشیے لکھے گئے، قرآن کریم پر، لیکن احکام القرآن ایک موضوع ہے، قرآن کریم کی کہ وہ آیتیں جن سے احکام شرع ثابت ہوتے ہیں، جن سے مسائل دین ثابت ہوتے ہیں۔ ان آیتوں پر کام کرنا مثلاً اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ سے نماز اور زکوۃ کے مسائل، مَا نَنْسَخْ

حسن اثبت بیان کرنا ۔۔ سے نسخ کے احکام ومسائل اس کے تحت بیان کرنا، یا سینکڑوں آیتیں ہیں، اس پر اردو زبان میں ہمارے اہل سنت وجماعت میں سے کسی نے کام نہیں کیا احکام القرآن پر۔ تو یہ اس میں تشنگی تھی حضرت نے اس خلا کو پُر کیا، یہ آپ کا مجددانہ کارنامہ ہے، میں سمجھتا ہوں۔ اہل سنت وجماعت میں تو آپ نے اس خلا کو پُر کیا، بڑھاپے میں، علالت میں اور عمر کے اس حصہ میں جس میں آدمی چلنے پھرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا، اپنے بیٹوں کو ساتھ ملایا، بیٹوں کا بھی کمال ہے۔ صاحبزادہ محمد سعید احمد صاحب کا بھی کمال ہے، انہوں نے پیسہ فراہم کیا۔ چھوٹے تین بیٹے جو ہیں، انہوں نے بھی شب وروز ساتھ محنت کی۔ حوالے لگائے، صاحبزادہ محمد حبیب احمد صاحب نے صاحبزادہ محمد محمود احمد صاحب نے اور محمد مسعود احمد صاحب نے، میرا خیال ہے پروفیسر صاحب نے بھی تعاون فرمایا ہوگا، ان بیٹوں کا بھی کمال ہے، ان کو بھی جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ اپنے بوڑھے باپ کے علم سے انہوں نے پورا کما حقہ فائدہ اٹھایا، ساتھ تعاون کیا، ہر چیز تیار کی، حوالے لگائے، کمپوز کیا، پیسہ فراہم کیا، بڑے بڑے جو مدتوں سے لگے ہوئے تھے، وہ اتنا کام نہیں کر سکے جو مختصر وقت میں انہوں نے اپنے باپ سے کروالیا۔ احکام القرآن۔ اور بڑے لوگوں نے اس کو خراج تحسین پیش کیا۔ بڑے بڑے لوگ جو علماء کو نہیں مانتے میں نے ان سے بھی سنا کہ علامہ محمد جلال الدین قادری صاحب نے وہ کام کیا ہے، جو کسی سے نہیں ہوسکا۔ اس کے علاوہ مورخ اہل سنت تھے، ہمارے علماء ہمیشہ مطالبہ کرتے ہیں، تاریخ کی تصحیح کی جائے۔ تاریخ میں بددیانتی ہوئی ہے، تاریخ ہند میں۔ اور میں مختصراً عرض کروں تاریخ ہند میں بددیانتی ہوئی، جب انگریز نے یہاں آکر اقتدار پر قبضہ کیا۔ انڈیا میں تو اس وقت ہمارے اہل سنت وجماعت کے مجاہد ملت مجاہد دین حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی نے انگریز کے خلاف فتویٰ جہاد جاری کیا اور سینکڑوں علماء کے دستخط ثبت کئے اس پر، اور ایک جنگ آزادی شروع کی جس کو جنگ آزادی ستاون کہا جاتا ہے، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی۔ وہ مولانا فضل حق نے شروع کی۔ اس وقت یہ جتنے بھی نجدی علماء ہیں دیوبندی علماء کے جو بڑے تھے، اہل حدیثوں کے بڑے جو تھے، تبلیغی جماعت کے جو بڑے تھے، یہ سب انگریز کا ساتھ دے رہے تھے۔ مولانا اسمٰعیل دہلوی جن کو شاہ اسمٰعیل دہلوی کہا جاتا ہے، یہ سب انگریز کا ساتھ دے رہے تھے، انگریز کے حق میں فتوے دے رہے تھے، جلسوں میں فتوے دے رہے تھے کہ انگریز کے خلاف لڑنا حرام ہے۔ لیکن ہمارے علماء نے اس وقت انگریز کے خلاف جنگ کی، شہید ہوئے ہمارے بے شمار علماء۔ پاکستان بنا، پاکستان میں آپ جانتے ہیں کہ اہل سنت کے علماء نے قائداعظم کا ساتھ دیا مسلم لیگ کا ہمارے مشائخ نے۔ اس وقت بھی یہ مدرسہ دیوبند جو ہے سارے کا سارا یہ کانگریس کی حمایت کر رہا تھا۔ قائداعظم کو کافراعظم کہہ رہا تھا۔ ہمارے علماء حضرات ہر کانفرنس میں مطالبہ کرتے۔ کہ تاریخ کی تصحیح کی جائے۔ حضرت نیازی صاحب مطالبہ کرتے، مولانا نورانی مطالبہ کرتے، ہر سنی کانفرنس میں، لیکن جو عملی طور پر کام تھا وہ مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب نے کیا۔ عملی کام یہ تھا کہ جو گورنمنٹ کی نصابی کمیٹیاں ہیں، نصابیات پر جو ان کے محکمے ہیں یا ان کے ادارے ہیں، ان کی رہنمائی کی جائے کہ تاریخ کی کس طرح تصحیح کی جائے۔ تاریخ میں کونسی غلطیاں ہوئی ہیں، کونسی بددیانتی ہوئی ہے، کونسی خیانت ہوئی ہے۔ تو علامہ محمد جلال الدین

قادری اٹھے کھاریاں سے، انہوں نے تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس کتاب لکھی اور کتابیں لکھیں۔ انہوں نے نہ صرف وہ کتابیں لکھیں بلکہ اخبارات میں انہوں نے باقاعدہ اس پر مقالے لکھ کر شائع کیے۔ اہل سنت کے رسالوں میں اور بہت سے اہل سنت وجماعت کو ان حقائق کا پتا نہیں تھا، علماء کو بلکہ ہمیں نہیں پتا تھا۔ اس شخص کی محنت کی وجہ سے ہمیں پتا چلا ہے۔ یہ کارنامہ ہے اس شخص کا ایک حجرے میں بیٹھ کر، ایک کھاریاں کے ایک الگ تھلگ محلے میں بیٹھ کر، اندر بیٹھ کر کام کیا جو بڑے بڑے ادارے نہیں کر سکے۔ ایک امت کی وہ حیثیت رکھتے تھے، جیسے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، آخری حدیث بیان کر کے میں ختم کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں پتہ ہے سب سے بڑا داتا کون ہے؟ لوگ کہتے ہیں اللہ کو داتا کہنا جائز ہے، کسی کو داتا کہنا جائز نہیں فرمایا۔ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا تمہیں معلوم ہے سب سے بڑا داتا کون ہے؟ اَجْوَدُ داتا کو کہتے ہیں۔ داتا کا معنی سخی ہوتا ہے۔ عربی میں اس کو اَجْوَدُ کہتے ہیں، تمہیں معلوم ہے سب سے بڑا داتا کون ہے؟ صحابہ کو پتہ تو تھا ہی کہ اللہ سب سے بڑا داتا ہے لیکن عرض کیا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ ادبا کہا کہ اس کا جواب بھی حضور کی زبان سے سنیں فرمایا اللہ سب سے بڑا داتا ہے۔ پھر فرمایا اللہ کے بعد میں سب سے بڑا داتا ہوں۔ فرمایا میرے بعد وہ سب سے بڑا داتا وہ ہے جو علم حاصل کرے اور اس کی اشاعت کرے۔ قیامت کے روز جب وہ اٹھے گا تو وہ ایک امت کی حیثیت سے ہوگا۔ عالم جو ہے وہ ایک نہیں ہوگا، بلکہ ایک امت کی حیثیت سے ہوگا۔ مولانا محمد جلال الدین قادری صاحب، یقیناً ایک امت کی حیثیت سے انہوں نے اپنا مقام تسلیم کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجے بلند کرے، ان کی اولاد کو جو وہ مدرسہ (یونیورسٹی) بنانا چاہتے تھے، بہت بڑی کھاریاں میں، وہ چاہتے تھے کہ کھاریاں کے اندر بہت بڑی یونیورسٹی ہو، بہت بڑا ادارہ ہو اور ان کی خواہش کے مطابق زمین بھی خریدی گئی، اب عمارتیں وہاں قائم کرنی ہیں اب آپ نے کردار ادا کرنا ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو بہت بڑی یونیورسٹی بنانی چاہیے۔ ان کی یادگار، ان کا مزار بھی بڑا عالی شان بننا چاہیے۔ اور ان کے مدرسہ پر بھی پوری توجہ آپ لوگوں کو دینی چاہیے۔ ان کے صاحبزادگان کا آپ کو دستِ بازو بننا چاہیے، اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کی شانیں اور بلند کرے۔ اللہ ان کی خدمات کو قبول کرے اور ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

امام المجودین قاری محمد یوسف سیالوی صاحب

مہتمم وناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ، ضلع جہلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ "وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ الْاَمِیْنُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِیْنَ وَالشّٰكِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

درود پاک: اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

نہایت ہی واجب الاحترام حضرات علماء کرام، محترم ومعزز سامعین

و حاضرین کرام! میں اور آپ، اپنے عظیم محسن اور نہایت ہی بلند پایہ عالم دین، عالم باعمل، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ختم قل شریف کی محفل میں حاضر ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جیسے مشہور مقولہ ہے کہ ولی را ولی می شناسد کہ ولی کو ولی ہی پہچانتا ہے، اسی طرح عالم کے علم کو بھی صاحب علم ہی کما حقہ پہچان سکتا ہے، کوئی دوسرا آدمی اسے کما حقہ پہچان نہیں سکتا، لیکن یہ بات مسلمہ ہے کہ اللہ رب العزت نے علماء، علماء حقہ کو جو شرف، جو شانیں اور جو رفعتیں عطا فرمائی ہیں، حضرت علامہ ان کے مصداقِ کامل تھے، اللہ رب العزت نے انہیں یہ تمام خوبیاں عطا فرمائیں جو ایک عالم حق کے متعلق سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمائی ہیں۔ لہٰذا علم اور صاحب علم کی تمام فضیلتوں سے اللہ رب العزت نے انہیں نوازا ہے اور علم ہی وہ کمال ہے جو تمام کمالات سے بڑا کمال ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کریم جناب محمد الرسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا "وَقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا"۔ یوں تو اللہ رب العزت نے سرکار دو عالم ﷺ کو ان گنت کمالات اور خوبیاں عطا فرمائی ہیں بلکہ ہر کمال اور ہر خوبی اپنے کمال ہونے میں سرکار دو عالم ﷺ کی محتاج ہے، کمال وہی ہے، خوبی وہی ہے، جسے سرکار نے اختیار فرمایا ہو، اور جسے سرکار نے چھوڑ دیا، جسے ترک فرمادیا، وہ نہ کمال ہے، نہ خوبی ہے، مگر اس کے باوجود پروردگار عالم نے اگر کسی کمال اور کسی خوبی کے اندر زیادتی طلب کرنے کا حکم فرمایا تو وہ صرف ایک کمال ہے جس کا نام علم ہے، ارشاد فرمایا "وَقُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" اے میرے محبوب! میری بارگاہ میں یہ عرض کرو، میری بارگاہ میں دعا کرو، "اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما، میرے علم میں زیادتی فرما"۔ تو معلوم ہوا کہ پروردگار عالم اپنے محبوب کو جس کمال میں زیادتی اور اضافے کی دعا خود تعلیم فرما رہا ہے، اس سے بڑا اور کوئی کمال نہیں ہو سکتا۔ اگر اس سے بڑا کوئی کمال ہوتا تو اللہ رب العزت اپنے محبوب کریم ﷺ کو اس میں زیادتی اور اضافے کا حکم فرماتا تو علم سب سے بڑا کمال ہے اور سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء درہم و دینار اپنی وراثت چھوڑ کے نہیں جاتے بلکہ ہماری وراثت علم ہے تو حضرت علامہ کو اللہ رب العزت نے سرکار دو عالم ﷺ کا صحیح وارث بنایا، حضور کی وراثت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس وراثت کو پوری زندگی تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ رب العزت آپ کی جلیل القدر خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جب آدمی کی موت آجاتی ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین ذریعے سے اس کے عمل کا سلسلہ باقی رہتا ہے کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے یا علم نافع اپنے پیچھے چھوڑ جائے، پڑھا جائے، یا نیک اولاد اپنے پیچھے چھوڑ جائے تو حضرت علامہ کو اللہ رب العزت نے یہ تینوں شرف عطا فرمائے، صدقہ جاریہ بھی چھوڑا اور علم نافع بھی چھوڑا اور نیک اولاد بھی اپنے پیچھے چھوڑ کر گئے۔ اللہ رب العزت ان کی برکت سے اور مزید ترقی، وسعت اور کامیابی عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

استاذ القراء والحفاظ حضرت علامہ مولانا

قاری عبدالعزیز نقشبندی صاحب

مہتمم و ناظم اعلیٰ جامعہ صدیقیہ نور القرآن پرانا لالہ موسیٰ، ضلع گجرات

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالشّٰكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حضرات گرامی! اس وقت میں اور آپ ایک ایسی پاکیزہ محفل میں شامل ہیں جس کو عام محافل سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔ دنیا میں ہر روز کبھی نہ کبھی کسی محفل قل میں، محفل دسواں میں، محفل چالیسواں میں اور سالانہ محافل میں شامل ہونے کا موقع ملتا ہے، مگر ان محافل کی کیفیت کچھ اور ہوتی ہے اور اس محفل کی کیفیت کچھ اور ہے۔ یہ ایک ایسے عالم دین جن کو مکمل طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ عالم باعمل تھے، بلکہ اس سے بھی کوئی بڑا لفظ ہو تو وہ ادا کیا جاسکتا ہے تو اس وقت ان کی روح کو ایصال ثواب کے لئے ہم بیٹھے ہیں، یقیناً ان کی مقدس روح جو ہے، ہماری دعاؤں کی محتاج نہیں ہے۔ حقیقت میں ہم اس محفل میں شامل ہو کر اور ان کو ایصال ثواب کرنے والوں کی فہرست میں داخل ہو کر اپنے گناہ بخشوا رہے ہیں اور یقیناً اس محفل کی برکت سے ہمارا بھلا ہوگا اور ہمیں کامیابی ہوگی، ان کا معاملہ جو ہے وہ ہم سے محتاجی کا نہیں ہے۔ تو اس سلسلہ میں خصوصی طور پر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات دینی لحاظ سے تو بہت بڑی ہیں، مگر میں یہ الفاظ ضرور کہوں گا کہ بہت سے لوگ دنیا سے جاتے ہیں اور ان کے لئے تعزیتی کلمات کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ ان کا خلاء پر نہیں ہوسکتا، الحمدللہ میں یہ کہتا ہوں کہ مولانا (محمد) جلال الدین قادری صاحب نے اپنے پیچھے خلاء چھوڑا ہی نہیں ہے، اس لئے کہ انہوں نے اپنے چار بیٹوں کو عالم دین بنا کر چھوڑا ہے، انہوں نے خلاء ہونے ہی نہیں دیا، اپنی جگہ پر اپنے چاروں بیٹوں کو صحیح باعمل عالم دین بنا کر چھوڑا ہے اور پھر یہ نہیں کہ کوئی دنیاوی کاروبار بنا کر چھوڑا ہے، ان کو بھی ایک بہت بڑا عظیم الشان جامعہ اسلامیہ کی شکل میں تعلیم قرآن کو عام کرنے کا ایک ذریعہ چھوڑا ہے، یقیناً ان کا لگایا ہوا یہ پودا جو کہ ان کے لخت جگر حضرت علامہ مفتی محمد محمود احمد صاحب اور قبلہ حافظ محمد سعید احمد صاحب و دیگر برادران مل کر اس پودے کو جتنا قد آور بنائیں گے یہ بھی حضرت علامہ کی خدمات ہوں گی۔ ان کی کارگردگی ہوگی تو اس سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ مشن ان شاء اللہ ان کی اولاد ہمیشہ جاری و ساری رکھے گی اور یقیناً جو لوگ اپنے پیچھے صدقہ جاریہ چھوڑ کر جاتے ہیں ان میں بھی حضرت علامہ کی یہ بہت بڑی کاوش ہے اور بہت بڑی ایک یادگار ہے کہ انہوں نے اپنے پیچھے چار اپنے بیٹے جو ہیں وہ عالم دین چھوڑے ہیں اور ان کا مشن بھی انہیں جیسا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان کے درجات میں اور ترقی فرمائے اور ان کو اپنے باپ کے مشن کو صحیح طریقے سے جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حضرت علامہ محمد مسعود احمد مجددی

ناظم یونین کونسل نارووالی، سابق ڈائریکٹر تحریک منہاج القرآن امریکہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَنْ وَحْدَهٗ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ"

برکت ہو جائے گی جھوم جھوم کر ہدیۂ درود و سلام "اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَاسَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ"، محترم مشائخ وعلماء کرام، انتہائی واجب الاحترام بزرگو! بھائیو، اللہ پاک کی توفیق سے اس بابرکت دعائیہ اجتماع میں حاضر ہونے کی توفیق نصیب ہو رہی ہے، میری دعا ہے اللہ اپنے فضل وکرم، اپنے پیارے حبیب ﷺ کے وسیلے سے حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر لاکھوں کروڑوں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ احباب گرامی! جب ہم ان دعائیہ اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں، تو آج کے پڑھے لکھے طبقے کی طرف سے سوال ہوتا ہے کہ ان دعاؤں کی قرآنی سند کیا ہے؟ تم لوگ یہ دعائیں کبھی دوسرے دن، کبھی تیسرے دن، کبھی سوئم کی صورت میں، کبھی ختم دسواں کی صورت میں، کبھی ختم چہلم کی صورت میں، کیوں کرتے ہو؟ اس کی دلیل تمہارے پاس کیا ہے؟ تو قرآن مجید، فرقان حمید میں اللہ یوں ارشاد فرماتا ہے، اے پیارے حبیب ﷺ! جب یہ لوگ آپ کی بابرکت مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور حاضر ہو کر آپ سے سوال کرتے ہیں اور میری بابت پوچھتے ہیں" وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ" "جب آپ سے میرے بندے سوال کرتے ہیں، اب اللہ کے بندے وہ ہیں، خدا نے جن کو اپنے بندوں میں شمار کیا ہے، جو حضور کے بارگاہ کے سوالی ہیں، جو تاجدار کائنات ختم مرتبت کا سوالی نہیں ہے، وہ بندۂ خدا بھی نہیں ہے۔ محبوب! جب یہ آپ کی بارگاہ میں سوالی بن کر آتے ہیں، سوال کرتے ہیں، خدا کا پتہ پوچھتے ہیں، خدا کا ایڈریس پوچھتے ہیں، تو انہیں بتا دیجئے کہ خدا اور اس کے محبوب کا ایڈریس جدا جدا نہیں ہے، پتہ جدا جدا نہیں، بلکہ محبوب جو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ کا قرب پا گئے تو انہیں بتا دیجئے، انہیں بشارت سنا دیجئے "فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ" "میں تو ان کے قریب ہوں،" "اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ" "جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے، مجھے ندا دیتا ہے، میرے حضور میں دامن سوال دراز کرتا ہے، اپنے ہاتھوں کو میرے حضور میں دعا کے لئے پھیلاتا ہے، اپنی خالی جھولی میرے حضور وا کرتا ہے، پیارے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے، میں اس کی پکار کو سن لیتا ہوں، مجھے کوئی کبھی کبھی پکارے تب بھی سن لیتا ہوں، گھڑی گھڑی پکارے تب بھی سن لیتا ہوں، کوئی لمحہ لمحہ پکارے تب بھی سن لیتا ہوں، قدم قدم پکارے تب بھی سن لیتا ہوں، سانس سانس پکارے تب بھی سن لیتا ہوں، کوئی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے میرے حضور عرض گذار ہو "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا" "اللہ ہم زندوں کو بھی بخش دے اور ہماری میتوں کو بھی بخش دے تب بھی سن لیتا ہوں، جنازہ پڑھ کے کوئی مجھے ندا دے، اللہ ہمارے اس مرنے والے کو بخش دے تب بھی میں سن لیتا ہوں، گھر میں آ کے دعا مانگے، بعد دفن مانگے، تیسرے دن دعا مانگے، ساتویں دن دعا مانگے، دسویں دن دعا مانگے، بارہویں دن دعا مانگے، چہلم پہ دعا مانگے، چھ ماہ بعد دعا مانگے اور نماز پڑھتے ہوئے دعا مانگے، نماز پڑھ کے دعا مانگے، میں تو بخشش و مغفرت کی سب التجاؤں کو سن لیتا ہوں "اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ" مجھ سے دعا مانگو تاکہ میں تمہاری دعاؤں کو قبول فرما لوں گا تو ہم یہاں اس دعائیہ اجتماع میں حاضر ہوئے، دعا ہے اللہ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور یوں لگ رہا ہے کہ

مسافتیں بڑھ گئیں جہاں کی بچھڑ گیا میر کارواں بھی
جسے نگاہیں بھی ڈھونڈتی ہیں تلاش کرتا ہے آسماں بھی

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

عالم باعمل یادگار اسلاف حضرت علامہ مولانا حافظ

غلام حسین سیالوی مدظلہ العالی

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول گلیانہ روڈ کھاریاں

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مجھ میں اتنی طاقت نہیں نہ لیاقت ہے کہ میں حضرت کے متعلق کچھ گذارش کروں۔ میں اکثر آپ کے پاس حاضر ہوتا تھا زیارت کے لئے تو آپ پند ونصائح فرماتے تھے۔ حضرت کے اٹھ جانے سے اہل سنت کو عظیم صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو پر فرمائے۔ حضرت کتب کثیرہ کے مصنف تھے۔ جن میں سے آپ کی تصنیف احکام القرآن اردو زبان میں پہلی تصنیف ہے۔ اس سے قبل عربی زبان میں احکام القرآن پر کام کیا گیا ہے، لیکن اردو زبان میں احکام القرآن پر جو کام ہوا ہے، یہ فقہ حنفی کے مطابق ہے۔ اس طرح آپ خوش قسمت تھے کہ آپ کے چاروں صاحبزادے حافظ باعمل عالم دین ہیں، پھر آپ ایک دینی ادارے کی بنیاد رکھ کر گئے ہیں، یہ صدقہ جاریہ ہے۔ انہوں نے کامیاب زندگی گزاری ہے۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادگان کو ان کا مشن جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ان بھائیوں میں اتفاق و اتحاد نصیب فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ مولانا

قاضی محمد سعید احمد صاحب نقشبندی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ رب العزت کی توفیق کے بغیر یقیناً بڑے لوگوں کی مسند پر بیٹھنا بہت مشکل کام ہے۔ ہمیں آپ سب بھائیوں، بزرگوں کی دعاؤں اور اللہ رب العزت کے مزید فضل و کرم کی ضرورت ہے اور مجھے اللہ رب العزت کی رحمت پر یقین ہے کہ حضور مفسر قرآن کی دعائیں ان کے فیوض وبرکات یقیناً پہلے کی نسبت ہم پر پہلے سے زیادہ ہوں گے۔ ہمیں ان سے حصہ ملے گا۔ میں نے اپنی مختصری زندگی میں پاکستان کا نہ صرف کونہ کونہ بلکہ دنیا کے بہت سارے ملکوں میں بہت سارے علماء ومشائخ، عبادت گزار، زاہد لوگوں کو، ان کی زیارت کرنے کا، پاس بیٹھنے کا، خدمت کرنے کا موقع ملا، واللہ باپ بیٹے کے رشتے سے جدا ہو کر اللہ اور اس کے رسول کو حاضر اور ناظر جان کر یہ کہتا ہوں کہ اپنی ساری زندگی میں مولانا محمد جلال الدین قادری کی طرح نیک آدمی میں نے بہت کم دیکھا ہے۔ ان کا خلوص، ان کی ہمدردی، ان کی امانت داری، ان کا رزق حلال وہ کسی ریاکاری دکھلاوے کا نتیجہ نہ تھا۔ والدِ محترم اللہ ان کی قبرِ انور پر کروڑوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اپنے بند کمرے میں جو وہ خیال لے کر بیٹھتے تھے۔ بھرے مجمع میں بھی ان کی وہی حالت ہوا کرتی تھی۔ ان کے چھوٹے بھائی فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی کو ساری زندگی کبھی میں نے والدِ گرامی حضور رحمۃ اللہ علیہ سے اونچی نشست پر بیٹھے یا اونچی آواز سے گفتگو کرتے یا کسی امر کی نافرمانی کرتے نہیں دیکھا۔ ایسا نہیں ہوا کہ حضرت ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی اس طرح پاؤں کئے ہوں، اس طرف منہ کر کے تھوکا ہو جس طرف ان کے بڑے بھائی کا گھر ہے۔ انہیں یہ سارا ادب کس نے سکھایا؟ انہیں یہ تعلیم کس نے دی؟ اگر انہوں نے زندگی میں سیکھا ہے، پڑھا ہے تو حضور مفسر قرآن علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری سے پڑھا ہے۔ ان کی تربیت کے ریشے ریشے میں مفسرِ قرآن کی تربیت شامل ہے۔ اگر یہ ان کے تربیت یافتہ انہیں اپنے

ہوتے بھائی کا ایک صحن میں رہتے ہوئے اتنا ادب واحترام ہے تو اندازہ کیجئے کہ علامہ جلال الدین قادری (رحمۃ اللہ علیہ) کو اپنے اساتذہ اپنے مشائخ اپنے بزرگانِ دین اور اللہ اور اس کے رسول کی ذات کے ساتھ کتنا لگاؤ ہوگا۔ میں نے اپنی زندگی میں بہت دفعہ ایسا ہوا کہ گھر میں سرخ مرچیں اگر دودھ نہیں ملا تو پانی میں بھگو کر کھائیں میں نے والد مرحوم کو زندگی میں ایسا نہیں دیکھا کہ میرے کسی رشتے دار کو چاؤں میں پھوپھیوں میں خالاؤں میں کسی رشتے دار میں اگر کوئی بھی کوئی پریشانی لے کر آیا ہو گھر میں کھانا نہیں ہے سواللہ سرخ مرچیں پانی میں بھگو کر سوکھی روٹی کھا رہے ہیں۔ میرے والد محترم نے اپنی ذات کے لئے کسی سے قرضہ نہیں مانگا اگر مانگا ہے تو صلہ رحمی کے لئے مانگا ہے۔ رزق حلال ان کا بہت بڑا کمال تھا۔ اگر چاہتے تو دنیادار ملاؤں کی طرح اتنے عرصے سے انبار لگ سکتے تھے، ہم بیسوں کو اشارہ اٹھارہ گھنٹے پڑی ہوئی برف میں کھڑے ہو کر گیس سٹیشن پر مزدوری کی ضرورت نہ ہوتی۔ اگر وہ چاہتے تو بجائے جامعہ اسلامیہ کی بنیاد رکھنے کے ہم بھی اپنی کوئی فیکٹری بنا سکتے تھے اور میں بڑے یقین سے کہتا ہوں کہ حضرت کی رکھی ہوئی بنیاد اللہ کے فضل وکرم بزرگانِ دین کی دعاؤں اور آپ بھائیوں کے تعاون سے یقینا یقینا پہلے سے بڑھ کر پوری ہوگی اس کے لئے اگر مجھے اپنے گھر کی اینٹیں بیچنی پڑیں تو میں اپنے گھر کی اینٹیں بیچوں گا مفسر قرآن کی رکھی ہوئی بنیاد جامعہ اسلامیہ یقینا یقینا اللہ کے فضل سے بن کر کامیاب ہوگی۔ حضرت کے مشن آپ کی تصانیف آپ کا جامعہ اسلامیہ اگر گھر بیچ کر بھی ساری زندگی مزدوری کرنی پڑی تو یقینا کریں گے۔ آپ سے صرف اتنی التجاء ہے کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہمارے لئے بہت بڑا امتحان ہے کہ اتنا بڑا عمل، اتنا نیک، اتنی بڑی مسند اس پر ہم بیٹھے ہیں کس منہ سے بیٹھیں یقین جانیے اگر اللہ رب العزت کی ذات ستار العیوب نہ ہوتی مجھ جیسا بدکار یہاں کھڑا ہونے کے قابل نہیں ہے۔ یہ اللہ رب العزت کی شانِ ستاری ہے کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کر رہے ہیں۔ مفسر قرآن علامہ جلال الدین قادری کی ذات وہ ہے جو خلوت اور جلوت ہر لحاظ سے احترام کے قابل ہے۔ ہم ان جیسے نہیں ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں ان کے مشن پر صدق دل سے عمل کرنے کی، کوشش کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

اختتامی دعا کے لئے حضرت کے تلمیذ رشید و برادر اصغر استاذ العلماء مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مدظلہ سے عرض کیا گیا مگر انہوں نے اپنے شدید غم ورنج کی کیفیت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے معذرت کرتے ہوئے استاذ العلماء مولانا محمد افضل قادری کو دعائے خیر کیلئے عرض کیا، چنانچہ موصوف نے دعا فرمائی۔ بعد ازاں حضرت پیش کیا گیا۔ مرحوم مغفور مذکورہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر حضرت کے آبائی گاؤں موضع چک دو میں، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ نقشبندیہ سلطانیہ کالا دیو ضلع جہلم نے پڑھائی اور انہیں آبائی قبرستان میں ہمیشہ کے لئے سپردِ خاک کر دیا گیا۔

> [redacted] مفسرِ قرآن، محقق دوراں حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ رحمۃ الباری کی سوانح حیات وتذکرہ مبارکہ پر مشتمل مفصل کتاب زیرِ ترتیب ہے۔ حضرت کا کوئی مکتوب، کسی خطاب کی آڈیو ویڈیو کیسٹ، یا کوئی واقعہ، خاص بات، یادگار ملاقات وغیرہ آپ کے علم میں ہو، تو ارسال فرما کر مشکور فرمائیں، تا کہ اسے بھی شاملِ کتاب کیا جا سکے۔ (عرض گزار: محمد محمود احمد، جامعہ اسلامیہ کھاریاں)

مفسرِ قرآن کے سانحۂ ارتحال پر اخبارات و رسائل کے تراشے

تحریر و ترتیب: مفتی محمد محمود احمد

روزنامہ نوائے وقت لاہور

پیر، 4 محرم الحرام 1429ھ / 14 جنوری 2008ء صفحہ (۲)

معروف محقق مفتی محمد جلال الدین قادری انتقال کر گئے۔

کھاریاں (نامہ نگار) معروف محقق اور متعدد اسلامی کتابوں کے مصنف عالم دین مفتی محمد جلال الدین قادری انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں میں ادا کی گئی۔ ملک بھر سے علماء کرام اور سیاسی سماجی حلقوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مرحوم علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری نے قرآن مجید کی تفسیر بھی لکھی تھی اور جامعہ اسلامیہ کی تعمیر کر رہے تھے۔ ختم قل جمعرات دن ایک بجے کھاریاں میں ہوگا۔

روزنامہ احتساب ایکسپریس گجرات

پیر، 4 محرم الحرام 1429ھ / 14 جنوری 2008ء

عالم دین مفتی محمد جلال الدین قادری کی نماز جنازہ میں ممتاز مذہبی و سیاسی شخصیات کی شرکت۔

نماز جنازہ میں صدر تنظیم المدارس ڈاکٹر سرفراز نعیمی، سید حسین الدین شاہ راولپنڈی، پیر محمد افضل قادری، صدر عالم تنظیم اہلسنت، مفتی محمد خان لاہور کے علاوہ لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ حاجی پیر صاحب آف کالا دیو نے پڑھائی۔

کھاریاں (بیورو رپورٹ) مشہور عالم دین، مفسر قرآن اور بہت سی اسلامی کتب کے مصنف مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کا نماز جنازہ گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کے میدان میں ادا کیا گیا۔ نماز جنازہ میں صدر تنظیم المدارس سرفراز نعیمی، سید حسین الدین شاہ راولپنڈی، پیر افضل قادری، صدر عالمی تنظیم اہلسنت، مفتی محمد خان لاہور کے علاوہ لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ حاجی پیر صاحب آف کالا دیو نے پڑھائی، دیگر شرکت کرنے والوں میں مفتی علیم الدین، مولانا محمد یعقوب ہزاروی، مولانا عبدالغفور آف فتح پور، مولانا حبیب اللہ نعیمی آف سرائے عالمگیر۔ سابقہ ایم این اے رحمن نصیر مرالہ، امیدوار صوبائی اسمبلی چوہدری ناصر احمد چھپر، حافظ عمران، چوہدری اصغر کہلی، ڈاکٹر محمد رفیق، مرزا طفیل، راجہ عرفان احمد اور دیگر نے شرکت کی۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

اتوار، 3 محرم الحرام 1429ھ / 13 جنوری 2008ء

ممتاز عالم دین مولانا محمد جلال الدین قادری انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ آج ہوگی۔

میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے، گذشتہ شب خالق حقیقی سے جا ملے، بلند پایہ عالم دین تھے۔

ان کی نماز جنازہ آج دن 3 بجے کھاریاں میں ادا کی جائے گی، بے شمار کتابوں کے مصنف تھے۔

ان کی کتاب احکام القرآن نہایت معتبر ہے۔ سانحہ ارتحال دینی

حلقوں کے لئے صدمہ ہے۔

ممتاز کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر یمین احمد ملک، چوہدری محمد شفیع گوندل، حاجی محمد عبداللہ کا اظہار تعزیت

لالہ موسیٰ (جنرل نیوز رپورٹر) ممتاز عالم دین، محقق، ولی کامل، مولانا محمد جلال الدین قادری میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے۔ گزشتہ شب خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی نماز جنازہ آج دن 3 بجے کھاریاں میں ادا کی جائے گی۔ مولانا محمد جلال الدین قادری ایک نامور استاد اور بلند پایہ عالم دین تھے۔ ان کی بے شمار کتابوں میں سے ایک احکام القرآن نہایت معتبر اور قابل ذکر ہے۔ کھاریاں شہر میں چوہدری محمد شفیع گوندل، حاجی محمد عبداللہ اور ڈاکٹر یمین احمد ملک میڈیکل ڈائریکٹر فیملی ہسپتال اینڈ ہارٹ کلینک مجن کسانہ نے مولانا محمد جلال الدین قادری کے سانحہ ارتحال پر نہایت رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اپنے تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ ان کی وفات دینی حلقوں کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلاء کبھی پُر نہ ہو سکے گا۔

روزنامہ نوٹ گجرات

پیر، 4 محرم الحرام 1429ھ / 14 جنوری 2008ء

کھاریاں، جماعت اہلسنت کے مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری کو سینکڑوں سوگواران کی موجودگی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

نماز جنازہ میں علماء کرام مشائخ اور ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں نے بھرپور شرکت اور دعائے مغفرت کی۔

کھاریاں (عمران غلمی) جماعت اہلسنت کے معروف عالم دین، باعمل کردار کے پیکر، استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری کی نماز جنازہ گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں میں پڑھی گئی، جس میں ملک بھر کے عالم دین اور مشائخ علماء کرام نے شرکت کی۔ مفتی محمد جلال الدین قادری کی نماز جنازہ حاجی پیر صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں نے مفتی محمد جلال الدین قادری کی نماز جنازہ پڑھی۔

روزنامہ نوٹ گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ / 15 جنوری 2008ء

کھاریاں، حضرت علامہ مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری خالق حقیقی سے جا ملے۔

گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ملک بھر سے علماء مشائخ سمیت عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

کھاریاں (عمران غلمی سے) حضرت علامہ مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کے گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ممتاز کاروباری سیاسی و سماجی شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ حاجی پیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ہزاروں افراد کی آنکھیں پرنم تھیں۔

روزنامہ شانہ بشانہ گجرات

پیر، 4 محرم الحرام 1429ھ / 14 جنوری 2008ء

مفتی محمد جلال الدین قادری اور چوہدری دسوندی خان انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ اکٹھی ادا کی گئی۔

نماز جنازہ میں چوہدری نصیر عباس سدھ، راجہ نعیم نواز، عبدالقیوم بھٹی، چوہدری اسفند اصغر علی، قاری لیاقت حسین، چوہدری ناصر احمد چھپر، ملک زرین عباسی، توصیف سلطان، چوہدری شعیب گجر، چوہدری محمد فاروق، چوہدری بشارت ایڈووکیٹ، ملک پرویز اختر،

ڈاکٹر ریاض رحمانی، حاجی رفیق، چوہدری طارق شاکر محمد ریاض بھٹی، احسان غلمی، چوہدری فاروق، نصر اللہ چوہدری، ظفر عباس، ڈاکٹر خیال، حاجی محمد نسیم، طارق بٹ، چوہدری عمران، عظیم سرور بٹ و دیگر نے شرکت کی۔

کھاریاں (لیاقت شاد سے) مفتی محمد جلال الدین قادری اور چوہدری دھوندی خاں رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں میں اکٹھی ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں چوہدری محمد نصیر عباس سدھ امیدوار صوبائی اسمبلی حلقہ پی پی 115، راجہ نعیم نواز امیدوار حلقہ پی پی 114، نائب ناظم عبدالقیوم بھٹی، چوہدری اسفند اصغر علی، قاری لیاقت حسین جلالی، چوہدری ناصر احمد چیچر امیدوار حلقہ پی پی 115 مسلم لیگ ن، ملک زرین عباسی، [illegible] سلطان ہیرا، چوہدری شعیب گجر، ہیڈ ماسٹر الیاس گل، چوہدری محمد فاروق، چوہدری بشارت ایڈووکیٹ، ملک پرویز اختر، ڈاکٹر ریاض رحمانی، حاجی رفیق بٹ، غلام سرور بٹ، محمد ریاض بھٹی، چوہدری محمد انور، چوہدری خلیل، چوہدری محمد اقبال، ناصر خاں، [illegible] عاصم، فاروق بٹ، صوبیدار محمد اقبال، احسان غلمی، چوہدری [illegible] نصر اللہ چوہدری، چوہدری ظفر عباس، محمد انور بٹ، حاجی قمر چوہدری، عاطف جنجوعہ، کلیم بھٹی، چوہدری فرخ مجید، شبیر احمد، اصغر جلالی، چوہدری محمد نواز، قاری رشید، احسان الحق شاد، شاہد اصغر، محمد صفدر، چوہدری اصغر بھٹی، چوہدری پرویز اختر، چوہدری عطاء اللہ ایڈووکیٹ، میجر طارق، حاجی محمد نسیم، طارق بٹ، مرزا زاہد، عثمان اکبر عباسی، محمد عزیز بٹ، راجہ طاہر اقبال، چوہدری عبدالمجید، چوہدری عمران انور، عظیم سرور بٹ، چوہدری قادر، چوہدری محمد شفیق، محمد حنیف چوہان، غلام ربانی، محمد علیم اور سلیمان بٹ سمیت سیاسی سماجی و دیگر مکاتب فکر کی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور اجتماعی دعا میں حصہ لیا۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

بدھ 4 محرم الحرام 1429ھ / 14 جنوری 2008ء

میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے۔ گزشتہ شب خالق حقیقی سے جا ملے۔ گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کے گراؤنڈ میں نماز جنازہ حاجی پیر صاحب نے پڑھائی۔

جماعت اہل سنت کے رہنما اور ممتاز عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری ہزاروں سوگواران کی موجودگی میں آسودہ خاک۔ وہ بلند پایہ عالم دین تھے نامور علماء ان کے شاگرد ہیں۔ مفسر، محقق اور متعدد دینی کتب کے مصنف تھے۔ ان کی کتاب احکام القرآن نہایت معتبر ہے۔ نماز جنازہ کے وقت رقت آمیز مناظر، ہر آنکھ اشکبار تھی، ہزاروں نے آخری دیدار کیا۔

نمایاں شخصیات میں چوہدری ناصر احمد چیچر، چوہدری فرخ مجید، چوہدری عرفان نصیر مرالہ، سید حسین الدین شاہ، صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی، مولانا عبدالمصطفےٰ ہزاروی، مولانا عبدالرشید چشتی، پیر سید امیر حسین، قاضی امیر حسین، سابق مرکزی صدر اے ٹی آئی ڈاکٹر ظفر اقبال نوری، مولانا عبدالستار سعیدی، مولانا عبدالرزاق، مولانا یعقوب ہزاروی، مولانا حبیب اللہ نعیمی، صاحبزادہ سید صدیق شاہ بوکن شریف، پیر سید محمد حسین شاہ جنڈالوالہ شریف، صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی، قاری عبدالعزیز نقشبندی، حاجی حافظ غلام حسین سیالوی، ملک توفیق سیالوی، سلطان نعیم (فاتح) احسان الحق، عمران غلمی، قاضی توقیر، چوہدری اکرم، ارشاد تبسم، مفتی صاحب کے بھائی مفتی محمد علیم الدین اور دیگر کی شرکت۔

کھاریاں (عمران ظفر گی + قاضی توقیر سے) جماعت اہلسنت کے ممتاز عالم دین، سکالر، استاذ العلماء، مفسر، محقق اور کئی دینی کتابوں کے مصنف حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری جو گزشتہ روز داغ مفارقت دے گئے تھے کو نماز جنازہ کے بعد ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں جامعہ اسلامیہ کھاریاں میں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ آسودہ خاک کر دیا گیا۔ نماز جنازہ حاجی پیر صاحب کالا دیو شریف نے پڑھائی، جس میں ملک بھر کے طول و عرض سے آئے ہوئے علماء کرام، مشائخ عظام جماعت اہلسنت کی تنظیمات کے رہنماؤں، مقامی سیاستدانوں، ممتاز سماجی و کاروباری مذہبی شخصیات نے شرکت کی۔ نمایاں شرکت کرنے والوں میں چوہدری ناصر احمد چھپر، چوہدری فرخ مجید، چوہدری عرفان نصیر مرالہ نائب تحصیل ناظم کھاریاں، راولپنڈی سے سید حسین الدین شاہ، مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی، مولانا عبدالرشید چشتی، پیر سید امیر حسین، قاضی امیر حسین ناظم اعلیٰ تنظیم اہلسنت پنجاب، مولانا عبدالستار سعیدی، مولانا عبدالرزاق [illegible] الوی، مولانا یعقوب ہزاروی، مولانا مفتی حبیب اللہ نعیمی، سید زاہد صدیق سجادہ نشین بوکن شریف، پیر سید حیدر حسین شاہ، قاضی توقیر، صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی باوٹی شریف، ڈاکٹر ظفر اقبال نوری سابق مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام، قاری لیاقت علی جلالی، قاری بشیر، پروفیسر اشفاق احمد جلالی، قاری ارشد قادری، حافظ رفیق، مولانا رفیق، مفتی طیب، سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ لالہ موسیٰ صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی، ناظم اعلیٰ جامعہ صدیقیہ نور القرآن لالہ موسیٰ قاری عبدالعزیز نقشبندی، ایڈیٹر فاتح محمد نعیم رانا، ایم ڈی فاتح ملک توفیق سیالوی، ممتاز عالم دین رہنما جماعت اہلسنت حافظ غلام حسین سیالوی، سجاد اکرم، احسن الحق، عمران ظفر گی، مفتی محمد جلال الدین قادری کے بھائی مفتی محمد عظیم الدین، ان کے صاحبزادوں کے علاوہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ / 15 جنوری 2008ء

معروف عالم دین علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل 17 جنوری کو پڑھا جائے گا۔

دعائیہ تقریب محلہ بابا لطیف شاہ غازی نزد ماڈل ٹاؤن ڈنگہ روڈ کھاریاں میں دن 11 بجے ہو گی۔

کھاریاں (عمران ظفر گی سے) معروف عالم دین مفسر قرآن مذہبی و روحانی شخصیت اور عظیم سکالر حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری مرحوم کا ختم قل مورخہ 17 جنوری بروز جمعرات دن گیارہ بجے محلہ بابا لطیف شاہ غازی نزد ماڈل ٹاؤن ڈنگہ روڈ کھاریاں میں پڑھا جائے گا۔ ختم قل میں ملک کی اہم مذہبی سماجی شخصیات کے علاوہ دور دراز علاقے سے ان کے عقیدت مند بڑی تعداد میں شرکت کریں گے۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ / 15 جنوری 2008ء

جامعہ صدیقیہ نور القرآن لالہ موسیٰ میں مفتی محمد جلال الدین قادری کی روح کے ایصال ثواب کے لئے تعزیتی اجلاس، صدارت قاری عبدالعزیز نقشبندی نے کی۔

مفتی صاحب کی دینی، علمی خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا اور بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا مدتوں پورا نہ ہو سکے گا۔ علامہ اکرام الحق، ان کے شاگرد ہیں کہ

دنیا میں کام کر رہے ہیں، قاری عبدالعزیز نقشبندی۔

لالہ موسیٰ (سٹاف رپورٹر) مفسر قرآن معروف عالم دین مفتی محمد جلال الدین قادری کی روح کے ایصال ثواب کے لئے جامعہ صدیقیہ نورالقرآن پرانا لالہ موسیٰ میں تعزیتی اجلاس منعقد ہوا، اجلاس کی صدارت قاری عبدالعزیز نقشبندی ناظم اعلیٰ جامعہ مسجد صدیقیہ نور القرآن نے کی، حضرت علامہ مولانا محمد عطاء اللہ نقشبندی مدرس جامعہ ہذا نے مفتی صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا، ان کے علاوہ حضرت علامہ اکرام الحق مدرس جامعہ ہذا نے کہا مفتی صاحب کی وفات سے اہل سنت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ مدتوں پورا نہ ہو سکے گا، جامعہ صدیقیہ کے ناظم اعلیٰ قاری عبدالعزیز نے کہا کہ قبلہ مفتی صاحب کے شاگرد پوری دنیا میں دین کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور مفتی صاحب کی اولاد ان کے مشن کو آگے بڑھا رہی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور مفتی صاحب کے درجات کو بلند کرے، اجلاس میں قاری ساجد علی نوری، قاری شہزاد احمد سیالوی، قاری یاسر اقبال قادری، قاری رضوان احمد اور طلباء جامعہ صدیقیہ نورالقرآن نے شرکت کی۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ / 15 جنوری 2008ء

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری بلند پایہ عالم دین تھے، حافظ غلام حسین سیالوی۔

دینی خدمات کے حوالے سے ان کا کردار بے مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

لالہ موسیٰ (نامہ نگار) مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری بلاشبہ عظیم عالم دین تھے۔ اور دینی خدمات کے حوالے سے ان کا کردار بے مثال ہے، آپ نے ہمیشہ پابند شرع رہ کر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا، اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے درجات کو بلند کرے اور آپ کی اولاد کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ / 15 جنوری 2008ء

حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کھاریاں کی شان تھے، ارشاد احمد تبسم۔

ان کی دینی، علمی، خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی، خضر حیات حیدری۔

کھاریاں (تحصیل رپورٹر) انجمن اساتذہ پاکستان کے رہنما محمد ارشاد احمد تبسم اور علامہ قاری خضر حیات حیدری نے حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا مفتی صاحب سرزمین کھاریاں کی آن شان تھے اور سرمایہ تھے اور ملی اور دینی خدمات اور تحریری خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

جمعۃ المبارک، 8 محرم الحرام 1429ھ / 18 جنوری 2008ء

ممتاز عالم دین علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل کھاریاں میں پڑھا گیا۔

ختم قل کی محفل میں پیر محمد افضل قادری، مولانا مسعود احمد نارووال، شہباز احمد چشتی، قاری عبدالعزیز نقشبندی، حاجی عمر حیات قادری، مولانا سکیل دینہ نے شرکت کی۔

قاری اختر حسین جلالی، سید زین العابدین، پروفیسر محمد یوسف، میر سید امیر حسین، مولانا حافظ نوید احمد، حافظ غلام حسین سیالوی، علامہ

محمد رفیق قادری ودیگر شخصیات نے شرکت کی۔

کھاریاں (ادیب مشتاق، عامر رفیق) ممتاز عالم دین، مفسر قرآن، مذہبی علمی وروحانی شخصیت مولانا علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل محلہ لطیف شاہ غازی ماڈل ٹاؤن ڈنگہ روڈ کھاریاں میں پڑھا گیا۔ ختم قل میں قومی وبین الاقوامی شخصیات کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں صدر عالمی تنظیم اہل سنت پیر محمد افضل قادری، ڈائریکٹر منہاج القرآن امریکہ مولانا مسعود احمد، محترم شہباز احمد چشتی ایڈووکیٹ گجرات، مولانا قاری عبدالعزیز نقشبندی لالہ موسیٰ، حاجی عمر حیات قادری کھاریاں، قاری محمد یوسف سیالوی، مولانا محمد کپیل دینہ، قاری اختر حسین جلالی کھاریاں، مولانا سید زین العابدین، پروفیسر محمد یوسف آزاد کشمیر، پیر امیر حسین سرائے عالمگیر، مولانا حافظ نوید احمد جنڈ شریف، حافظ غلام حسین سیالوی، مولانا محمد رفیق قادری جامع مسجد عالمگیری، ملک جمیل اعوان۔ چوہدری فرخ مجید، چوہدری مشتاق، چوہدری ضیاء محی الدین، پروفیسر ضیاء ملک کھاریاں کینٹ، جمیل کھاریاں، لطیف احمد رحمانی سمیت ہزاروں کی تعداد میں افراد نے شرکت کی۔ دعا پیر محمد افضل قادری نے کی۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

روزنامہ فاتح، لالہ موسیٰ

جمعۃ المبارک، 8 محرم الحرام 1429ھ / 18 جنوری 2008ء

مولانا محمد جلال الدین قادری نے ساری عمر تبلیغ اسلام میں گزاری، پیر محمد افضل قادری۔

ان کی خدمات کا سلسلہ جامعہ اسلامیہ اوران کی اولاد کے توسط سے جاری رہے گا، صدر عالمی تنظیم اہلسنت۔

کھاریاں (ادیب مشتاق، عامر رفیق) مولانا محمد جلال الدین قادری آیت اللہ تھے۔ وہ اس شہر میں اللہ کی نشانی تھے۔ انہوں نے اپنی تمام عمر اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے گزاردی۔ ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین وصدر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مولانا محمد جلال الدین قادری کی خدمات کا سلسلہ جامعہ اسلامیہ اوران کی اولاد کے توسط سے جاری رہے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کھاریاں کی عوام کی خوش قسمتی ہے کہ ان کو ان جیسا استاد ملا۔ پیر محمد افضل قادری کے علاوہ مولانا رفیق، قاضی محمد سعید نقشبندی سمیت کئی مقررین نے خطاب کیا۔ قاضی سعید نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ اسلامیہ کو حقیقی معنوں میں دینی درسگاہ بنائیں گے۔ جہاں دنیاوی بہترین تعلیم کے علاوہ اعلیٰ معیار کی دینی تعلیم دی جائے گی۔ تاکہ ہمارے بزرگ محترم محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی تکمیل ہو سکے۔ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی نے مزید کہا کہ جامعہ اسلامیہ جیسی درس گاہ پورے علاقے میں اپنی مثال آپ ہوگی۔

روزنامہ نوٹ گجرات

جمعۃ المبارک، 8 محرم الحرام 1429ھ / 18 جنوری 2008ء

کھاریاں علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل، ممتاز شخصیات کی بھرپور شرکت۔

ختم قل کی محفل میں پیر محمد افضل قادری، مولانا مسعود احمد نارووال، شہباز احمد چشتی، مولانا قاری عبدالعزیز نقشبندی، حاجی عمر حیات، قاری محمد یوسف، مولانا کپیل آف دینہ، قاری اختر حسین جلالی، مولانا سید زین العابدین، پروفیسر محمد یوسف، پیر سید اکبر حسین، مولانا حافظ نوید احمد، حافظ غلام حسین سیالوی کے علاوہ دیگر افراد نے شرکت کی۔

کھاریاں (عمران گگی سے) ممتاز عالم دین، مفسر قرآن، مذہبی، علمی و روحانی شخصیت مولانا علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل ماڈل ٹاؤن ڈنگہ روڈ کھاریاں میں پڑھا گیا، ختم قل کی محفل میں قومی و بین الاقوامی شخصیات کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں صدر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری، مولانا مسعود احمد نارووال، محترم شہباز احمد چشتی ایڈووکیٹ، مولانا عبدالعزیز نقشبندی، قاری اختر حسین، مولانا سید زین العابدین شاہ، مولانا شکیل رینہ، امیر حسین شاہ، چوہدری مشتاق جمیل کھاریاں، چوہدری ضیاء محی الدین سمیت ہزاروں کی تعداد میں اہم شخصیات نے شرکت کی اور آخر میں دعا پیر محمد افضل قادری نے کی۔

روزنامہ نوٹ گجرات

جمعۃ المبارک، 8 محرم الحرام 1429ھ / 18 جنوری 2008ء

جامعہ اسلامیہ کی تکمیل کا مفتی محمد جلال الدین قادری کا خواب پورا کریں گے، قاضی محمد سعید احمد۔

ہم بھی عظیم بزرگ مفتی محمد جلال الدین قادری کے وطن اسلام کی تبلیغ کے مشن کو آگے بڑھائیں گے۔ درس کی حفاظت جان سے بڑھ کر کریں گے۔

کھاریاں (عمران گگی سے) بزرگوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی سربلندی کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور آخری وقت تک دین کی خدمت کرتے رہے اور بزرگوں کی خواہش بھی تھی کھاریاں شہر دین کی تعلیم کا مرکز بنے۔ ان خیالات کا اظہار قاضی محمد سعید احمد نقشبندی نے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ اسلامیہ کی تکمیل کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیں گے مفتی محمد جلال الدین قادری نے پوری زندگی دین کا درس دیا ہے۔ ہمیں بھی دین کی تبلیغ کا درس دیا اور ہم اس مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کوشاں ہیں۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

جمعرات، 7 محرم الحرام 1429ھ / 17 جنوری 2008ء

مفسر قرآن، عظیم سکالر مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل شریف آج پڑھا جائے گا۔

ختم قل آج صبح 11 بجے محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں میں ہوگا۔ علماء کرام، سیاسی و سماجی شخصیات شرکت کریں گی۔

مرحوم کی زندگی زہد و تقویٰ، اخلاص و انصاف، صبر و برداشت کا عظیم نمونہ تھی۔ ڈاکٹر متین احمد ملک۔

ان کی بے شمار کتابوں میں سے ایک احکام القرآن تحقیق کا بہترین نمونہ ہے، چوہدری محمد شفیع کوندل

اہلیان علاقہ ایک عظیم سرمایہ سے محروم ہو گئے ہیں۔ حاجی محمد عبداللہ

کھاریاں (بیورو چیف) حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری کا قل شریف کا ختم آج ہوگا۔ کھاریاں شہر کے معروف عالم دین، مفسر قرآن، مذہبی اور روحانی شخصیت، سکالر مفتی حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری کا ختم قل شریف آج محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں میں منعقد ہوگا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء حضرات اساتذہ کرام طالب علم اور شہری شرکت کریں گے۔ مولانا حضرت مفتی علامہ محمد جلال الدین قادری عصر حاضر کے عظیم سکالر اور مفسر قرآن تھے۔ جو عارضہ قلب کے علاوہ اعصابی تکلیف میں مبتلا تھے گزشتہ روز انتقال کر گئے تھے، ان کے نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اور جسد خاکی کو جامعہ اسلامیہ محلہ کھاریاں میں دفن کیا گیا۔ مرحوم کی زندگی زہد و تقویٰ، اخلاص و انصاف، صبر و برداشت

مدرس کا عظیم نمونہ تھی۔ جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ مرحوم بے شمار کتابوں کے مصنف تھے۔ جن میں ایک احکام القرآن (تحقیق) کا بہترین نمونہ ہے۔ آج اہلیان علاقہ ایک سرمایہ سے محروم ہو گئے ہیں۔ مولانا محمد جلال الدین قادری کے ہزاروں شاگرد مولانا صاحب کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر دنیا کے لئے مثالی زندگی گزار رہے ہیں۔ مولانا محمد جلال الدین قادری کی بے لوث زندگی کے ساتھی حاجی چوہدری محمد شفیع کونسل آف عالم پور گجراں حاجی چوہدری محمد عبداللہ آف کھاریاں اور ڈاکٹر محسن احمد ملک ہارٹ سپیشلسٹ آف کھاریاں کینٹ نے اپنے ایک پیغام میں لواحقین سے اظہار تعزیت کیا ہے۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

جمعرات، 7 محرم الحرام 1429ھ / 17 جنوری 2008ء

مفتی محمد جلال الدین قادری جیسی نابغہ روزگار ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی۔

مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات سے اہلسنت وجماعت ایک جید عالم دین، مفسر قرآن، عظیم مذہبی سکالر سے محروم ہو گئی ہے۔ ان کی حیات طیبہ کا مقصد صرف اور صرف قرآن وحدیث کو فروغ دینا تھا۔ انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ کی شمع روشن کی۔ سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ

لالہ موسیٰ (نمائندہ انقلاب سے) علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ آف کھاریاں کی وفات سے اہل سنت وجماعت ایک جید عالم دین، مفسر قرآن، عظیم مذہبی سکالر سے محروم ہو گئے۔ ان کی وفات سے پیدا ہونے والا خلاء کا پر ہونا ممکن نہیں۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی دین متین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ان خیالات کا اظہار معروف روحانی شخصیت اور خانقاہ اشرفیہ لالہ موسیٰ کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی نے ان کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مفتی محمد جلال الدین قادری جیسی نامور روزگار ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ وہ اپنی ذات میں فرد واحد نہ تھے بلکہ ایک انجمن، ایک ادارہ اور ایک تحریک کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر لاتعداد کتب تصانیف کیں۔ جن میں تفسیر احکام القرآن آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ ان کی حیات مقدسہ کا مقصد نہ صرف قرآن وحدیث کو فروغ دینا تھا بلکہ اہل اسلام کے دلوں میں روحانی انقلاب برپا کرتے ہوئے ان کے اندر عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو فروزاں کرنا تھا۔ جس کی خاطر انہوں نے عمر کے آخری حصے میں بھی درس وتدریس کے سلسلہ کو قائم ودائم رکھا اور فروغ دین کے لئے جامعہ اسلامیہ کے نام سے دینی درسگاہ قائم کی۔ ان کی طرف سے دین کی خاطر کی جانے والی یہ کوششیں کبھی فراموش نہیں کی جا سکیں گی۔ ان کے یہ کارنامے اسلامی تاریخ میں روز روشن کی طرح عیاں رہیں گے۔ صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی نے ان کی موت کو عظیم صدمہ قرار دیتے ہوئے ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

جمعۃ المبارک، 8 محرم الحرام 1429ھ / 18 جنوری 2008ء

علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل محلہ لطیف شاہ غازی میں پڑھا گیا۔

ختم قل میں پیر محمد افضل قادری، مولانا مسعود احمد، شہباز احمد چشتی، قاری عبدالعزیز نقشبندی، حاجی محمد حیات قادری، مولانا محمد یوسف

سیالوی، قاری سہیل احمد، قاری اختر حسین، مولانا حافظ نوید اختر، حافظ غلام حسین سیالوی، علامہ محمد رفیق قادری، ملک جمیل اعوان، چوہدری فرخ مجید، چوہدری مشتاق، چوہدری ضیاء محی الدین، پروفیسر ضیاء احمد، لطیف رحمانی سمیت شہریوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

کھاریاں (عمران مغل سے) ممتاز عالم دین، مفسر قرآن، مذہبی، علمی وروحانی شخصیت مولانا علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں میں پڑھا گیا۔ ختم قل میں قومی و بین الاقوامی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں صدر عالمی تنظیم اہلسنت پیر محمد افضل قادری، ڈائریکٹر منہاج القرآن امریکہ مولانا مسعود احمد، محترم شہباز احمد چشتی ایڈووکیٹ گجرات، قاری عبدالعزیز نقشبندی لالہ موسیٰ، حاجی عمر حیات قادری کھاریاں، مولانا محمد یوسف سیالوی دینہ، قاری سہیل احمد سیالوی دینہ، قاری اختر حسین جلالی کھاریاں، مولانا سید زین العابدین شاہ، پروفیسر محمد یوسف آزاد کشمیر، پیر سید امیر حسین شاہ سرائے عالمگیر، مولانا حافظ نوید احمد جنڈ شریف، حافظ غلام حسین سیالوی لالہ موسیٰ، مولانا علامہ رفیق قادری جامع مسجد عالمگیری، ملک جمیل اعوان امیدوار NA107، چوہدری فرخ مجید، چوہدری مشتاق، چوہدری ضیاء محی الدین، پروفیسر ضیاء کھاریاں کینٹ، جمیل کھاریاں، لطیف احمد رحمانی سمیت ہزاروں کی تعداد میں افراد نے شرکت کی دعا پیر محمد افضل قادری نے کروائی۔

روزنامہ جذبہ گجرات

جمعۃ المبارک، 8 محرم الحرام 1429ھ / 18 جنوری 2008ء

ممتاز عالم دین مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل عقیدت و احترام کے ساتھ پڑھا گیا۔

ختم قل میں پیر محمد افضل قادری، ملک جمیل اعوان، چوہدری فرخ مجید، مولانا محمد مسعود احمد، مولانا شہباز احمد چشتی، لیاقت بھلی، قاری عبدالعزیز نقشبندی، حاجی عمر حیات قادری، چوہدری زاہد شاکر، مولانا محمد یوسف سیالوی، پروفیسر اشفاق احمد جلالی، پروفیسر محمد یوسف، پیر سید زین العابدین شاہ، سید امیر حسین شاہ، مولانا حافظ نوید احمد، حافظ غلام حسین سیالوی، مولانا رفیق قادری، قاری اختر حسین جلالی، حافظ اشفاق احمد، غلام بشیر، خضر حیات ودیگر نے شرکت کی۔

کھاریاں (بیورو چیف) ممتاز عالم دین مفتی مولانا محمد جلال الدین قادری مرحوم کا ختم قل کھاریاں شہر میں ان کی رہائش گاہ پر انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ پڑھا گیا۔ اس موقع پر ملک بھر سے آئے ہوئے ممتاز علماء کرام نے فلسفہ موت وحیات پر روشنی ڈالی۔ ختم قل میں جماعت اہلسنت سے رہنما پیر محمد افضل قادری، امیدوار قومی اسمبلی ملک محمد جمیل اعوان، مسلم لیگ (ن) ضلع گجرات کے سینئر نائب صدر چوہدری فرخ مجید، ڈائریکٹر منہاج القرآن امریکہ مولانا محمد مسعود، مولانا شہباز احمد چشتی ایڈووکیٹ، چوہدری لیاقت بھلی، مولانا قاری عبدالعزیز نقشبندی لالہ موسیٰ، حاجی عمر حیات قادری، چوہدری زاہد شاکر، مولانا محمد یوسف سیالوی دینہ، پروفیسر اشفاق احمد جلالی، پروفیسر محمد یوسف آزاد کشمیر، پیر سید زین العابدین شاہ، پیر سید امیر حسین شاہ سرائے عالمگیر، مولانا حافظ نوید احمد جنڈ شریف، حافظ غلام حسین سیالوی، مولانا محمد رفیق قادری، قاری اختر حسین جلالی، حافظ اشفاق احمد، قاری غلام شبیر، خضر حیات حیدری سمیت علاقہ بھر سے ہزاروں افراد نے

شرکت کی۔

روزنامہ احتساب ایکسپریس گجرات

بدھ، 6 محرم الحرام 1429ھ / 16 جنوری 2008ء

مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل کل مورخہ 17 جنوری بروز جمعرات پڑھا جائیگا۔

کھاریاں (جبار ساگر) مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل مورخہ 17 جنوری بروز جمعرات پڑھا جائے گا، اختتامی دعا دن ایک بجے ہوگی، ختم قل کے موقع پر ملک بھر سے نامور علمائے کرام، پیر اور مفتی صاحبان شرکت کریں گے۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

بدھ، 6 محرم الحرام 1429ھ / 16 جنوری 2008ء

مفتی محمد جلال الدین قادری دین اسلام کے لئے کام کر رہے تھے، کاشف شہزاد۔

وہ اچھے استاد اور بزرگ تھے، ان کی کمی پوری زندگی محسوس ہوتی رہے گی، ڈاکٹر آصف القادری۔

گلیانہ (محمد الیاس لدڑ سے) مفسر قرآن، معروف عالم دین، ممتاز مذہبی سکالر مفتی محمد جلال الدین قادری عظیم روحانی شخصیت کی اچانک وفات سے تحصیل کھاریاں ہی نہیں بلکہ ایک زمانہ ایک عظیم معروف عالم دین سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی کمی مذہبی خیالات رکھنے والے بلکہ تمام مسلمان محسوس کرتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار ایم ڈی پیرس فیم کس کھاریاں کاشف شہزاد اور ڈاکٹر آصف القادری آف سہنہ بیورو چیف روزنامہ آئینہ انقلاب فرانس نے بذریعہ ٹیلی فون معروف صحافی گلیانہ محمد الیاس لدڑ سے کیا اور مزید کہا کہ مفتی محمد جلال الدین قادری جہاں پر دین اسلام اور عالم اسلام کے لئے کام کر رہے تھے۔ وہاں پر ہی وہاں ہمارے بہت اچھے استاد محترم اور بزرگ بھی تھے۔ ان کی کمی کو ہم ساری زندگی محسوس کرتے رہیں گے۔ ہم ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا کرے اور مفتی صاحب کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

بدھ، 6 محرم الحرام 1429ھ / 16 جنوری 2008ء

پریس کلب کھاریاں میں مفتی محمد جلال الدین قادری کے لئے فاتحہ خوانی۔

ممتاز عالم دین مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات عالم اسلام کے لئے عظیم دھچکا قرار دیا گیا۔

میاں محمد صفدر، ادیب مشتاق، عامر رفیق، حافظ عمران خلیل، میاں محمد اکرم، عبدالعزیز گوندل دیگر موجود تھے۔

کھاریاں (ادیب مشتاق + عامر رفیق) پریس کلب کھاریاں کے زیر اہتمام عالم اسلام کے عظیم روحانی پیشوا مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ اس موقع پر شریک تمام افراد نے مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات کو عالم اسلام کے لئے ایک عظیم دھچکا قرار دیا۔ اور ان کی اسلام کے لئے خدمات کو زبردست انداز میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ فاتحہ خوانی میں میاں محمد صفدر، حافظ محمد عمران خلیل، میاں محمد خرم، عامر رفیق، حافظ ادیب مشتاق، نور اسلام، عبدالعزیز گوندل، عطاء الحق بٹ، راجہ طاہر اقبال، حاجی عبدالرؤف، سجاد اکرم نے شرکت کی۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

بدھ، 6 محرم الحرام 1429ھ / 16 جنوری 2008ء

پریس کلب کھاریاں میں مفتی محمد جلال الدین کے لئے فاتحہ خوانی
اس موقعہ پر عظیم روحانی پیشوا، کو ان کی عملی خدمات پر شاندار
الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا

کھاریاں (عمران ظلمی سے) پریس کلب کھاریاں کے زیر اہتمام عالم اسلام کے عظیم روحانی پیشوا مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات پر فاتحہ خوانی کی گئی۔ اس موقع پر شریک تمام افراد نے مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات کو عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے اور ان کی اسلام کے لئے خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے فاتحہ خوانی کرنیوالوں میں محمد منظور، حافظ عمران ظلمی، میاں جی، عامر رفیق، حافظ اشتیاق، نور اسلام، عبد العزیز، عطاء الحق، راجہ طاہر اقبال، حاجی عبد الرؤف، سجاد اکرم نے شرکت کی۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

بدھ، 6 محرم الحرام 1429ھ / 16 جنوری 2008ء

عظیم مذہبی سکالر علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری مینارہ نور کی حیثیت رکھتے تھے، صاحبزادہ فیاض الحسن اشرفی۔

مرحوم محقق عصر اور کتب کثیرہ کے مصنف تھے، انہوں نے امت مسلمہ کے نونہالوں کی اسلامی خطوط پر راہنمائی فرمائی، حافظ غلام حسین سیالوی۔

مفتی محمد جلال الدین قادری سے دامن گرفتہ لوگوں نے عشق رسول ﷺ سے اپنے دلوں کو منور کیا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، مشترکہ بیان۔

لالہ موسیٰ (سٹاف رپورٹر) صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ لالہ موسیٰ۔ بزم سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے سرپرست اعلیٰ حافظ غلام حسین سیالوی نے ایک مشترکہ بیان میں مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری کے سانحہ ارتحال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ آپ مینارہ نور کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ عظیم مذہبی سکالر محقق عصر اور کتب کثیرہ کے مصنف تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے احکام القرآن چھ جلدوں میں اردو زبان میں پہلی تصنیف ہے۔ آپ نے امت مسلمہ کے نونہالوں کی اسلامی خطوط پر راہنمائی فرمائی۔ آپ سے دامن گرفتہ لوگوں نے عشق رسول ﷺ سے اپنے دلوں کو گرمایا۔ بزم امام اعظم ابوحنیفہ کا ایک تعزیتی اجلاس مہر محمد عثمان ریاض سیالوی کی صدارت میں ہوا، جس میں مرحوم کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی، عالمی تنظیم اہل سنت کے آرگنائزر صاحبزادہ محمد فرید القمر چشتی نے اسے ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے اور آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

روزنامہ فاتح لالہ موسیٰ / گجرات

جمعرات، 7 محرم الحرام 1429ھ / 17 جنوری 2008ء

مولانا علامہ جلال الدین قادری کا ختم قل آج پڑھا جائے گا۔

دعائیہ محفل 11 بجے شروع ہوگی اور ایک بجے اختتام پذیر ہوگی، سیاسی و سماجی شخصیات شرکت کریں گی۔

کھاریاں (عمران ظلمی سے) معروف عالم دین، مفسر قرآن، مذہبی و روحانی شخصیت حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری مرحوم کا ختم قل مورخہ 17 جنوری کو جمعرات کے دن ادا کیا جائے گا، جو ان کی رہائش گاہ بابا لطیف شاہ غازی نزد ماڈل ٹاؤن ڈنگہ روڈ کھاریاں میں پڑھا جائے گا، جس میں ان سے عقیدت رکھنے والے دنیا بھر سے آئیں گے، جس میں ممتاز مذہبی، تعلیمی، سیاسی و سماجی شخصیات

شامل ہیں، ختم قل صبح گیارہ بجے پڑھا جائے گا، یاد رہے کہ مولانا محمد جلال الدین قادری کھاریاں کے ایک نامور معلم تھے، مذہبی و روحانی خدمات کے علاوہ انہوں نے درجنوں مذہبی کتب بھی لکھیں، انہوں نے اپنی تمام عمر دین کی خدمت اور علم پھیلانے میں صرف کردی، وہ نہ صرف کھاریاں کے پیشوا تھے بلکہ وہ ایک بین الاقوامی طور پر جانے جاتے تھے اور کھاریاں کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ ان کی زیر سرپرستی چل رہی ہے، جس میں سینکڑوں طالب علموں کو دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

روزنامہ ٹھنڈی آگ لالہ موسیٰ / گجرات

جمعرات، 7 محرم الحرام 1429ھ / 17 جنوری 2008ء

مفتی محمد جلال الدین قادری ایک عظیم عالم دین تھے، جنید شہزاد۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کھاریاں (جبار ساگر سے) مفتی محمد جلال الدین قادری عظیم عالم دین تھے۔ ان کی وفات سے کھاریاں بلکہ گجرات بھی ایک عظیم عالم دین سے محروم ہو گیا ہے۔ ان کی کمی کو صدیوں پورا نہیں کیا جا سکتا، انہوں نے ساری زندگی اسلام کے لئے وقف کی تھی، ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، انہوں نے دین اسلام کے لئے بہت محنت کی، ان خیالات کا اظہار کھاریاں کے مشہور نعت خوان قاری جنید شہزاد نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا کہ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے نقش قدم چلنے کی ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ / 15 جنوری 2008ء

مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری کے ایصال ثواب کے لئے جامعہ صدیقیہ میں تعزیتی ریفرنس۔

اجلاس کی صدارت ناظم اعلیٰ قاری عبدالعزیز نقشبندی نے کی، مفتی محمد جلال الدین قادری کی دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

اجلاس میں اکرام الحق، قاری ساجد علی نوری، قاری شہزاد احمد سیالوی، قاری ناصر اقبال، رضوان احمد سمیت جامعہ کے طلباء نے شرکت کی۔

لالہ موسیٰ (جنرل نیوز رپورٹر) مفسر قرآن، محقق العصر حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصال ثواب کے لئے جامعہ صدیقیہ نور القرآن پرانا لالہ موسیٰ میں تعزیتی اجلاس۔ اجلاس کی صدارت قاری عبدالعزیز نقشبندی، ناظم اعلیٰ جامعہ صدیقیہ نور القرآن نے کی۔ حضرت علامہ مولانا محمد عطاء اللہ نقشبندی مدرس جامعہ ہذا نے مفتی صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان کے علاوہ حضرت علامہ اکرام الحق مدرس جامعہ ہذا نے بھی مفتی صاحب کی دینی خدمات کو سراہا اور کہا کہ مفتی صاحب کی وفات سے اہل سنت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ مدتوں پر نہ ہو سکے گا۔ جامعہ صدیقیہ کے ناظم اعلیٰ قاری عبدالعزیز نقشبندی نے کہا کہ قبلہ مفتی صاحب کے شاگرد پوری دنیا میں دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اور مفتی صاحب کی اولاد ان کے مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اجلاس میں قاری ساجد علی نوری، قاری شہزاد احمد سیالوی، قاری ناصر اقبال قادری، قاری رضوان احمد اور طلباء جامعہ صدیقیہ

نورالقرآن نے شرکت کی۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ / 15 جنوری 2008ء

معروف عالم دین مفتی محمد جلال الدین قادری کا ختم قل 17 جنوری کو ہوگا۔

ختم قل بروز جمعرات (11) بجے سے 1 بجے تک محلہ بابا لطیف شاہ غازی کھاریاں میں پڑھا جائے گا۔

کھاریاں (حاجی عبدالرؤف سے) معروف عالم دین، مفسر قرآن مذہبی وروحانی شخصیت اور عظیم مذہبی سکالر حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری مرحوم کا ختم قل مورخہ 17 جنوری بروز جمعرات گیارہ بجے سے ایک بجے تک محلہ لطیف شاہ غازی نزد ماڈل ٹاؤن ڈنگہ روڈ کھاریاں میں پڑھا جائے گا۔ ختم قل میں ملک کی اہم مذہبی تعلیمی وسماجی شخصیات کے علاوہ دور دراز سے ان کے عقیدت مندوں کی بہت بڑی تعداد شرکت کرے گی۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ / 15 جنوری 2008ء

مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری عظیم عالم دین تھے، حافظ غلام حسین سیالوی۔

دینی خدمات کے حوالے سے ان کا کردار بے مثال ہے، ہمیشہ اشاعت دین کیلئے کام کیا، مذہبی شخصیت۔

لالہ موسیٰ (جنرل نیوز رپورٹر) مفسر قرآن، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ ایک عظیم عالم دین تھے۔ اور دینی خدمات کے حوالے سے ان کا کردار بے مثال ہے، آپ نے ہمیشہ پابند شرع رہ کر تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کی اولاد کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ آئینہ انقلاب لالہ موسیٰ / گجرات

منگل، 5 محرم الحرام 1429ھ، 15 جنوری 2008ء

مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات اہلسنت کے لئے بڑا صدمہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے، ڈاکٹر نور محمد دانش

انکی وفات سے مذہبی حلقوں میں ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ آپ کھاریاں شہر ہی نہیں بلکہ ضلع گجرات کے لئے قابل فخر سرمایہ تھے۔ آپ کی کوششوں سے کھاریاں اور گردونواح میں خاندان علمی ماحول کی جانب راغب ہوئے، انکی موت سے پیدا ہونیوالا خلاء صدیوں بعد بھی پر نہ ہو سکے گا۔

لالہ موسیٰ (سٹاف رپورٹر) محقق اہل سنت مفسر قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری کی وفات اہل سنت کے لئے بہت بڑا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ایسی شخصیات کا وجود قیمتی سرمایہ اور ایک ایسے خوشبودار پھول کی طرح ہوتا ہے جو ماحول کو اپنی خوشبو سے معطر کئے رکھتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار امیر مرکزی تنظیم اہل سنت لالہ موسیٰ ڈاکٹر نور محمد دانش القادری نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا مفتی محمد جلال الدین قادری کی دینی خدمات قابل صد تحسین ہیں۔ آپ کی وفات سے مذہبی حلقوں میں ایک خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ آپ کھاریاں شہر ہی نہیں بلکہ ضلع گجرات کے لئے قابل فخر سرمایہ تھے۔ مفتی محمد جلال الدین قادری ایک ایسے باعمل عالم تھے جنہوں نے ساری زندگی دین اسلام کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ آپ صحیح معنوں میں محقق تھے۔ تفسیر قرآن پر آپ کا کام اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی کوششوں سے کھاریاں اور گردو

نواح میں خاندان کے خاندان علمی ماحول کی جانب راغب ہوئے۔
ایک عالم کی موت تمام عالم کی موت ہوتی ہے۔ یہ ایسا خلاء ہے جو صدیوں بعد بھی پر نہ ہو سکے گا۔ ڈاکٹر نور محمد دانش القادری نے قبلہ مفتی محمد جلال الدین کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی بھی دعا کی۔

ماہنامہ "لا نبی بعدی" لاہور، فروری ۲۰۰۸ء

آہ! مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری

مفسر قرآن حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری 13 جنوری 2008ء کو دار فنا سے دار بقا کی طرف سفر فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محدث اعظم پاکستان کے تلامذہ میں سے تھے۔ آپ ایک حق گو عالم، تقویٰ شعار صوفی اور کثیر کتب کے مصنف تھے۔ آپ نہایت علمی و تحقیقی ذوق رکھتے تھے۔ آپ "احکام القرآن" کے نام سے تفسیر لکھ رہے تھے، جس میں آپ نے موجودہ دور کے مسائل کو قرآن و سنت کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔
اس کے علاوہ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس، تذکرہ محدث اعظم اور دیگر کتب تصنیف فرمائیں۔
آپ کے جنازہ میں علماء و مشائخ سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی جبکہ آپ کا جنازہ آفتاب نقشبندیہ خواجہ محمد صادق مدظلہ کے صاحبزادے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالواحد نقشبندی المشہور "حاجی پیر صاحب" نے پڑھایا۔
ادارہ ماہنامہ "لا نبی بعدی" حضرت کے انتقال پر ملال پر آپ کے صاحبزادگان اور جملہ عقیدت مندوں سے سراپا تعزیت ہے۔ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے حسنات کو قبول فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

مجلہ نوید سحر، فروری ۲۰۰۸ء

مفسر قرآن استاذ العلماء علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ کی رحلت

اہل سنت کے ممتاز عالم دین مفسر قرآن استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ طویل اور جان لیوا علالت کے بعد ۱۲ جنوری ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ میو ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.
حضرت علامہ موصوف رحمۃ اللہ جید عالم دین ہونے کے علاوہ پیکر صدق و صفا اور زہد و تقویٰ کا عظیم نشان تھے، دین سے ان کی وابستگی نہایت واضح تھی انہوں نے نہایت علمی انداز میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی۔
تحریک پاکستان کے دوران اہل سنت کی تحریکی جماعت آل انڈیا سنی کانفرنس کے مختلف اجتماعات کے خطبات کو جمع کر کے شائع کرنے کے علاوہ کئی دیگر کتب کی تصانیف کا سہرا اپنے سر سجایا۔
کھاریاں ضلع گجرات میں دینی ادارہ قائم کر کے علوم دینیہ کی تدریس کا اہتمام کیا اور حال ہی میں کھاریاں سے کچھ فاصلہ پر جی ٹی روڈ سے متصل ایک بڑے علمی مرکز کے قیام کے لئے جگہ خرید کر کام شروع کیا نیز اپنے صاحبزادگان کو علوم دینیہ کے زیور سے آراستہ کر کے خدمت دین میں مصروف کیا۔
ہم ارکان ادارہ نوید سحر اور جامعہ اسلامیہ حنفیہ کے اساتذہ و طلباء حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ کے وصال پر گہرے رنج کا اظہار کرتے ہوئے ان کے برادر اصغر حضرت علامہ مفتی محمد

حلیم الدین نقشبندی اور آپ کے صاحبزادگان قاضی محمد سعید احمد، مفتی محمد محمود احمد، قاری محمد حبیب احمد اور محمد مسعود احمد قادری سے دلی تعزیت کرتے ہوئے حضرت علامہ مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

ماہنامہ فیض عالم بہاولپور فروری ۲۰۰۸ء

آہ! ملک اور شیخ محمی چھپا امد میرا

قرآن عالم باعمل حضور محدث اعظم پاکستان کے تلمیذ رشید علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری ۳ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ، ۷۹ سال کی عمر پا کر انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ وہ ایک سچے عاشق رسول اور حق گو، متقی و پرہیزگار صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے آپ نہایت ہی علمی و تحقیقی ذوق رکھنے والے عالم دین تھے شدید نقاہت و کمزوری کے باوجود دور حاضرہ کے حالات کے پیش نظر قرآن و حدیث کی روشنی میں تفسیر "احکام القرآن" تصنیف فرما رہے تھے۔ ماشاء اللہ اس عظیم تفسیر کے چھ جلد شائع ہو کر علماء و مشائخ کرام عوام الناس میں وجہ قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ ہر جلد کی ضخامت تقریباً سات آٹھ سو صفحات ہے۔ نیز مورخین میں ان کا ایک منفرد مقام تھا۔ تاریخ و سیر پر ان کی تالیفات قابل ذکر ہیں مثلاً "ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست" "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس" "خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس" حضور سیدی محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ سردار احمد علیہ الرحمۃ کے حالات پر دو ضخیم مجلدات بنام "تذکرہ محدث اعظم پاکستان" اور دو ہی جلدوں میں "نوادرات محدث اعظم پاکستان" علمی، ادبی حلقوں میں بہت نمایاں ہیں۔ ان کا علمی خلا صدیوں پورا ہوتا نظر نہیں آتا ہے۔

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت مدظلہ نے ان کے سانحہ ارتحال پر گہرے دکھ کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ ایک متبحر عالم دین سے محروم ہوئے جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا، جس میں ان کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا۔

ماہنامہ اہلسنت گجرات پاکستان فروری ۲۰۰۸ء

رحلت

جامعہ اسلامیہ کھاریاں ضلع گجرات کے مہتمم اعلیٰ اور اہلسنت کی عظیم علمی شخصیت حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ مسلک حب نبی ﷺ کے پاسبان تھے۔ ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل میں گزری۔ اس پر آپ کی تصانیف شاہد عدل ہیں۔ مسلکِ اہلسنت اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے افکار و تعلیمات کی اشاعت کے لئے قلم اٹھاتے رہے۔

آپ کی اچانک وفات سے ہم ایک یادگار اسلاف سے محروم ہو گئے۔ ہر آنکھ رنجیدہ اور آبدیدہ ہے۔

اراکین ماہنامہ "اہلسنت" آپ کے صاحبزادگان اور دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ صدمہ برداشت کرنے اور ان کا مشن جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ اور حضرت مرحوم کو اپنے محبوب ﷺ کے صدقے مقام علیین میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

ماہنامہ نور الحبیب فروری ۲۰۰۸ء

محمد جلال الدین قادری

اہل علم و فضل کے قافلے بڑی تیزی سے آخرت کی طرف رواں ہیں۔ نئے قمری سال کے آغاز ہی میں (۳ محرم الحرام) ممتاز عالم دین، مفسر قرآن علامہ محمد جلال الدین قادری وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصوف پاکیزہ علمی و تحقیقی ذوق رکھتے تھے۔ آل انڈیا سنی کانفرنس، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس اور کئی دیگر کتب کی تصنیف کے بعد "احکام القرآن" کے نام سے تفسیر کا کام کر رہے تھے، غالباً پانچ ضخیم مجلدات چھپ چکی ہیں، یہ تفسیر عظیم علمی سرمایہ ہے...... علاوہ ازیں انہوں نے "جامعہ اسلامیہ" کے نام سے کھاریاں میں ایک ادارہ کی بنیاد رکھی......

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں بلند مقام سے نوازے، ان کے صاحبزادے مفتی محمد محمود احمد کو ان کا صحیح جانشین بنائے اور جملہ اہل خانہ، تلامذہ، متعلقین و محبین کو صبر جمیل ارزانی فرمائے۔

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ فروری ۲۰۰۸ء

آہ! علامہ محمد جلال الدین قادری

۳ محرم الحرام ۱۲ جنوری ۲۰۰۸ء، بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ۶ بجکر ۳۵ منٹ پر فیض یافتہ محدث اعظم پاکستان، فاضل جلیل، عالم نبیل، علامہ محمد جلال الدین قادری رضوی قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۴ محرم الحرام بعد نماز ظہر گورنمنٹ ہائی سکول جی ٹی روڈ کھاریاں ضلع گجرات میں آپ کی نماز جنازہ حاجی حافظ محمد عبدالواحد المعروف حاجی پیر صاحب سجادہ نشین کالا دیو شریف نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں نامور علماء، مشائخ اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بلاشبہ کھاریاں کا یہ تاریخی جنازہ تھا۔

ابتدائی حالات

مولانا محمد جلال الدین قادری یکم جمادی الاخریٰ ۱۳۵۶ھ/ ۲۹ جولائی ۱۹۳۸ء، بروز جمعۃ المبارک ایک درویش منش شخصیت صوفی خدا دین صاحب نقشبندی مجددی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ محترمہ بھی نہایت عابدہ، زاہدہ پارسا خاتون تھیں۔ رحمۃ اللہ علیہم

ابتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم حضرت مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں مولانا مفتی غلام رسول صاحب سے حاصل کی، پھر حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ کے آستانہ عالیہ پر جامعہ نقشبندیہ علی پور سیداں شریف میں زیر تعلیم رہے۔ ۱۹۶۰ء میں محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر دورہ حدیث شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

بیعت و خلافت

آپ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے جبکہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم عالم اسلام مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت سے نوازا۔

مدینہ منورہ سے والہانہ عقیدت

کئی مرتبہ آپ کو حرمین شریفین حاضری کا موقع ملا۔ آخری مرتبہ ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ/ مئی ۲۰۰۷ء میں حاضری ہوئی۔ کافی عرصہ سے علیل تھے۔ وصال سے چند روز قبل بھی جب کبھی آپ کو ہوش آیا تو مدینہ منورہ حاضری کا ارادہ ہی ظاہر فرمایا۔ گویا کہ

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا۔

تصنیف وتالیف

تصنیف وتالیف کے سلسلہ میں آپ نے بہت زیادہ کام کیا۔ پچاس کے قریب کتب ورسائل تحریر فرمائے۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (رحمۃ اللہ علیہما) کے اصرار پر جانشین محدث اعظم پاکستان، صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی صاحب کی اعانت سے آپ نے اپنے شیخ کامل، شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ پر دو ضخیم جلدوں میں "تذکرہ محدث اعظم پاکستان" لکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اپنی زندگی کے آخری سال علالت کے باوجود آپ نے قرآن پاک کے لئے وقف کر دیئے۔ چنانچہ آپ کو قدرت نے ۱۸ ویں پارے، سورۃ النور آیت نمبر ۳۰ تک قرآن پاک کی تفسیر و اہم نکات لکھنے کا موقع فراہم کر دیا۔ ماشاء اللہ "احکام القرآن" کے نام پر ۶ ضخیم جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ چند سال قبل آپ نے ماہنامہ "احکام القرآن" کا اجرا بھی فرمایا۔

فوٹو بازی

فوٹو بازی سے آپ کو بچپن ہی سے شدید نفرت تھی۔ دیگر مسائل میں بھی آپ اکابر علماء اہلسنت بالخصوص اپنے شیخ کامل حضرت محدث اعظم پاکستان (رحمۃ اللہ علیہم) کے فرمودات وفتاویٰ پر عمل پیرا رہے۔

ماہنامہ رضائے مصطفےٰ سے آپ کو خاص وابستگی تھی اور آپ ابتدائی قارئین میں سے تھے۔ میرے والد محترم مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ سے بھی آپ کو بڑی محبت تھی اور آپ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ اور حضرت والد محترم کی حق گوئی واستقامت کے معترف اور دعا گو تھے۔

اولاد

آپ نے پسماندگان میں چار صاحبزادے، تین صاحبزادیاں اور ہزارہا معتقدین ومحبین چھوڑے ہیں۔ آپ کے چاروں صاحبزادے قاضی محمد سعید احمد صاحب، قاری محمد حبیب احمد صاحب، مفتی محمد محمود احمد صاحب، اور غازی محمد مسعود احمد صاحب حافظ قرآن اور عالم دین ہیں۔

مولانا علامہ محمد علیم الدین صاحب مجددی اتالیق خانقاہ سلطانیہ کالا دیو شریف ضلع جہلم آپ کے برادر اصغر ہیں۔

تدفین

چند سال قبل آپ نے کھاریاں اور سرائے عالمگیر کے درمیان جی ٹی روڈ پر عظیم الشان دار العلوم جامعہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی اور آپ کی تدفین بھی جامعہ اسلامیہ سے ملحق جگہ پر عمل میں آئی۔ مولیٰ کریم اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مولانا موصوف کے درجات بلند فرمائے اور صاحبزادگان ومتعلقین کو صبر جمیل اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور فروری ۲۰۰۸ء

(اس فکری نشست کے آخر میں مفسر قرآن علامہ مفتی جلال الدین
مرحوم کی دینی و علمی خدمت کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور اللہ تعالیٰ
سے ان کی مغفرت کی دعا کی گئی۔)

ماہنامہ سوئے حجاز لاہور فروری ۲۰۰۸ء

آہ! مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ

نامور بزرگ عالم دین مفسر قرآن حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری تقریباً ۷۰ برس کی عمر میں ۱۲ جنوری ۲۰۰۸ء کی شام ۶:۳۵ پر طویل علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں راہی ملک عدم ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. ان کی نماز جنازہ ۱۳ جنوری کو ۳ بجے سہ پہر گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں کے گراؤنڈ میں خانقاہ سلطانیہ کالا دیو جہلم کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ حاجی پیر صاحب نے پڑھائی جبکہ حضرت محقق العصر مفتی محمد خان قادری، ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، مولانا حافظ عبدالستار سعیدی، مولانا حافظ خادم حسین رضوی، مولانا سید حسین الدین رضوی، مولانا عبدالرزاق بھترالوی، شیخ الحدیث محمد یعقوب ہزاروی، پیر محمد افضل قادری، پیر سید محمد صدیق شاہ، صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نعیمی، علامہ صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی، صاحبزادہ قاضی محمود احمد (آعوان شریف) شیخ الحدیث مفتی محمد طیب ارشد بندیالوی، مولانا محمد فاروق بندیالوی، مولانا محمد اختر نورانی، نامور شاعر اور ماہر علم الاعداد سید عارف محمود مجہور رضوی کے علاوہ سینکڑوں علماء و مشائخ اور ہزاروں کی تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ انہیں تحصیلہ (جی ٹی روڈ) میں واقع جامعہ اسلامیہ کھاریاں میں سپرد خاک کیا گیا۔ یہ مادر علمی مرحوم کی عظیم یادگار ہے۔ مرحوم نے ایک بیوہ، تین بچیاں، اور چار فرزندوں کے علاوہ سینکڑوں عقیدت مند سوگوار چھوڑے ہیں۔ ان کے چاروں فرزند صاحبزادہ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی، صاحبزادہ قاضی محمد حبیب احمد نقشبندی، صاحبزادہ مفتی محمد محمود احمد نقشبندی اور صاحبزادہ قاری محمد مسعود احمد مستند عالم دین اور منکسر المزاج دینی کارکن ہیں۔

مرحوم و مغفور حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری قرآن کریم کی تفسیر "احکام القرآن" (۶ جلدیں)، خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس کی تاریخ (۲ جلدیں)، نوادرات محدث اعظم (۲ جلدیں)، تذکرہ محدث اعظم پاکستان (۲ جلدیں) اور ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست کے علاوہ ۷۰ کتابوں کے مصنف تھے۔ انہوں نے اٹھارواں پارہ کے سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۰ تک چھ جلدیں لکھیں جو چھپ چکی ہیں ان کے فرزند مولانا مفتی محمد محمود احمد نقشبندی نے بتایا کہ حضرت نے جو کچھ لکھا تھا وہ الحمدللہ ان کی حیات مبارکہ ہی میں چھپ چکا ہے۔ مرحوم نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے مشہور زمانہ سلام مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام، میں سے تین اشعار کی تشریح و توضیح پر مبنی کتاب سلام رضا کے چند اشعار کی شرح لکھی وہ کتاب بھی چھپی۔ مرحوم کی ختم قل خوانی ۱۷ جنوری (جمعرات) کو منعقد ہوئی جبکہ ختم چہلم کا پروگرام ۲۴ فروری ۲۰۰۸ء (اتوار) صبح نو بجے جامعہ اسلامیہ کھاریاں میں منعقد ہوگا۔ اختتامی دعا ایک بجے ہوگی۔ صاحبزادہ سید عارف محمود مجہور رضوی نے مرحوم کا مادہ تاریخ سن عیسوی کے اعتبار سے "انتقال فخر اہل سنت ۲۰۰۸ء" اور سن ہجری کے اعتبار سے "علامہ جہاں مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری (۱۴۲۹ھ)" سے استخراج کیا ہے اور مجہور رضوی نے جو قطعہ تاریخ رحلت لکھا وہ ملاحظہ ہو۔

موت کہ اک اٹل حقیقت ہے

اس سے ممکن مفر، یہاں نہ وہاں
ہر مسافر نے کوچ کرنا ہے
سلسلہ ہے یہی ازل سے رواں
بڑھتے جاتے ہیں غم جدائی کے
درد فرقت کا ہر طرف ہے سماں
اٹھتے جاتے ہیں وجہِ صبر و قرار
بے قراری بنی ہے روگ جاں
غم زدہ، غم زدہ ہیں اہل سنن
درد میں مبتلا ہیں اہل جہاں
چل بسا ایک باعمل عالم
اٹھ گیا آہ اک عظیم انساں
آج بے نور مجلس دینی
آج مغموم محفل عرفاں
آج روتی ہے مسند تحقیق
آج ہیں اہل علم گریہ کناں
آج گم سم کھڑی ہے درویشی
آج دانش کی لٹ گئی ہے دکاں
آج جو کہ خلا ہے پیدا ہوا
ہو گا پورا، بہت ہے کم امکاں
تھا حقیقت میں وہ جلال الدین
کرگیا ہے عمل سے اپنے عیاں
اس کا ہمسر کہاں سے پائیں گے
اس کا نعم البدل ملے گا کہاں
"آہ" کے ساتھ کہہ دو تم مجبور

"فاضل عصر، مفسر قرآن"

تعزیت نامہ

منجانب: ادارہ معارف رضا کراچی

دنیائے اہل سنت میں یہ خبر انتہائی افسوس اور رنج کے ساتھ سنی گئی کہ اہل سنت کے ممتاز عالم دین علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری رضوی کا ۱۲ رجنوری ۲۰۰۸ء کو لاہور میں انتقال ہو گیا۔ آپ کافی عرصے سے علیل تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

آپ محدث اعظم پاکستان کے شاگرد و خلیفہ تھے اور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ سے بھی خلافت حاصل تھی۔ آپ نے ۵۰ سے زائد کتب تصنیف کیں جن میں تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس اور احکام القرآن (۲ جلدیں) بہت مشہور ہیں۔ آپ بلند پایہ عالم دین، محقق اور مصنف تھے۔ آپ کی وفات سے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر ہونا مشکل نظر آتا ہے۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، جوائنٹ سیکریٹری پروفیسر دلاور خان، فنانس سیکریٹری حاجی عبداللطیف قادری سمیت ادارہ کے دیگر تمام اراکین مولانا کے اہل خانہ سے تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے سوگواران کو صبر جمیل سے نوازے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ﷺ

☆☆☆

حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ قرون اولیٰ کے اسلاف کرام کی یادگار تھے۔

میرپور، انجمن غلامانِ مصطفیٰ دارالعلوم محمدیہ نظامیہ کے زیرِ اہتمام جامع مسجد مدینہ سیکٹر سی۔ 2 میرپور آزاد کشمیر میں حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ آف کھاریاں کی یاد میں ایک تعزیتی مجلس بسلسلہ ایصالِ ثواب منعقد ہوا جس کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں گلہائے عقیدت پیش کیے گئے۔

علامہ محمد بشیر مصطفوی نے کہا کہ قحط الرجال کے اس دور میں حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ روشنی کا مینار اور اسلاف کی یادگار تھے۔ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ علم و فضل اور ورع نیز علمی و دینی اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ تھے۔ آپ مصنف کتب کثیرہ تھے، خصوصاً کشتہ عشقِ رسول بلکہ فنافی الرسول، محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور خدماتِ جلیلہ پر نمایاں کام کیا۔ علاوہ ازیں عہدِ حاضر کی عظیم ضرورت احکام القرآن کے عنوان سے قرآن و حدیث کا ذخیرہ اردو زبان میں مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔ افسوس کہ تفسیر مکمل نہیں کر پائے تھے کہ رحلت کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے صاحبزادگان والاشان کو اس کی تکمیل کی توفیق بخشے اور آپ کے قائم کردہ دارالعلوم جامعہ اسلامیہ کو ترقی عطا فرمائے اور اہلِ سنت کے اہلِ خیر حضرات کو مخلصانہ تعاون کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اٰمِیْنَ بِجَاہِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ﷺ

قرآن خوانی کے بعد ایصالِ ثواب کیا گیا اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی بلندیٔ درجات اور حضرات صاحبزادگان والاشان و پیکرِ اخلاص حضرت علامہ مفتی علیم الدین نقشبندی صاحب اور دیگر لواحقین کے علاوہ آپ کے تلامذہ کے لئے صبرِ جمیل و اجرِ جزیل کی دعا کی گئی۔

(رپورٹ) قاری محمد کریم، ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم محمدیہ نظامیہ، سیکٹر C/2 میرپور آزاد کشمیر

مدرسہ اسلامیہ تھون میں تعزیتی اجلاس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

جلال الملۃ والدین مفسرِ قرآن نائب محدث اعظم پاکستان، محسنِ اہلِ سنت، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری نور اللہ مرقدہ و اتم فیضہ کی علمی، مسلکی خدمات اور انہیں حاصل روحانی نسبتوں کے حوالے سے مدرسہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر میں ایک تقریب ہوئی جس میں مدرسہ ھذا کے مہتمم حضرت علامہ محمد فاروق نقشبندی بندیالوی اور مدرسین حضرت علامہ محمد حنیف، حضرت علامہ محمد لقمان چشتی، علامہ محمد اسلم تبسم، علامہ محمد اشرف نظامی، علامہ محمد اختر نظامی، غلام حسن، قاری میاں محمد، قاری عبدالصبور، قاری محمد عصمت اللہ، قاری محمد اعظم اور محمد طیب ارشد نے اپنے اپنے مخصوص اندازِ خطاب میں مدرسہ ھذا کے طلباء حاضرین کو حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کو خراجِ تحسین پیش کیا اور ان کے نمایاں علمی کارناموں، مساعی جمیلہ سے آگاہ کیا۔ فاتحہ خوانی، اجتماعی دعا میں علماء، طلباء اور معززین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

آخر میں مدرسہ اسلامیہ کے مدرسین کی طرف سے حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور پیش کیے گئے نذرانہ ہائے عقیدت کو مضمون کی صورت میں ماہنامہ احکام القرآن کے خصوصی شمارہ پیش کیے جا رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

تاریخ وفات حسرت آیات

حضرت مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً کَامِلَۃً

مستخرجہ: استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

۱۴۲۹ھ

باز بروچیات: زہے قادری جلال الدین محمد

باصنعت تعمیہ: ا۔ سال ہجرت راشنو باتعمیہ

غارت تازی درآمد در کہار

۲۲۳ ۱۲۰۶

نوٹ: حل، غارت سے مراد لفظ غارت کا عربی تلفظ غارۃ ہے، اس کہار میں جمع کریں تو سن وفات شریف نکل آئے گا۔

۲۔ قادری داخل شدہ در خوش بہار

۳۱۵

۱۱۱۴

باصنعت تدخلہ

۱۴۸

دردو سال پاکش باگل بداماں گفتم

کہ زرگم کشتۂ آتش زخاکستر شود پیدا

۱۲۸۱

باصنعت تخرجہ

۱۶۵

علیم خستہ گفت در سال ہجرت بے صداع

چون گیرد قطرہ اے راہ عدم گوہر شود پیدا

۱۵۹۴=۱۴۲۹ھ

بطرز سادہ

ا۔ محدث مفسر فقیہ مبصر ۲۔ راحت جاں نمائندہ اے خدا

۳۔ خجستہ طالع محمد جلال الدین ۴۔ نیک منظر جلال الدین

۵۔ رسول کا ایک غلام

باصنعت تخرجہ:

۳۸۹

صدائے دل ربا آمد چوں سالار زمن نماند

مونس ما در لحد فضل خدا تنہا بس ست

۲۰۰۸ =۲۳۹۷

باصنعت تدخلہ:

+۲۶۲

شنواز ہاتف غیبی الا یا ایہا الساقی

نکوئے گر رود از دہر نیکو تر شود پیدا

۲۰۰۸=۱۷۴۶

باصنعت تعمیہ: ان کی رحلت کیا ہوئی بے سروپا ہو گئے

دین ورضا، ذکر و عشق، بحث و فضل، علم و عمل

باصنعت ضرب وتدخلہ

باسر اخلاص وصل آں جناب

ناصح مشفق کہو تم تین بار

۲۰۰۸= ۱+ ۲۰۰۷= ۳x۶۶۹

باصنعت ضرب

ا۔ سال شمسی کے لئے لو اے علیم

صاحب عرفان کہہ دو چار بار

۲۰۰۸=۴x۵۰۲ء

۲۔ سال رحلت کی اگر ہے جستجو

بدر الہدیٰ کے عدد لے لو آٹھ بار

۲۰۰۸=۸x۲۵۱ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بہتا دریا فیض کا جاتا رہا

کیا کہوں میں کیا کیا جاتا رہا — مجھ سے میرا آسرا جاتا رہا
دل میں میرے حوصلہ باقی نہیں — وہ تھا دل کا حوصلہ جاتا رہا
شدتِ غم سے ہے میرا دل نڈھال — قوتِ جان و جگر جاتا رہا
چار سو چھائی ہے اب اک مُردنی — وہ بہارِ جاں فزا جاتا رہا
اک جہاں تھا در سے ان کے فیض یاب — بہتا دریا فیض کا جاتا رہا
اہلِ سنت کا مورخ بے گماں — قلم جس کا حق نما جاتا رہا
وہ امام و پیشوائے اہلِ حق — حاملِ صدق و صفا جاتا رہا
تھا زمانے میں فقیہہ معتبر — مفتیِ اسلام تھا جاتا رہا
مسندِ تحقیق سونی ہوگئی — علم کا دریا بہا جاتا رہا
پاک باز و پاک باطن مردِ حق — یادگارِ سلف تھا جاتا رہا
عظمتِ اسلاف کا سچا امین — حق نگر تھا خوش ادا جاتا رہا
ترجمانِ مذہبِ حق دوستو! — بے ریا و باوفا جاتا رہا
وہ مفسر وہ محدث وہ فقیہ بے ریا — قاضیِ دوراں تھا جاتا رہا
علم میں اور عمل میں اک جہاں کا رہنما — خضرِ راہِ سنیاں جاتا رہا
وہ مرید حضرت سردار احمد بالیقین — جانشینِ مفتیِ اعظم تھا وہ جاتا رہا
مولانا مسعود و محمود و حبیب و ہم سعید — سر پہ ان کے سایہ تھا جاتا رہا
لٹ گیا لوگو! متاعِ کارواں — ہادیِ راہِ ہدیٰ جاتا رہا
المدد اے شیخ برحق المدد — قوتِ بازو میرا جاتا رہا
موتِ عالم کی جہاں کی موت ہے — حق نما عالم تھا وہ جاتا رہا
"کھاریاں میں کیسا اندھیرا ہو گیا" — نور کا مینار تھا جاتا رہا
دنیا میری نظر میں اندھیر ہے — نور افشاں وہ دیا جاتا رہا
دشتِ دنیا میں کہاں سایہ ملے — شجر سایہ دار تھا جاتا رہا

☆☆☆☆☆

محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری، حسن ابدال

رفتید ولے نہ از دلِ ما

مفسرِ قرآن، محقق و مدقق، عالم و فاضل یگانہ، ممدوح و مخدومِ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کھاریاں

وصال: ۱۲ر جنوری ۲۰۰۸ء، ۲ر محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

☆ قرآنی مادۂ تاریخ (سالِ وصال)

رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ (التوبہ)

۱۴۲۹ھ

مادہ ہائے تاریخ (سالِ وصال)

"شمعِ معرفتِ مطلق"	۱۴۲۹ھ
"محققِ علم و فراستِ محمد"	۱۴۲۹ھ
"آیۂ فضیلت النبی"	۱۴۲۹ھ
"چراغِ مجلسِ محمد"	۱۴۲۹ھ
"خوبیِ طریقتِ محمد"	۱۴۲۹ھ
"پیکرِ عظیم العلوم"	۱۴۲۹ھ
"پیکرِ خصوصیات"	۱۴۲۹ھ
"برکتِ مجلسِ تدریس"	۱۴۲۹ھ
"مخزنِ برکاتِ مدینہ"	۱۴۲۹ھ
"آوازِ شانِ دانش و معرفت"	۱۴۲۹ھ
"شرفِ مجمع لوح و خامہ"	۱۴۲۹ھ
"تذکارِ حق"	۱۴۲۹ھ
"ہمہ جہت علمی شخصیت"	۲۰۰۸ء

قطعہ ہائے تاریخ (سالِ وصال)

عملی یادگار اربابِ حق کی بزرگوں کی وہ دل آویز تصویر

جلال الدین مخلص خادمِ دین زمانہ اُس کی رحلت سے ہے دل گیر

محدث فیصل آبادی کا شاگرد وہ علم و فقر کا شیخِ جہانگیر

وجود فیض بخش اس مردِ حق کا ضیائے معرفت ودانش کی تنویر

عمل کی عمدگی، حسنِ عمل سے دلوں کی اور کی ذہنوں کی تسخیر

وہ قرآنی معارف سے تھا آگاہ لکھی اس نے کتابِ حق کی تفسیر

محقق، عالم، عارف صاحبِ فقر کیا، جو کچھ کہا تھی اس میں تاثیر

نفیس و پُر معانی اس کی گفتار بلیغ و پُر معارف اس کی تحریر

رجالِ حق کی تاریخ اور خطبات* بڑے پیمانے کی ان کی تشہیر

وہ علم و معرفت کا بازِ اشہب کئی چاند حق کے اس سورج سے ضوگیر

جوانوں سے زیادہ تندہی سے رہا معروفِ کارِ دین وہ پیر

تغیر کے چلیں طوفاں بے شک نہ برباد ہوگا اس کا باغِ تذکیر

ہو تُربت مرکزِ انوار اس کی یہ حق سا کتاں عیب تطہیر

مکرم ہو وہ قبر و حشر میں بھی وہ دنیا میں بھی تھا باعز و توقیر

لحد پر اس کی برسے بارشِ نور رہے استادہ جب تک آسمان پیر

"ادبؔ" نے اس کا طارق "نشانِ مخزنِ تحقیق و تحریر"

۷

۲۰۰۱+۷=۲۰۰۸ء

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

☆ تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس وخطبات آل انڈیا سنی کانفرنس۔

جو خدائے کن فکاں چاہے وہی ہوتا ہے کام

کون ہے وہ جس کو اس کا حکم منظور ہے

اس کے تحت، اک مردِ حق نے آخرت کی راہ لی

جو خدائے لم یزل کا دائمی دستور ہے

اس کے اوجِ معرفت کی دھوم شرق و غرب میں

اس کی علمی شان کی شہرت قریب و دور ہے

فیصل آبادی محدث کا وہ تلمیذِ رشید

اس کے مرقد کی فضا انوار سے معمور ہے

واسطوں سے وہ امام احمد رضا کا فیض یاب

جس کا پیغام؛ احترام و عشقِ جانِ نور ہے

"شیر" باطل سامنے جس کے مثالِ گوسفند

جس کے آگے نجد کا "شاہین" اک عصفور ہے

خدمتِ دینِ محمد کی جلال الدین نے

وہ خدا و مصطفٰی کے سامنے ماجور ہے

جنت الفردوس میں ہوگا یقیناً اس کا گھر

دین کے بے لوث خادم کا صلہ بھرپور ہے

خلد کی خوشبو سے ہے مہکی ہوئی اس کی لحد

اس خدا آگاہ کی ترجمانِ نور ہے

علم و عرفان کے جہانوں کو رکھے کا مستنیر

خاک کے پردے میں گو خورشیدِ حق مستور ہے

فکر کی جو بہرِ تاریخِ وصالِ مردِ حق

مجھ سے ہاتف نے کہا "ستار کا مغفور"

۲۰۰۸ء

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

☆☆☆☆☆☆

وجود اس کا زمانے کے لئے کنزِ سعادت تھا

یگانہ علم و عرفان میں، فرید دانش و بینش

وہ دانائے معارف، گفتگو اس بندۂ حق کی

بشارت حمد و خوبی کی، نوید دانش و بینش
وصالِ بندۂ حق کیش کی تاریخ "حق" کہہ کر
رقم یوں کی ہے "خورشید مجید دانش و بینش"

۲۰۰۸ء=۱۹۰۰+۱۰۸

☆☆☆☆☆☆

کلّی علم و ہدی ہے اس کی رحلت سے اداس
جن کی تصویر ہے جو معرفت کا شہر ہے
ہو رہا ہے رنج کا اظہار شرق و غرب میں
دل خراش بر ست اندوہ و الم کی لہر ہے
فکر تھی تاریخ کی، مجھ سے یہ ہاتف نے کہا
سالِ وصالِ قادری "خورشید بحرِ دہر" ہے

۱۴۲۹ھ

☆☆☆☆☆☆

خدا نے کی نوازش اس پہ بے حد
محمد کی عنایت اس پہ تھی خاص
شریک ان میں وہ عالی بخت بھی ہے
جو اللہ کے ہیں نعمت یابِ اخلاص
ہوا اس بزمِ آب و گل سے رخصت
معانی کے سمندر کا وہ غواص
سنِ وصل اس کا طارق "آہ" کے ساتھ
"کہا، نقشِ دوامِ صدق و اخلاص"

۱۴۲۹ھ=۱۴۲۳+۶

☆☆☆☆☆☆

رکھا جائے گا بزمِ وقت میں یاد
نقیب کاروانِ حق، ہمیشہ
محبِ مصطفیٰ تھا وہ خدا نے
اسے بخشے تھے اوصافِ حمیدہ
بنائے اوجِ دیں اس مردِ حق نے
گزارا زندگی کا لمحہ لمحہ
نہ مرجھائے گا زیرِ خاک بھی وہ
وہ تھا زیبا گلابِ باغِ طیبہ
ز روئے "بے بدل" تاریخِ رحلت
خدا کا "وہ عظیم القدر بندہ"

۱۴۲۹ھ=۱۴۲۷+۲

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعۂ تاریخِ رحلت

"جامع کمال مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ"

۱۴۲۹ھ

از صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی ایم اے
مونیاں شریف (ضلع گجرات)

مولانا مفتی جلال الدین رضوی
فاضل پاکیزہ طینت خوش طبیعت
تھا وہ نادر اک مصنف اور مفسر
ہر کتاب اس کی ہے گنجِ علم و حکمت
دہر میں اسلاف کی تھا اک نشانی
داعیِ حق و صداقت ذی فراست
شخصیت تھی لائقِ تقلید اس کی

سادگی و عاجزی تھی اس کی فطرت
عمر بھر کرتا رہا وہ خدمتِ دیں
تھی اسے حاصل جہاں میں ایک عزت
مالِ دنیا سے نہ تھا اس کو لگاؤ
الفتِ خیرالوریٰ تھی اس کی دولت
جنوری کی بارہ تھی اور ہفتہ کا دن
پی گیا وہ مسکرا کر جامِ رحلت
اس کا دل تھا پرضیا عشقِ نبی ﷺ سے
کھل گئے اس کے لئے ابوابِ جنت
سالِ رحلت یوں کہا فیض الامیں نے
"عابدِ حق افتخارِ اہلِ سنت" ۲۰۰۸ء

"صدرِ اہلِ کمال مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ" ۱۴۲۹ھ
محمد جلال الدین مفتی فاضلِ عظمت نشاں
صاحبِ عرفان و دانش شہریارِ عالماں
یک محدث بے بدل ہم منفرد تفسیر داں
سینہ اش روشن زحبِ سرورِ کون و مکاں
از دوم ماہِ محرم روزِ شنبہ وقتِ شام
ناگہاں زیں خاکداں محمد در نعیمِ جاوداں
مرقدش را کن فروزاں یا الٰہی تا ابد
مسکنش اورا عطا کن در جوارِ قدسیاں
سالِ رحلت جست چوں فیض الامیں ہاتف بگفت
"نادرِ اقلیم محمد مفتی جلال الدین" بداں ۱۴۲۹ھ

تاریخ در صنعت مربع مخمس از سید افتاب علی کمال

۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸
۱۴۲۸	معجز بیاں ۱۸۳	جلال ۶۴	الدین ۹۵	ربانی ۲۶۳	جنت نعیم ۸۲۳	۱۴۲۸
۱۴۲۸	پارسا ۲۶۳	گلدستۂ ارم جلال ۸۲۳	جادو قلم ۱۸۳	پاکیزہ ہے ۶۰	آبِ چمن ۹۹	۱۴۲۸
۱۴۲۸	بندہ ۶۱	اکمال ۹۲	بحر امید ۲۶۵	رشکِ ارم جلال ۸۲۵	لطیف داتا ۱۸۵	۱۴۲۸
۱۴۲۸	امید بہشت جلال ۸۲۶	وصلی ۱۸۶	باطن ۶۲	بکمال ۹۳	صاحبِ نعم ۲۶۱	۱۴۲۸
۱۴۲۸	عزیز ۹۴	نیک اعمال ۲۶۲	لبِ کوثر جلال ۸۲۲	والا ہمم جلال ۱۸۷	باطنا ۶۳	۱۴۲۸
۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸	۱۴۲۸

توضیح: مندرجہ بالا تاریخی نقش در صنعت مخمس مربع کے ظاہری کی توضیح یوں کی جاسکتی ہے اس مخمس میں پانچ در پانچ خانے ہیں اور ہر خانے میں جلال الدین ربانی کے لئے ایک ایک مادہ تاریخ درج ہے نیز ہر مادے کے ابجد اعداد اس کے نیچے درج ہیں۔ سلسلے وار ہر پانچ خانوں کے مادہ ہائے تاریخ کے اعداد کو جمع کرنے سے ان کا حاصل جمع ۱۴۲۸ ہجری برآمد ہوگا۔ یعنی اس مخمسی مربع کی ہر سطر کے پانچ خانوں کا مجموعہ عرضاً (دائیں سے بائیں) ۱۴۲۸ ہوگا۔ طولاً ۱۴۲۸ ہوگا۔ اور زاویہ ہائے بھی ۱۴۲۸ ہوگا۔

مفسرِ قرآن کے وصال با کرامت پر تعزیتی مکتوبات و پیغامات

ترتیب: مفتی محمد محمود احمد

ماہرِ رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی

ایم اے، پی۔ ایچ۔ ڈی، اعزازِ فضیلت

۳ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ بتاریخ ۱۳ جنوری ۲۰۰۸ء

محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ کے وصال کی غمناک خبر سن کر صبر و قرار کے لئے بڑی ناکامی ثابت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مولیٰ تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ قدس میں درجات عالیہ عطا فرمائے اور سب فرزندانِ گرامی، اہلِ خانہ اور احباب و مریدین و معتقدین کو صبرِ جمیل اور اس پر اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت علیہ الرحمہ کی زندگی مثالی زندگی تھی، سراپا اخلاص، سراپا عمل، سراپا عشق، سراپا درد۔ امید ہے کہ علم و عمل اور عشق و درد کا یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ مولیٰ تعالیٰ آپ سب برادران کو اپنی حفاظت میں رکھے اور پردہ غیب سے مدد فرمائے۔ آمین!

فقیر اور اہلِ خانہ کی طرف سے والدہ محترمہ اور سب اہلِ خانہ کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کر دیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال کی خبر سن کر شدید صدمہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. مولا تعالیٰ علامہ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ قدس میں درجات عالیہ عطا فرمائے اور جملہ متعلقین کو صبر و استقامت سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ اللہ اکبر! عزیزوں کو اپنی معیت کی خوشخبری سنائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا خوشخبری ہو گی!

علامہ مرحوم کی زندگی عمل و اخلاص سے عبارت ہے۔ ان کی علمی و دینی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں، وہ ریا سے دور رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مقبول و محبوب بنایا، ان کا جانا اہلِ سنت و جماعت کے لئے ایک عظیم حادثہ ہے، ان کا اٹھ جانا، ایک عالم کا اٹھ جانا ہے...... مولیٰ تعالیٰ اہلِ سنت و جماعت کو ان کی مفارقت پر صبر عطا فرمائے اور ان کا نعم البدل بھی عطا فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ مرحوم کے صاحبزادگان سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ آپ کے لئے بھی یہ صدمہ ایک عظیم صدمہ ہے، مولیٰ تعالیٰ اپنے کرم سے اس صدمہ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے اور آپ کے علمی و روحانی فیض کو جاری رکھے۔ آمین۔ فقیر کی طرف سے اہلِ خانہ اور صاحبزادگان کو دلی تعزیت فرما دیں۔ اور مفتی محمد محمود صاحب کو خط لکھا تھا، مل گیا ہو گا۔ دعاؤں میں یاد رکھئے صاحبزادگان کو سلام کہہ دیجئے۔

فقط والسلام: احقر محمد مسعود احمد ۹ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

استاذ العلماء بقیۃ اسلاف، حضرت علامہ مولانا جمیل احمد نعیمی مدظلہ

ناظم تعلیمات، دار العلوم نعیمیہ بلاک ۱۵ فیڈرل بی ایریا، کراچی

سالہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

مخدوم و محترم فاضلِ جلیل عالمِ نبیل مفتی محمد محمود احمد و دیگر برادران

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون و دعائے مقرون کے یہ معلوم ہو کر انتہائی رنج و افسوس ہوا کہ آپ کے عظیم گرامی قدر والد ماجد مفسر شہیر محدث کبیر فقیہ عصر محقق و مورخ نیز کتب کثیرہ کے مصنف بے نظیر علامہ محمد جلال الدین قادری رضوی دنیائے فانی سے آخرت جاودانی کی طرف تشریف لے گئے، "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ." "(اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی)

آج بروز ہفتہ 2 محرم الحرام 1429ھ / 12 جنوری 2008ء، اوا

"تحقیقات امام احمد رضا علیہ الرحمۃ" کے صدر محترم سید وجاہت رسول صاحب قادری رضوی کے ذریعے اس وصال پُر ملال اور سانحۂ ارتحال کی خبر موصول ہوئی۔ نہ پوچھئے اس خبر وحشت اثر سے فقیر کے دل ودماغ پر کیا گزری، بلکہ اس واقعۂ انتقال پُر ملال کو جس نے بھی سنا، وہ پیکرِ رنج والم بن گیا۔ عزیز ان یہ صرف آپ ہی کا نقصان نہیں بلکہ دنیائے اہلسنت یتیم ہوگئی۔ اس قحط الرجال کے دور میں ایسی صاحب علم وفضل اور پیکرِ زہد وتقویٰ شخصیت کا اٹھ جانا عالم اسلام کے لئے بہت بڑا المیہ ہے۔ ابھی صدر العلماء شیخ الحدیث والتفسیر علامہ تحسین رضا خان صاحب قادری رضوی (تلمیذ رشید علامہ حسن رضا خان صاحب رحمہ اللہ) اور مفسر قرآن، محدث زمان مجدد وقت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمۃ نیز سلطان الواعظین خطیب شیریں بیاں، علامہ ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی اور علامہ مفتی غلام یٰسین صاحب قادری رضوی علیہ الرحمہ (شاگرد رشید صدر الشریعہ بدرالطریقہ مولانا محمد امجد علی قادری رضوی علیہ الرحمہ) کے داغ مفارقت کے اشک خشک اور زخم مندمل نہ ہونے پائے تھے کہ آپ کے والدِ ماجد اور عالم اسلام کی عظیم شخصیت ہم سے جدا ہوگئی ہے، سچ کہا "مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقے ان تمام نفوسِ قدسیہ بالخصوص آپ کے والدِ ماجد کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماتے ہوئے حضور انور ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمائے اور آپ کے اہل خانہ کو صبر جمیل اور اجرِ جزیل مرحمت فرمائے۔

جمیل احمد نعیمی، جامعہ نعیمیہ بلاک ۱۵ کراچی

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری

سجادہ نشین ومہتمم اعلیٰ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف ضلع اوکاڑہ

۱۳ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

محترم حضرت مولانا مفتی محمد محمود احمد صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کے جلیل القدر والد گرامی مفسر قرآن حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری کے سانحہ ارتحال کی جانکاہ خبر ابھی ایک دوست کے ذریعے ملی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ.

قحط الرجال کے اس دور میں آپ کا وجود مسعود بسا غنیمت تھا، آپ نے تصنیف وتالیف اور درس وتدریس کے ذریعے جو خدمات سرانجام دیں، مدتوں یاد رکھی جائیں گی، اور ان شاء اللہ وہ ان کے لئے اخروی ذخیرہ ثابت ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ جل وعلا ان کی حسنات کو قبول فرمائے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کو اور حضرت علیہ الرحمۃ کے جملہ اہل خانہ، محبین ومعتقدین اور تلامذہ کو صبر جمیل سے نوازے۔ اٰمِیْن بِجَاهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

حضرت مفتی محمد علیم الدین نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں سلام اور تعزیت۔

والسلام محب اللہ نوری، ۲۳ جنوری ۲۰۰۸ء

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری جامعہ نظامیہ لاہور

تاریخ: ۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

بخدمت اقدس حضرت علامہ مفتی محمد محمود احمد صاحب قادری مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، مفسر قرآن، حضرت الحاج مولانا علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ الرحمۃ کے وصال پُر ملال کی خبر سنی۔ بڑا افسوس ہوا۔ محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے جلیل القدر تلامذہ میں آپ امتیازی وصف سے متعارف تھے۔ علم وعمل آپ کے وجود مسعود پہ روز روشن کی طرح عیاں تھا۔ آپ کے مبارک قلم سے متعدد شاہکار ظہور پذیر ہوئے، "تذکرہ محدث اعظم پاکستان" کی ترتیب وتدوین میں جہاں تک ممکن تھا راقم کو بھی معاونت کا شرف حاصل ہوا نیز، "تکمیل آرزو" کے تحت آپ کی خدمت میں خراج محبت پیش کرنے کا موقع میسر ہوا۔ یہ پہلے ایڈیشن کی بات ہے۔ دوسرا ایڈیشن تا حال نظر نواز نہ ہوسکا۔

تاہم پہلے ایڈیشن کی تقریب رونمائی حضرت محدث اعظم پاکستان کے سالانہ عرس سراپا قدس میں ہوئی تو حضرت صاحبزادہ پیر محمد فضل رسول مدظلہ نے آپ کی خدمت میں اس وقت دس ہزار روپے بطور انعام عطا فرمائے۔ بعدہٗ آپ کے قلم سے متعدد تصانیفِ جلیلہ نے اپنا رنگ جمایا۔ جو یقیناً آپ کے اعمال صالحہ میں اضافہ کا باعث رہیں گی۔

حیات مبارکہ کے آخر میں آپ نے عظیم الشان دار العلوم جامعہ اسلامیہ قائم فرما کر اہل سنت پر عظیم احسان فرمایا۔ دعا ہے مولیٰ تعالیٰ آپ کے مراتب ومدارج کو مزید بلندیاں عطا فرمائے اور آپ کے فیوض وبرکات سے زمانہ ہمیشہ مستفیض ہوتا رہے نیز جملہ روحانی وجسمانی پسماندگان کو صبر جمیل اور اجرِ جزیل مرحمت فرمائے۔ حضرت

علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین صاحب مدظلہ کی بخت تحریر کی سے اہل سنت کا سلسلہ قائم رکھے۔

آمین ثم آمین بجاہ رحمۃ للعالمین ﷺ آلہ وصحبہ اجمعین۔

شریک غم، محمد خشا تابش قصوری

خالد محمود قادری، سابق مدیر ماہنامہ احوال و آثار، لاہور

17/1/08

عزیز القدر قاضی محمد سعید احمد صاحب! اسلام مسنون

انتہائی رنج و الم کے ساتھ آپ کے والد مکرم اور یادگار اسلاف مولانا محمد جلال الدین قادری کے انتقال پُرملال کی تناظر میں تعزیتی کلمات لکھ رہا ہوں اس دعا اور اخلاص کے ساتھ کہ ان کے نقوش پا کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ خدمت دین کا سفر جاری رکھیں گے، بلکہ ہمت، لگن، محنت، ریاضت اور جستجو کو اختیار کرتے ہوئے مزید بہتر نتائج دیں گے۔

مولانا مرحوم و مغفور زندگی بھر خیر اور حق کے غلبے کی جدوجہد میں لگے رہے اور اپنے ہم عصروں سے بڑھ کر تدریس، تحقیق اور مطالعہ کے باب میں جتے رہے، وہ قلم کے انتھک سپاہی تھے، ان کا سور چہ ہمیشہ اپنا کردار ادا کرتا رہا، گوشہ نشین ہونے کے باوجود وہ اپنے اردگرد رونما ہونے والے حالات و واقعات سے بے خبر نہ تھے، اگرچہ ان کی تگ و دو کا میدان محدود تھا مگر ان کا کام دور رس اہمیت کا حامل تھا، دو ایک دفعہ مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے اور علوم و معارف کے تناظر میں گفتگو کرنے کا موقع میسر آیا، وہ گوناگوں خصوصیات کے حامل تھے، وہ متقی، مستعد، باعمل، باخبر اور مصلح تھے، اعلیٰ حضرت اور شیخ الحدیث پر انہوں نے لکھا اور خوب داد پائی، اب کچھ عرصہ سے تفسیر و ترجمہ قرآن پر کام کر رہے تھے، جانے مکمل ہو پایا کہ نہیں، انداز ان کا سادہ اور عام فہم تھا، جامعہ اسلامیہ اور احکام القرآن مجلہ پر ان کے بیٹے ان کی یادگاریں ہیں، اللہ کریم تادیر انہیں سلامت رکھے، آمین

المخلص، خالد محمود قادری

"تعزیتی خط/اظہار ہمدردی"

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا فضل الدین نقشبندی علیہ الرحمۃ کے لخت جگر، صاحبزادہ حافظ محمد سعید الرحمٰن نقشبندی، اسلام آباد

۱۸/۱/۲۰۰۸

مکرمی و محترمی برادر عزیز محترم مولانا محمد محمود احمد قادری صاحب زید مجدہٗ

جناب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے والد بزرگوار کے وصال کا سن کر بہت شدید صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ اس موقع پر سوائے صبر کے اور کوئی نسخہ مفید نہیں۔ اصل میں یہ بڑے لوگ زندہ و تابندہ ہوتے ہیں۔ خالی ان کا جسمانی پردہ ہو جاتا ہے۔ ان صلحاء و علماء کا دنیا سے تشریف لے جانا حقیقی بقا کا حاصل کرنا ہے۔

آپ کے والد مکرم رحمۃ اللہ ایک عظیم محقق تھے۔ زہد و تقویٰ سے معمور تھے۔ عشق محمد رسول اللہ ﷺ سے بھرپور تھے۔ عظیم مؤرخ، بقیۃ الصالحین، اسلاف کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ کی تصانیف علوم کا بحر ذخار ہے، جس سے آنے والی دنیا مستفید ہوتی رہے گی۔ یہ صدقہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے والد مکرم رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت عطا فرمائے۔ حضرت قبلہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ حضرت قبلہ کی قبر انور پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ

صاحبزادہ حافظ محمد سعید الرحمان نقشبندی نالوی

پیر طریقت خواجہ ابو الخیر محمد عبد اللہ جان

سجادہ نشین دربار عالیہ مرشد آباد شریف، پشاور

17/01/2008

گرامی قدر مکرمی حضرت علامہ مفتی محمد محمود احمد صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مفسر قرآن، شیخ الحدیث، محقق اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پُرملال کی خبر سن کر دلی صدمہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ زہد و تقویٰ، صبر و تحمل اور اخلاق کریمانہ کے مالک تھے۔ ساری زندگی دین اسلام کی خدمت اور مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کی ترویج و اشاعت میں گزاردی۔ مرحوم آفتاب علم و حکمت تھے۔ مسلک اہل سنت اور ملت اسلامیہ کے پاسبان تھے۔

آہ! آفتاب علم و حکمت ضوفشاں جاتا رہا

ملتِ بیضاء کا مخلص پاسباں جاتا رہا

ایسی شخصیات کی موت فرمانِ رسول مقبول سرورِ کارِ دو عالم ﷺ "مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ" کے مطابق تمام عالم کی موت ہوتی ہے۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا وصال عالمِ اسلام خصوصاً اہلِ سنت کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان اور ایسا خلاء ہے جو صدیوں پُر نہ ہو سکے گا کیونکہ ؎

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

دعا ہے مولا کریم حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کو اور دیگر پسماندگان حضرات کو صبرِ جمیل و اجرِ جزیل عطا فرمائے۔ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ بِجَاہِ طٰہٰ وَ یٰسِیْنَ ﷺ

فقیر آپ کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

والسلام فقیر ابو الخیر محمد عبد اللہ جان، مرشد آباد شریف پشاور

امیرِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس قادری، کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے لواحقین و شہزادگان حضرت مفسرِ قرآن ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گنبدِ خضرا کو چومتا ہوا، گردِ کعبہ مشرفہ گھومتا ہوا مدنی مٹھاس سے تربتر مشکبار سلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آہ! حضور مفتی اعظم ہند اور حضرت محدثِ اعظم پاکستان رحمہما اللہ الرحمٰن کے خلیفہ مجاز، صاحبِ تصانیف کثیرہ، مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ رحمۃ اللہ المبین ہم سے جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

کئی سال سے مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی پُر نور فضاؤں میں سگِ مدینہ عفی عنہ (راقم) کو چند لمحات کی صحبت و ملاقات میسر آئی تھی، اس سے قبل و بعد کی زیارت یاد نہیں پڑتی۔ بس اسی ایک بار کے دیدار سے مبارک سراپا کا دھندلا سا عکس ذہن پر نقش ہے۔ میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ذی علم و باوقار اور سنجیدہ و بُردبار پایا۔ میرا حسنِ ظن ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک عالمِ باعمل تھے۔ افسوس! کہ اب باعمل علماء کمیاب ہوتے جا رہے ہیں، نفسا نفسی کا دور ہے۔ حضرتِ مولائے کائنات، مولیٰ مشکل کشا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم درد بھرے انداز میں علماء کو نصیحتیں کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اے اہلِ علم! اپنے علم پر عمل کرو، کیونکہ (حقیقت میں) عالم وہی ہے جو علم حاصل کر کے عمل کرتا ہے اور جس کے علم و عمل میں اختلاف نہیں ہوتا۔ جلد ہی ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو علم تو رکھیں گے مگر علم ان کے حلق کے نیچے نہ اترے گا، ان کا باطن ان کے ظاہر سے مختلف ہوگا، ان کا علم ان کے عمل کے خلاف رہے گا، مجلسیں جما کر بیٹھیں گے، اور ان کے اندر آپس میں تفاخرات کریں گے اور لوگوں سے صرف اس لئے ناراض ہو جایا کریں گے کہ ان کی مجلس چھوڑ کر دوسرے (عالم) کی مجلس میں کیوں جا بیٹھے! ایسے عالموں کے عمل رَبّ لَمْ یَزَلْ عزوجل تک نہیں پہنچیں گے۔"

(جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر اندلسی ص ۱۴۲، دار الخیر بیروت)

یقیناً خاموشی بغیر سلطنت کی ہیبت کا وقار ہے، خواہ مخواہ بولتے چلے جانے سے ہیبت جاتی رہتی ہے اور زیر دستوں کو بھی "زبان" مل جاتی ہے۔ بول کر بار ہا پچھتانے کی نوبت آتی ہے مگر چپ رہنے پر ایسا کم ہی ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا ابن ابی حبیب علیہ رحمۃ المجیب فرماتے ہیں: "عالم کے لئے فتنہ یہ ہے کہ سننے سے زیادہ اسے بولنے کی عادت ہو، حالانکہ سننے میں سلامتی ہے اور علم کی افزونی (ترقی)۔ سننے والا فائدے میں بولنے والے کا شریک ہوتا ہے، گفتگو میں (اکثر) کمزوری، بناوٹ اور کمی بیشی ہو جاتی ہے۔ بولنے والا فتنے کا منتظر ہوتا ہے اور چپ رہنے والا رحمت کا۔ (ایضاً ص ۱۲۶، ۱۲۷)

مجھے ملے ہوئے ثواب کے هدایا بالخصوص 1200 (بارہ سو) قرآن پاک، 1100 (گیارہ سو) یٰسین شریف، 2525000 (پچیس لاکھ پچیس ہزار) درود شریف، 70000 (ستر ہزار) کلمہ طیبہ نیز میری زندگی بھر کے ٹوٹے پھوٹے اعمال کا ثواب بامید رحمتِ ربُّ العزت عزوجل بطفیل تاجدارِ رسالت ﷺ حضرت مفسرِ قرآن مفتی محمد جلال الدین قادری علیہ رحمۃ اللہ المبین کی بارگاہِ عالی میں نذر کرتا ہوں۔ اللہ ربُّ العزت عزوجل حضرت کی تربت پر نزولِ رحمت فرمائے۔ اللہ عزوجل ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ اللہ عزوجل حضرت مرحوم کے فیضان سے ہم غریب شیخوں کو مالا مال کرے۔ اللہ عزوجل شہزادۂ گرامی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محمود احمد صاحب کو اپنے والدِ مرحوم کا مظہرِ اتم

فرمائے۔ ان کو ان کے چچا جان مؤلف قادری دیدار یہ حضرت مفتی علیم الدین نقشبندی اور جملہ اہل خانہ وتمام شاگردین ومریدین کو اس صدمے کی سہار نصیب کرے۔ ان سب کو توفیق صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

یاالٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے

دولت بیدار عشق مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

والسلام مع الاکرام محمد الیاس عطار قادری، ۱۲ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد رضا المصطفیٰ

مرکزی جامع مسجد عیدگاہ ڈنگہ شہر

حضرت کا وصال پوری ملت اسلامیہ کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے، آپ جیسی مقتدر شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ علم اور تقویٰ دونوں بنیادی چیزیں ہیں۔ کسی معیاری شخصیت کے لئے جو کہ اس دور میں مفقود ہوتی جارہی ہیں۔ کسی جگہ تقویٰ باقی ہے اور علم نہیں .... اس دور میں قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ میں دونوں چیزیں اس انداز میں درجۂ اتم موجود تھیں، اس دور میں ان کی زندگی مشعل راہ ہے۔

تصنیف کی خصوصیت نے آپ کی اس افادیت میں اور اضافہ فرما دیا، اس حدیث پاک کے مصداق تھے کہ "مومن وہ ہے جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے"۔ چند ملاقاتوں کے درمیان میں نے جو خصوصیت دیکھی وہ یہ تھی کہ ان کی زبان سے میں نے کبھی کسی کی غیبت نہیں سنی، جبکہ آج اکثریت اس میں ملوث ہے۔

میرے والد گرامی کی وفات کے موقع پر عصر کے وقت فاتحہ کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میری صحت ابھی ٹھیک نہیں رہی، مجھے فرمایا کہ میری احکام القرآن کو آپ مکمل کریں۔ حضرت کا مجھ پر اتنا بڑا اعتماد میرے لئے اعزاز ہے۔ وڈا نچھا نوالہ شاہ صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے سب کی گفتگو فکر آخرت پر تھی، مولانا بشیر صاحب اور دیگر حضرات موجود تھے۔ فکر آخرت سفر حشر میں موضوع سخن دیکھا۔ علم کے سمندر ہونے کے باوجود سب بزرگ ایک دوسرے کے سامنے انتہائی عاجزی اور انکساری سے جھک رہے تھے۔ یہ چیز اس دور میں ناپید ہے۔

صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

سجادہ نشین حضور سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ

مفسر قرآن حضرت علامہ محمد جلال الدین قادری نور اللہ مرقدہ علم وحکمت کا ایک عظیم سمندر اور محبت وخلوص کا ایک عظیم پیکر تھے۔ جو آج بظاہر ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کی محبتیں اور شفقتیں ہمیشہ ساتھ رہیں گی۔ ایک خاموش حسن تبلیغ اور دعوت علم وحکمت ان کا خاص انداز تھا جو ہماری بزموں کو اسی طرح ان کی یادوں کے ساتھ مہکاتا رہے گا۔ حضرت العلام مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ محض ایک فرد نہیں بلکہ ایک عظیم کارواں تھے۔ ان کا حسن تربیت اور انداز آگہی ودانش، انہی کا خاصہ ہے۔ میری حضرت سے بہت مختصر ملاقاتیں ہوئیں لیکن میرا آپ سے قلبی تعلق اب بھی قائم ہے اور ان شاء اللہ اسی طرح قائم رہے گا۔ ان کی محبتیں یادوں کو مہکاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے برادر مکرم اور ان کے صاحبزادگان والاشان کو ان کا عظیم مشن جاری وساری رکھنے کی توفیق دے اور ان کے مزار پر انوار کو ہمارے لئے فیضان کا ذریعہ بنائے۔ آمین

استاذ العلماء، یادگار اسلاف، عالم باعمل حضرت علامہ مولانا علی احمد سندیلوی،

اخوان المؤمنون پاکستان، ۵۰۔ راوی روڈ نزد پیر مکی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام مولانا قاضی محمد سعید احمد نقشبندی ومولانا قاری محمد حبیب احمد نقشبندی ومولانا مفتی محمد محمود احمد ومولانا محمد مسعود احمد صاحبان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد ماجد مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین القادری الرضوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات حضرت محمد عبدالستار سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی زبانی سنی، بڑا صدمہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا سانحہ ارتحال عالم اسلام کے لئے بے حد افسوس کا باعث ہے۔

ہم سب آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ حضرت مولانا عمر بھر ملک وملت کے خیر خواہ رہے اور دین حق کی سربلندی اور قرآن وسنت کی تعلیمات کی اشاعت کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ ان کی وفات سے دینی وعلمی حلقوں میں بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے جس کا پر ہونا بڑا مشکل ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے جملہ اعزہ واقارب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور سب بنین وبنات کو حضرت کا بہترین نائب بنائے۔ اٰمِیْن بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ﷺ

خویدم الطلباء علی احمد السندیلوی غفرلہ اللہ

۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ / ۲۸ جنوری ۲۰۰۸ء

تاثرات

شیخ المشائخ حضرت خواجہ علاؤالدین مجددی دامت برکاتہم خانقاہ نقشبندیہ کوٹلی آزاد کشمیر

تحریر: حضرت صاحبزادہ مولانا محمد عبداللہ السلام مجددی نقشبندی مجددی مدظلہ خانقاہ سلطانیہ کالا باغ جہلم۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے آخری ایام میں یہ عاجز چند مرتبہ حضرت شیخ دام ظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو ان کی علالت کی خبریں پہنچتی رہتی تھیں جس کی وجہ سے آپ کو خاصی تشویش تھی۔ اس دوران آپ نے حضرت کا ذکر بڑے اچھے الفاظ میں فرمایا اور آپ کی صحت کے بارے آپ استفسارات فرماتے رہے اور اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ ان میں سے جو فقیر کی یادداشت میں محفوظ ہیں نذر قارئین ہیں۔

……ایک سے زائد مرتبہ فرمایا۔ "بڑے نیک آدمی ہیں"۔

……"روز روز ایسے آدمی پیدا نہیں ہوتے"۔

……"بہت بڑے عالم ہیں"۔

……"سکول کے ایام تحصیل کے دوران معلوم ہوا کہ دیہاڑی مزدوری بھی کرتے ہیں"۔

……"متواضع اور بے نفس انسان ہیں"۔

یہ مفتی صاحب (علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی زید مجدہٗ) کے بھی استاذ ہیں۔

……استاذ گرامی علامہ مفتی محمد علیم الدین مجددی زید فضلہ کی جانب تعزیتی پیغام میں ارشاد فرمایا۔ بندہ کی طبیعت ناساز ہے اگر صحت ہوتی تو جنازہ میں شریک ہوتا۔

معروف تاریخ گو جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

بخدمت مکرمی مفتی محمد محمود احمد صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم! حضرت والا مرتبت مفتی علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مثالی خدمت دین کی، زبان سے بھی اور قلم سے بھی، افکار امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور محدث فیصل آبادی حضرت مولانا محمد سردار احمد نور اللہ مرقدہ کی تعلیمات کو چار دانگ عالم میں پھیلانے میں ان کا کردار روشن اور مستحسن ہے۔ انہوں نے اکابرین اہل سنت کے کارناموں

[illegible] تحریک پاکستان میں ان کے گرانقدر خدمات [illegible] اور جدوجہد کو اجاگر کرنے میں نہایت مستعدی اور گہری دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور ہماری ملی و قومی تاریخ کے ان گوشوں کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر دیا۔ ان کی دینی و مسلکی خدمات کا تذکرہ بھی زریں الفاظ میں کیا جائے گا۔ ان کی رحلت دینی و علمی و قومی حلقوں کے لئے نہایت دردانگیز واقعہ ہے۔ یہ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی خدمات کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آپ سے اور حضرت کے دیگر اعزہ و اقرباء کی خدمت میں نیز ان کے نقش پانشان "جامعہ" ان کے نیاز مندوں ان کے رفقائے کار و معاونین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہوں۔

کہاں کہاں دل صد چاک نقش خون روئے

دبے ہیں گردون افلاک ان زمینوں میں

شریک غم و دعا گو محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری، حسن ابدال

۱۸ محرم الحرام ۱۴۲۹ھ / ۲۸ جنوری ۲۰۰۸ء

پیر طریقت پیر سلطان محمد ریاض الحسن قادری سلطان باہو

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد جلال الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ جیسی شخصیات اللہ تبارک و تعالیٰ کے خاص و عطا سے اس دنیا میں بھیجی جاتی ہیں۔ جو اپنی ساری زندگی دین متین کی خاطر وقف کر دیں۔

حضرت نے زندگی بھر لوحِ دینِ اسلام کی جو خدمت کی ہے جو قیامت تک یاد رہے گی اور لوگ اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

ان کی تفسیر احکام القرآن کے علاوہ ستر سے زائد کتب تحریر فرمائیں۔

ان کے شاگرد دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں جو انسانیت اور دین اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ تحریک پاکستان کے حوالے سے حضرت کی کوششیں اور کاوشیں اہل سنت پر ایک عظیم احسان ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادگان اور متوسلین کو ان کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جامعہ اسلامیہ کھاریاں کو اسلام کا ایک مضبوط قلعہ بنائے۔ میری دعائیں اور کاوشیں ان کے مشن کے لئے ان شاء اللہ ان کے ساتھ رہیں گی۔

فقیر سلطان ریاض الحسن قادری سروری

دربار حضرت سلطان باہو

☆☆☆☆☆